از حسن توفیق خلاق زمین و زمان و مبدع سخن بزبان

چکیده کلک دشخوارپسند فصیح الطبع آسمان پیوند مکاتبات علامی

# ابوالفضل

فهامی بعد تصحیح و تنقیح بروجه کمال هر سه دفتر متحلی بزیور انخلال

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکهنؤ مزین به طبع گردید

(باهتمام بابو منوهر لال بهارگو سپرنتندنت)

**اطلاع** - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُن مین بعض کتب درسی انشاء فارسی و اُردو وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| **کتب انشاء فارسی** | |
| انشائے بہار عجم - عبارت فارسی بغیر لفظ عربی | ۱ر |
| انشائے فیض رسان - مفید تعلیم طلبہ - | ۲ر۳پائی |
| انشائے خلیفہ - تعلیم اطفال کا خلیفہ مع حواشی اُردو دو قسم خط - | |
| اول - بخط نستعلیق - | ۲ر |
| دوم - بخط شکستہ - | ۲ر |
| انشائے تمیز - از منشی کالی رائے - | ۱ر۳پائی |
| انشائے مادھورام - مشہور عام بخط نستعلیق | ۱ھر۶پائی |
| ایضاً حسب مراتب بالا بخط شکستہ - | ۳ر۳پائی |
| نوباوۂ منیر - نادر انشا از میر صافی منیر لاہوری - | ۱ر۶پائی |
| نثر الدرر - از مولوی روح الامین عبارت متین نہایت عمدہ - | ۱۰ر |
| انشائے بہار ہند - از منشی عبدالعزیز آروی - | ۹پائی |
| انشائے مولانا جامی - بلیغ مشہور درسی - | ۲ر۹پائی |
| انشائے طاہر وحید - بلیغ مشہور درسی | ۴ر۹پائی |
| انشائے فائق - مشہور درسی - | ۱ر |
| انشائے دولت رام - مشہور عام | ۹پائی |
| انشائے صفدری - رقعات فارسی و مقابل مین رقعات اُردو عمدہ طرز تعلیم - | ۲ر۹پائی |
| انشائے گلزار عجم - از مولوی مقبول احمد فاروقی - | ۲ر۳پائی |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| ریاحین عظیم - مکتوبات عبارت رنگین از ملا غیاث الدین مصنف غیاث اللغات نادر فقرات | ۴ر |
| دستور الصبیان - مشہور عام - | ۹پائی |
| دستور المکتوبات - درسی کتاب - | ۶پائی |
| انشائے دلآویز - تلازمۂ شطرنج از مولوی عبدالعزیز آروی - | ۱ر۶پائی |
| انشائے عجیب - خالص فارسی الفاظ از منشی محمد جعفر - | ۱ر |
| ظہیر الانشاء - از منشی نامی ظہیر الدین بلگرامی - | ۵ر۶پائی |
| انشائے صفیر بلبل - مع صحت نامہ عبارت متین عمدہ ہے - | ۲ر۶پائی |
| انشائے دلکشا - مشہور درسی کتاب جامع اقسام تحریرات - | ۱ر۶پائی |
| رقعات عالمگیری - بیمثل عالی عبارات از عالمگیر بادشاہ | ۱ر۹پائی |
| رقعات عزیزی - از منشی عبدالعزیز آروی - | ۹پائی |
| رقعات مرزا قتیل - مشہور درسی - | ۳ر |
| رقعات ابوالفضل - امیر سلطان اکبر - | ۴ر۳پائی |
| انشائے خیالات نادر - مضامین لطیف - | ۲ر |
| شرح ابوالفضل - از مولانا غیاث الدین مرحوم مصنف غیاث اللغات - | ۸ر |
| انشائے ہر بہار - عمدہ عبارت طرز مفید | ۲ر |

از حسن توفیق مطلعات زمین و زمان مبدء منبع سخن زبان

چکیدهٔ کلک دُر سخنوار نسبهٔ طبع آسمان پیوند مکاتبات علامی

# ابوالفضل

فهامی بعد تصحیح و تنقیح بر وجه کمال هر سه دفتر تحلی بزیور انخلال

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکهنو مزین به طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحیم

گوناگون ستایش مر داوری را که وجود بشر را از کارخانهٔ عنایت خود کسوت حیات پوشانید و
تیره درونان کوی ضلالت را چراغ هدایت براه افروخت رباعی نامش بزبان گفتنم از بیخردیست +
وصفش به بیان گفتنم از بیخردیست + فی الجمله ثنا آنست که دائم گفتن + اوصاف چنان گفتنم از بیخردیست +
و جهان جهان ستایش مر شمع سفارت را که سرفرازان انجمن خرد و یقین را فروغ ایمان و نور دین بخشیده
و جانبازان بساط معرفت و کمال را پروانهٔ جمال جهان آرای خود گردانید رباعی آن سرور کائنات
و آن فخر بشر + جبرئیل امین ز قرب او دست بسر + خاک کف پاش سرمهٔ دیدهٔ جم + خاشاک سر رهش
افسر اسکندر + بر دانشوران و سخنواران سینه و ژرف نگهان پایه بلند پوشیده نماند که چون از بوقلمونی روزگار و نیرنگی
زمانهٔ ناهنجار واقعهٔ شهادت اورنگ نشین بارگاه شکوه و تمکین فروغ نور و شاهراه علم و یقین قطعه عالم و عامل
و علامهٔ عصر + عارف کامل و فیاض زمان + آصف عهد و فلاطون سخن + شیخ ابوالفضل وزیر خاقان + موج خیز
زمان فرمانیان شمع و تیغ قضا زندگانی گسار آن گزیدهٔ انفس و آفاق گشت عالم در چشم جهانیان تیره نمود و قبای حیات

در بر اہل معنی تنگ آید بیت شہنشاہ جہان زاد و فاتش دیده پر نم شد + سکندر را اشک حسرت ریخت
که افلاطون ز عالم شد + مفاوضات آن صدر نشین چار بالش فضل و کمال که کارنامه قضا و قدر را
دستور العمل مدارج کمالست پراگنده افتاده بود و منکه عبد الصمد افضل محمد ام و در و الاولیدان ارسطوی سکندر
منش و رای را بطه همشیرزادگی نسبت فرزندی داشتم و منظور نظر تربیتا و بودم این گلدسته فرهنگ را دست آویز
شگرف بجهت ادراک سعادت خود دانسته در فراہم آوردن آن کمر سعی بربستم و در انتظام آن نظر همت بر گماشتم
اگرچه من هیچ نشناس را چه یارا که جرم قمر را پیراهن از کتان دوزم و بهشت را انجمل خز زهره آرایش دهم و خورشید را
مشعل افروزم و نمایش ماه ستجمل کنم لیکن این پردگیان خیال و ابکار افکار را از کمال صباحت و ملاحت بیش
از این طاقت مستوری ندیدم خواستم که جمال جهان آرای آنها را بر صاحبان سخن و طالبان این فن جلوه گر سازم
و این عروس نباد خریده رخسار را شاطگی نموده بمردان معنی و انمایم لاجرم بهزار تکاپوی و جستجوی فقره فقره از
هر جا بهم رسانیدم و بنوشتن آن دست را نگار بستم و دیده نکته بین را که خو کرده تماشای عرائس
معنویست جلای وافر بخشیدم و عنوان هر یک را بقدر دریافت خود نگاشته سه قسم ساختم نخستین مکاتبات
و فرامین که از زبان حضرت شاهنشاهی بملوک ایران و توران و امرای عالیشان بر قمزده کلک
معانی سنج گردانیده اند دوم عرائض و خطوط که خود بحضرت خاقان زمان و خواقین بلند مکان
نگارش فرموده اند سوم خطب و اختتام و انتخاب کتب و بیاضها و نثرها و دیگر بعضی مطالب و مقاصد که
در حیز عبارت در آورده اند همگی را در فرصت اندک انتظام دادم و فراوان بهره فرا اندوختم و تاریخ اتمامش
بدینگونه از کشور عدم بشهرستان وجود جلوه گر ساختم و از نهانخانه ضمیر برفراز پیدائی آوردم رباعی
این نسخه که ز علم و ادب نامی شد + یک موج ز بحر طبع فهامی شد + در ساعت نیک چون سرانجام گرفت +
تاریخ مکاتبات علامی شد + سبحان الله این چه نازنینان هوش افزا اند که بر منصه شهود جلوه گری را
مستعد اند و دلفریبی را چالاک اما بلند نظری را باید که از نظاره اینها دل را که خلوتکده پردگیان قدس است

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| تلخیص انشاے ابوالفضل - نہایت نفیس خلاصہ فرامین وخطوط بعبارت طبع رنگین خوشخط - (۱) فصیح کاغذ سفید گندہ - | ۸ر |
| انشاے فیض رحمانی - از حکیم حافظ عبدالرحمن حیرت بے مثال نہایت مفید اطفال - | ۱۱ر |
| انشاے بے نقاط - مصنفہ منشی کامتا پرشاد متخلص بہ بنادان - | ۶ پائی |
| انشاے راحت جان - جامع اقسام تحریرات | ۲ر |
| مجمع الانشاء - مشہور متقدمین ومتاخرین اساتذہ مثل استاد ناصر علی سرہندی وغیرہم وخطوط سلاطین عظام مثل شہنشاہ عالمگیر وغیرہم کے خاص خطوط وفرامین بعبارت رنگین وبلیغ متین صنائع وبدائع کا عظیم الشان مجموعہ از منشی محمد امین بخط شکست نہایت مفید طلبہ - | عہر |
| انشاے منیر - از میر صافی منیر لاہوری بخط نستعلیق | ۱ر۹ پائی |
| ایضاً - حسب مراتب بالا بخط شکستہ - | ۲ر |
| سہ نثر ظہوری - مشہور درسی - | ۳ر۹ پائی |
| شرح سہ نثر ظہوری - از ملا صہبائی نہایت عمدہ شرح - | ۹ر |
| شرح نورس ظہوری - از مفتی علامہ سعد اللہ مرحوم | ۲ر۳ پائی |
| پنج رقعہ ظہوری - مع دو شرح داخل درس - | ۱ر۶ پائی |
| شرح پنج رقعہ - از مولانا صہبائی دہلوی - | ۶ر |
| پنج رقعہ ولایت - از منشی ولایت حسین - | ۹ پائی |
| مینا بازار - ارادت خان مشہور درسی - | ۱ر۶ پائی |
| شرح مینا بازار - از مولانا صہبائی دہلوی - | ۴ر۳ پائی |
| شبنم شاداب - ظہیرائے تفرشی درسی - | ۲ر |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| شرح شبنم شاداب - از مولانا صہبائی - | ۶ر |
| رقعات بیدل - از استاد بے نظیر مرزا بیدل - | ۵ر |
| رقعات لچھمی نرائن - مشہور درسی - | ۴ر۳ پائی |
| رقعات امان اللہ حسینی - مشہور درسی - | ۱ر۳ پائی |
| رقعات نظامیہ - مشہور درسی - | ۶ پائی |
| رقعات گلستان حکمت - صنعت اقتباس عبارت گلستان سعدی رح - | ۱ر۳ پائی |
| رقعات فیاض وبستان - از منشی ولایت حسین | ۹ پائی |
| توقیعات کسری - محشی درسی طباطبائی دستور نوشیروان عادل - | ۳ر۳ پائی |
| حسن وعشق نعمت خان عالی - مشہور درسی - | ۹ پائی |
| مجموعۂ تحقیقات - استاد صہبائی دو جلد مین جلد اول چار کتابون کی شرح اور جلد دوم آٹھ شروح وقواعد وبلاغت وغیرہ دو قسم کاغذ - | |
| (۱) سفید گندہ - | ۱ہے ۸ر |
| (۲) سفید معمولی - | ۱ہے |
| کلیات نثر - مرزا غالب دہلوی مثل سہ نثر ظہوری - | ۱۴ر |
| مظہر العجائب - مرادف فقرات از مرزا قتیل - | ۸ر |
| مفتاح الصفات - تعریف اشیاء از رام نرائن | ۱ر۹ پائی |
| منشآت برہمن - چندر بھان بخط شکستہ - | ۲ر۶ پائی |
| گفتگو نامہ - اطفال کی تعلیم فارسی گفتگو | ۹ پائی |
| رسائل طغرا - مع رقعات محشی از مولانا طغرا مشہور درسی - | ۸ر۶ پائی |
| انشاے تحفۃ الحمید - ہمرنگ طاہر وحید قابل دید - | ۵ر |
| نگار نامۂ منشی - از ملکزادہ منشی شاہانہ کلام - | ۶ر |

| نام کتاب | قیمت |
| --- | --- |
| **تاج المدائح** - رنگین فقرات مدحیہ از منشی انوار حسین اُستاد - | ۳ر۳ پائی |
| **صحیفۂ شاہی** - از ملا حسین واعظ کاشفی بفرمائش سلطان حسین صفوی ہر قسم کے القاب و آداب و دعائیں و اشعار عربی و فارسی - | عہر |
| **انشاے لطیف** - از منشی ہیرا لال - | ۵ر |
| **ہادی الصبیان** - حصۂ اول یعنی زبان فارسی کے چھوٹے چھوٹے رقعات از سید غلام حیدر صاحب | ۶ پائی |
| **ایضاً** - حصۂ دوم - | ۹ پائی |
| **منشآت و منتخبات درسی مبتدیان اُردو** | |
| **انشاے خرد افروز** - رقعات و عرائض و پروانہ نویسی وغیرہ کا طریق آموز مصنفہ منشی قمر الدین - | ۹ پائی |
| **مکتوبات حسن** - بخط شکستہ از مولانا ابو الحسن فرید آبادی مرحوم کاغذ حنائی - | ۴ر |
| **ایضاً** - کاغذ سفید - | ۵ر پ |
| **گلشن ہند** - یعنی سوال جواب جغرافیہ ہل صاحب حصۂ اول مؤلفہ منشی جگندر داس صاحب کاغذ حنائی - | ۹ پائی پ |
| **انشاے مادھو رام** - خط شکستہ اُردو پورا ترجمہ - | ۴ر |
| **انشاے سرور** - بہت عمدہ انشا ہے جس کی بول چال کا لطف موافق محاورہ اُردو ہے مصنفہ مرزا رجب علی بیگ متخلص بہ سرور - | ۴ر |
| **انشاے بہار بے خزاں** - رنگین عبارت اُردو مسجع مصنفہ مولوی غلام امام شہید - | ۲ر۳ پائی |

| نام کتاب | قیمت |
| --- | --- |
| **دستور الصبیان** - کا اردو ترجمہ - | ۹ پ |
| **انشاے یادگار اصغری** - مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری - | ۵ |
| **رقعات اُردو** - ہر قسم کے مراتب کے رقعے مصنفہ منشی محمد عطا علی متخلص بہ خاک - | ۱ |
| **عود ہندی** - رقعات مشہورہ سلیس عبارت موافق روزمرہ بول چال اردوے معلیٰ کے مصنفہ مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی و مرتبہ چودھری عبد الغفور - | ۲ |
| **زبدۃ الافہام** - ہر رنگ کے فقرات اُردو بعض فارسی ہر طرز کی عبارت کارآمد انشا پردازان از اسد علی خان معروف بہ نواب دولھا - | ۱۲ |
| **انشاے دلربا** - مصنفہ منشی ریوتی پرشاد - | ۶ پا |
| **نمونہ کارروائی عدالت** - بخط شکستہ مع مجموعہ کاغذات کارروائی - | ۵ |
| **تفرقۃ الکاہلین** - مؤلفہ لالہ شیو پرشاد صاحب | ۱ |
| **لیٹر رائٹر** - اُردو معروف بہ نگار نامہ انگریزی انگریزی طرز پر قواعد خطوط نویسی مؤلفہ منشی راجی داس صاحب بہار گو - | ۴ر |
| **اُردوے معلیٰ** غالب کا کارنامہ فصاحت یعنی اُردو رقعات مصنفہ مرزا نوشہ اسد اللہ خان غالب دہلوی مطبوعہ دہلی - | ۴ |
| **کتب قواعد فارسی** | |
| **گلشن فیض** - قواعد زبان فارسی | ۲ |
| **نہر الفصاحت** - محشی از مرزا قتیل | ۲ |

حدائق مبانی در ریاحین مضامین و معانی آن شمائم فیض اتقاع و نفحات تازه از گلبوی وداد

فردوس انبساط ضمیر نضارت بی اندازه پذیرفت و ریاض محبت و قرابت قدیمی سرسبز گشت

واساس خلوص و وفاق صمیمی استحکام یافت الحق این سجیه رضیه که بحقیقت ملاقات روحانی و مکالمه

زبانی ست مسرت افزای دل مشتاق و طرب پیرای ضمیر صافی همان تواند بود و مجالست

صوری و مصاحبت ظاهری را بدل عدیم البدل توانش شمرد و آنکه رقم پذیر خامه مواخات شمامه

گردیده بود که در تاکید مبانی صلح و تصفیه مناهل وفاق از جانبین اهتمام رود و مهند و کوه فیما بین

باشد بر منظر استحسان جلوه نموده پیداست که امری شریف تر در عالم کون و فساد و نشار تعلق غیر

از تودد و توافق نشان نداده اند که انتظام سلسله کائنات بآن منوط و مربوط است و هرگاه اجمعینی

در طبقه سلاطین که اساطین بارگاه جبروت اند بظهور آید هر آینه مثمر برکات و منتج حسنات حال و مآل

خواهد بود و الوف نفوس و صنوف ذی حیات در مهاد عافیت آرام خواهند یافت در اظهار

مراسم مصالحت و ابراز لوازم مصادقت ما را بایستی بادی شد که همگی همت حق طویت ما از

مبادی انکشاف صبح سعادت بر خلاف اکثری از فرمانروایان گذشته با صناف بنی نوع

همواره بر منهج ایتلاف و ارتباط بوده و هرگاه که بادی این و ادی آن والا قدر شده باشند

درین مرتبه چند از چند بر ذمت همت ما مراقبت این نسبت و مراعات این رابطه لازم ست انهار دیر

ایام که حاکم ایران نظر بر سوابق معرفت و سوالف حقوق آشنائی و داشته یادگار سلطان شاه طور افرستاده

استعانت نموده بود بموقف قبول نرسید و نیز شاهرخ مرزا آرزوی آن داشت که در کابل یا در کشمیر یا

در سواد بجور و تیره که از ولایت سردسیر ست جاگیر داشته باشد ملاحظه قرب جوار فرموده ملتمس او

باجابت مقرون نشد در صوبه مالوه جاگیر دادیم و نیز میرزایان قندهار را بدرگاه والا طلبیده

حراست آن دیار که از قدیم داخل ممالک محروسه است بهلازمان بابری تفویض یافت که مبادا

شاهرخ مرزا که بآن نقاوه دودمان مخالفت کرده برنیاورده دهمین غط در نظرات و دیگر مراعات بعبد الله خان ثابت کرده ۱۲

جنود توران آن حدود را از منسوبات ایران اندیشیده قصد نمایند و نیز خلط عظیم در میان ولایت
آن والاشکوه و ممالک محروسه واقع شود و نیز یکی از اوباش بدطینت در کوهستان بدخشان
سر بشورش برداشته مدعی آن باشد که فرزند شاهرخ مرزاام و زمینداران آن ناحیه باو پیوسته‌اند
هر چند عرائض فرستاده استمداد نمود و توجه نفرمودیم تا آنکه آوارهٔ دشت ادبار شد از آنجا که این سخن
ناگزیر همت والاست چون نخستین حرف صلح در میان آمده دل چنان میخواهد که صورت این ساختگی
چنان بمعنی گراید که شایان بزرگ گردهای ایزدی باشد فی الواقع اگر تحقیق آن سخنان دلاویز که
قاصد و نامه گزارش نماید صورت بندد و ازین چه بهتر و الاجائی مقرر باید ساخت تا در آن قرارگاه
بزم یکجهتی آراسته شود و بی میانجی و غیری مقاصد دینی و دنیوی و مطالب صوری و معنوی بیان تنقیح
و طراز تحقیق روشن گردد و چنان بمسمع همایون رسید که جمعی از مگس طینتان بودن ما را در حدود پنجاب
دست آویز سخن ساخته آمیغی که مخالف مبانی دوستی باشد مذکور کرده اند حاشا امری که
در خلوتسرای دل بنا شده به پیشگاه زبان ظهور یابد و آنچه بطراز تقریر و تحریر پیوندد و عمل بر خلاف آن
رود با آنکه آب و هوا و سیر و شکار این دیار خوش آمده بود چنان بخاطر میرسد که بصوب دارالخلافهٔ آگره
نهضت فرمائیم تا زبان ژاژخایان بسته آید و آنکه تحریری رفته بود که به نسبت شاهرخ مرزا همان غبار
در خاطر است موجب تأمل شد که هرگاه در بواطن قدسیهٔ فرمانروایان والاشکوه که مطالع انوار الهی
و مظاهر اطوار صفویت و صفا اند غبار اکفاء و همسران انطباع و استقرار نمی پذیرد از سائر طبقات چگونه
قرار گیرد علی الخصوص که منشاء آن خردسالی و نادانی باشد چرا بزلال عفو و صفح محو نگردد و او از خودکامی
مورد تقصیرات نسبت بآن دودمان والا شده بمکافات آن سرگشتهٔ بادیهٔ غربت شد چون پناه باینجا
آورد نقوش ندامت از ناصیهٔ حال او ظهور داشت درگذرانیده شد و آنکه ایمائی رفته بود که التجا نمودن
شاهرخ مرزا و فرزندان محمد حکیم مرزا باین آستان دولت از آثار محبت آن نقاوهٔ دودمان مجد و اعتلاست

چگونه ورود این شعبان خاص بانجناب آنچنان تصور نموده آید و آنکه بمقتضای محبت و یگانگی تفصیل
فتوحات رقم پذیر خامهٔ اتحاد شده بود آنرا از نتایج حسن نیت آن والا نژاد شمرده خوشوقت شدیم و آنکه
بمصحوب مولانا حسینی نگاشتهٔ کلک محبت بود که فرزند عزیز بموجب خردسالی خواهشی چند که نه درخور او
باشد نموده است دل نگرانی دارد که مبادا اغباری بر دامن محبت نشسته باشد و در استعذار آن تفصیلی رفته
بود قاصد پیشتر از ورود در اثنای راه در آب فرو رفت و مضمون معلوم نشد خاطر حق گزین ما از سنوح این واقعه
تاسف داشت روابط قرابت قدیم باضوابط محبت جدید بدانگونه انتظام و التیام یافته است که
بالفرض چیزی میبود غبار ملال بر دامن مصادقت نشیند فرزندان را با پدران حقیقی نازگونه میباشد خصوصا آن والا
دستگاه اگر با پدران مجازی نیز امثال آن بظهور آید چه دور است سعادتمند فرزندی که رضاجوئی پدر وجه
همت او بوده در نگهبانی این سررشته تکاپوی نماید همان جلایل عهود و شرایف مواثیق که بذریعهٔ
ایلچیان کاردان مرهٔ بعد اخری قرار یافته در خاطر حق پسند مرتسم و منتقش است و در رسم اسلام و آئین
کرام از برای القای ارکان دوستی و تبجیل جامهٔ حقیقت گزینان فتوت منش را اعشر عشیر
آن وافی و کافیست و آنکه مرقوم بود که بعضی یورشها با آمدن احمد علی اتالیق موقوفست بوضوح
پیوست حقیقت پدرود گردون او بجهان گذران بسمع شریف رسیده باشد که بعد از رخصت این
امر ناگزیر پیش آمد یکذاتی و آگاه دلی بود اگر بمحفل قدسی رسیدی بما اسرار مصادقت و غوامض
از زبان راستگوی او معلوم آن والا گوهر شد هر اراده که مکنون ضمیر صواب اندیش باشد از
مکامن قوه بفعل آورند و هرگونه معاونتی که لازم نشاء دوستی بخاطر حقیقت طراز رسد ابلاغ
نمایند که در آن مساعی مشکوره لوامع ظهور دهد بعد الحمد که از عنفوان جلوس اورنگ فرمانروائی تا حال
که سنهٔ عاشره است از قرن ثانی و اوایل انکشاف صبح اقبال و مبدا ابتسام بهار اجلال است
همگی نیت حق اساس این نیازمند درگاه الهی آنست که اغراض خود منظور نداشته همواره در التیام و انتظام

جهانیان کوشد و از میامن این کردار سعادت پرتو مملکت وسیع هندوستان که بر چندین فرمانروایان
والا شکوه انقسام یافته بود در حیطهٔ تصرف و احاطهٔ اقتدار ما درآمد و طبقات انام که در جبال منیعه و قلاع
حصینه و محال مشکله تارک استکبار و اشجار بر زمین اطاعت نیاورده راه مخالفت میسپردند بمقتضای
درستی نیت راه اطاعت و ارادت مسلوک میدارند و طوائف اناس را با یکدیگر با وجود تباین اوضاع
و تخالف اطوار روابط پیوند پدیدار شد چون سخنان دلاویز از نتایج درستی نیت و راستی گفتار
و حسن اعمال تا باینجا کشید ناگزیر بذکر برخی از نعم آلهی بنیایش ایزد و ستایش داور بتقدیم رسانیده
بزم بهجتی را شادی آمود میگرداند بر مرآت ضمیر که انطباع پذیر اشراقات عالم قدسیست مخفی و محتجب نماند
که دربنولا که ورود موکب والا بصوب ممالک پنجاب اتفاق افتاد اگرچه نخستین نظر بسیر و شکار اینحدود
بود اما تسخیر ولایت دلگشای کشمیر که تا این زمان قدم سلاطین روزگار در ان سرزمین که در استحکام و
استحصان سهیم و عدیل ندارد و در نزهت و لطافت ضرب المثل نظارگیان و شخوار پسند ست نرفته بود
بنزهم کوز باطن بود که همواره بیداوی حکام آن دیار بمسامع قدسیه میرسید بتائیدات سماوی بهادران نبرد کیش
غازیان شهامت اندیش در اندک فرصتی آن ملک را در احاطهٔ تصرف درآوردند اگرچه حکام آنجا در جنگ و
جدال تقصیر نکردند اما چون نیت حق اساس محض خیر بود باحسن وجوه مفتوح شد و خود هم در ان زمین
خجسته آئین که از عطیات مجددهٔ آلهی بود رسیده شکر پروردگار بجا آوردیم و نیز چون سیر و شکار کابل
و گلگشت آن عشرت سرای مانوس طبعی بود تا اقصای کوهستان کشمیر و تبت سیر نموده و نوادر آن
نگارستان صنع آلهی را بچشم عبرت بین نظاره کرده از راه ولایت پگلی و دهمتور که از تصادم
جبال و تراکم گریوه و مغاک بحدیست که افکار آسمان سیر و اوهام بلندی پیمای عبور از ان طریق
بالکل دشوار میداند جریده بعرصهٔ دلنشین کابل رسیده شد و نیز از مکنونات خاطر حق پرست آن بود که
حاکم ثهته را که غربی مملکت روز افزون بساحل دریای شور ست و بر زیردستان آن مرز و بوم راه معدلت

نمی سپرد نخستین نصائح هوش افزا فرموده بشاهراه فرمان برداری رهنمون گردد اگر از نامساعدی
بخت گوش نصیحت نیوش نداشته باشد آن ولایت را که ملکی ست وسیع و دولتیست آباد ان
یکی از اولیای فرمان پذیر سپرده آید چون عقل صلاح اندیش و دیدهٔ دوربین و گوش شنوا
نداشت داستان موعظت را افسانه انگاشته از بادهٔ خودکامی سرشتهٔ هوشمندی گسیخت لشکری
شایسته بدان ناحیت فرستادیم و تا قریب دو سال بهادران اخلاص مند در هر گونه قطره و تردد
اهتمام نموده چه در دریا و چه در صحرا اقسام جنگ و جدل کردند چون همگی نیت حق پذیر برفاهیت
عالمیان بود همه جا نصرت و فیروزمندی قرین حال فرخنده مآل آن گروه عقیدت منش گشت
و از انجا که آیین قدیم ست که کار معامله ناشناسان کوتاه بین تباه گردد حاکم آنجا را
شکست بر شکست افتاد و چون در نهاد او مایهٔ سعادت بود بزینهار رو بپای اولیای دولت در آمد
و تمامی آن مملکت وسیع و قلاع آن دیار داخل ممالک محروسه شد و باآنکه چندین جنگ و جدل کرده بود
و بعد از انکه بخدمت مشرف شد از ناصیهٔ احوال او نقوش سعادتمندی فرا گرفته باز آن
ملک را که بجنگ عظیم بدست آمده بود باو مکرمت نمودیم و نیز از مطویات ضمیر صواب اندیش
تنبیه و تادیب افغانان وحوش سیرت بهایم سرشت که از مور و ملخ بیش بودند و در جبال حصینهٔ سواد
بجور و تیراه مساکن ساخته همواره متعرض قوافل راه توران میشدند آن نیز بمقتضای عدالت صورت
شایسته پذیرفت اکثری حلقهٔ اطاعت و انقیاد در گوش هوش کشیدند و گروهی ازان قطاع الطریق
که بخار شقاوت و انحراف در دماغ آنها پیچیده بود پایمال پیلان کوه نهیب شدند و بسیاری
بجبال سطوت قهر الهی اسیر شده بفروخت رفتند و نیز از مکنونات بطون حقیقت شیون اصلاح
و افلاح بلوچان بدنهاد بود که پیوسته در خوف و رجای انحراف و اطاعت مانده
بره دیده بیمایان ایران راه میگرفتند و بغارت میگماشتند و نام نهاده اکثری بندهای خدا را بی برگ و بی مایه

بساختند آن هم بدستور دلپسند نقش بست و هر گونه صورت دلپذیر که در سجنجل ضمیر مخفی بود خوشتر از آن
بر منصهٔ ظهور جلوه تماشا شد و از برکات نیک نیتی ما آنکه رایات اقبال در پنجاب بود سلطان مظفر
گجراتی که با چهل هزار کس از نخوت بیرون بسعی مجاهدان نصرتمند گرفتار آمد و جمیع سرکشان و گردن فرازان
آن دیار زنهار خواسته غاشیهٔ خراج بر دوش کشیدند و از بدایع سوانح آنکه در هنگام آوردن او
بعتبهٔ خلافت خود را خود کشت و همانان مصلحت چنان بود که خاطر مهر گزین بر کشتن آدمی و هدم بنیان
ربانی ملاحظهٔ تمام دارد و غالب آن بود که چون در پیشگاه نظر می آوردند بسلامت میماند و نیز باهتمام
مبارزان پیکار طلب سومنات مشهور بچونه گده و سائر ولایت سورت که جنوب رویه بر ساحل
دریای عمان ست در تصرف در آمد و نیز برهان الملک برادر نظام الملک که معظم ولایت دکن داشت
و از حوادث روزگار بناه باینجانب آورده بود ما وا اینکه خبر معدلت آن بلاد بمسامع حق نیوش
رسید او را بعواطف جلیله استمالت فرموده تسخیر دکن را موقوف داشته بودیم چون خبر طغیان و
ستم رسیدگی رعایا رسید امرای ولایت مالوه و خاندیس حکم والا را کاربند شده برهان الملک را
حکومت آن ولایت داده معاودت نمودند چون کوتاه حوصله بود و تاب بادهٔ مردم آزمائی
نیاورده دم استقلال زد و از انجا که بر مسلک ناسپاسی شتافتن استیصال خویش
نمودن ست در اندک زمانی اثری ازو و از فرزندان او نماند و سران آن دیار یکی از منسوبان
آن سلسله را بر داشته نخوت آرای شدند بتائیدات ایزدی عساکر ظفر طراز بسر کردگی غرهٔ ناصیهٔ
اقبال قرهٔ باصرهٔ دولت و اجلال فرزند سعادتمند سلطان مراد را رخصت فرمودیم بسیاری
آن ملک وسیع را که هندوستان دیگرست در حوزهٔ تصرف در آوردند و نیز نبرد آزمایان
حقیقت مند در اقصای بلاد شرقیه ولایت وسیع اوڈیسه که متصل بدریاے شورست
تسخیر نمودند و چندین هزار سپاهی امان یافته در سلک ملازمان عتبهٔ خلافت در آمدند چون

بعد از نعمای ایزدی داستانی درارت برای انبساط خاطر آن عظمت دستگاه همین قدر بسند نموده
در دیباجه اعلان مینگارد که چون مولانا حسینی بملازمت استسعاد یافت دران نزدیکی
بکار پردازان اشغال سلطنت اشارت شد که بزودی رخصت ارزانی دارند درین اثنا چندی
از واژگونی بخت در عرصه دلنشین کشمیر آغاز فتنه و فساد نموده با دولت خداداد دم مخالفت و منازعت
زدند موکب اقبال با جمعی از مقربان بساط عشرت برسم شکار برآمده بر مظاهر قدرت ایزدی چشم عبرت بین
گشوده بود که آن شورش مسموع شد با وجود طغیان باد و باران بطریق ایلغار متوجه شدیم پیشتر از آنکه
غازیان نصرتمند قطع کریوه ها نموده بآن ملک درآیند بعضی از سعادت اندوزان حقیقتمند که بحسب
ضرورت دران طوفان بی تمیزی افتاده بودند قابو یافته سر سرگروه آنها آوردند چون سم اکب جلال نزدیک
شده بود مجدداً بآن باغستان بجز ان عبور افتاده بران گل زمین فیض بخش استلذاذ صوری و معنوی
نمود فرستادن ایلچی در تعویق ماند چون رایات همایون مراجعت نمود در اثنای راه خبر واقعه مولانا حسینی
رسید که با بتلای امتلا درگذشت موجب مزید تاسف گشت بنابران بعضی سخنان محبت افزا سلالة
الاولیاء العظام و خلاصة الاصفیاء الکرام خواجه اشرف که از قدیمیان این دودمان جلالت گفته
فرستاده شد تا همه حقیقت حال را مشهود ضمیر انور گرداند و هم مبین روابط عهود و مواثیق که بوسائل رسل
و رسائل تنصیص و ترصیص یافته بود گردد ترصد از جلائل آثار محبت و یگانگی آنکه پیوسته بمژده های
مسرت افزا حدیقه باطن را طراوت بخشد

**بعبدالله خان اوزبک قیمه از دیاد اتحاد**

مرقوم شد رابطه خلت و صفا و اسطه محبت و ولا یعنی کلام مصافات پیام موالات التیام که در
مطاوی رقیمه کریمه و تجاوید نمیقه انیقه عالی مرتبت و معالی منقبت سلطنت و ابهت پناه
رفعت و شوکت دستگاه فارس مضمار شهامت و ایالت مرتقی مدارج نصفت و عدالت نقاوه
دودمان عز و علا عضاده خاندان مجد و اعتلا مطلع اشعه بوارق الهی مجلی انوار شوارق

آگاهی مشید ارکان شجاعت و حشمت موسس بنیان بسالت و عظمت مسند نشین محفل عز و اقبال صدر آرای بارگاه جاه و جلال الفائز من مبادی الفطرة بمعالی الهمم المختص بیامن الفوز بجلائل النعم قطعه

گوهر افزای نگین و تیغ عبد الله خان — آنکه تیغش برده از آئینهٔ امید زنگ
اشهب اورا بمیدان تهور کار شیر — ادهم اورا بدریای وغا کام نهنگ

لازالت ارکان محبته مشیدة بالدوام و دعائم دولته موسسة بحسن الانتظام مندرج و مندمج بود و نسبت قرابت و محبت سابقه را تاکیدی و تشییدی و قواعد صداقت صمیمی را تمهیدی رفته بود و بظهور پیوست موسس صفای خاطر و مثمر انجلای باطن و ظاهر شد مبانی یکجهتی و یگانگی استحکام پذیرفت و قوائم دوستی و یکتادلی انتظام گرفت بر مرآت ضمیر انور و خاطر ضیا گستر که از اشراقات عالم قدس و الهامات معالم انس انطباع می پذیرد مخفی و محتجب نماند که از ابتدای جلوس بر اورنگ جهانبانی تا حال که مبادی قرن ثانی ست بمساعدت توفیق ازلی و معاضدت تائید سماوی در خاطر حق پرست چنان جلوهٔ نمایش داده که مقصود از سلطنت و فرمانروائی و ابهت و کشورکشائی تقدیم مراسم شبانی و اقدام بر لوازم پاسبانی ست نه جمع مال و منال کردن و در حظوظ نفسانی و مستلذات جسمانی فرو رفتن لهذا طریق سلوک و سلوک طریق این نیازمند درگاه الهی با دوست و دشمن و خویش و بیگانه بغیر از مدارات و مواسات و معاطفت و مماسات امری دیگر نبوده و همواره خاطر در ترفیه احوال و آسودگی اوضاع عموم خلائق و جمهور انام مصروف ست و عنان توجه باطن باین مقصد بلند و مطلب ارجمند معطوف حق جل و علی شاهد است و کفی بالله شهیدا که تسخیر و تفتیح ممالک هندوستان که مساحان ربع مسکون و سیاحان کوه و هامون سواد اعظم و چهار دانگ عالم تشخیص کرده اند و از سه طرف بدریای محیط اتصال دارد بمقتضای هوا و هوس نبوده است بل پیش نهاد همت غیر از رعایت ملهوفان و حمایت مظلومان

امری دیگر محفوظ نگشته و از ینست که روی همت همایون بهرجا که آورد دولت و اقبال بعزم
استقبال پیش آمد و عنان عزیمت مبارک بهرجا که معطوف داشت فتح و نصرت بطریق استعجال
اقبال نمود هرگاه که شیمهٔ قویمه و سجیهٔ مرضیهٔ ما با سائر عباد الله چنین باشد با آن سلطنت دستگاه که
از عمدهٔ تائید یافتگان درگاه کبریای الٰهی اند و معهذا روابط آشنائی جانبین و ضوابط محبت فیما بین
متحقق و متمکن ست و قرابت قریبهٔ سابقه ضمیمهٔ نسبت لاحقه شده باشد و بر هوشمندان حق شناس
ظاهر ست که یکی ازین روابط در التیام محبت و ولا کافیست فکیف که اینهمه دواعی جمع شده باشد
غیر از دوستی و یکجهتی منظور نظر حق بین حقیقت آئین نخواهد بود و پیداست که میامن و برکات این
موافقت و موالات وسیلهٔ انتظام احوال عالم و عالمیان و نظام اوضاع جهان و جهانیان
خواهد شد ایما یکه در وادی موانع ارسال رسل و رسائل مرقوم شده بود هرچند در نظر عقل دور بین
سخن در آن باب ناکردن ترجیح بر سخن کردن داشت اما اغماض از آن وادی در رنگ تطویل
کلام در آن مقام نا ملائم پنداشته باین قطعه که از اجلهٔ اکابر دین منقول ست اکتفا نمود قطعه
قِیلَ اِنَّ الْاِلٰهَ ذُوْ وَلَدٍ + قِیلَ اِنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ کَهَنَا + مَا نَجَا اللّٰهُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا + مِنْ لِسَانِ
الْوَرٰی فَکَیْفَ اَنَا + الحمد لله که از بدو انکشاف صبح ایجاد و تکوین و ظهور شعشعهٔ نیر سلطنت
سعادت قرین همواره مطمح نظر منهج قویم ملت و دین و مسلک مستقیم حق و یقین بوده لاجرم
بموجب الملک والدین توامان ارتقای مدارج سلطنت همایون و اعتلای اعلام دولت
روز افزون کمال دینداری ما را دلیلی قاطع و حجتی ساطع ست الله تعالی همگنان را در مرضیات
خویش راسخ دم و ثابت قدم دارد و چون جوامع همم سلاطین عدالت انتما که صدرنشینان ارائک
اعتلا اند آنست که کافهٔ خلائق و جمهور برایا که بدائع و دائع حضرت صمدیت اند در مهاد امن و امان بوده در
لوازم عبادات الٰهی و مراسم معاش خیرخواهی جهد بلیغ نمایند بنا بر آن همت در تنسیق و انتظام این ممالک

وسیع و فسیح که مقر چندین سلاطین عالیمقدار و حکام ذوی الاقتدار بود سعی میمون و بعنایت
ایزدی که شامل حال این نیازمند درگاه آلهی بوده از سرانجام مهام این ممالک فراغ کلی دست داد
اکثر و محال که از زمان طلوع نیر اسلام الی هذه الایام حوافر خیول سلاطین کشورکشا و لمعات
سیوف خواقین فرمانروا پیرامون آن نگردیده بود و مساکن و مواطن اهل ایمان شد و کنائس
و معابد اهل کفر و خذلان مساجد طاعت و مشاعر عبادت ارباب ایقان گردید المنة لله تقدس
و تعالی آنچنان که دل میخواست انتظام و التیام یافت و حسب المدعا سامان و سرانجام
پذیرفت جمیع سرداران و گردن کشان از جنود هنود و غیرهم حلقه اطاعت بگوش
اعتقاد کشیده و داخل عساکر نصرت مآثر شدند و طوائف انام را باهم ارتباط و انضباط تمام
دست داد و ما نیز بمصداق احسن کما احسن الله الیک همگی توجه به تمهید قواعد رافت و تاسیس
مبانی نصفت و اشاعت انوار عاطفت مبذول داشته حدائق امانی و آمال ایشان را
از رشحات سحاب مکرمت و احسان و قطرات مطرات فضل و امتنان تازه و سرسبز میداریم
پیش نهاد همت خاطر فیاض آن بوده است که چون ازین مهمات فراغ کلی دست دهد بمدد
عنایت آلهی و هدایت ازلی کفار فرنگ که در جزائر دریای شور آمده سر بشورانگیزی برآورده اند
و دست تعدی بر زائران حرمین شریفین زادهما الله شرفا دراز کرده و جمعی کثیر انبوه گشته
سنگ راه زائر و تاجر شده اند خود بتوفیق ایزدی متوجه شده آن راه را از خار و خس پاک سازد
لیکن چون شنیده میشود که بعضے از امرای عراق نسبت بوالی خود در مقام بے اخلاصی
شده از عروة وثقای حسن عقیدت که باعث ارتقای ایشان بمراتب علیه بود عدول
نموده بعضے بے اندامیها کرده اند در خاطر حق شناس می گذشت که یکی از
فرزندان کامگار نامدار که بارقه سعادت از ناصیه حال ایشان روشن

وآثار رشد از آنچه طالع اقبال شان مبرهن است بدان جانب تعیین فرمائیم و تا خاطر از
معاضدت آنها جمع نشود بامری دیگر متوجه نشویم الحال که سلطان روم عهود و مواثیق جد و پدر
خود را که ان طریکین انکاشته نظر بضعف صوری والی عراق کرده بدفعات افواج فرستاده اند
قطع نظر از آنکه از شاهراه سنت و جماعت انحراف ورزیده اند بمحض انتساب نبوت بخاندان
نبوت خود متوجه شده معاونت فرمائیم سیما که تعارف اسلاف منظور باشد علی الخصوص درین وقت
که مسموع میشود که فرمانروای ایران علی قلی سلطان همدان اوغلی را با تحف و هدایا بالتماس کمک
و مدد روانه کرده است بر همت عالی نهمت ما واجب و لازم است که عنان عزیمت بصوب عراق
و خراسان منعطف شود و بخاطر خیال میرسد که چون رابطه محبت و نسبت بآن قرابت پناه
سلطنت دستگاه از قدیم الایام است تجدید آن از فرستادن مکتوب محبت اسلوب مصحوب سیادت و نقابت پناه
میر قریش ضوابط وداد و قواعد اتحاد استحکام گرفته است و در آن زمان که حدود خراسان
مخیم سرادقات اقبال و مضرب خیام عز و جلال گردد آن سلطنت پناه نیز از ولایت خود
متوجه شده بآن حدود تشریف شریف ارزانی دارند تا آن سرزمین مجمع البحرین عز و علا و
مطلع السعدین مجد و بها گردد و بالمشافهه بی‌وساطت قاصد و پیغام اساس محبت و یگانگی
مستحکم تر ساخته بعضی سخنان ولا آویز و اسرار حقیقت آمیز که مخزون و مکنون خاطر است و شرح
خداشناسی و حق پرستی که بقدر استعداد و باضافت فیاض علی الاطلاق دریافته است مذکور
مجلس انس سازد و از نفایس حقایق الهی و شرایف دقایق آگهی که بر خاطر عاطر آن ابهت دستگاه
پرتو انداخته باشد نیز استماع نماید که خلاصه زندگانی و زبده کامرانی صحبت اشباح انسانی و موانست
اجسام روحانی است فکیف که این معنی در میان دو برگزیده خدا و دو منظور کرده بارگاه کبریا
متحقق شود هر آینه این معنی باعث شمول فیض و عموم فضل خواهد بود و در آن زمان که

بعنایت الهی این آرزو بوقوع آید چون همت منظوران الهی و سرفرازکرده‌های خدا بر تحصیل
رضای حق تعالی ست نه استحصال نام و تسلط بر افراد انام بنا بر آن مرکوز خاطر حق جو آن ست
و امید که مطلب و مقصد ایشان نیز آن باشد که در یکی که حق شناسی و حق طلبی بیشتر باشد آن دیگری
استرضای خاطر او را لازم دانسته در مقام کمال یکجهتی بوده از صلاح او در نگذرد و الحال
که نسبت یگانگی و اتفاق بر عالمیان ظاهر و آشکارا شده است در بارهٔ امداد و کمک
حاکم عراق و خراسان آنچه صلاح دید ما و شما خواهد بود از مکمن بطون بعالم ظهور خواهد آمد و معذرتی که
در باب قضیهٔ فرزند شاهرخ میرزا رقم زدهٔ کلک محبت نگار شده بود مستحسن خاطر انصاف گزین افتاد
الحق که مشار الیه بواسطهٔ خردسالیها و خودپسندیها از رهگذر کم فطرتی و بد مصاحبتی منشا
چندین امور نالائق گردیده بود که هر کدام از آنها بانفراده مستدعی آن بوده که کار او باین درجه
رسد چه اولاً بواسطهٔ اغوای بعضی کوته بینان از لوازم اطاعت و مراسم عبودیت ما بسیار
تساهل نمود و ثانیاً با آن عظمت دستگاه که قطع نظر از مواد مودت و قرابت که میان ما و آن
رفعت دستگاه واقع است از روی حالت و رتبت طرف نسبت نمیتواند شد بی ادبانه پیش آمد ثالثاً
بجد بزرگوار خود که چندین حقوق دینی و دنیوی بر ذمهٔ او داشت آنچنان سلوک نمود
هر تنبیهی که نسبت باو واقع شد از قسم القای ربانی و الهام یزدانی بود الحال چون
شاهرخ میرزا از خواب غفلت بیدار و از مستی غرور هشیار شده التجا و اعتصام بعروهٔ وثقای
عاطفت ما نمود غیر از آن که تفقدات و تلطفات خوا امیاز بخشم امری دیگر ملحوظ نمیگردد و مامول
از مراسم مودت و قرابت آن عظمت دستگاه نیز آنست که از زلات اقدام او اغماض نمایند
و بجهت تشیید مبانی محبت و استحکام قواعد مودت افادت و حکمت پناه زبدهٔ مقربان
هواخواه و عمدهٔ محرمان کارآگاه حکیم همام را که مخلص راست گفتار و مرید درست کردار است

و از ابتدای ملازمت ملازم بساط قرب بوده دوری او را بهیچ وجه تجویز نکرده بودیم برسم رسالت
فرستادیم چون در ملازمت ما او را آن نسبت متحقق ست که مدعیات را بی واسطهٔ دیگری
بموقف عرض میرساند اگر در مجلس شریف ایشان هم این اسلوب مرعی باشد گویا فیما بین مکالمه
بیواسطه خواهد بود و بجهت پرسش واقعهٔ غفران پناه رضوان دستگاه اسکندر خان انار الله برهانه
سیادت مآب نقابت نصاب میر صدر جهان که از اعاظم سادات کبار و اجلهٔ اتقیای این دیار
مقرر کرده بودیم و بواسطهٔ بعضی امور در حیز تراخی افتاده بود درینولا برفاقت حکمت پناه
مشار الیه فرستادیم و انموذجی از تحف و هدایا بتحویل عمدة الخواص محمد علی بموجب تفصیل علیحده
ارسال نمودیم باید که بمقتضای غرائی تهادوا و تحابوا عمل فرموده همواره از طرفین طریق ارسال
رسل و اتحاف تحف مسلوک باشد و از فرغانه طلب داشتن و فرستادن کبوتران پری پرواز و امد
حبیب عشقباز طائر ذی بال شوق در انتعاش و اهتزاز آمده استشمام شمائم مجتبی و وداد نموده اگرچه
توجه باین مشتی پرندها که در نظر اولی از لهو و لعب بیش نمی نماید ولیکن در نظر ثانوی چرخ و بازی
آنها باد از نسبت شوقی و مناسبت ذوقی ارباب وجد میدهد و موجب توجه بمبدا میشود و گرنه
حضرت واجب تعالی بر سرائر ضمائر آگاه است که اشتغال صوری احیاناً باشال این امور
در کمال توجه بمبدا حجابی بیش نیست و بجز دو بال و پر ظاهری اکتفای خاطر حق اندیش نه امید که
همواره بارسال شرائف صحائف محبت و جلائل رسائل مودت تحریک سلاسل اخلاص و
تاسیس مبانی اختصاص نمایند شعر نامه بر حرف اختصاص تمام ٭ گرده شد و السلام و الاکرام

## به عبد الله خان اوزبک سپهدار ملک توران در جواب

استشمام گلدستهٔ بهارستان یکدلی و یگانگی و استطلاع کارنامهٔ نگارستان دوربینی و فرزانگی
که آراستهٔ تخلبندان بوستانسرای آشنائی و نگاشتهٔ نقش پیوندان نگارخانه

دل افروزی و دلگشائی آن والا دودمان خجسته خاندان گوهر افزای افسرده و رنگ پرورده گشاید
چهرهٔ دانش و فرهنگ صدرنشین ایوان شهریاری چابک خرام پیشگاه سپهداری سپه سالار
نبردگاه دلاوری و دلیری شهسوار جولانگاه شیرمردی و شیری خدیو کامگار کشور
دادگستری نو آئین نامدار جهان دانش پروری فروزندهٔ چراغ خانی فرازندهٔ چتر کیانی
بود درخوشترین هنگامیکه کوس نوروزی آوازه جهان افروزی در گنبد نیلگون بلند
ساخته و نیر اعظم عطیه بخش عالم یعنی آفتاب جهانتاب که سلطان جبار بالش ایام و قهرمان
هفت اقلیم عناصر و اجرام ست سایهٔ فرخی و فرخندگی بر تارک جزو کل انداخته بود
و باد بهاری روح نباتی در کالبد نورسان شهرستان آب و گل دمیده و ابر آذاری
پای نورسیدگان لشکر بهار را از گرد راه شسته و نشو داده پیرایهٔ خوشدلی و خرمی
و سرمایهٔ دلگشائی و شادمانی شهر بنیاد دوستی از سر نو بلندی گرفت و آئین یکتا دلی تازه
ارجمندی یافت سخنان ولا و برازدوستی و خویشی و یگانگی و نیک اندیشی که بجانامهٔ عنبرین
شمامه نگارش یافته بود و به کلک گوهرین سلک گزارش پذیرفته بوضوح پیوست بر دل
دانش مند و دیدهٔ آسمان پیوند که گنجینهٔ راز خداوندی و آئینهٔ چهرهٔ هوشمندی است
پوشیده نخواهد بود که این نیازمند درگاه بی نیاز درین سی سال که از نیروی آسمانی
بتخت کامرانی رسیده همیشه پیش دیده دانش و بینش آن داشته که این همه جهانگیری
و فرمانروائی و تیغ گزاری و کشورکشائی برای بجا آوردن گیرودار شبانی و سرکردن
کار و بار پاسبانی ست نه گرد آوردن گنجهای زر و سیم و آراستن تخت و دیهیم و
پابگل ماندن در خواهشهای ناپایدار و سر فرو بردن در گریبان آرزوهای نا استوار
چنانچه همیشه با دوست و دشمن و خویش و بیگانه جز نیکی و نیکخواهی چیزی دیگر در دل نبوده

وهمواره در آسودگی جهانیان از خرد و بزرگ و مهربانی با مردم روزگار از نزدیک و دور
کوشش مینمود خدا آگاه است که پاک ساختن چهار دانگ هندوستان از خس و خاشاک
رفتن ازین بوستان که از سه پهلو بدریاے شور پیوسته است از سر خودخواهی و خودکامی
بوده و میش نهاد آرزو جز نوازش خاکساران و گزارش ستمگاران نشده و ازین نیت بهر سو
که رو آورده کارهاے دشوار بآسانی گشایش یافته و چهرهٔ آرزو از پردهٔ امید بخوبی
نمایش پذیرفته هرگاه که شیوهٔ فرخندهٔ ما با دیگر بندهای خدا چنین باشد بآن والادودمان
که از بزرگ باریافتگان درگاه خداوندی اند و بانیمعنی پیوند دوستی قدیمی و خویشی نزدیکے
درمیان باشد بر هوشمندان خرده بین هویداست که یکی از آنها در یگانگی و یکدلی بسند است
هرگاه این همه یکجا شده باشد پیداست که جز یگانگی درمیان نخواهد بود و این یگانگی و یکدلی سرمایهٔ
آبادانی جهان و پیوند جهانیان خواهد شد و آنکه در دیر فرستادن نامه هاے گرامی و عدم
اظهار لوازم دوستی ارسالی از موانع غریبه رفته بود و بچنان در پردهٔ کتمان پوشیده و پنهان
ماند چه دل نگرانی ایشان از دشمنان دیگر و دار و برد با سرکشان روزگار چون برین خود نیک داشت
و گفتگوے چندے از سخن سازان ناپاک و تبه کاران کج نهاد نظم بیخردے چند
ز خود بیخبرے عیب پسندے ز علم هنرے دود شوند ار بدماغی رسند * باد شوند ار بچراغی رسند *
که از تیرگی درون و کوتاهی دریافت درینجا ساخته بودند و گروهے از ساده دلان
هیچمدان را روگردان کرده سخنان ناشایسته بفتراک این کس بسته اند خود چه گنجایش
این معنی داشته باشد چه دروغ بفروغ این گروه بے سرانجام بر مردمی که اندک
پرتو دریافت دارند پیداست آن والادودمان که برگزیدهٔ درگاه خداوندے اند و
دور اندیشی و باریک بینی ایشان بر همه روشن چه گنجایش داشته باشد که گوش هوش

برین سخنان ناسزا انداخته از نامه و پیغام دوستی باز ایستند و اگر چندی از رانده های درگاه و درمانده های گمراه از هندوستان آزرده دل رفته باشند و براه سالوسی درآمده دروغ را راست وانموده خواهند که راه سخن یابند و خواهش دم زدنی کنند و بران شوند که گردی بر دامن دوستی نشیند و سرچشمهٔ یگانگی بخاشاک بیگانگی انباشته شود سزاوار دوستی آن بود که ایلچیان دانا فرستاده مغز سخن میشگافتند و از ته کار آگاه میشدند خدا نخواسته باشد اگر بوئی از سخنان دور از کاری یافتند روش دوستی آن بود که دانشوران سنجیده را فرستاده از چگونگی آن می پرسیدند باری آنچه گذشت اکنون چون لاله زار دوستی بتازگی خرم و سرسبز شده دل بغبش بران شد که اندکی از سرگذشتهای پیشین نگاشته خامه راز ساز دو پوشیده نماند که از نیرین کتاب و سنت بر ساحت ضمیر آگاهان تافته و بشهادت نظر دقیق و اشارت ارباب کشف و تحقیق اعتضاد یافته و بالجمله باتفاق اهل ملل و نحل مقرر شده آنست که عمده در موجبات شرف رتبت و رفعت منزلت نوع گرامی انسان که مثال اقبالش بتوقیع وقیع فضلناهم علی کثیر ممن خلقنا مزین است گوهر شبچراغ عقل است که شناخت خداوندی با و وابسته است و دریافت کارگاه آفرینش با و باز پیوسته و باتفاق اصحاب نقل و ارباب عقل نورانیت این گوهر شب تاب بر پادشاهان بزرگ منش و شهنشاهان والا نژاد از همه روشن تر دارند و دانشوری تاجداران بخت بلند و بختیاران دانش پسند از همه مشتهر است چه هرگاه که در کارخانهٔ آفرینش هر کس را فراخور احتیاج و استعداد دانش میداده باشند هر آینه این طائفهٔ علیه بمزید فهم و ذکا موصوف خواهند بود و اکنون که دانش پناه و بینش دستگاه مولانا میرزاجان سر آمد دانشمندان نامدار و یگانهٔ اوستادان روزگار و از اکابر علمای دین و اعاظم اصحاب یقین است هر چند پادشاهان دانشور را

همنشینی باین نوع مردم میباید اما پیداست جائیکه خرد و دوربین و دانش خدا آفرین آن عظمت دستگاه
خواهد رسید فهم افادت پناه مذکور یا نخواهد رسید و چون بر فطرت صاحبان این درّ یکتا لازمست که
این یاقوت بی بها و فیروزه خاتم کبریا را معطل نگذارند و همواره در مسالک معاش و معاد و
استعانت و استمداد ازو طلبند خصوصًا در وقت صحبت با خوانده های سیاه دل و سیه کاران
تیره درون که از برای خواهش جاه و زبردستی و خودی و خودپرستی چشم بر کاغذ دوخته اند
و فرمان آسمانی و نامه جاودانی را که فرستاده خدا و رساننده پیغمبرست از شاهراه گردانیده
برنگ دیگر وامی نمایند و مجملات نصوص را تاویلات و تسویلات نموده می خواهند
که در فرمانروائی و کارگزاری شریک پادشاهی باشند ازین رهگذر دل دانش گزین
همواره در تحصیل مرضیات الهی میباشد چون اختلافات بسیار در هر باب بسمع همایون میرسید
در مطالب علمی و عملی طلب دلائل و براهین می نماید و همواره استکشاف غوامض
مسائل دین و تنقیح مقاصد مجتهدین و استنباط عقائد سلف و مآخذ اقاویل خلف و تفحص
موارد خلاف و تصفح مواقع اختلاف و منشاء خلافی که درین یکهزار سال میان علمای امت
متنازع فیه بود چنانچه کتب متداوله مبسوطه بر تفاصیل آن مشتملست مینماید و در مبادی احوال
گفتگوی اینمعنی باعث بیرونقی و کساد بازار نادانان که به تلبیس و تزویر در لباس ارباب
دانش در آمده اعتبار تمام پیدا کرده بودند می شود و موجب بیش آمدن جمعی از ارباب دانش
و اعتبار گرفتن آنها که بواسطه بدنفسی طائفه اولی در زوایای خمول بودند میگردد و آن
نادانان و انانما بموجب قبح سریرت و سوء سیرت خود تر شده و از طریق گشته بعضی
مقدمات نالائق را شهرت داده موجب مزید اغوای چندی از امرای بنگاله که در
اقصای ممالک شرقیه هندوستان تعین بودند و بموجب بدطینتی و کم فطرتی

اراده بغی جوهر دماغ ایشان را فاسد داشت و مدتی مدید از درخانه دور بوده دست آویزے
برای نه آمدن درخانه و باغی شدن میخواسته اند میشوند چنانچه این بے سعادتان گاہے
نسبت ادعای اُلوهیت و گاهی نسبت دعوی نبوت باین جانب نموده خود را در
گرداب بلا و موج خیز طوفان غمازه بسوی خاص و عام شدند و خاک مذلت و گرد خجالت
برفرق روزگار خود انداخته بدار البوار شتافتند فی الواقع ساحت قدس مساحت جناب
کبریای آلهی را خس و خاشاک امکان چه نسبت و در سراپردهٔ عصمت نبوت پایه بندان
عقال هوا و هوس را چه مناسبت باعث تعجب میشود که در مجالس ارباب دولت که از تائید
یافتگان آلهی اند امثال این مقدمات بر سبیل احتمال هم چرا بگذرد و سفیهان بصیر فرو را برای
چه اجازت این مقدمات باشد حق تعالے شاهد است که چون همگی همت مصروف
بر تحصیل رضای آلهی ست از سخنان مذکورهٔ ارباب نفاق غباری در مشرب عذب خاطر راه
نیافت چه هرگاه حضرت واجب تعالے از دست طعن کوته دستان کم بین خلاص
نشده باشد و حضرت انبیا از سرزنش بیخردان بدآیین نجات نیافته باشند سائر بنده هاے
خدا را از آن چه اندیشه و از بدنامی چه ملاحظه الحمد لله والمنة که همیشه پیش دید دانش و بینش
فرمودهٔ خدا و پیغمبر او بوده و روز افزونی بخت همایون گواه حال بس است الله تعالے
همگنان را در مرضیات خود راسخ دم و ثابت قدم دارد و چون همگی همت سلاطین
عدالت انتما آنست که در رضای خالق و آسودگی خلائق بوده بنوعے سلوک نمایند که
خلق خدا از آسیب ارباب شرارت در امن بوده در لوازم عبادت آلهی و مراسم معاش
خیرخواهی خود فارغ البال باشند بنابر آن محض از برای رفاهیت کافهٔ رعایا
و عامهٔ برایا که بدایع ودایع آلهی اند درین سنی سال در پاک کردن زمین هندوستان

چندان کوشش بجا آورده که جاهای دشوار از چندین راجهای فرمانروا و سرکشان ناسزا
بدست آمد و همگی سرانجام آن بدانگونه که بایستی شد چنانچه بتخانهای هندوان به کمیش
خانقاه درویشان خدا اندیش گروید و بجای آواز ناقوس بت پرستان بانگ نماز بلندی
گرفت و همه کارهای اینجا چنانچه دل میخواست همچنان شد و از روی خواهش سامان و سرانجام
پذیرفت و همه سرداران و گردنکشان کمر بندگی بر میان جان بسته و گوشوارهٔ فرمانبرداری
در گوش فروتنی کشیده به لشکر فیروزی اثر در آمدند و این همه مردم گوناگون را باهم پیوند دست داد
و ما نیز سر نیاز بر زمین خاکساری و تارک امید بدرگاه خداوندگاری نهاده بوستان
آرزوی این مردم را بسرچشمهٔ داد و دهش سرسبز و شاداب ساختیم و پیش نهاد خاطر آن بود
که چون این کار و بار سامان و سرانجام یابد شوریده بختان فرنگ که در دریای شور
در آمده سر فشور انگیزی بر آورده اند و سنگ راه دریا نوردان هفت کشور شده سیما
بر زائران حرمین شریفین زادهما الله شرفا آزار بسیار میرسانند خود یورش نموده آن راه را
ازین خار و خاشاک پاک سازیم لیکن چون شنیده میشود که اوباش قزلباش از
جادهٔ عقیدت و اخلاص بیرون آمده بوالی خود بی ادبیها کرده اند بخاطر حق جوی میرسد
که یکی از فرزندان کامگار را بدان جانب تعیین فرمائیم قطع نظر از آنکه از شاهراه سنت
و جماعت انحراف وارند رعایت خاندان نبوت بر وفق همت ما لازمست علی الخصوص
که حقوق اسلاف سابقه در میان باشد و تا خاطر ازین رهگذر جمع نشود نهضت بجای دیگر
نکنیم و الحال که سلطان روم عهود جد و پدر بزرگوار خود را کان لم یکن انگاشته نظر بر
ضعف صوری والی عراق انداخته بدفعات افواج فرستاده اند و مسموع میشود که
والی عراق سلطان علی قلی همدان اوغلی را بجهت طلب کومک باینجانب

گفتار کارے نمی کشاید و بہ دیدن کلام مطلب اصلی بر نمی آید و کردار عمل باید ۱۲ مولانا محمد ہادی علی مرحوم

راه ناپیدا و راهبر ناپدید وضعف در تزاید و دشمن در پیرهن بس هوشیار باید بود و پا از گلیم دراز نکرد و هرچه مناسب حالت بوده باشد از نزهتگاه پیشینیان دریوزه کرده درین صحیفه مجرد بنویسی و خود را چنانچه در مدرسه تحیر ملا را اعلای نادانی نادان دانسته و نموده ابجد خوان مکتب دانش گردان روزی چند برین نگذشته بود که رعونت نفس با هدایت حق سرگرم مطالعه سخنان بلند این طائفه که قدوة العرفا شیخ فرید الدین عطار برشته نظم کشیده بودند ساخت و آنچه بمقتضای وقت خوش می آمد نگاشته می شد بعد از فراغ آن بمطالعه دیوان حکیم سنائی مشرف شد و شروع در انتخاب حالت خود از ان مجموعه دانش نمود الله تعالی از برکات انفاس قدسیه بار یافتها و نظر کرده های خود اولاً ظاهر و باطن این حیران انجمن آفرینش را از اعمال نامرضیه مطهر ساخته با وضاع پسندیده خود مزین گرداند وثانیاً بدوام آگاهی و شهود آلهی مشرف داشته به فتحگاه رضا و خرسندی دارد و ثالثاً بدرقه عنایت بی غایت فرا ترک برده بعالم اطلاق و فراغ مطلق رساند و محو کل ساخته اتصال حقیقی بخشد در وقت مراجعت از کابل نواحی پیشاور دهم ربیع الاول سنه نهصد و نود و هشت قلمی شد اختتام منتخب دیوان خاقانی دانش پذیر کلمات قدسیه حکیم خاقانی که صحبت به از خودی در نیافته مسافر ملک بقا شده و قوت او بفعل نیامده در پرده اختفا محتجب گشته همت مرا بشورانده و فطرت مرا شست و شوی داد من فریب خورده سخن را از قول شائسته و عمل بائسته که در گو اشتباه مانده بود شناسای مبهم گردانیده و من ساده پا بگلیم عمل نهاده را که از بدمستی سخن شناسی خود را از عاملان گرفته چند در معاملان بلند خیال میکرد مفلس عمل وا مانده جویای کردار نیک ساخت ای کاش اور این سخن خود ش اینقدر نفع رساندی تا از حسرت نایافت مراتب دینوی نجات یافته بگلشن سرای خرسندی رسیدے اگرچه دل هرزه گرد میداند که مقصود از گفتگو نمے کشاید و از حرف و صوت

هرچه باو رسید از خدا رسید وبگمان شائسته این همه آوارگیها بود واکنون چون شاهرخ مرزا از خواب پریشان بیدار شده واز سرگرانی مستی هشیار گشته باینجانب رسیده است جز مهربانی نمودن واز کارهای او فراموش کردن چیزی دیگر در دل نمیگذرد وامید از دوستی و خویشی آن والاودومان نیز چنانست که از گستاخی او چشم پوشند وبجهت تشیید مبانی محبت واستحکام قواعد مودت افادت وحکمت پناه زبدهٔ مقربان هواخواه عمدهٔ مهربان کار آگاه حکیم همام که مخلص براست گفتار ومرید درست کردارست واز ابتدای ملازمت ملازم بساط قرب بوده دوری او را بهیچ وجه تجویز نکرده بودیم برسم رسالت فرستادیم چون در ملازمت ما ودر آن نسبت متحقق ست که مدعیات را بواسطهٔ دیگرے موقف عرض میسر سازد اگر در مجلس شریف ایشان هم چنین اسلوب مرعی باشد گویا مکالمهٔ فیمابین بواسطه خواهد بود وبجهت پرسش واقعهٔ غفران پناه رضوان دستگاه اسکندرخان انار الله برهانه سیادت مآب نقابت نصاب صدر جهان را که از اعظم سادات کبار واجلهٔ اتقیای این دیارست مقرر کرده بودیم وبواسطهٔ بعضے امور در حیز تراخی افتاده بود درینولا برفاقت حکمت پناه مشار الیه فرستادیم وانموذجی از سوغات تجویل عمدة الخواص خواجه محمد علی بموجب تفصیل علحده ارسال نمودیم ترقب آنکه بمقتضای عزای تهادوا وتحابوا عمل فرموده همواره از طرفین طریق ارسال رسل واتحاف تحف مسلوک باشد ودیگر از فرستادن کبوتران پری پرواز وآمدن حبیب عشقباز شهپر مرغان شوق درجنبش آمد وگلزار خواهش گلگل شگفت اگرچه بحسب نمود جز بازی بیش نمی نماید اما در معنی یاد از مواجید ارباب ذوق میدهد بمعهذا اشتغال صوری باین مشتی پرنده چون بدیدهٔ خرده بین بازمی نگرد جز پرده برچهرهٔ راز نیست وبر همین بال وبر چشم امید باز نه امید که همواره همبرین آئین بنامه وپیغام خوشدل

وشاد کام مباحثه باشند بیت چون قلم آمد بلفظ شاد کام ٭ ختم شد خط محبت والسلام

## خطاب حضرت شاهنشاهی به شاه عباس تخت نشین کشور ایران

ستایش ونیایش عتبهٔ کبریای احدیت جلّ جلاله وتقدس اسماءه بمثابه ایست که اگر جمیع نقاط عقول وجداول فهوم باجنود مدرکات وعساکر علوم فراهم آیند از عهدهٔ حرفی از ان کتاب یا پرتوی ازان آفتاب نتوانند بر آمد اگرچه در دیدهٔ تحقیق جمیع ذرات مکونات سرچشمهٔ حمد ایزدی اند که از زبان بیزبانی بر آمده تشنه لبان وتفسیده زبانان بیدای ناپیدای حمد حقیقی را تر زبان وسیراب وا رزند پس همان بهتر که کمند اندیشه از کنگرهٔ جلال صمدیت که جانهای پاکان آویختهٔ اوست کوتاه داشته در جلائل نعوت گروه قدسی شکوه حضرت انبیا ورسل علی نبینا وعلیهم التحیة والسلام در آمده اولا شرائف حالات وثانیا نبائل عطیات که جمهور انام را از گریوهٔ ضلالات وغوایت بشاهراه عنایت وهدایت آورده اند بر منابر بیان او انموده شرح معالی احوال ومکارم اخلاق طائفهٔ مقدسهٔ اهلبیت که راز داران اسرار کبریا وپرده کشایان سرائر انبیا اند بران افزوده از ذروهٔ عزت استدعای رحمتی تازه باید کرد لیکن چون بدیدهٔ انصاف ملاحظه میکند مدارج این مظاهر کونی وآلهی ومعالی این مجامع انفسی وآفاقی را که مستهلک در حقیقت حق وفانی در بقای مطلق اند ظل محامد کبریای خداوندی وپرتو صفات علیای ایزدی می یابد شائسته آنست که ازان داعیه نیز دست باز داشته نکتهٔ چند از مقاصد متعارفهٔ ارباب دانش وبینش که بموجب حکمت عملی انتظام سلسلهٔ امکانی آن منوط است در دیباچه اظهار نهد که هر آینه درین صورت روان گرم روان مسالک دین وسیراب دلان مناهل یقین که ارداوی جداول ظهور وبطون بمیش نهاد همت قدسی اساس

داشته اند باین دست آویز نیاز مستفیض سعادت خاص میگردد والمنة لله تعالی و
تقدس که مشاهدهٔ صفوت نامهٔ گرامی که مصحوب یادگار سلطان حسین شاملو مرسل شده بود
در اواسط ایام بهار و مناظر اعتدال لیل و نهار اهتزاز بخش باطن مهرآگین شد و باد طرب آمیز
شقایق و ریاحین در دماغ روزگار پیچیده بود که این گلدستهٔ محبت و ولا نکهت رسان
مشام یگانگی گشت و آنچه در توقف تسطیر تماثیل خلت و وداد رقم پذیر کلک ظهور شده بود
بغایت در موقع خود جلوهٔ استحسان داد و فی الواقع روابط معنوی چنان اقتضا
میکرد که این همه دیر نکشد لیکن از صادر و وارد مسموع شده باشد که چگونه مشاغل عظیم
و محاربات قویم با سلاطین ممالک هندوستان و اساطین این مرز و بوم که مساحان
جداول آسمانی چهار دانگ هفت اقلیم گفته اند اتفاق افتاده بود درین مدت مدید
این سواد اعظم با همه وسعت و فسحت که در میان چندین رایان خودرای و فرمانروایان
سپه آرای انقسام یافته بود و همواره بر سر تمرد و تجبر بود و باعث تفرقه
خواطر خلق الله میشدند به نیروی توفیقات آسمانی به تسخیر اولیای دولت قاهره درآمد و
از گریوهٔ هندوکوه تا اقصای دریای شور از سه طرف جمیع سرکشان و گردن فرازان
و فرمان روایان زبردست و راجه ها و رایان بدمست و افغانان کوه نشین کوتا دمین و
بلوچان بادیه پیمای بادیه گزین و سایر قلعه نشینان و زمینداران شمولاً و استقلالاً
در ظل اطاعت و انقیاد درآمدند و در التیام صدور و ائتلاف قلوب
طبقات انام شرائف مساعی مبذول شد و بمیامن توفیقات غیبی آنچه در
پیشگاه ضمیر حق گزین می تافت بروجه اتم ظهور داد و اکنون که صوبهٔ پنجاب
مستقر رایات منصوره شده مکنون خاطر حقیقت مناظر بود که یکی از

طرز وانان مباط عزت روانه شود درین اثنا مهمی چند سانح شد اعظم آنها استخلاص عموم
رعایا و کافهٔ سکنهٔ ولایت دلپذیر کشمیر از ایادی فئهٔ متسلطهٔ اوباش بود
باوجود غایت استحکام وانسداد طرق وارتفاع جبال وتراکم اشجار و وفور کریوه و مغاک
که عبور مواکب اوهام بی ارتکاب مصاعب از انجا صعب تواند بود باستیثاق عروهٔ
توفیقات الهی و استمداد ارواح طیبهٔ حضرات ائمهٔ معصومین سلام الله علیهم اجمعین
بآیین شگرف حکم برورعساکر عالیه صادر نموده شد چند هزار خار اتراش چابک دست منزل
بمنزل پیش میرفتند و در قلع احجار و قطع اشجار ید طولی نموده در تفتیح و توسیع طرق و مسالک
میکوشیدند چنانچه در اندک فرصتی آن ولایت دلکشا مفتوح شد و عموم رعایا از الویهٔ
معدلت استظلال نمودند و چون آن عشرت آباد که ممدوح جمهور نظارگیان حسن پسند است
از عنایات مجددهٔ الهی بوده خود نیز دران گل زمین رسیده سجدات شکر
پروردگار بجا آوردیم و تا به کوهستان تبت سیر کرده از راه ولایت پگلی و دمتور
که راه اهلیت در نهایت صعوبت عبور نموده عرصهٔ کابل و غزنین مخیم عساکر اقبال شد
و تنبیه افغانان سباع سیرت و قطاع سریرت که در ولایت سواد و بجور و تیراه و بنکش
سنگ راه مترددان توران می بودند و تادیب بلوچان بر نهاده و دیگر صحرا نشینان
بهائم طبیعت ثعالب خدیعت که خار راه مسافران ایران میشدند نیز بطریق استطراد
روی داد و واصل در توقف بعد از سنوح واقعهٔ ناگزیر حضرت شاه علیین مکان
انار الله برهانه عدم انضباط احوال ایران و هرج مرج آن دیار بود که بقضای سبحانی
وقوع یافت درینولا که ایلچی خجسته پیغام رسید معلوم شد که آن اختلال روی
کمی نهاده هر آینه از استماع این خبر خاطر نگران رو باطمینان آورده در باطن حقیقت تائید

میرنجت که درین وقت محض پرسیدن شاهان آئین مروّت و فتوت نباشد درین هنگام
چنان پرسش بظهور رسد که هرگونه کمک و امداد که مطلوب باشد بوقوع آید لیکن
چون مهم قندهار در میان بود و مرزایان آنجا در لوازم معاونت و معاضدت آن دودمان
عالی تکاسل و تقاعد مینمودند و در مواقع حوادث و مکاره که محل استطلاع عیار جوهر
وفاق است قطعاً آثار یکجهتی و یگانگی بظهور نیاورده اند و نیز بهامن ارفع ما که موطن صاحبان
ناز و نعم است توسل شایسته بتقدیم نمیرسانیدند مخطور حواشی باطن بود که اولا قندهار را
بکسان خود بسپاریم و مرزایان اگر نشئه دولت روزافزون نداشته باشند و از ماجرای
سوالف ایام نادم گشته اعانت و خدمت آن جانشین نقاوه طیبین طاهرین ملتزم شوند
در نصرت افواج قاهره با ایشان بوده هرگونه امدادی که مرکوز خاطر آن قرة العین باشد
بجا آورند لیکن چون مرزایان از منتسبان این خاندان قدسی بودند بی آنکه استفسار
شود فرستادن جیوش منصوره در نظر عوام کوتاه بین مشتبه بعدم ارتباط میشد از ین اراده
منصرف گشت درین اثنا رستم مرزا وارد سعادت نمود و صوبه ملتان که بچندین مرتبه
زیاده از قندهار بود باختصاص یافت و مظفر حسین مرزا شمول عواطف و روابط را
شنیده والده و پسر کلان خود را اینجا فرستاده عزیمت آمدن دارد و بعد از آمدن او
عساکر فیروزمند در قندهار بوده هرگونه امداد و معاضدت بآسانی خواهد نمود و چون در آئین
سلطنت و کیش مروت اتفاق مقدم بر اختلاف و صلح اصلح از حرب است علی الخصوص نیت
حق طویت ما که از مبادی انکشاف صبح شعور تا این زمان همواره اختلاف مذاهب و
افتراق مشارب منظور نداشته و طبقات انام را عباد الله دانسته در انتظام احوال
عموم خلائق کوشش نموده ایم و برکات این نیت علیا که مقتضای ظلیت عظمی مرة بعد اخری

مشاهد و ملحوظ گشته در نیولا که ممالک پنجاب مخیم عساکر عسر جلال گشت مکرر عازم جازم
شده بود که انتهاض الویهٔ عالیه بجانب ماوراء النهر که ملک موروثی ست اتفاق افتد تا هم آن
بلاد در تصرف اولیای دولت درآید و هم معاونت خاندان نبوت بطرز دلخواه سمت ظهور
یابد درین اثنا بتواتر و توالی ابهت پناه و شوکت و ایالت دستگاه عبدالله خان والی
توران مکاتبات محبت طراز که مذکر قرابت سابق و ممهد محبت لاحق باشد بوساطت
ایلچیان کاردان فرستاده محرک سلسلهٔ صلح و صلاح و موسس مبانی وداد
و وفاق گشت چون در جنگ زدن با کسی که در صلح زند در ناموس اکبر شریعت غرا
و قسطاس اعظم عقل بیضا ناپسندیده و ناسنجیده است خاطر ازین اندیشه
باز آورده شد و غریب تر آنکه هنوز از زواردان آن صوب اخبار تدارک اختلال ایران و
ایرانیان که موجب اطمینان تمام گردد شنوده نمی شود و قرارداد خاطر دولت اساس
آن صفوت نژاد انکشاف صریح نمی یابد مامول آنکه خاطر مهر گزین ما را متوجه هر گونه مطلب
و مقصد خود دانسته و طریق و آئین مراسلات را مسلوک داشته حقائق احوال یومیه
را ابلاغ نمایند و امروز که ایران زمین از دانایان کار دیده و عاقبت بین بسیار
کم شده است آن نقاوهٔ اصلاب کرام را در انتظام ملک و التیام احوال جمهور انام جهد بلیغ
باید نمود و در هر کار رسائی مراتب حزم و مآل اندیشی بکار باید برد و بتسویلات
ارباب بغض و اکاذیب سخن آرایان مفسد خاطر خود را مشوش نه ساخت و بردباری
و اغماض نظر از زلات اقدام ملازمان موروثی و بندگان جدیدی شیمهٔ کریمهٔ
خود نموده ارباب اخلاص را پیش باید آورد و اصحاب نفاق را بنور مهربانی
زنگ زدای ظلمت شد و در قتل آدمی و هدم بنیان ربانی احتیاط تمام تقدیم رسانید

بسیار دوستان جانی بحیله سازی دشمنان خودکام از بساط قرب دور شده خونابهٔ
اجل نوشیده اند و بسا دشمنان دوست نما لباس عقیدت پوشیده در تخریب
اساس دولت کوشیده اند در مراقبه ضمایر و سرائر این مردم توجه موفور بند دل
باید داشت و دولت مستعار این نشاء فانیه را بمرضیات الٓهی معاضد و معاون
گردانید و طبقات خلائق را که بدایع ودایع و خزاین ایزدی اند بنظر اشفاق
منظور داشته در تالیف قلوب کوشش فرمود و رحمت عامهٔ الٓهی را شامل حال
جمیع ملل و نحل دانسته بسعی هرچه تمامتر خود را بگلشن همیشه بهار صلح کل در آورده همواره
نصب العین مطالعه دولت افزائی خود باید داشت که ایزد توانا بر خلائق مختلف المشارب
متلون الاحوال در فیض گشوده پرورش مینماید پس بر ذمت همت والای سلاطین که
ظلال ربوبیت اند لازم است که این طرز را از دست ندهند که دادار جهان آفرین این
گروه عالی را برای انتظام نشاء ظاهری و پاسبانی جمهور عالم آورده است که نگاهبانی
عرض و ناموس طبقات انام نمایند آدمی زاده در کار دنیا که گذران و ناپایدار است دیده و دانسته
خطا نگزیند در کار دین و مذهب که باقی و مستدام است چگونه تساهل نماید پس حال هر طائفه
از دو شق بیرون نیست یا حق بجانب اوست درالصورت خود مسترشدان انصاف مند را جز
تبعیت گزیر نتواند بود و اگر در اختیار روش خاص سهوی و خطائی رفته است و هنجار بیای
نادانی ست محل ترحم و شفقت ست نه جای شورش و سرزنش و در فراخی حوصله در اهتمام
باید زد که بیامن آن وسعت صورت و معنی و فسحت عمر و دولت پرده گشاست و از نتائج این شیمهٔ
دولت افزا آنست که در هنگام کم فرصتی و استیلای قوت غضبی دوستان باشتباه دشمنان
پامال نشوند و دشمنان دوست نما را روائی مکر و فریب نماند و در پاس قول خود برسند سعی

باید نشست که ستون بنیان فرمان روائیست وتحمل وبردباری را مصاحب دائمی خود گردانید که اساس دولت پائدار در ضمن این منطویست بر ضمیر دلپذیر مخفی نماند که اراده چنان بود که یکی از مختصان حریم عزت را مصحوب یادگار سلطان فرستاده شود تا اوضاع ایران از قرار واقع دیده بعرض مقدس ساند درین اثنا در ولایت کشمیر جمعی از شوره بختان بغی وطغیان ورزیدند وما جریده معدودی از ملتزمان رکاب سعادت اعتصام در شکارگاه بودیم که این خبر رسید باشاره ملهم اقبال خود بطریق یلغار بآن ناحیت روان شدیم هنوز رایات منصوره به کشمیر درنیامده بود که بهادران نصرت منش که بحسب ضرورت همراه این فرقهٔ طاغیه گردیده بودند قابو یافته سر آن سرمایهٔ فساد را بدرگاه والا آوردند چون این ممالک بیامن برکات قدوم عالی مهبط امن وامان گشت معاودت فرموده بدار الملک لاهور نزول اجلال شد درین هنگام حاکم سیوستان وتهته ونواحی سندهر که سر ایران ست با لشکر نصرت قرین از بخت برگشتگی در پیکار بود وراه عراق مسدود فرستادن ایلچی در توقف افتاد اکنون که خاطر اقدس از همه امور فراغ یافت وسیوستان وتهته در سلک ممالک محروسه درآمد ومرزا جانی بیگ حاکم آنجا باستان بوسی استسعاد یافت چون نقوش ندامت گذشته وحروف عقیدت آینده از لوح پیشانی او ظاهر بود آن ملک بجنگ گرفته را باز با و مرحمت فرمودیم وراه عراق وخراسان نزدیک تر وایمن تر از سابق پدید آمد مشار الیه را رخصت فرمودیم وسلالة الکرام مخلص معتمد ضیاء الملک را فرستادیم که چندی از مقدمات محبت اساس وکلمات خیریت اقتباس بزبان او تفویض یافت که در وحدت سرای خلوت ابلاغ نماید ونیز حقیقت احوال ایران را از قرار واقع فهمیده معروض دارد وبرخی از سوغات این دیار بتحویل خواجه ابو ناصر فرستاده شد که بتفصیل علیحده بگذراند

هرچو آنکه این دو تحفانه را خانهٔ خود دانسته برخلاف ایام گذشته سلوک نمایند و ارسال
رسل و رسائل را که ملاقات روحانی و مجالست معنوی ست همواره از شمائل یکجهتی و یگانگی
شمارند حق سبحانه و تعالی آن نقادهٔ خاندان اصطفا و ارتضا و خلاصهٔ دودمان اجتبا و اعتلا را
از مکاره و مکائد آخر الزمان محفوظ و مصون داشته بتائیدات غیب الغیب مؤید و مشید دارا
نامهٔ حضرت شاهنشاهی بوالی ولایت کاشغر ایزد جهان آرای را ستایش
و آفرین که نزهتگاه عالم را بفروغ آگهی مردم پذیرائے نور گردانید و این
شنگرف انجمن را بلوامع داددهی فرمان روایان والاشکوه آسودگی کرامت فرمود
آئین آگاه دلان بیدار بخت آن تواند بود که شناسای چنین بخششهای الٰهی شده و سجود
نیایش بدرگاه داور بیهمال نمایند و به گزیدگے اندیشه و سنجیدگے کردار سپاس گزاری را
اساس نهند و سرآمد کارهائے شایسته آنکه چراغ قدردانی افروخته باندازهٔ آن دوستی
و خیرسگالی بجا آورند بنا بران چشمداشت از آن نقادهٔ دودمان عز و علا و عضادهٔ خاندان
مجد و اعتلا آنست که نظر بر وفور عنایت ایزدی که دربارهٔ این نیازمند عتبهٔ کبریایست و
سلاطین روزگار و اورنگ نشینان زمان سلسله جنبان مصادقت و یکجهتی شده همواره
بارسال رسل و رسائل بهجت پیرائے خاطر مقدس میگردند آن گوهر اکلیل سعادت
با وجود چندین روابط بیشتر از همه طریق مراسلت کشاده چهره آرائے خوب کرداری
شوند خصوصًا که گلستان همیشه بهار کشمیر در حوزهٔ تصرف اولیای دولت قاهره درآمده
و قرب مسافت دست داده باشد راه شگفتکدهٔ محبت و یگانگی کشوده از نفائس
هندوستان که مجمع هفت اقلیم ست هرچه خواهش باشد بیجا بانه استدعا نمایند و ما را استظهار
سترگ دانسته جویبار یکجهتی را سیراب سازند و درین هنگام که عرصهٔ دلپذیر کشمیر مورد رایات

گیتی کشا شد چنان بمسامع اقدس رسانیدند که در پیشین زمان سعادت نشان غفران پناه شاه محمد را بر سم رسالت فرستاده بودند باعث مزید عاطفت ضمیر آسمان پیوند شد چون بنواب او حوادث زده از راه حجاز بدرگاه مقدس آمد نوازش کرده روانه فرمودیم تا جلائل مکارم و جزائل عاطفت ما دلنشین آن قرة العین سلطنت گرداند دیگر چنان به پیشگاه باطن قدسی پرتو سید هر که یکی از طرز دانان محفل همایون را بایلچی گری خارخصت فرمائیم انچه مصلحت دید آن و دهه و و دان اجلال باشد بموقف ابلاغ رسانند و از انجا که وقوف بر احوال نامانیان شمع افروز دیده درایست همواره جویای سوانح اقالیم بوده از ان نسخه دانش افزا و استا میخواهیم مدتی ست که از خبر منقح در میان نیست انچه از اوضاع آن ناحیه معلوم شده باشد به تفصیل نگاشته کلک اختصاص گردانند که فرمانروای کیست و با که آویزش دارد و روش با بابت و معدلت چه و بهی بر چه حال ست و از دانایان حکمت اندوز تجربه کار و خنگجویان نفس ذوفنون که امروز دران ولایت بزم افاضت گرم وارند چه کسانند و بر چه کیش اند و از نادره کاران هنرپرور و صنعتهای غرایب بخش کدام غازه شهرت بر روی دارد و بجهت آنکه برخی از سخنان دل آویز زبانی نیز گذارش نماید معتمد الخواص ابراهیم را فرستادیم و فا حاکه از بازرگانان جهان نورد و درین عتبه اقبال بازگشت و اردار باد دیگر خامه کند زیاده چه نویسد والسلام

نامه حضرت شاهنشاهی به شرفای کرام مکه معظمه منوره صانها الله تعالی عن نوائم الانفس والآفاق الحمد لله وکفی وسلام علی المجتبی المصطفی و علی عباده الذین اصطفی سیما علی معشر الشرفاء الحنفاء چون همگی توجه اشرف اقدس مصروف بر آنست که طوائف انام از خواص و عوام و کافه برایا و سائر رعایا که ودائع

بدائع حضرت منعم از جلائل نعماء مرفه الحال و منشرح البال بوده در اداء مراسم عبادت
و لوازم طاعت مواظبت نمایند و بوجهی من الوجوه دست تسلط و تعدی ابنای روزگار بحال
خلق الله خصوصاً عجزه و فقرا دراز نگردد و خلائق بقدر میسور بوسیله جمیله از موائد نعم
وافره که بعنایت الهی تقسیم آن مفوض بما شده محظوظ و متلذذ باشند سیما ساکنان
آن خیر البلاد و متوطنان آن احسن البقاع علی الخصوص زمره منتسبان خاصه آن موقف
مقدس که محل ورود جنود ملائک و غایت مقصد و مقصود صدر نشینان متمکنین فیها علی الارائک
است مشمول فیوض و عواطف ما باشند بنا علی هذا قرار یافته که هر سال یکی از ملازمان درگاه
خلائق پناه را که بمزید حسن ظن متصف بوده باشد میر حاج ساخته ادرارات و انعامات از
نقود و اجناس بقدر تفاوت درجات و تناسب طبقات مصحوب او بفرستاده باشیم چون در شهر
تسع و ثمانین و تسعمائه بعضی از کوته اندیشان قدم از جاده اطاعت بیرون نهاده طریق بغی
پیموده بودند و باعث تفرقه خاطر عباد الله گشته بنا بر آن بجهت دفع و رفع فتنه باغیه و تخلیص
عجزه از مکاید اشرار متوجه صوبه ممالک پنجاب و کابل شده بودیم بتاییدات الهی و توفیقات
نامتناهی با عساکر بسیار و اقبال بیشمار تا کابل سیر واقع شد و روزی چند کابل مخیم سرادقات
عز و جلال گشت الحمد لله که تادیب و تنبیه مخالفان باحسن طریق کرده شد و هر کس هر جا که
بخبث باطن و قبح سریرت خود خیال فتنه کرده بود بکتم عدم رفت مجدداً بمقتضای
مراحم ذاتیه و مراسم جبلیه عفو جرائم محمد حکیم میرزا نموده کابل را باو عنایت فرمودیم بشرطیکه در
احیای مراسم شریعت غرا مساعی جمیله نماید و در ترفیه احوال عباد الله نهایت جد و جهد بجا آورد
و از انجا مراجعت فرموده دار الخلافة العالیه مستقر رایات ظفر آیات شد و بواسطه کثرت
و شماتت این طائفه باغیه در سال مذکور از ارسال خیرات مبرات حرمان دست داده امید که من بعد

قضاتی اثیمعنی نشود و دیگر مصحوب شیخ عبد النبی و مخدوم الملک و حکیم الملک جدا جدا سوای
مبلغی که در طومار مرقوم شده بود که بشرفای عظام و قضات کرام و بعضی مصارف شریفه دیگر
بی مشارکت احدی بالسر والکتمان رسانند باید که تفصیل آن مبلغ بکیفیتی که بمشار الیهم رسانیده باشند
بمهر شرفا و قضات نویسانیده فرستند که ملاحظه نموده شود و چون حکم شده بود که بعضی از
اشیای غریبه و نفیسه که در نظر آید و مبلغ وفا نکند بعضی مبلغ معهود را صرف آن کرده ابتیاع
خواهند نمود بنا بر آن تعیین آن مبلغ نشده دیگر چنان بمسامع علیه رسید که بعضی اشرار فجار
بنسبت فضائل مآب کمالات اکتساب شیخ معین الدین محمد هاشمی شیرازی بمقتضای
بغض و عداوت و حسد تهمتی کرده در مقام ایذا و اهانت مشار الیه شده بودند و دران اثنا
مذکور نموده بودند که در رساله که بنام نامی ما موشح ساخته فرستاده بود بعضی سخنان که
موافق شریعت اطهر و موافق ملت اظهر نبوده مندرج بود و مخفی و محتجب نباشد که آن محض
افترا و بهتان و عین کذب و طغیان بود نعوذ بالله من شرور انفسهم اصلا و قطعا از
مشار الیه امری و حرفی که مخالف معقول و منقول بوده باشد بسمع اشرف اقدس نرسیده و
ازان باز که بعتبه بوسی مشرف شده بغیر از صلاح و تقوی و اتباع شریعت محمد مصطفی صلی الله
علیه و آله وسلم امری دیگر معلوم خاطر اقدس نشده باید که آن شرذمه فجره و حسده مرده را تنبیه
و تادیب نمایند و مشار الیه را از دست ظلم و ستم اهل فتنه و فساد نجات بخشند و عجب از بعضی
ناقصان که این افتراهای صریح که بلّه و صبیان تصدیق نه نمایند اصغا
نموده و حسد و آزار این نوع مردم می شوند باید که امثال این مردم
را ازان امکنه شریفه بیرون آورده راه ندهند و خاطر اشرف ما را
متوجه انتظام احوال ستوده مآل خود دانسته دران بقعه قدسیه بادعیه ماثوره

اشتغال نموده تا هنگام ملاقات حقائق احوال و سوانح ایام را منوشته باشند که هر آینه باعث مزید توجه عالی خواهد بود والسلام مفاوضه حضرت شاهنشاهی بداناپان فرنگ

سپاس بقیاس نثار بارگاه پادشاه حقیقی که مملکتش مصون از صدمهٔ زوال ست و سلطنتش مامون از لطمهٔ انتقال فضائی بدیع تمامی زمین و آسمان گوشه ایست از اقطاع ابداع او و بیدای ناپیدای لامکان قطعه ایست از جهان اختراع او مدبری که انتظام عالم و نظام بنی آدم بدستیاری عقل پادشاهان عدالت پیشه و پایمردی عدل شهریاران نصفت اندیشه منوط و مربوط ساخته مقدری که برابطهٔ محبت و ضابطهٔ مودت طنطنهٔ ایتلاف والتیام و دبدبهٔ امتزاج و استیناس در افراد کائنات و انواع مکونات انداخته و درود نامحدود و هدیهٔ ارواح طیبه معاشر انبیا و رسل علی نبینا و علیهم الصلوة والسلام که سالکان اصوب طرق و هادیان اصلح سبل اند عموما و خصوصا بعد بر ضمائر ارباب بصائر که مقتبس از انوار ولایت و متجلی از اشعهٔ حکمت و درایت اند مخفی و محتجب نیست که درین عالم ناسوت که مرآت عالم لاهوت ست هیچ چیزی بر محبت فائق نیست و هیچ امری چون مودت لائق نه چه بنای صلاح عالم و نظام کون را بر تودد و تالف نهاده اند و در هر دلی که آفتاب محبت پرتو انداز د جهان جان و عالم روح روان را از ظلمت بشری می پرداز د فکیف وقتیکه در سلاطین که صلاح این طائفه صلاح عالم و عالمیان ست متحقق شود بنا علی هذا همگی همت عالی نهمت بآن مصروف ست که روابط محبت و وداد و ضوابط ارتباط و اتحاد میان عباد الله موکد و مشید باشد سیما در طائفهٔ علیهٔ ملوک که بمزید عنایت الهی شرف اختصاص دارند خصوصا بآن سلطنت مآب خلافت قباب که مورد تجلیات معنوی همی مراسم صیسوی الغنی عن التعریف والتوصیف که تفوق نسبت بوساطت همسائگی متحقق ست

ورعایت حقوق جوار ومحبت بآن عمدهٔ سلاطین نامدار محقق وموکد وازاشرف مقتضیات
محبت جانی واکمل موجبات مودت روحانی تالف صوری وتانس ظاهری ست چون
بواسطهٔ موانع عظمی وبواعث کبری احراز مشاهدهٔ جسمانی درپردهٔ توقف می ماند مرے که خلف
آن شرف تواند شد ارسال رسل ورسائل ست که ارباب فطنت وذکا آنرا قائم مقام مکالمه
ونائب مناب مجاوره میدانند امید که علی التواتر والتوالی ابواب رسل ورسائل ازجانبین
مفتوح باشد وسوانح احوال ولطائف آمال ازطرفین مبین ومنشرح گردد وبرضمیر منیر دانش
خواهد بود که باتفاق جمیع ارباب ملل ونحل واصحاب دین ودول نشاء تین دینی و
دنیوی وعالم صوری ومعنوی مشخص ومعین ومدلل ومبرهن ست که نشاء صوری
دنیوی دربرابر نشاء معنوی اخروی چه قدر دارد وعقلای روزگار وکبرای هر دیار
درتکمیل این حالت فانیه ظاهر بوجه قدر ماے جمیله ودواعے جزیله باقدام
میرسانند وخلاصهٔ اعمار وزبدهٔ اوقات را در استحصال مقاصد صوریه نتیجه طریق صرف
مے سازند ودر مستلذات سریع الزوال ومشتهیات قریب الانتقال چگونه مضمحل
ومنهمک اند الله تعالی مارا بمحض عنایت ازلی وهدایت لم یزلی خود باچندین مشاغل وعوائق
وروابط وعلائق ظاهری در طلب خود کرامت فرموده وباآنکه ممالک چندین
سلاطین عالی مقدار را درحوزهٔ تصرف ما درآورده وبمقتضاے عقل در انتظام
والتیام این ممالک برنهجی که جمیع رعایا وکافهٔ برایا مرفه الحال ومنشرح البال باشند
سعی باید نمود وتوجه برین باید داشت اما الحمد لله که استرضای الٰهی وشوق ماهو الحق
سرهمه مطالب وفاتحه همه مآرب ست وچون اکثر ابناے روزگار اسیر ربقهٔ
تقلید اند هرکه طریقهٔ آبا واجداد واقارب ومعارف مشاهده مے نماید بے آنکه تامل

در دلائل و براہین نماید آن کیش که در اہل آن نشو و نما یافته اختیار میکند و از شرف تحقیق که
علت غائی ایجاد عقل ست محروم میماند بنابران در اوقات طیبه با دانایان جمیع ادیان
صحبت داشته از کلمات نفیسه و مقاصد عالیه ہر کدام مستفید و مستفیض می شویم چون تباین السنه
و تغایر لغات درمیان ست لائق آنکه بارسال این طور کسیکه آن مطالب عالیه
باحسن عبارت خاطر نشان کند مسرور سازند و بسمع ہمایون رسیده که کتب سماوی مثل توریت
و انجیل و زبور بزبان عربی و فارسی در آورده اند اگر آن کتب مترجم یا غیر آن که نفع آن
عام و فائده آن تام باشد دران ولایت بوده باشد فرستند درینولا بجهت تاکید مراسم
وداد و تشیید مبانی اتحاد و سیادت مآب فضائل اکتساب صادق العقیدة و الاخلاص سید
مظفر را که بمزید التفات و عنایت سرفراز و مخصوص بوده فرستادیم سخنے چند بالمشافهه خواهد
گفت اعتماد نمایند و ہمواره ابواب مکاتبات و مراسلات را مفتوح دارند و السلام
علی من اتبع الہدی ۲۰ شہر ربیع الاول سنه نهصد و نود نگاشته شد

نشان حضرت شاہنشاہی بجوان بخت والانژاد شاہزاده مراد در وقت
مراجعت از کشمیر فرزند سعادتمند برخوردار قرۂ باصره دولت و اقبال غرۂ ناصیه
عظمت و جلال درة التاج فرخی و فیروزمندی و اسطة العقد سعادتمندی و حق پسندی
صاحب السداد و الرشاد شاہزاده مراد بلطف روزافزون شاہنشاہی و مراحم از حد
بیرون ظل الہی اختصاص یافته بداند شکر ایزد جہان آرائی را که یورش عرصه دلکشای کشمیر
خاطرخواه بانجام رسید و مخالفان دولت قاہره بجزای خود رسیدند و آن گلستان
ہمیشه بہار از خس و خاشاک اہل فتنه و فساد پاک شد از آغاز اورنگ آرائے
ہستی و عنفوان تخت نشینی و معدلت روائی با ہوشمندان آگاه دل اندکے

بقلاوزی بخت بیدار تواند پی برد که حضرت دادار جان بخش خرد آفرین چگونه مرحمتهای بزرگ و لطفهای شگرف که در حوصلهٔ روزگار در نیاید بما عنایت فرموده است و مجدداً آنچه از جلائل عنایات آلهی و جزائل عطایای نامتناهی که درین یورش نسبت باین نیازمند درگاه آلهی بظهور آمد شکر آن بکدام زبان گفته آید که شرح شمهٔ ازان در وسعت آباد دل نگنجد و هرگاه چنین باشد اندکی از بسیار آن در دفترها کجا گنجایش داشته باشد لیکن رسمی ست سنجیده و روشی ست پسندیده که بزرگان خدا اندکی از عطایای آلهی برای مخلصان درگاه و هواخواهان دولت میگویند تا اولاً بقدر خود با شکرانهٔ این مواهب والا نمایند و ثانیاً چراغی در راه تاریک سرگردان بادیهٔ ضلالات افروخته بشاهراه عقیدت و اخلاص رهبری فرمایند از انجمله آنکه در دوازدهم ماه فرداد آلهی سنه سی و هفت که عین اشتداد برسات و طغیان باد و باران بود و بر نهجی که کهن سالان ولایت پنجاب کمتر ازین قسم باران درین حدود نشان میدادند بمحض القای ربانی و الهام یزدانی عزیمت کشمیر بخاطر جهان کشا افتاده نهضت فرمودیم با وجود آنکه جمیع اولیای دولت را مرضی نبود و آنها که بمزید عنایت اختصاص داشته رخصت سخن گردند در بارگاه اعلی خاقانی ما داشتند بروشی که سخن سرایان مزاجدان بعرض رسانند ناملایمی هوا و فراوانی باران بعرض میرسانیدند چون رهنمای این کار شگرف ایزد جهان آرا بود بمسامع قبول نیفتاد و بتاریخ مذکور توجه فرمودیم و از بدائع عجیبه آنکه درهمین روز دولت افروز که رایات اقبال از لاهور نهضت فرمود درهمان تاریخ گل بخت برگشته مراد از یادگار نابکار قرابت میرزا یوسف خان به بعضی از اوباش کشمیر اتفاق نموده بغی ورزیده مایهٔ فتنه و فساد شد و از غرائب عظیمه آنکه درهمان روز که بکشتی نشسته از دریای لاهور عبور میفرمودیم ملهم غیبی بزبان گوهربار ما

داد که از بار یافتهای مجلس معلی ناگهان پرسیده شد که این بیت از کیست و در حق کدام کل آمغز
گفته شده است شعر کلاه خسروی و تاج شاهی ٭ بهر کل کے رسد حاشا و کلا ٭
رایات اقبال چند منزل رفته بود که خبر طغیان آن کل سرگشته رسید دانسته شد که
مشیت ایزدی درین برآمدن آنست که سزای آن بدکردار داده شکر آلهی بجا آورده شود
درین کار اهتمام رفت مخلصان را پایهٔ اخلاص افزود و گمراهان بی اخلاص را اخلاص
پدید آمد و از امور عجیبه آنکه درین هنگام که خبر شورش کشمیر و بیراهی آن بیدولتان
مخذول العاقبة رسید ایزد بیچون بر زبان ما آورده که ادرا از همان لشکر او جمعی وقت یافته
خوار و زشت انجام
بجهنم آباد خواهند فرستاد و غریب تر آنکه فرمودیم که ظهور این توفیق شایسته در برآمدن نیر نورانی
سهیل یمانی خواهد بود و این بیت بر زبان مقدس آمد و فرمود ولد الزناست حاسد منم
آنکه طالع من ٭ ولد الزنا کش آمد چو ستارهٔ یمانی ٭ مکرر فرمودیم همین که سهیل یمانی
طلوع نماید آن کم اصل را سزای ایش داده خواهد شد مادر او چون از لولیان ست
در اصل خطائی رفته است که چنین نابایستها سر میزند و نزدیک برآمدن آن ستارهٔ
ای اصل او
اقبال بعضی افغانان اخلاص اندیش که در سلک مخالفان منسلک بودند باتفاق بعضی ترکمان
حقیقت کیش که هم ازان گروه بودند دوش آن مخذول را از بار گران سر کل بیمغز آزاد
نجات دادند و از عطیات آلهی آنکه چنان بر زبان داده بودیم که از آغاز فسا و تا بگو عدم
فرو رفتن او کمتر از دو ماه و زیاده از چهل روز نخواهد کشید چون اهل محاسبه حساب کردند پنجاه
و یکروز مدت فتنهٔ او گشته چه در دوازدهم مرداد آلهی سنه سی و هفت روز آغاز بیدولتی او بود
و سه شنبه سی و یکم شهریور زمان فرو رفتن او بهادیهٔ نیستی ست چون کشمیر مستقر رایات دولت گشت
آغاز اشتداد زمستان بود و قریب یکماه برای آسودگی رعایای آن دیار توقف واقع شد و درین اثنا بر زبان

الهام ترجمان می گذشت که چه خوش باشد که در هنگام نهضت بجانب هندوستان چون عساکر گردون مآثر از پگلی بگذرد و در آنوقت برف بارد تا هندوستانیان که داخل معسکر اقبال اند و باریدن برف ندیده اند محظوظ و مسرور گردند و هم آسیبی از کثرت برودت بان گرمسیریان نرسد چه گذشت پگلی جائیست که هم روی بکشمیر دارد و هم جانبی بهندوستان بنازم لطف پروردگار خود را که چگونه عنایتها میکند همان زمان که ما بدولت بعد از یکماه ازین سخن از پگلی گذشته بودیم که در اثنای راه برف باریدن گرفت و دران روز دو سه دفعه برف بارید و مرهون مینائی اهل غوایت شد مرا اسم سپاس آلهی را چگونه توانم ادا کرد و بعد از مورد چندین الطاف آلهی بمدرقهٔ اقبال ایزدی نوزدهم دی ماه آلهی بلاهور نزول اجلال واقع شد چون مهمات این حدود بعنایت آلهی انجام یافته بخاطر اقدس چنان میرسد که چون کافهٔ خلائق هندوستان که خوکرده دیدار نوربخش ما بودند مدتیست که محروم اند برای خرسندی آنها پیشتر از نوروز عالم افروز که دو ماه و چیزی مانده بود بتوفیق ایزدی متوجه هندوستان شویم و گاهی بخاطر الهام پرور چنان میرسد که بعد از فراغ جشن نوروزی اندیشهٔ ممالک کشا از مکمن بطون بمنصهٔ ظهور آید باید که شکرانه این مواهب عظمی بجا آورده مسرت پیرائی خاطر گردد و منشور حضرت شاهنشاهی بخانخانان سپه سالار ولد محمد بیرم خان در واقعهٔ راجه بیربر اعتضاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی فص خاتم شجاعت و بختیاری آب گوهر حقیقت و جانسپاری سیف مسلول بازوی شاهنشاهی رمح مصقول معرکهٔ دشمن گاهی طراز آستین ابهت و اجلال گوهر سریر دولت و اقبال مخزن اسرار خلیفهٔ آلهی مجمع اطوار خداوانی و هواخواهی مقدمة الجیش معارک جهان ستانی تقدمة الجیش محافل کام بخشی کامرانی مونس وحدت سرای حضور محرم خاص الخاص سرائر سرور رفیق طریق دار الملک ثانی

حریف رحیق بیت المعمور دلکشائی خلف الصدق اعاظم و اعالی واسطة العقد مفاخر و معالی مطرح انظار عنایت مورد اعطاف قدسی سرایت قدوة خوانین بلند مکان عمده مریدان سعادت نشان یار وفادار فرزند برخوردار مبارز الدین خانخانان سپهسالار به معمول شرائف عواطف سلطانی و وفور جلائل مراحم جهانبانی عز افتخار و شرف استظهار یافته بداند که درین ایام عیش و نشاط و هنگام جشن و انبساط که اسباب خرمی آماده و ابواب بیغمی کشاده از هر طرف نوید فتح و نصرت بگوش الهام نیوش میرسید بحسب تقدیر چشم زخمی بلشکر فیروزی اثر که بجهت تسخیر ولایت سواد بجور تعین شده بود رسید با وجود آنکه تمام ولایت مذکور در حوزهٔ تصرف در آمده بود افاغنه ملاعنه در ظلال جبال مختفی و متواری بودند و روس لشکر بی ملاحظه حزم و تدبیر تعاقب میکنند و اکثر آن مخذولان را بقتل و نهب رسانیده متوجه آستان بوسی میشوند چون امری از پردهٔ غیب ظاهر شدنی بود زمام احتیاط از دست دانایان لشکر رفته در شعاب صعاب بوقت گران باری روان میشوند و توزک از انتظام می افتد و از اطراف کتل آن ناعاقبت اندیشان بقدر دست درازی می کنند مردم سراسیمه شده راه را از دست داده جمعی کثیر از کوه می افتد درین اثنا عمدهٔ محرمان راز زبدهٔ مصاحبان دمساز صاحب فطرت عالی عنوان مثال بیشانی نقاوهٔ مقربان درگاه خلاصهٔ ملازمان هواخواه انجمن آرای حریم پادشاهی باریک بین دقائق آگاهی همدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوتسرای وفا و اخلاص رنگ آمیز رموز عشق و محبت نخلبند حدائق خلوص صدق و عقیدت طالب بیقرار راه حقیقت طلبی و حق جوئی عاشق اطوار حق گزاری و حق گوئی نقشبند طراز معنی آفرینی نکته پیوند بساط همزبانی و همنشینی دقیقه یاب سرائر سلطانی رمزشناس

عالم مزاجدانی گره کشای خاطر مشکل پسند صیقل نمای ضمیر آسمان پیوند سرحلقه دائره نکته سازان سر دفتر انجمن سخن پردازان جلیس مجلس انس انیس خلوت قدس مصاحب دانشور راجه بیربر که خود را در محبت ما در باخته بود و پیش از فدا شدن در راه اخلاص ما فدا ساخته با وجود تعلق دنیوی کمال بی تعلقی داشت و با گرفتاری ظاهری سراسر رقم آزادگی می نگاشت ناگهان ازین جهان فانی و خاکدان ظلمانی رخت اقامت بربست و قالب عنصری او در هم شکست و سلوک براهی که همه را ناگزیرست اختیار نمود و بجلباب اختفا و نقاب عدم محتجب گردید ازین واقعهٔ جانفرسای و حادثهٔ اندوه افزای عیش محفل سپهر مشاکل منغص و مکدر شد و خاطر دریا مقاطر غبار آلوده گردید اگرچه معراج گرم روان شاهراه وفا و وفاق آنست که در کار قبله گاه خود جان نثاری و جانسپاری نمایند لیکن چشمداشت آن بود که در خدمات بلند و ترددات ارجمند ازیشان بظهور رسد از حدوث این مصیبت اتفاقی ملالت تمام روی داد و اقسام حزن و اندوه پیرامون خاطر اقدس گشت افسوس هزار افسوس که باده این خمخانه دردآلود ست و نبات این شکرستان هلاهل اندود و عالم سرابیست تشنه فریب و منزلیست پر فراز و نشیب مستی این بزم را در پی خماریست و عاقبت این سودا را در سر بخاری بواسطه بعضی موانع که آمدن الحی و مردم بیگانه نباشد نگذاشت که خود متوجه شده نعش او را بچشم صورت هم ببینیم و آن عطوفت و مهربانیها که ما را با او بود ظاهر میفرمودیم تا ارباب ظاهر را حالت عنایت و التفات ما ظاهر شده که تا کسی که در راه ما باخلاص و عقیدت رفته ما او را چه قدر میخواهیم اگرچه بدیده بصیرت این منظور شده خاطر نشان ارباب معنی شده است اما چون العوام کالانعام این گره در دل ماند شعر کدام دل که ازین واقعه جگرخون نیست

کدام دیده کزین حادثه جگر خون نیست * این توده خاک گذشتنی و گذاشتنی ست و این
تیره مغاک پر کردنی و انباشتنی پیوندها همه بریدنی ست و خوابها همه کشیدنی اگرچه همیشه
خیال آن مسافر راه عدم در پیش نظر والا حاضرست و بدائع شمائل آن مجاور عالم قدم
بحضور اقدس ظاهر و از شکستن کالبد خاکی و پنهان شدن شمع سیمائی معلوم که در نظر
دوربین و خرد حقیقت گزین چه تفاوت خواهد بود اما نظر بعالم بشریت که اقتضای ترکیب
عناصر و موالیدست از جدائی ظاهری آن عدیم المثال آثار تالم و تحسر عظیم در شهرستان باطن
راه یافته که عبارت در تعبیر آن حالت کوتاه است و اشارت نیز بعد کوتاهی عذرخواه لیکن
بدیدهٔ سریرت و باصرهٔ بصیرت مشهودست که انچه از کتم عدم بوجود می آید و از طاره وجود باز
بعدم میرود بارادهٔ متکفل نظام کل ست خموشیدن به از خروشیدن ست و آرمیدن باز جوشیدن
درین صورت بغیر از رضا بقضای الهی و تسلیم بتقدیر ازلی مسلکی قویم و منهجی مستقیم نیست باید که آن
رکن السلطنة نیز راه مصابرت پیش گرفته از ارادهٔ خود گذشته بارادهٔ الهی سازد
و بقیهٔ انفاس نفیسه صرف مرضیات واجب تعالی نماید و لمحه بی فکر حق شناسی و ذکر
حق جوئی نباشد خود میداند جمعی که از قید تقلید نجات یافته بسر منزل تحقیق پی می برند
در هر زمانی کمیاب و عزیز الوجود اند فرض وقت آنکه بادای وظائف شکر این عطیه
عظمی که از مشرب عذب تحقیق بهرهٔ وافی دارد اشتغال نموده وجود باجود مارا غنیمت
کبری شمرد و خیال کند که دران زمان که آن مبشر و قافلهٔ فنا محمل اقامت ازین سرای عنا
بر بند و آن یار وفادار قدوهٔ محرمان راز بوده است و اورا دران وقت از جلائل غنائم الهی
میداند سلیم الحال خود ملاحظه نماید که غنیمت بودن او در چه درجه خواهد بود و حق سبحانه و تعالی اورا
بسایهٔ دولت ابد پیوند با برخوردار گرداناد و مارا بر تارک سعادت و کامگار بالجمله بعد از سنوح این نایبه

در وقت زندگی بیر برتر از وجود و از نعمتهای بزرگ خدا تعالی سلیم الحال اکنون که او فوت کرده بودن توجه و قدر غنیمت خواهد بود

غریبه بجهت تدارک وتلافی عمدة الملک راجه ٹوڈرمل را باجنود ملائک وفود تعین فرموده

مشارالیه از روی کمال تدبر وتهور در اندک فرصتی تنبیه بر اصل نموده آن ملک را در حوزه

تسخیر در آورد والمنة لله که خاطر از مهام این حدود بالکل فارغ شد انشاءالله تعالی درین نزدیکی

دارالخلافة العالیه مخیم سرادقات اقبال خواهد شد درینولا که خاطر اشرف متوزع بود عرضداشت

آن رکن السلطنة رسید چون از مطاوی آن شمائم ارادت وصفا فائح واز فحاوی آن نسائم عبودیت

ووفا لائح بود فی الجمله اصغای آن باعث اطمینان واطفای نوائر ضمیر انور شد انچه درباب

تسخیر دکن بخاطر آورده بتفصیل نوشته بود بوضوح پیوست وهمه بشرف تحسین وعز استحسان رسید

از وفور دانش وکمال شجاعت او عنقریب ست که خاطر از صوبهٔ گجرات بطوریکه نوشته

بود جمع نموده تسخیر دکن باحسن وجوه نماید وباسرع اوقات تمام فیلان ونفائس

آن ملک را خود بنظر اشرف اقدس گذراند وآرزوی مرکوز خاطر او برآید وآنکه درباب

استعفای جرائم گنگا واستدعای فرمان عنایت نشان بنام او وجگنات وشاهم خان

وغیرهم بطرز مسئولی نوشته بود بدرجه تلقی متلقی گردید ومناشیر عالیه مطابق استدعا عز اصدار

یافت ویقین که محالی که بجهت گنگا تعین خواهد نمود فراخور خدمتگاری وصلاح وقت

خواهد بود وآنکه درباب فرزندان امین خان وجام بیگ وگنگا خیال نموده است اگر خود با

می آمد اولی وانسب بود وبهر حال انچه مقتضای حال باشد بعمل آرد وآنکه درباب فرستادن فیلبانان

اعتمادی التماس نموده بود بمسامع قبول رسید وآنکه در وادی فرستادن شیخ ابراهیم سیکریوال

بصوبهٔ گجرات استدعا نموده بود معلوم آن اعتضاد الملک ست که در وقتیکه بدولت واقبال

بدارالخلافة العالیه نزول اجلال واقع شود ونیز تمهید مهمات زمینداران آن حوالی باو رجوع میشود واز رفتن او بآنجا

انقدر فائده که این خدمات را معطل توان گذاشت نیست وآنکه از فرزندان خود نوشته بود که هرگاه

آن اعتضاد الخلافه متوجه تسخیر دکن شود ایشان را نگاهدارد و با ملازمت فرستد نسبت او
و فرزندان دلبندان او درین دودمان معلی همچنان نیست که اگر بخدمات حضور مشرف باشند
یک لمحه از پیش نظر دور مانند بی تکلف خاطر اشرف میخواهد که او و فرزندان او همیشه در پیش نظر ما
باشند گوش بر اخبار نهضت رایات نصرت آیات داشته باشد اگر درین زودی معاودت
بمستقر سریر خلافت واقع شود احسن شقوق آنست که فرزندان را بخدمت فرستد و اگر
معلوم شود که چندگاه دیگر بسیر و شکار پنجاب مشغولیم چون بُعد مسافت درمیان است در گجرات
و هر جا که خاطر جمع توان داشت در آنجا نگاهداشته متوجه خدمات شود منشور حضرت
شاهنشاهی بخانخانان سپه سالار اعتضاد الممالک العظمی اعتماد الخلافه الکبری
رکن السلطنة القاهرة عضد الدولة الباهرة ذی الخصائل الرضیة و الشمائل المرضیة
صاحب الکمالات الصوریة و المعنویة قدوهٔ خوانین بلند مکان یار وفادار فرزند برخوردار
مبارز الدین خانخانان سپه سالار بشمول عواطف شاهنشاهی و وفور مراحم ظل الهی مبتهج
و ممتاز بوده بداند که درین هنگام خجسته آغاز فرخنده انجام که اواخر حوت و اوائل بهار
و زمان اعتدال لیل و نهار خاطر فیض مآثر را مورد صنوف مسرات تازه و مصدر انواع
لطائف بی اندازه مییابد طراوت و نزاهت آب و هوا باعتدال رسیده و اقسام و اهتزاز
بهارستان نشو و نما بکمال پیوسته کوس نوروزی طنطنهٔ عالم آرائی و جهان افروزی
در گنبد دوار انداخته آفتاب جهانتاب فیض رسان مزاج عناصر و موالید گشته جنبش صبا
جانهای آرمیده را سلسله جنبان شوق آمده طراوت هوا تازگی بخش دلهای ارباب
ذوق شده باد بهاری روح نباتی در قالب حیات نوباوه های عالم آب و گل دمیده
و ابر آذری پای نورسیدگان لشکر بهار را از گرد راه شسته و شود داده صدای آب هزار معنی آبدار

بگوش هوش آشنایان دریا دل رساینده آسمانیان را با مرینیان انظار رحمت و آثار تربیت
تجدید یافته آبای علوی با امهات سفلی اتساق و انتظام تازه گرفته اجسام ارضی با اجرام
سماوی ارتباط و التیام جدید پذیرفته فرد هزار نقش فریبنده میکند ابداع ؛ قولے
نامیه در کارخانه تکوین ؛ زبان سبزه نورس بصومعه داران حلقه زرق و ریا بزبان حال
خطاب میکند رباعی زاهد بشگفت گل تو پژمرده هنوز ؛ شد باد روان تو پاے
افسرده هنوز ؛ از تابش آفتاب در سینه کوه ؛ صد چشمه بجوشید و تو افسرده هنوز ؛
لب برگ درختان دلکش بغفلت گذاران زاویهٔ تعب و عنا بلسان وقت
این ترانهٔ موزون بیرون داده رباعی خورشید که فیضش گل مقصود دهد ؛ از شاخ
طرب میوهٔ بهبود دهد ؛ در میوه نگاه کن که چون اغصانش ؛ حلواے
تر از آتش بے دود دهد ؛ مشهود و محسوس ارباب دانش و بینش ست که درین
وقت که هنگام رسیدن نیر اعظم ست بنقطهٔ اعتدال ربیعی مقدسان عالم بالا را
با غبار آلودگان خطهٔ خاک چه قدر نظر رافت و رحمت زیاده میگردد و متضرعان
درگاه صمدیت را کدام سجدهٔ نیاز که در ادای شکر این مواهب گوناگون قبول افتد و
کدام سنجه خضوع که در موقف کبریا بشرف اصغا رسد بیت نه تنها سجدهٔ سر دمبدم باد ؛
که هر مو بر تنم در سجده خم باد ؛ درچنین فصل خوش و روزگار آسوده و دلکش که دماغ عالمیان
از روائح معدلت خسروانه معطر و مشام جهانیان از فوائح عدالت پادشاهانه
معنبر ست و اسباب خرمی آماده و ابواب بیغمی بر روی دولت ما گشاده زمانه هر دم مژده فتحی بگوش
بشارت بنوش میرساند و سپهر از روی مهر هر ساعت نوید نصرتی بمسامع مجامع جهانیان می افگند
ایلچی سلطنت پناه عبدالله خان بدرگاه آسمان جاه رسید و اقسام نفائس هدایا

و اصناف تحف بنظر اشرف گذرانید و ارسال انواع کبوتران دیوان بیگی و نسل و نژاد کبوتران سلطان حسین مرزائی را ضمیمهٔ اسباب یگانگی و یکجهتی ساخت و الحق که مشاهدهٔ کبوتران پری پرواز و آمدن جوانان عشقباز باعث مسرت خاطر اشرف شد خصوصاً حبیب که سرخیل عشقبازان ماوراء النهر بلکه سر دفتر هنرپردازان و هرست عشقبازی ست که پیش از آنکه زردهٔ بیضه با سفیدهٔ پیوند دو دریابد که این کبوتر چند چرخ خواهد زد و قبل از آنکه مربی طبیعت روح حیوانی در بیضه بی مددگاری روزن در قالب کبوتر در آرد میداند که پروازش تا کجاست جالینوسی ست در تشریح کبوتر و افلاطونی ست در ادراک هنر نسبهای شاخ در شاخ کبوتران را بیشتر از آن میداند که نقیب جان انساب طوائف انام را بقول علی چه نسبت توان کرد که در فن خود بو علی ست عبد الله خان از اندجان و آن حدود طلب نموده بالکل کبوتران دیوان بیگی وغیره مصحوب میر قریش فرستاده معلوم نیست که در ماوراء النهر دیگر کبوتران مانده باشد همه به سلامت رسیدند تعریف و توصیف آنها از آن دور ترست که حمامهٔ خامه در هوای آن بال کشاید و طاؤس نگارین زبان در فضای آن به جلوه در آید **مثنوی** هر پری پیکری بجلوهٔ ناز ٭ راست چون مرغ شوق در پرواز ٭ گرم خو همچو مغز برنایان ٭ دور رو همچو عقل دانایان ٭ ره نوردان آسمان و زمین ٭ دانه چینان خوشهٔ پروین ٭ همه گرم بلند پروازی ٭ از فلک گوی برده در بازی ٭ الحق تا مرغان اولی اجنحه از آشیانهٔ عرش در طیرانند مثل این کبوتران از کبوترخانهٔ هیچ عشقبازی نپریده و کبوتران نامی روزگار در هوای برابری این کبوتران چرخ کنان و معلق زنان بال مساوات نمی توانند کشود اگر چه آن یار وفادار بحسب ظاهری از شرف مجالست و دولت خدمت مهجور و محروم ست

واین صفت ملائک است در قرآن مجید آمده ۱۲ [illegible] معلق زدن سر زیر و پا بالا کردن [illegible] گشتن کبوتر هندی بازی کهیلنا ۱۲

اما همیشه در همه حال بتخصیص زمان فرح و انبساط منظور نظر خورشید مآثر بوده یاد آن رکن السلطنت
بیش میفرمائیم و در روزیکه کبوتران مذکور از نظر اشرف میگذشت و خاطر ملکوت ناظر از
مشاهدهٔ آنها منبسط و فرخناک شده بود آن اعتضاد الممالک العظمی و همزبانیهای او را درین کار
بسیار یاد میفرمودیم در خلال این حال توهمی بخاطر پری نژادان زیرک نهاد مذکور رسید
بزبان بیزبانی التماس گزارش پیغامهای خود نمودند ایجاباً للملتمسا تهم رقمزدهٔ کلک
جواهر سلک میشود که جمیع سرداران کبوتر خیل سلامها و پیغامها میرسانند بیت
هرکه منظور شد سلیمان را :: چون نداند زبان مرغان را :: خصوصاً آن پیر سال
جوان عمل یعنی پرنگار پرکار بیبدل سلامیکه دلهای ارباب عشق را بچرخ آرد بل
آرمیده خاطران آسوده دل را در حرکت و بازی آورد میرساند و ابلاغ مینماید که چون
قائد دولت و اقبال بمقتضای خلوص عقیدت و صفای طویت بوسیلهٔ دعاهای
سحری ترحم بر احوال ما نموده بمساعدت تائید آسمانی بدرگاه گیتی پناه جهانبانی که خدا
اساس و قدرشناس ست رسانیده غلغلهٔ شوق جوانی در کاخ دماغ این آرزومند انداخته
زندگانی تازه و کامرانی بی اندازه مرحمت فرموده است ملتمس از هواخواهان درگاه و دولتخواهان
بارگاه خصوصاً ازان عشق اندیش خداکیش که از عمدهٔ مریدان و زبدهٔ معتقدان این پادشاه
عالم پناه است آنست که بر مزد ایاحسن طلبی در باب منتسبان خاندان ما کنند و سنگ تفرقه در جمعیت
قبیلهٔ جمیلهٔ ما نیندازد که منتهای آرزوی جماعت ما آنست که بتوفیق الهی در ملازمت حضرت
ظل الهی باظهار شرائف لطائف و ابراز انواع هنر و اصناف شعبده تدارک و تلافی
عمر گذشتهٔ خود نمائیم دیگر سلالهٔ خاندان لطافت و نقاوهٔ دودمان دولت رافع
ملال واندهی یعنی پیرصورت جوان سیرت سبز کهی که دختر بواسطهٔ مشهور

فی الاکناف والاطراف المستغنی عن الاوصاف سر بسرست سلام عشق التیام سیر بانه
ومیگوید که بعد از آرزوی بسیار و درازی روزگار بسعادت آستان بوسی مستعد شده
زلیخا وار هوای جوانی در سر افتاده است میخواهد که با فرزندان و ابنا در ملازمت بوده
خدمات پسندیده که مورث انشراح خاطر وارتیاح باطن وظاهر گردد بظهور آرد اگرچه عمری
بمعشوقی نام برآورده بود اما الحمد لله که آخر بعاشقی این چنین معشوقی سرفراز گشت چشمداشت
از سائر عاشقان وطالبان درگاه خصوصاً ازان پیشوای ارباب طلب آنست که
سر ارادت در دامن صبوری پیچیده اجازت هوا وهوس که در مجلس بساط انبساط ما
خلل پذیر باشند ندهد همان بهتر که بسوز هجر بسازد و با حال ما نیز وا زد دیگر سرخیل ناموس
یعنی کلته پر اگرچه نام ماوراء النهر یانه دارد اما خبر امانی نژادست
وسرخیل معتبر کم پر اگرچه بنام کم پرست اما سرفراز بلند پروازست زبان حال
او باین بیت مترنم ست بیت هر که سبکبار سبک خیزتر :: مرغ سبک پر بپرد تیزتر ::
وسر نامداران مشعل کلاه که در بالا ردی از شعله کم نیست وبشوق آستان بوسے
سرگرم ست وآن بسیرت مردم یعنی سیه دم نگردد ودل عقبازان ست که
در پی اوست وآن لعبتی پرنگار یعنی ماده گناره وار که زره پایش باد از خلخال اللیلی میده‌دود
بزنجیر جنون در پای عشقبازان می اندازند وسائر کبوتران نامدار خوش سخن نیک رخسار
که باصالت نسب وشرافت حسب اتصاف دارند برخی از انها با پرنگار اتفاق دارند
وطائفه با سبز کهی متفق اند وبالجمله چون هر یری زبان حال کبوتران فارغ بال ست تمام
این کهن سالان نورسیده بهزار زبان توقع از انصاف آن اعتضاد الممالک
دارند که با وام که ما با بنا وعشائر وتمام قبائل خود در سرانداز سر بآستان ملک آشیان

که بام دولت و کاخ رفعت ماست مشرف شدیم هنرهای خود نمائیم و شوقها را در پرواز
بیاریم جمعیت ما را متفرق نسازند و پروین ما را انبات النعش نکنند و قبائل کبوتران
بتمام استد عامی نمایند که اگر کسی به نیت حج میرفته باشد دعای ما را بکبوتران حرم
که برگرد کعبه پرواز دارند نویسند دیگر چون آن اعتماد الخلافه را مهمان نو در راه است
باید که دران باب کمال اهتمام تقدیم رساند که انشاء الله سبحانه درین صورت کبوتران
خوب با و مرحمت خواهد شد و حصهٔ آن مهمان نواز خواهشهای نو رسیده عنایت خواهیم فرمود
و اگر دران باب تاخیری نماید انچه آن اعتضاد السلطنه در باب خود خیال کرده باشد
ازان کمتر با و مرحمت خواهیم فرمود منشور حضرت شاهنشاهی بحکیم همام در وا قعه
جالینوس الزمان حکیم ابو الفتح گیلانی برادر او حکمت مآب فطانت اياب
حق شناس حقیقت اساس واقف مواقف معارف و معانی سالک مسالک دوربینی
و کاردانی پرده کشای غوامض حکمت الهی نکته دان رموز سفیدی و سیاهی
انیس مجلس خاص جلیس شهانشخانهٔ اخلاص نقاوهٔ افاضل انام سلاله اکابر کرام جالینوس
زمان حکیم همام بجلائل توجهات ظل الهی و شرائف تفقدات شاهنشاهی مستظهر
و مستبشر بوده بداند که درینولا که نهضت رایات آسمان سای و جولان مواکب زمین پیمای
بسیر و شکار و گلگشت ولایت دلپذیر کشمیر که از عطیات مجددهٔ حضرت صمدیت است باین
نیازمند درگاه کبریا شده بود بعزیمت آنکه دران گلستان همیشه بهار که کارنامهٔ قدرت پروردگار است
نفسی چند بحضور باطن برآورده صبحی چند جبین نیاز بسجود معبود حقیقی در آن سرزمین بگذارد
المنة لله که در زمان خوبیهای آن ولایت که گلهای رنگارنگ و میوه های گوناگون مملو و مشحون
بود باد شاهزاده های کامگار برخوردار و خلاصهٔ عساکر نصرت شعار از راه شوامخ جبال

که طیور با وجود بال و پر بمشکل ازانجا عبور تواند کرد توجه اشرف تصمیم یافت حکم فرمودیم
که چندین هزار سنگ تراشان کوه کن و خاراشگافان فرهاد فن بیکدو منزل پیش پیش میرفتند
و در تنگنامی کوه و کمر راهها پهنا و در میساختند و قریب یکهزار فیل کوه تمثیل بفراغ بال و وسعت
حال میگذشت و دیگر خیل و حشم و سراوقات و خیم از دار الخلافت لاهور تا قریب نیلاب
جا بجا و شهر بشهر گذاشته بودیم چون خاطر اشرف از التذاذ روحانی و جسمانی و سیر و سلوک
عشرت و کامرانی حظ وافر برداشت عنان یکران عزیمت براه پکلی و دمتور منعطف شد
که بپایهٔ فلک پایهٔ خود را بر مفارق ساکنان دیار کابل اندازیم و روزی چند بسیر و شکار
آن حدود و پردازیم ازانجا که بادهٔ عیش این خمخانه را بخونابهٔ غم آمیخته اند و بنای بقاے
نگارخانهٔ نبیهٔ انسانی را آب و گل فنا انگیخته در چنین وقتی ناگاه غریب واقعهٔ جانکاه
روی نمود که همه عیش را منغص ساخت و عشرتها را تلخ گردانید شرح آنکه مواکب عالی
در حوالی دمتور با باحسن ابدال رسیده بود که بتاریخ روز مرداد هفتم شهریور
ماه آلهی سنه سی و چهار موافق شب پنجشنبه نوزدهم شهر شوال سنه نهصد و نود و هفت
بحسب سرنوشت ازلی حکیم نامی و مخلص گرامی قدوهٔ محرمان اسرار زبدهٔ همنفسان
حقیقت گزار دقیقه شناس حقائق معانی حدیقه پیراے بهارستان نکته دانے
نمک ریز مجلس انس ساقی بزمگاه قدس طالب دوام آگاهی محو رضاے بادشاهی
بیدار دل شبستان ضمائر هشیار مغز انجمن سرائر مستشار دولت ابد مقرون موتمن
سلطنت روزافزون مقرب الحضرة السلطانی حکیم ابوالفتح گیلانے ازین سرای فانی
و تنگناے ظلمانی بمرض اسهال ارتحال نمود حسرت فراوان از فراق صوری خود در
دل اقدس گذاشت هرچند هیکل عنصری و قالب خاکی او از نظر غائب شده اما شمائل روحانی

و لطائف ذاتی بخجسته ترین صورتی پیش دید خاطر حاضرست باریک بینان عالم تقدس مردن نشاء فانی را زادن عالم باقی گفته اند و الحق حقیقت نمای جوهر نفس الام شده اند و پیدا است که روح پاک را از گذاشتن ظلمت خانهٔ خاک جه تفنا و شده و در واقع بغیر از تغیر منزلی و تبدیل مکانی نیست و نظر بعالم اسباب هم غایت امید حقیقت شناسان و نهایت آرزوی وفاکیشان همین ست که در قدم قبلهٔ دین و دنیای خود جان سپاری کنند آن بروجه اتم وقوع یافت که بحضور اقدس مآ وصیت نمود و سپارش آن حکمت مآب کرد و تا نفس واپسین هشیار بوده حیات مستعار را آگاه دلی و خبر داری در قدم ما سپرد باید که آن هوشمند سعادتمند از استماع این واقعه جزع و فزع که از عادات عوام الناس و ارباب دل بستگان عالم صورت و لباس ست نماید و نظر مستقیم را بلند دانسته وقوع آنرا از تقدیرات خداوندی پنداشته رضا بقضا در دهد که همه را همین شاهراه در پیش ست و تحقیق هر کاری و البته بهنگام خویش و ما غم آن غفران پناه را بیش از و خورده ایم اکنون استدعای طول حیات ما از حضرت واهب العطایا بر همه چیز تقدیم نماید و از اعاظم متاعب و شدائد مصائب آن که پیش ازین قصهٔ پر غصه به پانزده روز روز دین لست و چهارم مرداد ماه الهی مطابق سه شنبه سوم شوال افادت و افاضت پناه معارف و حقائق دستگاه علامة الزمانی فهامة الدورانی تذکرهٔ اعاظم حکمای مشائین و تبصرهٔ اکابر قدمای متجرین مجموعهٔ جامعهٔ شرائف انسانی فهرست جرائد جلائل ملکات نفسانی مورد بدائع ذو فنونی مظهر کمالات افلاطونی کشاف معاقد علوم نقاد جواهر محسوس و مفهوم عضد الدوله امیر فتح الله شیرازی بهمان مرض ازین ظلمتکدهٔ فنا رحلت نمود و این تحسر و تاسف همچنان تازه بود که واقعهٔ حکیم مغفور پیش آمد چنانچه آن حادثه فراموش شد اما چون همیشه

پیش دید خاطر قدسی مناظر مشیت ازلی و مظاهر ارادت لم یزلی ست در مقام انعطاف
و اصطبار آمد آن حکمت مآب که در جمیع امور تابع رضاے ماست درین واقعه هم
کمال تبعیت اقدس نماید و خاطر اشرف را متوجه انتظام احوال خود داند که درین نزدیکی
عرصه کابل مخیم سرادقات جاه و جلال خواهد شد چون بشرف استلام عتبه عرش مقام
مشرف گردد بانواع تلطفات شاهنشاهی و تفقدات پادشاهی امتیاز خواهد یافت
بیست و هشتم شوال سنه نهصد و نود و هفت کنار سند ساگر نزدیک اٹک بنارس نگارش
یافت **فرمان حضرت شاهنشاهی باعظم خان کوکلتاش ولد**
**شمس الدین محمد خان** در هنگامیکه خاطر مقدس منتظر آن بود که بزودترین اوقات
و خوشترین ساعات آمده احراز دولت ملازمت که اکسیر سعادت ست نماید
و مشمول اقسام عواطف شاهنشاهی و مورد انواع تفقدات اعلی خاقانی گردد
خبر رسید که او متوجه زیارت حرمین شریفین زادهما الله شرفا شده است و اهل و عیال و فرزندان
را دران دریای خونخوار همراه برده است باعث تعجب باشد که مثل او بنده یا اخلاص
مستحسن الخدمة چندین حقوق ما را منظور نداشته بی رخصت ما چگونه متوجه این مطلب
میشود و مثل او عاقلی بیرضا سندی والده شریفه خویش که جمیع اهل الله در همه اطوار خصوصا
عبادات سیما طاعات چنین بی استرضای او کاری نکرده اند و عبادات و طاعات را مثمر ثواب
ندانسته اند او که طلبگار ثواب شده با چنین بیرضائیها چه بخاطر رسانیده است و درین باب چه اندیشه
نموده هر چند بنظر تعمق تامل میرود امری که باعث چنین بیراهه رفتن و یکبارگی راه بیوفائی را که در
جمیع انام نکوهیده ترین صفات ست گزیدن باشد بخاطر هیچ یکی از دوربینان بارگاه عزت نمیرسد اگر
از اراده این مطلب کرد که ما قبول ملتمس او نفرموده ایم فی الواقع اگر شوق آن مکان مقدس دامنگیر همت

شده بود بایستی رخصت طلبید تا مشقت او و اعتبار چندین خطار این راه در آن هیچ گشته

و مثوبات اُخروی را آماده شدی چه بخاطر او رسید که در مسلک بیرضائی ما و والدهٔ خود

رفته اسباب خسران دنیا و آخرت سرانجام داده میدهد همانا که مغلوب واهمهٔ خویش گشته

خیال باطل بخود راه داده بی مشورت خرد دوربین خود که در زمان تسلط واهمه معزول

بوده در کنج خمول میباشد مرتکب چنین امرے که عقلاً و نقلاً مستحسن نیست شده است

و اگر بارقهٔ جذبهٔ الهی در رسیده بود و تا رخصت حاصل کردن موسم و وقت میگذشت چه

متوجه این سفر شده بایستی که اهل و عیال خویش و فرزندان را همراه نمی برد و عرضداشت

میکرد که مرا شوق دستگیر شده بود و فرصت اندک استمداد از همت علیای شما نموده متوجه شدم و

اهل و عیال و فرزندان خود را در کنف عاطفت کبری شما سپردم اگر تا آمدن من از سفر مجال جاگیر من

بحال دارند که فرزندان قابل اند و میتوانند که در ایام غیبت من سامان و سرانجام ولایت و مملکت

نمایند هر آئینه از انجا که او را در درگاه ما اعتبار است و خاطر او میخواهیم ملتمس او بعز قبول میرسید و اگر

از نشاختگی مدارج علیای عاطفت شاهنشاهی این رای رزین را بخود قرار میداد بایستی که

فرزندان و اهل و عیال را بدرگاه فرستاده معروض داشتی که چون آرزوی طواف آن

جای شریف طغیان نموده بود فرزندان را بملازمت فرستاده و درباره هر یکی خود التماس

میکرد و یا برافت کبرای ما میگذاشت که این خانه زادان را بملازمت فرستادم بدانچه رای

جهان آرای اقتضا فرماید هر کدام را بنوازش خسروانی عز امتیاز بخشند که هر آئینه صورت

مستحسن خواهد داشت چه بلا پیش آمد و چه در دل گذشت که همه طرق خیر را گذاشت و از آنجا که خدا

مستحسن خاندان آنها علی الخصوص حجی بخاطر اشرف مرکوز است با وجود چنین اعمال اگر بخاطر

آزاری رسد آن هم زمانے پیش نیست اما بیزارے بهیچ وجه نیست و نمی خواهیم

که او آوارهٔ دشت غربت گردد اگر از هزاران عنایت و عاطفت ما یک حصه میدانست
هرگز این اندیشه را بخود راه نمیداد و مطعون خاص و عام نمیشد اکنون هم هیچ نرفته است
بهیچ چیز مقید نشده عزیمت استلام عتبهٔ علیه نماید و از آمدن خویش ها را مسرور ساز و جمعی را که
از فرقت او حالتی دارد که کس مبینا د مرهمی بخاطر آزردهٔ او نهد و خود را از وبال و نکال
صوری و معنوی نجات بخشد و چون همواره بخاطر اقدس بود که ایلچی کاردان پیش سلطان
روم فرستاده مبانی محبت را استحکام دهد اکنون مصمم شده است که متعاقب این منشور
والای عاطفت مصحوب یکی با همراهی همین شخص که این نخل دولت را میبرد تعیین فرمائیم
و همگی همت مصروف آنست که او اورا ک ملازمت نماید چه خوش باشد که پیش از رسیدن
ایلچی او متوجه آستان بوسی گردد دستور العمل حضرت
شاهنشاهی بعمال ممالک محروسه و متصدیان مهمات مرجوعه
این منشور الاوب ظل آلهی و دستور العمل کار آگاهی از منبع عاطفت و معدن رافت
شاهنشاهی صدور یافته که منتظمان کار آگاه سلطنت و کارپردازان بارگاه خلافت
از فرزندان اقبال مند و نوئینان اخلاص منش و امرای عالی قدر و سائر منصبداران
و عاملان و کوتوالان باین روش عمل نموده در انتظام امصار و قریات و سائر گذرات
فرمان پذیر باشند اول بطریق اجمال آنکه در جمیع کارها از عادات و عبادات رضای
آلهی راجویان باشند و نیازمند درگاه ایزدی بوده خود را از غیر را منظور نداشته
شروع در آن کار کند دیگر آنکه خلوت دوست نباشد که آن طرز درویشان صحراگزین است
و پیوسته با عام نشستن و در کثرت بودن عادت نکند که طریق اہل بازارست و بالجمله
در ماند و بود توسط و میانه روی بکار برد و سر رشتهٔ اعتدال از دست ندهد یعنی نه کثرت کثرت گزیند

نه وحدت وبزرگ گروه های ایزدی چون را عزیز دارد و بیداری صبح وشام و
نیم شب و روز عادت کند و در هنگامیکه کار خلق خدا نباشد بمطالعهٔ کتب ارباب صفوت وحقیقت
مثل کتب علم اخلاق که طب روحانی ست وخلاصهٔ جمیع علوم ست چون اخلاق ناصری و
منجیات ومهلکات احیا وکیمیای سعادت ومثنوی مولوی روم مشغولی کند تا از غایت
مراتب دینداری آگاه شده در تسویلات ارباب تزویر وخدع از جای نرود که بهترین
عبادات آلهی ودر نشأه تعلق سرانجام مهام خلائق ست که دوستی و دشمنی وخویشی وبیگانگی را منظور
نداشته بگشاده پیشانی بتقدیم رساند وبفقیران ومسکینان بتخصیص گوشه نشینان ومجردان که
در خروج و دخول بسته زبان بخواهش نمی کشایند بقدر طاقت خیر کند وبصحبت گوشه نشینان
خدا جوی رسیده التماس همت نماید وتقصیر وزلات وجرایم مردم را بمیزان عدالت
سنجیده پایهٔ هرکی را بجای خود دارد و باین میزان دانش اساس پاداش هر یکی
نماید وبدل دقیقه شناس دریابد که درین گروه کدام تقصیر پوشیدنی وگذاشتنی ست
وکدام گناه پرسیدنی وبزبان آوردنی وسزا دادنی ست که بسا تقصیر اندک سزاوار
جزای بسیار ست وبسا تقصیر بسیار اغماض کردنی ست ومتمردان را نصیحت وملامت
وبدرشتی ونرمی بر تفاوت مراتب رهنمونی کند وچون کار از نصیحت گذرد به بستن
وزدن وبریدن عضو وکشتن بر تباین مدارج عمل نماید ودر کشتن دلیری نکند
وتأمل فراوان بجای آورد مصرع که نتوان سر کشته پیوند کرد وتا تواند آن
قابل کشتن را بدرگاه فرستد وحقیقت آنرا معروض دارد واگر در نگاهداشت آن متمرد
یا فرستادن موجب فسادی باشد دران صورت او را از هم گذراند واز پوست کندن
ودر پای فیل انداختن وامثال آن که سلاطین بکار کنند احتراز نماید

وسزای هر یکی از طبقات مردم فراخور حالت او باشد که عالی فطرت را نگاه تند برای کشتن ست و پست همت را لت سودمند نی و هر کس را که بر عقل و دیانت او اعتماد داشته باشد رخصت دهد که آنچه ناشائسته بزعم خود ببیند در خلوت بگوید و اگر احیانا گوینده غلط کرده باشد او را سرزنش ننماید که سرزنش سد راه گفتن ست و کسی را که ایزد بیچون آن توفیق داده باشد که حق بگوید عزیز دارد که مردم در گفتن حق بغایت عاجز اند جمعی بد ذات و شریر اند میل حق گفتن ندارند و میخواهند که همان طور در بلا باشند و آنکه نیک ذات ست ملاحظه میکند مباشد که مبادا در گفتن من صاحب مستمع برنجد و من در بلیه افتم و نیک اندیشی که زبان خود را برای نفع دیگران گزند حلم کبریت احمر دارد و خوشامد دوست نباشد که بسا کار از خوش آمد گویان ناساخته بماند و یکبارگی با ایشان بد نباشد ملازم را خوش آمد گفتن هم ضرورست و در پرسیدن دادخواه بنفس خود بقدر وسع اهتمام نماید ابیات بدیوان میند از فریاد او ٭ که شاید ز دیوان بود داد او ٭ بخود پرس فریاد مظلوم را ٭ برون ساز از انگبین موم را ٭ و اسامی دادطلبان را بترتیب در نوشته می پرسیده باشد تا بیش آمده محنت انتظار نکشد و بیش دستان خدمت را برای تقدیم و تاخیر نماند و هر که بدی از کسی نقل کند در سزای آن شتابزدگی ننماید تفحص بکند که سخن ساز مفتری بسیار ست و راست گوی نیک اندیش کمیاب در هنگام غضب سر رشتهٔ عقل از دست ندهد و با آهستگی و بردباری کار کند و چندی از آشنایان و ملازمان خود را که بفزونی خرد و اخلاص ممتاز باشند مختار کرده اند که در زمان هجوم غم و غصه که عقلا دست از سخن باز میدارند از کلمة الحق صمت نورزند و سوگند خور نباشد که سوگند خوردن خود را بدروغگوئی

متهم داشتن ست و مخاطب را به بدگمانی نسبت دادن و بد شنام دادن عادت نکند
که شیوهٔ اجلاف ست و در افزونی زراعت و استمالت رعایا و تقاوی دادن اهتمام
نماید که سال بسال امصار و قریات و قصبات افزون می شده باشد و چنان آسان
گیرد که زمین قابل زراعت همه آبادان شود و پس ازان در افزایش جنس کامل کوشش کند
و دستور العمل عامل را که جدا نگاهداشته پیش نهاد خاطر حق گزین خود سازد و بالجمله بجمیع رعایا
ریزه فرداً فرداً وا رسد و از قرار هیچ اسم و رسم بر نگردد و سعی نماید که سپاهی
و غیر آن در خانهٔ مردم بی رضای ایشان فرود نیایند و در کارها بر عقل خود اعتماد
و مشورت با داناتری از خود نماید و اگر نیابد هم مشورت را از دست ندهد که بسیار
باشد که از نادانی راه حق یابند چنانچه گفته اند قطعه گاه باشد ز پیر دانشمند ؛ بر نیاید درست
تدبیری ؛ گاه باشد که کودکی نادان ؛ بغلط بر هدف زند تیری ؛ و نیز با بسیار کس
مشورت نماید که عقل درست و معامله دانی و اخدالیت نه بخواندن دست دهد
نه بروزگار گذرانیدن میسر شود و مبادا جمعی نادان در امری مخالفت نمایند و ترا در ان کار
خدوک شود و از عقل خود و درست کاران که همیشه کمتر باشند باز دارند و هر کاری که از
ملازمان او اشود و بفرزندان نفرماید و هر چه از فرزندان شود خود متکفل آن نشود که انچه از
دیگران فوت شود تو تدارک آن توانی کرد و انچه از تو فوت شود تلافی آن مشکل باشد
و عذر نیوشی و اغماض نظر از تقصیرات خویشی او باشد که آدمی بیگناه و بی تقصیر نیست
گاه از تنبیه دلیر تر شود و گاه بغیرت آوارگی اختیار می کند آدمی باشد
که بیک گناه تنبیه او باید کرد و آدمی باشد که هزار گناه ازو باید گذرانید غرض
که کار سیاست از کترین مهمات سلطنت ست باهستگی و فهمیدگی بتقدیم رساند

و راهها را بر مردم خدا از ترس و ولا و ربا ... و نیک و بد آنها را از آنها پرسد و همواره
خبرگیران باشد که پادشاهی و سرداری عبارت از پاسبانی ست و بکیش و دین خلق علا
متعرض نشود که خردمند در کار دنیا که فنا پذیرست زبان خود نگه میدارد در معامله
دین که پاینده است چگونه دانسته زبان مندی اختیار خواهد کرد اگر حق با اوست خود
با حق سر مخالفت و تعرض داری و اگر حق با تست و او نادانسته خلاف آن
گزیده است خود بیچاره بیمار نادانی ست محل ترحم و اعانت ست نه جای تعرض و
انکار و نکوکاران و خیر اندیشان هر گروه را دوستدار باشد و خواب و خورش از اندازه
نگذراند و از مقدار ضرورت تجاوز نکند تا از پایهٔ حیوانات فراتر شده
برتبهٔ انسانیت اختصاص یابد و تا تواند کار روز بشب نیندازد و با مردم شدید العداوة
بود و سینه را زندان کینه نباید ساخت اگر از بشریت گرانی بهم رسد زود برطرف سازد
که در نفس الامر فاعل حقیقی ایزد بیچون ست این خرخشه‌ها را برای نظام ظاهر
تجویز فرموده اند و خنده و هزل کمتر کند و پیوسته از جاسوسان خبردار باشد
و بسخن یک جاسوس اعتماد نکند که راستی و بی طمعی بس کمیاب ست پس در هر امری
چند جاسوس و خبردار تعیین کند که از یکدیگر خبردار نباشند و تقریرات هر کدام جدا جدا
بنویسانند و از آن پی بمقصود برد و جاسوسان شهرت گزین را معزول ساخته از نظر اندازد
و بدذاتان و شریران را بخود راه ندهد اگرچه این جماعت برای بدکاران دیگر خوب اند
اما سررشتهٔ حساب از دست ندهد و آن گروه را در دل خود همیشه متهم دارد که مبادا در لباس
دوستی قصد نیکان کنند و از نزدیکان و خدمتگاران خبردار باشد که بوسیلهٔ نزدیکی ستم نکنند
و از چرب زبانان نادرست که در لباس دوستی کار دشمنی میکنند خبردار باشد که فسادها

ازین رهگذر پدید می آید بزرگان را بواسطهٔ افزونی مشغله فرصت کم و این گروه بدکار
فراوان و از اطراف و جوانب خود خبرگیران باشد و راز نفسی را کوتاه ساخته لائق عرض را
معروض دارد و در ترویج دانش و کسب کمال اهتمام نماید که صاحبان استعداد از طبقات مردم
ضائع نشوند و در تربیت خاندانهای قدیم همت گمارد و از سامان سپاهی و یراق غافل نباشد
و خرج را کمتر از دخل کند که سرانجام معامله در گرد آنست که گفته اند هر که خرج او زیاده از دخل باشد
احمق ست و هر که خرج را با دخل برابر سازد چنانچه عاقل نیست احمق هم نیست و طرح اقامت
نیندازد و همواره مستعد ملازمت و منتظر طلب باشد و در وعده تخلف نورزد و درست قول
باشد خصوصًا با متصدیان اشغال سلطنت و همواره در مشق تیراندازی و بندوق اندازی
باشد و سپاهیان را ورزش فرماید و بشکار مشغوف نباشد و بجهت ورزش سپاهگری و نشاط خاطر
که ناگزیر نشار تعلق ست گاه گاهی بآن پردازد و یکباره غله را بجنس از رعایا گرفته بنیت
گرانی انبار نسازد و نقاره را وقت طلوع نیر نوربخش عالم و نیم شب که در معنی آغاز طلوع
از انجاست می نواخته باشند و در وقت تحویل نیر اعظم از برجی ببرجی بندوقچیان و
توپچیان توپ را سر دهند تا جمهور انام آگاهی یافته شکرانه بجا آرند و یک کس بدرگاه
گذارد که عرائض او را بنظر اشرف می آورده باشد و اگر کوتوال نباشد فصول
قانون او با نیک نگاهداشته در ترویج آن کوشد و در دستاویز این اندیشه
بخود راه ندهد که کار کوتوالی را چون پردازم بلکه عبادت عظمی دانسته اهتمام نماید
بدین تفصیل نخستین بباید که کوتوال هر شهر و قصبه و ده باتفاق اهل قلم خانها و
محلهات آنرا نویسد و ساکنان هر محله را خانه بخانه در قید کتابت در آورده که چه قسم مردم اند
و خانه بخانه ضامن گرفته با یکدیگر اتصال بخشد و محلات قرار داده و در هر محله میر محله مقرر سازد

که نیک و بد آن بصوابدید او شود و جاسوس هر محله قرار دهد که وقایع شبا روزی
و آمد و رفت محله را می نویسانیده باشد و مقرر سازد که هر گاه دزدی آید یا آتشی
افتد یا دیگر امری ناخوش سر زند همسایهٔ آن در ساعت معاونت او نماید همچنین صاحب
محله و خبرداران اعانت نمایند و اگر بی ضرورت حاضر نشوند گنهگار باشند و بغیر همسایه
و میر محله و خبردار هیچکس مسافرت نگزیند و کسی را در محله نگذارد که فرود آید و شخصی که (هر کاروان ۱۲)
ضامن نداشته باشند آنها را در سرای علحده آبادان سازد و میر محله و خبرداران سرای
نیز تعیین نماید و پیوسته احوال دخل و خرج هر کدام از دوربینی دریابنده ملاحظه نماید
چه هر کس که دخل او کمتر است و خرج او بسیار یقین که بی بهانه نیست پیروی
نماید و نیک ذاتی و خیر اندیشی را از دست ندهد و این کاوش را پیرایهٔ انتظام داند
نه سرمایهٔ اخذ وجر و باید که دلالان هر قسم را ضامن گرفته در بازارها تعیین کند که
هر چه خرید و فروخت شود اعلام می نموده باشند و مقرر سازد که هر که بی اعلام
خرید و فروخت نماید جریمانه بدهد و نام مشتری و بائع در روزنامچه می نوشته باشد (خریدار ۱۲ فروخت کننده ۱۲)
و هر چیز که در بازار خرید و فروخت شود باتفاق میر محله و خبردار از محله واقع شود و
دیگر آنکه چند کس محله به محله و کوچه بکوچه و نواحی شهر بجهت محافظت چوکی شب
تعیین نمایند و سعی کنند که در محله و بازار و کوچه بیگانه نباشد و تحقیق دیر دی
دزدان از گره بُرد و چکه و غیر آن بواقعی نماید و اثری از انها نگذارد
و هر چه اسباب گم شود یا بتاراج رود آن را باز دزدان پیدا سازد و الا از عهدهٔ آن بر آید
و اموال غائب و متوفی تحقیق نماید اگر وارث باشد با آنها گذارد و گرنه بامین سپارد (گم شده ۱۲)
و شرح آن را باز هر گاه نویسد تا هر گاه که صاحب حق پیدا شود با و وصول یابد درین معامله (مرده ۱۲)

نیز مغیر اندیشی و نیکت ذاتی بکار برد که مبادا چنانکه در بوم بوم شائع ست بظهور آید
و نهایت پیروی نماید که اثرے از شراب نباشد و خورنده و فروشنده و کشنده آنرا
باتفاق حاکم آنچنان تنبیه نماید که مردم عبرت گیرند و اگر کسے از حکمت و هوش افزائی چون
دوا بکار برد تعرض احوال او نباید کرد و در ارزانی نرخها اهتمام نماید و نگذارد که مالداران
بسیار خریده ذخیره نمایند و بمرور بفروشند و در لوازم جشن نوروزی و عیدها اهتمام نماید
عید بزرگ نوروز ست که ابتدای آن در وقت تحویل نیر نوربخش عالم در برج حمل ست
و آغاز ماه فروردین ست عید دیگر نوزدهم ماه مذکور که روز شرف ست و عید دیگر
سوم ماه اردی بهشت ست و عید دیگر ششم ماه خرداد عید دیگر سیزدهم ماه تیر ست عید
دیگر هفتم ماه امرداد ست عید دیگر چهارم شهریور ست عید دیگر شانزدهم ماه
مهر ست عید دیگر دهم ماه آبان ست عید دیگر نهم ماه آذر ست و در دی ماه
سه عید ست هشتم و پانزدهم و بست و سوم عید دیگر دوم ماه بهمن ست عید دیگر
پنجم ماه اسفندارست و عیدهای متعارف را بدستور میگرده باشد و شب نوروز و شب
شرف بطریق شب برات چراغان کند و در اول شبی که صباح آن عید باشد نقاره نوازند
و روزهای عید بر سر هر شهر نقاره نوازند و زن بی ضرورت بر اسپ سوار نشود و گذرهای
آب دریا را برای غسل مردان و آب برداشتن جدا سازد و برای زنان گذرگاه دیگر مقرر
گرداند فرمان حضرت شاهنشاهی بشهبازخان کنبو چون پیش نهاد همت اعتدال گزین
و نیت معدلت آئین این نیازمند درگاه بی نیاز از ابتدای جلوس بر اورنگ شاهنشاهی
و استظلال بچتر والای ظل آلهی آنست که جمیع سکنه و رعایا و سائر خلائق و برایا که بدائع
و ودائع ازلی و شرائف امانات ایزدی اند جل جنابه کبریائه در ظلال عدل و افضال آزاده خاطر

وآسوده حال بوده در وظائف شکرگزاری خداکه موجب ازدیاد نعمت و استدامت
سعادت ست رطب اللسان عذب البیان باشد المنة لله که روز بروز صورت انجعنی از
مکامن قوت بمواطن فعل برحسب دلخواه ظهور نموده وهمواره امرای اخلاص منش وحکام عدالت
نژاد که نقد معاملات ایشان بر محک قبول اشرف رسیده در جمیع اطراف واقطار ممالک
محروسه بر شاهراه اعتدال سلوک نموده داد دادگستری میدهند وهمیا من خدمات پسندیده
منظور نظرات تربیت و ترقی گشته بمدارج عالیه ومراتب سامیه ارتقا و اعتلا مینمایند و چون شفقت
عبودیت وخدمتگاری ونسبت دولتخواهی وجانسپاری عمدة الملک رکن السلطنة العلیه
موتمن الدولة البهیه مستشار المملکة الخاقانیه مقرب الحضرة السلطانیه وافرالاعتماد
کامل الاعتقاد مورد العنایة والاحسان نظام الدین شهبازخان که مزاجدان بساط اقدس
وپرورده نظرهای خاص الخاص ست واز مبادی ملازمت تا غایت هر خدمتی که بدو تفویض
فرمودیم بنوعیکه مرضی خاطر اشرف ارفع بوده بتقدیم رسانیده از محض راستی و درستی بسعادت
روزبروز ممتاز ست درینولا بموجب فرط عنایت وکمال التفات حکم فرمودیم که حکومت
وحراست واختیار رتق وفتق وقبض وبسط تمامی کار وبار ملکی ومالی صوبه مالوه که خلاصه
ممالک دلکشاست از مهام خالصات ومهمات جاگیرداران وزمینداران تمام وکمال بطریق
استقلال بعهدة الملک مشار الیه مقرر ومفوض باشد که در معموری آن بلاد وامصار وتکثیر زراعت
ومحصول وتعمیر مواضع ومزارع ومحافظت سپاهیان ومرمت قلوب شکسته ورعایت خواطر رعایا
وقلع مفسدان واستیصال متمردان وتقویت ضعیفان وتنبیه ظالمان وتائید مظلومان
وجبر متکسران مساعی جمیله بروجه اکمل واتم نماید وچنان کند که علوفه سپاهیان وامراد
تابینان ارباب مناصب بنوعیکه نام بنام بدرگاه والا قرار یافته موافق حال حاصل بلاقصور

واصل میشده باشد باید که امرای عظام و سائر جاگیرداران و کروریان و زمینداران آن صوبه
عمدة الملک مشار الیه را صاحب صوبه بالاستقلال دانسته از صلاح و صوابدید او که هر آینه
موافق حساب و مطابق قانون ابد مقرون خواهد بود بیرون نروند و هر گاه طلب نماید جا بجا
و بلجار بی شائبهٔ تاخیر و اهمال حاضر شوند و نیز بحکم جهان مطاع شرف نفاذ یافت که هر کس که
بصلاح و استصواب آن عمدة الملک عمل نکند محال جاگیر او را تغیر داده بدرگاه معلی
عرضداشت نماید تا دیگرے از مخلصان عتبهٔ علیه بجای او نصب فرمائیم که انتظام سلسلهٔ
جهانبانی و استحکام رابطهٔ عالم آرائی باین امور مذکوره منسلک و نسق و تخمین در جمیع ضوابط
و قوانین پادشاهی و اوامر و احکام جهانداری که هر یکی اساس بنیان سلطنت و رکن قصر خلافت است
ثابت قدم بوده در اشاعت و اعلای آن آداب آنچه بکمال اهتمام لازم داند و خاطر
الهام موارد را متوجه احوال سعادت قرین خود دانسته همیشه امیدوار الطاف گوناگون
و عنایات روز افزون باشد چون مواکب انجم ثواقب شاهنشاهی درین نزدیکی به تسخیر
دکن متوجه است چه والیان آنجا سالک مسالک غفلت بوده دست تعدی ارباب
ستم گشاده اند و نیز قدر عنایت پادشاهی ندانسته در لوازم اطاعت اهتمام ندارند
باید که آن رکن السلطنة بزودی بآن صوبه رفته سرانجام آن لشکر بنوعی نماید که موجب
تحسین و آفرین گردد چون رایات اقبال بشکار گوالیار نهضت فرماید آن رکن السلطنة
را با جمیع جاگیرداران صوبهٔ مالوه حکم قضا امضا خواهد شد که پیشتر در ملک دکن رفت
غمخواری آن ملک نماید و در آسودگی و رفاهیت جمهور سکنهٔ دیار دکن از سپاهی و رعیت
مساعی جمیله بظهور آرد و هر کس از روی عقیدت پیش از اضطرار روی نیاز
بدرگاه آورد او را بعواطف ظل الٰهی امیدوار سازد که ذات مقدس ما مظهر عفو

و لطف نست. فرمان حضرت شاهنشاهی در منع زکوة متصدیان حال استقبال
و کار فرمایان کل جزو ممالک محروسه بدانند که درین هنگام سعادت انتظام که از ابتدای
جلوس اکبر اورنگ همایونی که سنه سابع است از قرن ثانی و آغاز اقیام بهار دولت و اقبال
و زمان انکشاف صبح جلال و جمال ست فرمان عدالت عنوان و منشور افاضت نیسان
بارقه بروز و شعشعه ظهور یافت که چون ناموس اکبر و قانون اعظم سلطنت ابد پیوند الهی جل جلاله
قدسه بمقتضای حکمت بالغه ازلی که سلسله جنبان دار و گیر عالم ایجاد و تعبیه پرداز کن
مکن دائره کون و فساد دست چنان اقتضا کرده که ریاست ممالک و سیاست مدن
که عبارت ست از ارتباط احوال مقیم و مهاجر و انتساق مصالح کاسب و تاجر بدستیاری
پادشاهان عادل دیده دانی شهریاران دریادل جلوه نما و صورت پذیر باشد و یکی از وجوه خراج
که مدار علیه نظام عساکر نصرت جنود و اقبال که حارسان اعمار و اموال و حافظان عقائد و احوال
خلائق اند باج اشیاست که در بازار بیع و شرا و چارسوی چون و چرا در آمده که اگر
سنجیده میزان اعتدال ارباب صیانت و دیانت که نقاد آن نقود و اجناس کونی
و الهی و مقومان اعراض انفسی و آفاقی اند گردد هر آینه جمیع مصالح بمفاسد انجامد و تمامی
بجا مدیذ مائم کشد بعد الحمد که از مبادی احوال نصفت اشتمال توجه که خاطر عدالت مناظر
و تدبیر باطن جلادت مواطن ما در رفاهیت عموم بریت و مراسم ترهیت خصوص رعیت
که فی الحقیقة فرزندان معنوی و ودائع خداوندی اند مصروف بوده المنة لله که باضاءت
لوامع عدالت سواد اعظم هندوستان و دیگر ممالک محروسه منهل اصناف
نائر و نعیم و مامن مسافران هفت اقلیم ست درینولا بموجب توسعه مراحم ذاتی و تکمله
مکارم فطری حکم نافذ و امر جازم شرف اصدار و عز ایراد یافت که از اصناف حبوبات و غلات

ونباتات از اغذیه وادویه وروغن ونمک وشکر واقسام عطریات وانواع کرباس وپنبه و
اسباب پشمینه وادوات چرمینه وآلات سینه وظروف چوب وهیمه ونی وکاه ودیگر اشیا
واسباب وامتعه واجناس که مدار معاش جمهور انام وملاک معیشت خواص وعوام ست سوای
اسپ وفیل وشتر وگوسفند وبز واسلحه وقماش که در تمامی ممالک محروسه تمغا وباج وزکوة و
صدیک وانچه از قلیل وکثیر میگرفته اند معاف ومرفوع القلم بوده باشد وتا این زمان که متصدیان
کارخانه سلطنت امثال این امور معمول میداشته اند بملاحظه بخبرداری بوده که دست تطاول
اقویا بر ضعفا وراز نگردد وپای تعدی زبردستان کوته اندیش سرکوب زیردستان خاک نشین
نگردد واکنون که هیبت وشوکت ومهابت بادشاهی در قلوب افراد عالم نشسته وانوار
عدالت ورافت در اقطار واکناف ممالک تتق لبسته بشکرانه الطاف منعم حقیقی حاصلات
آنهمه اشیا که خزینه موفوره وگنجینه معموره است بغیر ازان هفت چیز که بمصالح ملکی مستثنی شده
بتمام وکمال بخشیدم باید که فرزندان کامگار وامراے نامدار ومتصدیان مهمات صوبها
وحکام بلاد وجاگیرداران امصار وعمال خالصات ومقاطعان مواضع وقصبات وجمیع
راهداران وگذربانان ومحافظان طرق وضابطان مسالک وزمینداران حدود ونامورا[ن]
ممالک مضمون فرمان را بگوش هوش جا داده در اجرای حکم جهان مطاع کمال اهتمام لازم دانند
ودقیقه از دقائق امر لازم الاتباع فرو نگذارند

## فرمان حضرت شاهنشاهی

به راجی علی خان فرمانروای خاندیس امارت وایالت پناه ارادت و
عقیدت دستگاه نقاده دودمان عز وعلا عضاده خاندان مجد واعتلا زبده مخلصان
سعادت کیش وخلاصه مختصان صواب اندیش مورد الطاف پادشاهی مصدر آلاف
خیرخواهی وافر الصدق راسخ البرهان عمده اهل دول راجی علیخان باصناف الطاف پادشاهی

و انضمام الطاف اعطاف فضل الهی مستظهر و مستبشر بوده برانند که الحمد لله و المنه که بیامن توجهات
سلطانی که اثر بیست قوی از عنایات سبحانی اینچنین فتح عظیم و نصرت تحریم آن عن بطون
بامن خیر و بر روی نمود و چون روابط اخلاص و ضوابط اختصاص آن مخلص حقیقی بدرگاه
معلی ثابت و راسخ بوده موجب مزید آبروی و ازدیاد عزت او اولاً در نظر و دربین ما نیا
پیش جهانیان شد و بمکارم توجهات باطن قدسی مو طن شاهنشاهی در تعین مهمات کل دکن و
انتظام مهام حکام آنجا با آن مصدر خیر خواهی بازگشت مستحسن آنکه قدر این عنایت کبری
و شکر این عطیه عظمی دانسته همچنین همواره در امتثال اوامر و احکام مطاعه کمال سعی و اهتمام
نماید که کار آن ایالت پناه روز بروز در افزونی باشد و الحق همیشه از آن مظهر خیر اندیشی
خدمات پسندیده که لائق خیر خواهان دوربین و کارآگاهان حقیقت پسند تواند بود بظهور آمده
و همین مرکوز و ملحوظ خاطر قدسی مظاهر ست و انتظام احوال آن سعادت کیش بنوعی که
غبار اختلال بر دامن آن نه نشیند پیش و پیش ضمیر عرش مناظر ست و از انجا که
فطرت سلیم و فطانت مستقیم آن هوشمند سعادت آثار متعلق باطن اقدس ست باید که همواره
مطرح نظر راست بین و مطمح ضمیر سعادت گزین باشد که بهدایات الهی و فتوحات نامتناهی که
نقوش ناصیه اقبال و رقوم زایچه احوال ماست انقیاد و اطاعت حضرت ما دیباچه
ازدیاد سعادت و ابقای دولت ارباب دین و دول ست و مخالفت و انحراف از قبله گاه
عتبه ما عنوان شقاوت ابدی و دلیل زوال سرمدی اصحاب ملک و ملل و عالمیان همه را مویدا ست
که از ابتدای جلوس براورنگ جهانبانی تا امروز که سنه سابع ست از قرن ثانی و اول بهار سلطنت
و نوروز سال اقبال ست بهر طرف که لوای عزیمت بر افراشته ایم بعنان توجه معطوف داشته فتح و
اقبال طلایه عساکر اجلال و مقدمه جنود افضال بوده و درین مرتبه نهضت رایات عالیات که بجانب پنجاب

اتفاق افتاده بود بجهت تصفیه کابل و تسخیر ولایت کشمیر و تنبیه وحوش افاغنه و تادیب بلوچان

صوبهٔ قندهار بوده بتائید غیبی هر اراده که در باطن الهام مواطن ما که مرات جهان نمای غیبی است

صورت بسته بود خوبتر از آن در عالم ظهور آمده اگرچه استخلاص قندهار و سیستان نیز مکنون خاطر اشرف

بود اما چون عظمت و شوکت دستگاه شاه عباس که فرمانروائی ایران بود است رابطهٔ یکجهتی سابق

را منظور داشته ایلچیان کاردان مع عرائض اخلاص و هدایای گرامی بدرگاه معلی فرستاده

اظهار اخلاص و انکسار نموده استمداد همت و هرگونه استعانت کرده بود و از قدیم الایام

آبا و اسلاف او مبدا ظهور دولت خود را از عنایت حضرت صاحبقرانی میدانسته اند چنانچه

استخلاص امرای روم و استطلاق رؤسای آن مرز و بوم باستدعای جد بزرگ شاه

اسماعیل و خروج او و پیروی آن جماعت از جرائد تواریخ ظاهر است و روابط حضرت

جنت آشیانی با شاه مبرور مغفور معلوم همگنان در ینولا که ایشان را کار پیش آمده باشد

فتوت پادشاهی اقتضای آن نمود که عساکر منصوره را از عبور بآن نواحی ممنوع فرمودیم

و قندهار را بمیرزایانی که از منتسبان آن دودمانند مسلم داشتیم و تسخیر کشمیر که از عنفوان

حال مطلوب و مرغوب خاطر اشرف اقدس بود بعد از فتح آن خواستیم که سجدهٔ شکرگزاری

پروردگار بر آن سرزمین که از عطیات مجدده الهی بوده بجا آوریم با وجود جبال مرتفعه

و متصاعده و اشجار عظیمه متکمه و طغیان انهار طوفانی که در راه بود مرور و عبور

عساکر منصوره از آن جا محال مینمود بتوفیق ایزدی با موکب عالی روی

توجه بآن حدود در آوردیم و حکم عالی شده بود که چند هزار خاراتراش چابکدست

پیش پیش خانهٔ عالی میرفتند و در تفتیح و توسیع راه بطول میمودند چنانچه در اندک

فرصتی تا اقصای کشمیر و کوهستان تبت سیر فرموده طنطنهٔ کوس عزیمت بجانب کابل بلند ساختیم

ومجددا عرصهٔ لطافت سرشت کابل را مخیم جنود افضال ساخته طرح قلعهٔ جدید که حصن حصین
حفظ الٰهی تواند بود بنفس نفیس خود انداخته ایم و چنان مکنون خاطر دور اندیش بود که جمعی
از بهادران شجاعت پیشه را بسر تعیین فرموده ولایت بدخشان را مستخلص ساخته بمیرزا
شاهرخ مرحمت فرمائیم لیکن درین اثنا ایلچیان حکومت پناه شجاعت دستگاه عبدالله خان
اوزبک با تحف وهدایای متوافره مکرر بطریق تواتر و توالی بدرگاه عالم پناه رسید و چون
مطرح نظر بلند بین غیر از مواقف و اخلاص از ارباب دول امری دیگر نیست لاجرم
بدولت و اقبال مراجعت نموده بدار الملک لاهور که مرکز ممالک محروسه است نزول اجلال فرمودیم
و تنبیه و تادیب افغانان کوه نشین کوتاه بین بنوعی شده که اکثری حلقهٔ بندگی در گوش کشیدند
و آنانکه سر از قبلهٔ اقبال تافتند هزاران هزار اسیر حبال سطوت و جبروت ما که ظلال قهر و جلال
کبریای الٰهی ست می گشتند و در سمرقند و بخارا و ترکستان بفروخت میرفتند و چون ازین ناحیه
خاطر اشرف بالکل جمع شده بمشیت الله تعالی درین زودی در ساعت مسعود و زمان محمود که
منتخب بلند بینان زوایای نهانی و مختار دقائق شناسان جداول آسمانی باشد بدار السلطنة
آگره مراجعت میفرمائیم و بر منتظران مقدم عالی ابواب فیض و افضال میگشائیم و پیش از انتهاض
الویهٔ مواکب عالی چون اندیشهٔ انتظام بخش جهانیان بمزید ترفیه و تعمیر صوبه مالوه مصروف
گشته شاهزادهٔ کامگار برخوردار غرهٔ ناصیهٔ دولت و اقبال قرهٔ باصرهٔ عظمت و اجلال
درة التاج فرخی و فیروزمندی واسطة العقد سعادتمندی حق پسندی فرزند ارجمند شاه مراد را
بآن صوبه میفرستیم لائق آنکه آنمعنی را عین نزول رحمت الٰهی و محض ورود سعادت نامتناهی دانسته
در لوازم اطاعت و اخلاص مساعی جمیله تقدیم نماید و بتازگی خود را مورد عنایت خسروانی
گرداند و چون قرب مسافت روی نموده همواره کسان را با عرائض اخلاص فرستاده

مراسم المجتبی بتقدیم میرسانیده باشد و هرگاه آن زبدهٔ ارباب اخلاص را در امری از امور احتیاج
بامداد و کمک شود حقیقت احوال مشروحاً بعرض گرامی شاهزادهٔ کامگار رساند که
سفارش آن زبدهٔ مخلصان بحضور اشرف اعلی فرموده ایم که آن مخلص هواخواه را از یکجهتان خالص و
ثابت قدمان شاهراه اخلاص دانسته در همه باب انواع امداد و اعانت نماید درین هنگام
که نسبت آن عمدهٔ ارباب عقیدت باین درگاه بنوعی درست شده که بالتماس و استدعای
او مهمات دیگران ساخته و پرداخته آید چه جای مطالب و مقاصد آن مخلص هواخواه باید که
بهیچ گونه اندیشه بخود راه ندهد و قرب جوار شاهزادهٔ جوان بخت از مقربات دولت روزافزون
خود دانسته در مراسم اطاعت اهتمام نموده بشرح خاطر و سرور بال باشد و بر هوشمندان خبیر
پوشیده نیست که سلاطین عالی مقدار که تسخیر عالم و عالمیان پیش نهاد همت والا نهمت
ایشان است از حکام دیار و ولات اقطار جز اخلاص و اطاعت مطلوب و مقصود ندانسته اند و
دولتمندی که بمقتضای دوربینی و کاردانی خود این معنی را منظور داشته در تاسیس مبانی اخلاص و
عقیدت رسوخ نماید هر آینه شگرف ناموس و بجال خود مانده موجب اعزاز و ترقی گردد و آن عقیدت بنیاد
خود از مخلصان قدیم و هواخواهان مستمر الاخلاص است و آنکه در آن مرتبه که عضد الممالک العظمی اعتماد الخلافة
الکبری قدوة الخوانین العظام عمدة الامراء الکرام رکن السلطنة العلیه مبارز الدین اعظم خان
بدان حد و در رفته بود لوازم خدمت از آن خیر اندیش بوجود نیامد بواسطه بعضی امور که محتاج
شرح نیست بوده نه آنکه در اخلاص آن راسخ الاخلاص فتوری رفته باشد و لهذا درباره او
انواع عنایات فرموده میان عالمیان امتیاز بخشیدیم و از جمله مراحم شاهنشاهی آنکه با آن
امارت پناه عمدة الملک مستشار الدوله مؤتمن السلطنة قدوهٔ مقربان سریر زبدهٔ محرمان اسرار ضمیر مقتدای
ارباب علم و حکم مظهر فیض اوفی و فضل اتم جامع کمالات صوری و معنوی ناظم مآثر دینی

ودنیوی علامی شیخ ابوالفضل که از دمسازان بزم عرفان سرشت است نسبت قرابت
فرموده‌ایم تا چنانچه علامی مشارالیه نقاوهٔ مخلصان درگاه است آن دور دور حق پسندی نیز مجموع
باطن و مطمئن خاطر گشته در سلک کمال ارباب اخلاص درآید و همواره او را منظور محرمیت دیده
و از یکجهتان صمیم القلب تصور فرموده عنایاتی که در خاطر صلاح اندیش اخطور نکرده باشد
بظهور رسانیم تا موجب امیدداری عالمیان گشته دستورالعمل اخلاص جمیع بزرگ نژادان
عالم گردد درین ولا مخطور خاطر قدسی شده بود که چون آن خیرخواه قدیم مجدداً مصدر خدمات
پسندیده شده از روی اعزاز و اکرام بحضور اقدس طلبیده مشمول انواع عنایات ساخته رخصت
فرمائیم تا من بعد هیچ احدی درباره آن والا اعتماد سخن ناشایسته بمسامع عالی نرساند و بازار ارباب
غرض کساد پذیرد اما بواسطه آنکه آن حدود را خالی گذاشتن و بمسافت بعید طلب داشتن لایق نبود
عنان اراده ازین وادی منحرف ساخته بخاطر اشرف رسید که کسی را باید فرستاد که بدیدن او
حکم دیدن ما داشته باشد تا حقیقت اخلاص و عقیدت صمیم آن مصدر آداب خیراندیشی فهمیده
بعرض اشرف رساند بنابران افادت و افاضت مآب حکمت و معرفت نصاب جامع المعقول
والمنقول حاوی الفروع والاصول عمدهٔ مخلصان درگاه زبدهٔ مخصوصان بارگاه مقرب الحضرة
السلطانیه اعتماد الدولة الخاقانیه المخاطب بملک الشعرا شیخ ابوالفیض فیضی را که در ظلال
عنایت ما تربیت یافته و هرگز از بارگاه والا تجویز دوری او ننموده‌ایم در موزدانی و نکته سنجی و
دوربینی و آدم شناسی و مراتب اخلاص فهمی و مدارج اعتقادشناسی او در حضرت ما ظهور تمام
دارد و پیش آن نقاوهٔ ارباب اخلاص فرستادیم که صنوف عنایات ما را کماهی خاطرنشان
ساخته آن خیرخواه سعادت انتباه را بجلائل توجهات پادشاهی و مکارم عنایات نامتناهی
وثوق نماید و سخنانی که مرکوز خاطر اشرف ارفع ست با تمام رساند و سر حقیقت عقیدت و اخلاص

ودقائق عقیدت و اختصاص او را نیز فهمیده و بعیار دانش سنجیده بموقف سمع علی
معروض دارد باید که آن مخلص خیراندیش سخنان حقائق تبیان ما را چه از آنچه در فرمان عنایت
مشحون مندرج ست و چه آن کلمات قدسی سمات که بزبانی بافاضت مآب مشار الیه در خلوت
فرموده‌ایم بسمع دانش اصغا نموده مراتب الطاف خسروانی و مدارج اعطاف خاقانی را بعقل
دوراندیش خود دریافته آنچنان اهتمام مخلصانه کار آگاهانه نماید که حکام دکن کلهم علی الخصوص
حکومت پناه امارت انتباه منظور انظار خاقانی مشمول الطاف سلیمانی برهان نظام الملک که
مجدد آثار دولت پابخش این درگاه است لوازم نیکوخدمتی و قوانین حق‌شناسی بر وجه اتم و اکمل
بظهور رساند و به سخنان کوته‌اندیشان ناعاقبت‌بین از جادهٔ اطاعت و عقیدت انحراف نورزد
چه انجعی باعث اعتبار آن مخلص حقیقت گزین و هم موجب امن و امان خلائق آن دیار خواهد بود
و چون معلوم نبود که وکلا و عرائض حکام دکن بدرگاه گیتی پناه نرسیده بود در مرتبه بخاطر اشرف
نیز رسید که بحکام دکن کسی فرستاده شود لیکن از انجا که عنایت پادشاهی عام ست و آن مخلص
خیرخواه را آبا عن جد ارتباط تمام آنرا اعلاء عنایت بآن هواخواه حقیقی دانسته چندی از مقربان
درگاه را که بمزید عنایت و التفات مخصوص اند همراه افاضت پناه مذکور فرستادیم باید که در
سامان و سرانجام آن جماعت و بزودی روانه ساختن بدرگاه معلی کمال سعی لازم داند و
بمقتضای ظهور الطاف عالیه اظهار ما فی الضمیر نموده هر مطلب و مهمی که باشد بوسیلهٔ افاضت مآب
موی الیه معروض درگاه معلی سازد که از انجا که کمال عنایت قدسی سرایت در باب آن
زبدهٔ مخلصان هواخواه مرکوز باطن اقدس ست همه در معرض قبول و انجاح مقرون خواهد بود و بموجب
وفور عنایت و التفات که بآن اخلاص شعار داریم خلعت خاصه و شمشیر مرصع و دو راس اسب
عراقی دو راهوار و یک قطار شتر ولایتی جهت آن مخلص خیراندیش فرستادیم باید که از جمیع وجوه

خاطر خود را جمع داشته توجه باطن اقدس را شامل انتظام احوال و کافل حصول مقاصد و آمال

خود دانند و چون همواره توجه عالی در تربیت و ترفیه مستعدان طوائف انام سیما طبقهٔ ارباب علم

و حکمت مبذول ست مردم حکمت و حذاقت مآب فضائل اکتساب جالینوس الزمانی حکیم مصری را که

در آن حدود دانند چنان کنند که بالکل بدرگاه معلی رسیده بحکمت مآب مشار الیه ملحق شوند و بعضی

کارها که مشار الیه آنجا وارد به نیک وجه انصرام یابد که از مرضیات خاطر اشرف خواهد بود و به توجه

خاطر ملکوت ناظر را متوجه حصول امانی و آمال خود دانسته امیدوار عنایات گوناگون باشند

## فرمان حضرت شاهنشاهی به برهان نظام الملک مسند نشین احمد نگر

حکومت و ایالت پناه اخلاص و عقیدت دستگاه عمدهٔ اعاظم حکام زبدهٔ اماجد انام اسوه

مخصوصان درگاه نقادهٔ مخلصان خیرخواه منظور انظار خاقانی مشمول الطاف سبحانی

مهبط عنایات متوالی مطرح توجهات متعالی کامل الاعتقاد وافر الاعتماد برهان نظام الملک

بجلائل مکارم شاهنشاهی و جزائل مراحم ظل الٰهی مفتخر و مباهی بوده بداند که چون آن شوکت و دستگاه

از صدق طویت التجا بدرگاه گیتی پناه ما که موطن صاحبان ناز و نعیم و ملجاء مستعدان هفت اقلیم

آورده بود و همواره مرکوز ضمیر الهام پذیر میگشت که ولایت دکن باد و تفویض یابد و ظهور این

امر جلیل موقوف بسعادت وقت بود الحمد لله آن طور فتحی که خاطر قدسی میخواست و بخیال در

نمی آمد بتوجه اقدس صورت یافت و عمدهٔ اماجد عظام راجی علیخان که مکرراً بفرمان عنایت

و منشور التفات سرافراز گشته بآن خدمت مامور شده بود بوسیلهٔ ظهور آن مورد مزید اعتبار و اعزاز

شاهنشاهی شد بر همونی بخت قدر آن داند و همیشه حضور اشرف ما را بخاطر داشته در اظهار آثار اخلاص

و عقیدت که سرمایهٔ دولت و دو جهانی و پیرایهٔ آبروی جاودانی ست جهد موفور نماید و درین

هنگام که اندیشهٔ انتظام بخش جهانیان بمزید ترفیه و تعمیر ولایت مالوه مصروف شده و شاهزادهٔ کامگار

برخوردار غرهٔ ناصیهٔ دولت و اقبال قرهٔ باصرهٔ عظمت و اجلال درة التاج فرخی و فیروزمندی واسطة العقد سعادتمندی و حق پسندی فرزند ارجمند شاه مراد را با نصوب سیفر مستقیم آزادورد و سعادت انگاشته بمشورهٔ عقل دوراندیش در استحکام مبانی هواخواهی فرا دانست کوشش بکار برد و پیوسته عرائض اختصاص فرستاده گلشن بهجتی تازه دارد که هوشمندی و حقیقت شناسی حرز متین و حصن حصین ملک و ناموس ست و بر ارباب دانش و بینش ظاهر و باهر ست که سلاطین عالی مقدار که تسخیر عالم و عالمیان پیش دید همت والا و ارند از حکام دیار و ولات امصار جز اخلاص و اطاعت مطلوب و مقصود نداشته اند و چون باطن اقدس متوجه از دیاد سعادت آن عزت پناه است امین الدین را که یکی از ملازمان خاص و مریدان با اخلاص ست فرستادیم که تهنیت آن فتح گفته فرط توجه اشرف اقدس امجد را خاطر نشان سازد باید که بگوش هوش اصغا نماید و انتظام و انتساق آن ولایت را از کمال خردمندی و حق پسندی چنانچه در ملازمت اقدس ما فهمیده است بتقدیم رساند و قوانین ما را بدستور که در ممالک محروسه جاری و ساری ست رایج گرداند و گزیده شعاران کوتاه بین را که جز پیش پای نه بینند و غیر از فساد و اخلال نکوشند در مهمات دخل ندهد و در رعایت خاندانهای قدیم و پیش آوردن اصحاب اخلاص که براست گفتاری و درست کرداری مشهور و موصوف باشند کوشش نماید و در اعتبار ارباب علم و فضل و اعلای اهل دانش و حکمت سعی موفور بجا آورد و شبانروز را در مرضیات الهی معمور داشته آنچنان آگاه باشد که دست اقویا از ضعفا کوتاه بوده زیردستان در مهد امن و امان مرفه الحال و فارغ البال باشند و چون منشور عاطفت بآن عمدهٔ مخلصان شرف صدور می یافت بخاطر ملکوت ناظر بمقتضای شمول رافت که احاطهٔ عموم خلائق دارد رسید که فرامین قضاجریان

نصایح تبیان بعادل خان و قطب الملک عزایرا دیابد که اگر توفیق رهنمون آنها شود در
لوازم اطاعت برخلاف سوالف ایام سلوک نمایند چه ازان بهتر که عنقریب بتائید دولت ابد
پیوند ما باهم اتفاق نموده باعث فتوحات فرنگستان و سائر بنادر شوند و مورد هزار گونه عنایات
گردند و اگر بواسطهٔ خردسالی و هجوم کوته بینان که بعد مسافت را حصن حصین خود خیال کرده بغفلت
گرایند نیز بتوفیق ربانی و تائیدات آسمانی در اندک فرصتی تمام ملک آنها بآن ترغیب کرده ما
تعلق خواهد گرفت باید که عنایات اعلی خاقانی را منتظم احوال سعادت اشتمال خود دانند
فرمان حضرت شاهنشاهی در طلب یکی از فضلای شیراز المنة لله که از آغاز
ابتسام صبح اقبال و طلوع نیر اجلال که مبدای جلوس بر اورنگ سلطنت ست تا امروز که
عوام سعادت انتظام خلافت باربعین پیوسته و در نظر در رعین عنفوان ریعان بهار دولت اهتزاز
ریحان حدیقهٔ افضال ست رنگی شگفته فلکی اعتصام بتکمیل و ترتیب مستعدان هر صنفی سیما مغترفان
بحار علوم و حکم بوده و علی الدوام متکملان هر فریق در حواشی سریر والا بمطالب عالیه رسیده
کامیاب صورت و معنی اند چه این حکمت الهی بر این صورت پذیرفته که چنانچه بادشاهان عظیم القدر
توجه عالی باین فرقهٔ گرامی بگمارند همچنین این گروه نیز جویای مطالب اسنی و حصول اجمل عالی که
محفوف بمفاخر و معالی ست میباشند درین هنگام که صیت فضائل و کمالات کسبی و وهبی
افادت اتصاف مرضی الشمائل جامع الکمالات چلپی بیگ بمکرر بسمع اشرف رسیده بود که
حسن اخلاق ذاتی او بر باطن الهام مواطن پرتو انداخته توجه معلی بطلب او شرف ظهور یافت
مستحسن آنکه بعائدهٔ الطاف الهی و سوائق مکارم شاهنشاهی محل امید بانصوب صواب پیوند د
و بزودترین وقتی باستلذاذ حضور فائض السرور مستسعد گردد و در آمدن و آوردن ارباب استعداد
اهتمام نماید و بسعادت منش فتاحای شیرازی در باب سرانجام راه حکم اشرف صادر شده بجلوه ظهور خواهد رسید

دفتر اول تمام شد

# آغاز دفتر دوم

بسم الله الرحمن الرحیم

## بحضرت شاهنشاهی عرضداشت کمترین بندها ابوالفضل

بتوجه شاهنشاهی عنایت ایزدی شامل حال اولیای دولتست و دکنیان بی دولت
بحال تباه گرفتار امید که جمیع سرکشان و نخوت فروشان بباد افراه خود گرفتار آیند صاحب
سن روز خور یازدهم خرداد ماه آلهی بسواس رای و سور رای و ناناً بهائی که قولنامه طلبیده
بودند آمدند اینها تا حال بملازمت شاهزاده نیامده بودند و برهان را نیز ندیده در حوالی
تلم و ٹبیاله و انتور میباشند خلعت داده مستمال گردانید روز گوش قاصدان چاندبی بی
آمدند و از شنیدن سانحه ناگزیر شاهزاده ملول شد چون آمدن مرا شنید استکشاف احوال
نمود اگرچه بر حرف و حکایت دکنیان اعتماد نیست اما کار بر وقدرے دشوارست و از
غلامان حبش در آزار هرچند به عادل خان و قطب الملک کس فرستاده اتفاقی
هم نرسید اگر مرزا شاهرخ برسند و یک سردار دیگر که بهم نغار و برنغار شایسته باشد
مثل شهباز خان نزدیک ست که کشایش احمد نگر بمجرد برآمدن ستاره سهیل میشود و جز وی
خزینه ناگزیر انچه من فهمیده ام کار دکن بسے آسانست اگر از همراهان دلے و حوصله
سے یافت احتیاج اینهم نبود که کارهاے این دولت جاوید طراز را همیشه ایزد تعالی

بخوبترین وجهی کرده است شادمانی و دادگری و دولت وزافزون باد

## بحضرت شاهنشاهی عرضداشت کمترین بندها ابوالفضل

حقیقت روان شدن بعزمیت سجود قدسی آستان عرضداشت کرده بود در روز سروش
بیک گروهی از گذشت برآبوبره سعادت ملازمت شاهزاده والااقبال دریافت و از دیدنامده
بود ایشان چشم دل روشنی پذیرفت از هوشیاری و آگهی بر نویسد یا از عقیدت و اخلاص بدرگاه
مقدس برگوید الله تعالی آن نونهال دولت را در ظلال عاطفت بکمال صوری و معنوی
رساناد و جهت معلوم فرمودن اطوار داد ضلع سه روز دیگر نگاه داشتند فهیده خود را
و دستور العمل آبادی ملک نوشته داد و قریب نه لک روپیه نقد و اسپ و یراق و خلعتها
که سر انجام یافته بود تمام را بدیشان سپرد و صاحب من از روی کرامت فرمان اقدس درباب
فرستادن لشکر و خزینه صادر شده بود اگرچه بعنایت الهی برای فتح احمدنگر لشکر فراوان ست
لیکن تا خزانه نفرستند ملک برار و ملک احمدنگر ضبط نمیشود و باید که جمعی در ملازمت شاهزاده
هم باشند تا اگر جائی مددی درکار شود گروهی رخصت نمایند و مردم را جاگیر بسیار تغیر شده
درخواست دارند و ملک تقسیم یافته است و هنگام برابر ساختن نشیب و فراز خاصه شاهزاده
والاگهر را از تغییر و تبدیل جاگیر چیزی کم بدست آمده و خرج توپخانه و احدیان و مردم نوآمده بجای
خود اگر خزینه عنایت شود گنجایش دارد و توپچیان چند و گولهاندازان آنطرفها برای قلعهها
درکارند و لشکر ایشان درین ملک بس کم بهم میرسند از انهم اگر چندی عنایت شود در جای
خود دست دیگر صاحب من بجهت بار منازل برخی کارخانها فیل درکار بود چون دانستند که حکم
مقدس درباب نگاه داشتن فیلان نسبت همه را روانه ساختند و قرار دادند که با عرضداشت میکنیم
که فرمان برسد بعضی ماده فیلان را باز خواهند گردانید شب بیستم اسفندارمذ ماه آلهی رخصت یافت

صبح متوجه بمقصود حقیقی میشود امید که بزودی و خوبی بدین دولت که سرمایهٔ سعادتهاست مشرف گردد و از گوناگون غم و اندوه رهائی یابد دولت و شادمانی جاوید باد

بهبیدار بخت والا اقبال شاهزاده دانیال عرضداشت خیرخواه حقیقی

ابو الفضل همواره بظاهر و باطن و صورت و معنی بدعای مدام دولت جاوید طراز قیام دارد امید که همیشه بصحت و بهجت کامروای جهانیان باشند و گرامی اوقات در صید دلها گذارند و خواهشهای مردم را بشایسته پاسخها چاره گر شوند میشود که مردم بر خاستم میروند و آنانکه هستند آزرده اند دعا ایفض بدرگاه والا مینویسند و التماس طلب میرود بسیار را از بیغمی حیرت روی داد و از برای خدا خود متوجه مهمات شوند و یک یک را در خلوت طلبداشته بزبان خویش دلاسا نمایند و اگر از کسی لغزشی رود اغماض نظر فرمایند گروه گروه خلق خاصه بزرگ منصبان و خدمتگزاران نزدیک را پای همد احسان کردن و سرمایهٔ دل بدست آوردن چند چیز است انعام اگر بمقتضای وقت کم باشد بنهان دادن دیگر نه بطلانیه از خلعت و اسپ و زر و جز آن دالوش دادن و نشاندن در مجلس و سخن فرمودن و نزدیک ایستاده کردن و منصب افزودن و جاگیر دادن و بالتفات یاد کردن و بمنازل مردم رفتن و پیشکش ناگرفتن از تنگدستان برخی باشند که جمیع اینها بنسبت آن ظاهر باید فرمود و بعضی چندی را در حضور این امور هنگام فراخی نباید انداخت و دولتمندان کارآگاه بیک قاب طعام چندین نیکو از ادام کشیده اند و دیگر بچندی از خاصان که براستی و درستی امتیاز داشته باشند باید فرمود که احوال را بی ملاحظه در خلوت بعرض رسانند و واقعات باری در نظر دارند و آن برنست و روش پیش نهاد همت باشد و همواره نیایش گری بدرگاه ایزدی نمایند خاصه سحرها از مجذوبان و دردمندان کنج نشین

استمداد نمودن چنانچه بعقل روزافزون و بخت بیدار از مکیفات گذرانیده اند از خواب و ل ...

هم بگذرند یقین هست که اینها بر خاطر صافی میگذرد ولیکن بمقتضای خیر اندیشی بیتابانه آنچه

معقول میداند معروض میدارد سره کردن کار اینشانست دولت و صحت و بهجت روزافزون باد

**به شاهزادهٔ عالمیان دانیال عرضداشت خیرخواه حقیقی ابوالفضل**

همواره خیریت صوری و معنوی و دولت ظاهری و باطنی آن نوبادهٔ گلشن اقبال را از

ایزد توانا میخواهد و آنرا نشادابی دولت جاوید طراز شاهنشاهی میداند امید که آوازهٔ هوشیار

خرامی و کارشناسی و قدردانی و معدلت دوستی آن بخت بیدار سعادت آموز روزگار

عطرآمیز و نشاط افزا گردد ظاهرست که گرامی اوقات را قسمت فرموده باشند و هر قسمی را

بناگزیر و بایست آن آباد ساخته بجز و همان قدر پرداختن شایستگی دارد که پیکر استخوانی منتظم باشد

برخی از خلاصهٔ اوقات در پاسبانی خلائق گذرد و در معنی آن نیز کار خویش ساختن لیکن هر کس چنین

آشکارا را از خوابیدگی نفهمیده توقع دارد که در شبا روز لختی بشنودن داستانهای هوش افزای

باستانیان نامزد فرمایند کتاب بسیار و افسانه بی شمارست همان باید شنید که بکار آید برای عبرت

پذیری و طرز دانی شاه نامه و ظفرنامه و واقعات بابری و کلیله دمنه را بشنوند نه شنوانیکه

که کلانان آنرا سرمایهٔ خواب دانند برای آنکه سر رشتهٔ نیک و بد بدست افتد و رهزنان درونی

و بیرونی چیره دستی ننمایند اخلاق ناصری و جلالی و نصف اخیر کیمیای سعادت را مقصود

انگاشته اندک اندک یاد گیرند و مثنوی مولوی معنوی و حدیقه و جام جم نیز در محفل همایون باشد

دولت و صحت و بهجت روزافزون باد و **ایضاً به شاهزاده دانیال عرضداشت**

**خیرخواه حقیقی ابوالفضل** مهمات مالی و ملکی تا امروز صورت نگرفت و چون

درین سه سال هم نشود به سال دگر خواهد گشت اصل خود آنست که برهم شکار

جریده بجالناپور تشریف آورند تا خانخانان و بنده هم بملازمت سعادت اندوزند و یکجا را قرار وه آنجا شود تا صلاح دید آنحضرت نباشد اعتبار را نشاید مردم هم دل نهاد نمیشوند و آنکه حضرت منع فرموده اند آنست که بی تقریب با انبوه لشکر نیایند اگر با چندی شکارکنان تشریف آورند هیچ قصور ندارد و کار بسیار میشود و فراوان میشود حاصل دیگر بهیچ وجه پسند خاطر شریف نیست خواجه ابوالحسن را بالکونات قدسیه خاطر روانه سازند هرچند میداند که در ملازمت کسیکه از ته دل دوستی دارد ازدست جدا کردن او چه صورت دارد اما او هم جریده در ده روزگار کرده باز بملازمت میرسد در شش روز می آید و میرود و بسیار باشد چهار روز و گرنه دو روز اگر این دوشق بخاطر نرسد پس امر عالی صادر شود که کمترین جریده بملازمت بیاید صاحب من باز نفرمایند که چرا عرضداشت نکردی و اگر بهمین نهج بگذرد میدانم که کار بکجا کشد شیر خواجه را هم مهم ضرور است در نه وقت میرود همچنین مرزا علی بیگ و دیگر مردم چون وقت گذشت و درگذشتن است بیشتر ازین تغافل گنجائی ندارد تفصیل مهمات که باید کرد باز بتازگی جدا نوشته است برای خدا ساعتی متوجه شده تنغرک وار رسیده پاسخی فرمایند صحت و دولت و معدلت روزافزون باد سیزدهم محرم سنه هزار و ده هجری بر ساحل گنگ دکن تحریر یافت بوالاثر اد شاهرخ میرزا نبیره سلیمان مرزا فرمانروای بدخشان التفات نامه که نامزد این خیرخواه حقیقی شده بود در بهترین زمانها شرف ورود یافت چون متضمن مژده صحت و عافیت بود بهجت افزود الله تعالی از انچه نباید و نشاید در حفظ خویش داشته در محاسبه شمار روزی مشغول داراد و در ملایم و ناملایم روزگار که زمان بی این نباشد توفیق برداشت و آگاهی و فراخ حوصلگی کرامت کناد عرضداشتی که بدرگاه گیتی پناه فرستاده بودند بمسامع همایون

ابوالفضل دفتر دوم

رسیده مستحسن افتاد مناسب بل لازم آنست که در هر ماه عرضداشت می آمده باشد هر چند
امری ضروری العرض نباشد شرح آرزومندی و خیریت آن دیار همواره باید نوشت دیگر
اگر من در ارسال قاصد و نامه مقصر باشم در یاد کردن حفظ الغیب مقصر نیستم و همیشه ذکر شریف
در مجلس معلی بوجه احسن میشود عاطفت و عنایت شاهنشاهی در بارهٔ ایشان روزافزون ست
العاقبة بالخیر مقتدای خداشناسان حق بین بصیر و کاشفان اهل یقین قدوهٔ
ایزد پرستان حقیقت گزین زبدهٔ رموز دانان دقایق دین عارف کامل
شیخ مبارک بن شیخ خضر بموقف عرض حضرت مخدومی قبله گاهی مدظله العالی
میرساند که احوال این مسکین بر نهجیکه متکفل نظام جزو کل که خبیر و قدیر و رحیم کریم ست میدارد
چه در اطوار شدت و چه در اوضاع رخا مستوجب شکر ست اما از آنجا که منغمس مقتضیات
طبیعت بشریت ست اگر از اسباب حرفی گوید یا زبان شکوه دراز کند چه
ملامت توان کرد اگرچه بنظر تامل فاعل حقیقی این هم کسی ست که در بارگاه او خاشاک
امکان را راه نیست ملامت کجا می گنجد و چون و چرا کجا راه دارد ای پدر بزرگوار وای
دانای اسرار از احوال نفس و بدن خود چه گوید و چه تصدیع دهد اما عالم بیمار ریاست بقدر قوت
و قدرت استعلاج مینماید و شرح اطوار مینویسید در نشاء صوریه بدنیه قطع نظر از اتعاب و آلام و مشاق که
فوق الطاقة است تامی که دارد منحصر در آنست که واقعست آنست که در لباسی که بحسب تقدیر
محسود خواص و عوام شده است ازین کس کاری بظهور نمی آید که حق این لباس را از دست نهشت
خود دا واموده باشد و اگر اینقدر میسر نشود این مقدار خود میخواهد که بتوفیق ایزدی در لوازم
سپاهگری تردی چند واقعشود که صاحب مربی این کس را در تربیت و رعایت بر عوام حجتی باشد
و از طعن کوته نظران که طالب علمی را چندین عنایت چه مناسب باشد نجات یابد و هر تعجبی که

میگشند و المی که میرسد با نیحال اگر درین راه بودی شرمندهٔ این نشاء غصه نمی بود
و از عالم نفسانی نفس الامری که انسانیت یا خلاصهٔ انسانیت عبارت از آنست چه گویم و چه نالد
که از بدو صبح یوم التمیز تا حال که مبادی شام غفلت و آغاز شب دیجور معصیت ست چه بکرو تزویر و چه
بعلانیه بستم و تعدی سلطان قوای غضبی و شهوی دست جور دراز کرده خانمان این مظلوم را
بتاراج برده کالبرق الخاطف اگر از مستی و خودپرستی افاقه تا می دست میدهد در سالف
زمان که اسباب طغیان و ابواب عصیان چندان آماده و کشاده نبود تجرد فشی و خیراندیشی
که بزبان حال و مقال مذکور بود ملاحظه کرده میشود از خدائع بدائع نفس اماره بود مجملاً از اصول
اصلیهٔ اخلاق حسنه بهره ندارد و فروع آن که از نتائج اصول ست کجا داشته باشد و سرا بی
چند که در بیدای نا پیدای انسانیت گاهی بمقتضای رعونت نفس تیقن این کس و
مظنون دیگران میگردد بر آئینه چون مشوب باغراض دنیه است از قسم اشتباه باطل بحق
خواهد بود و هرگاه خرابی باطن درین درجه باشد از اعمال بدنیه چند که در ظواهر شرائع عامه مندرج ست
اثباتاً و نفیاً وجوداً و عدماً چه گوید اذا لم یکن رأس المال فکیف یربح ای سالک طریقت
از کجروی‌ها و نادرستی‌های این نفس اماره چه نویسد که تلبیس میخواهد که عیوب خود را هم نداند
تا بدیگران چه رسد و معالجه کجا راه داشته باشد سبحان الله و امغیثاه و اغوثاه زیاده چه
نویسد و تصدیع آن قبله گاهی چه دهد امید که توجه بر حال این بیمار دریغ نفرمایند دیگر ملاطفات
گرامی مرة بعد اولی و کرة بعد اخری میرسند و باعث مسرت و بهجت میگردند الله تعالی آستانه
بلند پایهٔ آن قبله گاهی را بر سر مخلصان خصوصاً این بندها سالهای بسیار دارا دارد بمقتضای
عطوفت والا التفات فرموده بودند که در بعضی امور بی تکلفانه نگارش میرود قبله گاها آثار محض
سعادت و عبادت میدانند بخاطر ناقص میرسد که درین نوع چار مرتبه متحقق میشود و هر مرتبه چندین جهات دارد

حق بنی نوع وحق تعارف وحق قرابت وحق محبت وایصال نفع و دفع ضرر از لوازم مرتب
ادنای حقوق که از مشارکت در نوع واحد تواند بود در نظر خرده بین متحقق و مبرهن ست
فکیف مراتب دیگر الحمد لله والمنة که این شکسته را بنسبت ایشان حقوق اربعه کامله متحقق ست
و بآن نازان یازدهم شهر جمادی الاولی سنه نهصد و نود و چهار تحریر یافت بقدوه ایزد پرستان
حق گزین شیخ مبارک بموقف عرض حضرت مخدومی مخدوم الانامی قبله گاهی مد ظله العالی
میرساند که چنانچه متوجه شدن حضرت والدهٔ ماجدهٔ مغفورهٔ مبروره ازین خاکدان کدورت
و زندان ظلمانیت بسوی شهرستان ضیا و گلستان نورانیت من سرگردان بیچمدان کوی
بیخردی را آزرده دل ساخته تلخی از زمانه در جزع و فزع داشته کام وای نشاط طبیعی عنصری
داشت و شطری از اوقات را بصبر تلخکام وا رد و ظاهر ست که آن رموزدان کارخانهٔ تکوین و
ایجاد را که از بدو صبح تمیز تا حال وجدانی المطلب بوده همت را صرف در مرضیات الهی نموده اند
گردی ازین تند باد حادثهٔ عظمی بر چهرهٔ همت علیای ایشان ننشسته باشد بمقتضای خدادانی
و خدا فهمی در مواقف رضا و تسلیم بوده از دل نورانی حقانی خود جمعی را که در نشیب طبیعت دگو
بشریت مانده در بیصبری و جزع افزائی فرو رفته اند و ترا رها داده باشند که عطوفت پدری زیاده
از رافت برادری ست و چون آن اخص الخواص بر زم حقیقت اعلم الیقین میدانند که این سرای بیوفا
که خاک تودهٔ ذلت و انبار خانهٔ هوان ست گذشتنی و گذاشتنی ست و دل بستنی و همت آویختنی
نیست و گام نخستین آن سیاح بیدای ناپیدای خدا آگاهی و ایزد شناسی و آن قبلهٔ صورت
و معنی و مجموعهٔ علم و عمل آنست که در امثال این حوادث جانگاه معرفت آزمای عیار گیر
هوشمندان خبرت افزای بخت بلندان راه بی صبری رفتن قطع نظر از آنکه عمر را بعبث
صرف کردن و انفاس قدسیه را در نا مرضیات الهی مصروف داشتن ست بآن مسافر عالم قدس

ضرر میرساند چنانچه محققان ملت ونحلت بایما اکتفا نفرموده تصریح فرموده اند حیف لبس حیف
که آن مسافر قدسی منزل را بر آن سرزمین آلهی نورانی از فرزندان ومنتسبان خاص که چشم امداد
ومعاونت دارد مضرت وآزار رسد یقین ست که آنحضرت این منتسبان را در دل آزارے
آن سبکروح نگذاشته باشند بالفرض والتقدیر اگر ناشکیبائی وجزع افزائی آن ارتحال فرموده
ملک مقدس را سود مند آمدی از انجا که این معامله مخالف رضای خدای جان آفرین ست
خواهی نخواهی مانع سلوک این جادهٔ غیر مرضیه خواهند شد بآن راه یافتهٔ سرائر معنی ودانای
اسرار نهانخانهٔ مشیت امثال این مقدمات نگاشتن مقصوده آن ست
که القای کلمات قدسیه حقیقت نموده تسلی خاطر فیض مآثر نماید حاشا وکلا بیت

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| خرد نبود لمعدن نم رفگندن | | بدریا | در بکان گوهر فگندن | |

بلکه مقصود این حیران انجمن آفرینش آنست که مبادا خاطر قدسی از استغراق دریای ژرف
انوار آلهی فرصت یاد آمدن قضیهٔ تسلی این گروه کوتاه معرفت کم عمل نیابد پس همانا که این
تذکره ایست از برای ماتم زده هاے اسیر طبیعت دریوزه گریست از برای این نادان نابینای
بخرد که هم چشم وهم سرمه وهم آئینه میخواهد یعنی علمی میخواهد که بدار الامن عمل رساند وعملی میطلبد که
بنزهتگاه بی تعلقی وفراغ خاطری برده محو مطلق ساخته اتصال حقیقی بخشد در مقام روضهٔ شریفه
رسیمائی بزیارت قبور انبیا واولیا رفته بو حقیقت شناسان مسافران ملک معنی وقاطعان
بیابانی معرفت را کجا اذن زیارت اطلال فرموده اند وواقفان مواقف قلوب را کجا اجازت
طواف آب وگل داده اند ومعهذا اگر وقت مساعد بودی هر آئینه این مسکین در لم ا خوض نکرده
سر انجام این سفر مینمود وبدانچه رضای خاطر اشرف میبود میکوشید العاقبة بالخیر هم بشیخ مبارک
موقف عرض مقدس حضرت قبله گاهی ملاذی امید گاهی دامت برکاته میرساند الحمد لله والمنة که مفاوضات

یلتجی جاے پناه من ١٢

قدسیه آن قبلهٔ خدا آگاهان در حین مصیبت صبر کش و فجیعت عقل بر هم زن مرة بعد اخری مراسم
موعظت بل لوازم طبابت بتقدیم رسانده این سرگردان بادیهٔ وجود را بما من صبر بل حنت
آورده امید که بتوجه اشرف اقدس بنزهتگاه تفویض و تسلیم نیز خرامش شود و الله تعالی ذات
ذات الکمالات آن پیشوای خدا شناسان را درین نشاءه صوری بسیار دارا دو ما بیماران صبح رت
معنی را بدیرای تصلح ارجمند ساخته صحت ظاهری و باطنی روزی گرداناد و آنچه در سرایا باعث
پیشود درانجاح آن سعادت خود میداند بشیخ مبارک بیت سلامی چو اخلاق تو مشکبو مسلسل
چو الفاظ تو درفشان :: بآن قبلهٔ راستان میرساند نمیدانم چه نویسیم آنچه از مهر و سے صوری
ضروری آن یگانهٔ آفاق در دل ست قلم بزبان عاجز و قاصر چه نویسد و چه گوید اگر
گره کشای بسته کاران و ای آرامش بخش بیقراران احوال این مستهام بیاد آن سرور دنیا
و دین ستوجب شکایت ست امید که احوال و اوضاع آن رهنمای سرگشتگان بادیهٔ حیرات
آن جمعیت بخش آشفتگان کوی نادانی بر حسب دلخواه دوستان حقیقی باشد العاقبة بالخیر
بمقدمة الجیش معارک جهان ستانی خانخانان سپه سالار ولد محمد بیرم خان
شعر بشری لقد انجز الاقبال ما وعدا :: و کوکب المجد من افق العلی صعدا ::
بعد از دعا یکه فاتحهٔ کلام دلبستگان سلسلهٔ مودت و خاتمهٔ کار حلقه بگوشان دائرهٔ محبت ست
مقرون بالوف تهنیت و مبارکبادی و مشحون بصنوف خرمی و شادی مشهود خاطر خطیر
آن نور حدقهٔ دولت و بختیاری و نور حدیقهٔ نصرت و کامگاری اللهم حصل آماله دیب
وصاله میگرداند که تلاطم امواج اشتیاق را چون توالی مسرات فتح نهایت نیست و تراکم
افواج فراق را چون تکاثر آثار محبت انجام و غایت نه المنة لله که نقش خاطرخواه صورت
بست و صورت مراد بوجه احسن بظهور پیوست قطعه زین مژدهٔ اقبال کزان سو آمد ::

دولت ز نشاط تهنیت گو آید + گل بوی که باغ عشرت از سر بشگفت + می نوش که آب رفته
در جو آید + اللهم کما نورت العالم الجسمانی ببصره نور الملک الروحانی بطول عمره از نگرانی
خاطر فاتر که درین مدت ایام داشت چه گوید و چه نویسد قطعه ز فرقت تو چه گویم چه رفت
بر سر ما + ز غیبت تو چه گویم که چون بود احوال + ز آرزوی تو سالی بقیمت روزی +
ز انتظار تو روزی بقامت صد سال + خصوصا روزی چند که زمانه در مقام گوشمال شده
یک طرف اخبار وحشت آثار از جانب گجرات رسانید و یکطرف بدوری تنها اکتفا نکرده در
دوری بعد المشرقین انداخت و ضمیمه این حال کثیر الاختلال محنت امتداد ایام نارسیدن
قاصدان آن اقبال آثاری که از همه جانکاه تر بود و علاوه این حالت بر ملالت شماتت
اعدا و مقالات لاطائل اشقیا خدا شاهد است و کفی بالله شهیدا که تشتت خاطر و توزع باطن
بجائی رسیده بود که بی شائبه تکلف بچندین وجوه ممات بر حیات تفوق جسته مرغوب طبائع
مخلصان شده بود هیهات هیهات من کجا و این هرزه درائی کجا جائیکه اقبال شاهنشاهی
مستدعی الحبیش آن دولت پناهی بوده باشد از قوافل توجه و عساکر همت دیگران چه نام توان
برد الحق لطیفه بود غیبی و مژده لاریبی که باحسن اوقات و اسرع ساعات تدارک شدائد ایام
دوری و تلافی شکایت آلام مهجوری نمود انصاف آنکه بتائیدات سبحانی و امدادات آسمانی کمال
جانسپاری و سرداری و نهایت مردانگی و فرزانگی بتقدیم رسانید مرا کجا قدرت آنست که
شرح یکی از ان جلائل امور که بعنایت الهی بر منصه ظهور آمده نمایم قطعه خوش کارنامه ایست
که آمد بروی کار + این کار از تو آید و مردان چنین کنند + بابند دست اگر بسخن خنجر و کمان
دست و بازو تو هزار آفرین کنند + از میامن محاسن اتفاقات آنکه بعد از
تطاول مقالات اهل مشورت و ارباب کنگاش از دست و دشمن که شاید شطری

ازان بوسیلهٔ مکاتیب دوستان معلوم شده باشد شانزدهم بهمن ماه جلالی موافق هفدهم
محرم الحرام بندگان حضرت بدولت و اقبال از اهن آباد آگره آباد عنان عزیمت بصوب
صواب انتمای فتحپور منعطف فرمودند که باسرع اوقات بدار الخلافه آگره رفته تخفیف
اسباب زیادتی نموده برسم ایلغار متوجه احمد آباد شده اعانت و تقویت اولیای
دولت قاهره نموده و مار از روزگار اشرار آن دیار و فجار آن روزگار برآورده باقرب
اوقات مراجعت فرموده در مستقر الخلافه نزول اجلال فرمایند معلوم عارفان بصیر
و مستبصران خبیر است که غیر از ذات قدسی سمات حضرت ظل الهی که مقرون بکمال صدق
نیت و صفای طویت ست با وجود چندین هرج مرج غبار بخاطر اشرف راه نیافته در نهایت
شگفتگی و غایت شجاعت از روی حسن تدبیر چندین مسافت را بپیش نظر دوربین
خود در نیاورده اکابر جلائل مواهب حضرت واجب جل شانه کرده بی شائبهٔ تکلف
مثل خیابان باغی خیال فرموده از روی کمال شوق و دلبستگی خرامان خرامان
متوجه بودند چندی دیگر از هواخواهان درگاه و مخلصان بارگاه که بقدر استعداد و قابلیت
مقسم وافی از ولا می والا بل بقسط اوفی ازین خدیو جهان احتظاظ و لطفی یافته از
اغراض و نیهٔ نفسانیهٔ خود بقدر نجات یافته اند آنها هم بموجب یک نحو رابطهٔ معنوی که بوسیلهٔ
جمیلهٔ تبعیت مرضیات این رفیع الدرجات متحقق و ثابت ست از روی آزادی و کمال
شادی در رکاب نصرت قباب بوده طی مراحل و قطع منازل مینمودند الحمد لله که راقم صحیفه
اخلاص در سلک آن سعادتمندان بخط وافر محظوظ شده تماشای احوال تذبذب انتمای
خواص و عوام بر امداد ان ظنی نموده منتظر بارقهٔ عنایت بیغایت حضرت واهب العطایا
عظمت آلاء بود که یک مرتبه بغتةً در سلخ ماه بهمن مطابق غرهٔ غرای صفر که مواکب

انجم ثواقب ظل آلهی درکورهٔ گهاٹم پور نزول اجلال نموده بود که قاصدان پو دهری کشنه
این مژدهٔ غیبی و نوید لاریبی رسانیدند و بندگان حضرت سجدات شکر بتقدیم رسانیده
حکم عالی فرمودند که کوس عشرت و نقارهٔ شادی بلند آوازه کنند چندان خوشحالی و
فارغ البالی راه یافته بود که بشرح و بسط راست نیاید ازینجا قیاس باید کرد که در اصل
کمال بهجت و مسرت دوست و دشمن مساوات پیدا کرده بود بعد ازان مکرراً بوسیلهٔ
عرائض کلیان رای و اعتماد خان و نظام الدین احمد و شهاب الدین احمد خان
علی الترتیب المذکور حقیقت کمال جلادت و تهور که از ایشان ظاهر شده بود معروض
پایهٔ سریر عالی شد و از وفور عنایت و التفات صد هزار تحسین و آفرین فرموده بخطاب
موروثی خانخانانی و سائر جلائل عنایت خاقانی اختصاص یافتند الحمد لله حمداً متواتراً
و متوافراً و الشکر له شکراً متوالیاً و متکاثراً که خدمتی بتقدیم رسید که از برای بزرگی نفس
پیش اخوان زمان و داغ شدن ابنای روزگار معمورهٔ عالم که بحسب صورت فوق حالت
داشته باشند چه جای مساهم و مقارن بی ضمیمهٔ خطابی و اضافهٔ منصبی باحسن الوجوه و ایمن طرق
صورت بست فکیف که بعنایت آلهی بایسراو خلع خطابی که منتهای متمنای پنجهزاریان حال و
ماضی بود ضمیمهٔ آن شد و الحق که این لطیفه بود که سبقت این بر پنجهزاری شدن نزد عقلای
زمان در مزاج فاسد روزگار مستبعد بود بی شائبهٔ تکلف با این عالم آورده در عالم اسباب
خدام حکمت پناهی شریک ندارند اگرچه در اتمام و انصرام آن شاید که بعضی دوستان صمیمی دیگر را
مدخلی باشد و سخن همانست که ببدرقهٔ توفیقات الهی مصدر امری شدند که باتفاق اصحاب
نفس الامر و ارباب عرف در نفاست و شرافت و علو رتبت و نباهت بامثال این جزویات
نفس الامریه که در نظر بالغان نابالغ عرفی منتهای جلائل آمال ایشانست بهیچ وجه احتیاج

گونه ندارد همانا وقت آن رسیده که حضرت واهب العطایا باظهار آثار بدائع شعار استعداد
نهادان اقبال وثاری را که از نظر دوربین عقلای زمانه محتجب بود ظاهر ساخته اهل حسد و عناد
را بر شاهراه انصاف آورده غیب دانی حضرت خاقانی را بالغ وجوه بر اقاصی و ادانی خاطر
نشان ساخته وجوه تفوق ایشان را در درگاه عرش اشتباه بر سائر ارباب دولت و انتباه مشخص
و مبین سازد سخن کوتاه مقاصد بسیار است که بذکر آن مصدع گرامی اوقات شدن بمقتضای
عقل ناقص از مستحسنات بل ضروریات میداند و قطع نظر از موانع دیگر زمانه در حصول فرصت
بعنایت بخیل بصد شعبده بازی و حیله اندوزی بل بکمال التماس و دریوزگی اینقدر فرصت
دست داده که از بسیار اندکی و از هزار یکی مسطور میگردد و بالجمله بعد از انتظار بسیار بیست و پنجم
شهر صفر سال نهصد و نود و دو معتمد و فولاد دیوانه رسید و ملاطفه نامی موشح بتوقیع حصول آمال
و امانی رسانید باعث فارغ بالی و مورث خوشحالی شد رباعی این پیک خجسته پی که زان
سوی رسید + چون باد بهار عنبرین بوی رسید + دستش بوسم که نامه دوست گرفت +
در پاش فتم کزان سر کوی رسید + بعد از آن که از مطاوی فحاوی آن انشراح تمام و ابتهاج
مالا کلام حاصل شده مقتضی المرام بخاتمة الکلام رسیده شد از مضمون آنکه موشح بتاکیدات
قسمیه بود هر چند بنظر امعان ملاحظه رفت مخدره مقصد از نقاب احتجاب روی ننمود و هر قدر که
بدیده بصیرت منظور گشت امری که کشف غطا از آن نمود یک نحو تسلی بخش خاطر متردد و متحیر تواند
شد چه هر گاه بعنایات ازلیه صمدیه مرکوز خاطر چندین ساله آن اقبال آثار به بخوبترین وجوه
صورت بسته و بامدادات غیبی فتح چنین روی داده باشد هنوز نا گرم کرده جا اظهار
آمدن این حدود نماید در نظر عقل دقیقه فهم معامله گزاران را چه محل تواند بود خصوص
در وقتیکه دران صوبه دهر در خانه بالفعل کسیکه متکفل مهمات آن صوبه تواند شد

نباشد بابی حال چون رائی اجبار برین شد که اظهار این معنی مضر نیست و احتمال نفع دارد آنرا
بر فرط شوق فرود آورده بعرض اشرف اقدس رسانید موجب استعجاب عظیم
و استغراب جسیم شد هرچند خدام جالینوس الزمانی بموجب اخلاص حقیقی داد سخنوری داده
انشای عبارات دلپذیر فرمودند اگر بعقیده ایشان آن عبارات نافع افتاد اما
بمقتضای فهم ناقص این مسکین چنانچه رفع تعجب نکرده مضرتی هم نرسانید ظاهر است
که در ضمیر منیر آن مخلصان اعتضادی که جز کسوت صواب خلعتی نپوشد و غیر از جام سداد
کاسه ننوشد وجهی وجیه مرکوز شده بود که بخاطر این مخلص نمیرسد تا آنکه بعد از دو سه روز معتمد
فولاد واجب العرض متضمن التماس توجه رایات ظفر آیات بجد و گجرات و فرستادن راجه
و امثال آنکه دلالت بر نهایت توزیع خاطر باشد بنظر اشرف اقدس درآورده بعبره ایشان
سبحانه و انه لقسم لو تعلمون عظیم هرچند در نظر اخلاص آئین این مسکین اعتقاد و امثال این مقدمات
از جمعیت آباد خاطر غرابت ماثر ایشان مستبعد بل متعذر میداند و وقوع نتائج
این اندیشه در عالم کون و فساد از قسم محال متیمرد و یقین میداند که آرای کهنه علماء ابنای دنیا
که در بعضی محال در بادی النظر صورت رواجی پیدا میکند مستدعی این امر شده است چندان
تفرقه باطن و انقسام خاطر دست داد که از احاطه تقریر و تحریر بیرون ست هرچند که مبادی تعالیم
باعلام روحانی و الهام ربانی تسکین این مسکین میداوند که چون از مهب الطاف آلهی و وجه
ریاض سلطنت اکبرشاهی را بازهار اشجار صنایع ازلی آراسته اند و از کمن الطاف نامتناهی
حدائق عرصه مملکت جلالی را نفحات نسائم انوار لطائف آثار بدائع لم یزلی زیب و زینت
داده اند هرآینه مخلصان حقیقی این دولت عظمی و منتسبان تحقیقی این سلطنت کبری از حوادث
روزگار روشن شدند لیل و نهار محفوظ و مصئون بوده همواره در کنف حمایت آلهی مرفه الحال

وفارغ البال خواهند بود اما بمقتضای بیحوصلگی وکم تجربگی از قید آزردگی و از کشمکش این خاطر
مشوش نجات نمی یابد و از مکارم اخلاق ومحاسن اشفاق آن یگانهٔ آفاق که دست تقدیر
در معمور آباد ضمیر این حقیر دراز کرده نقوش وعهدهٔ آشنائی راکه بدرگاه کبریای آلهی بهمرسانیده
روزی چند بمکر وتزویر یا بحسب تقدیر در سلک عشاق دنیا منسلک شده است بتاراج داده
والا من کجا و آشنائی شمایان کجا وامثال آن توزعات کجا باری بای حال چون آن
مقدمات معروض داشته اهتمام بسیار نموده بودند بالضرورت فهمید گیهای خاطر فاز خود
را یکسو نهاده دست اعتنا بظواهر آن مقاصد زده باتفاق دوستان صمیمی بعد گفتگوی بسیار
وحرف وحکایات بیشمار که شاید تفصیل آن از مکاتیب بعضی احبا معلوم شده باشد رای
عالی بر توجه رایات نصرت آیات بصوب مالوه بعد جشن نوروزی و فرستادن خزانه
عامره وسایر مطالب که در مطاوی فرمان عطوفت نشان که مصحوب ابوطالب برادر
عبد الرزاق معموری و فولاد دیوانه ارسال یافته است و شاید از عریضهٔ وکلای ایشان
شرح آن مفهوم شده باشد قرار یافت رجا بمحض شمائل مواهب آلهی واثق ست که
قبل از وصول ملتمسات مذکورهٔ ناظورهٔ مراد صورتی پیدا کند که باحسن وجوه لباس اتمام
وخلعت اختتام پوشیده در نظر عیش وعشرت جلوه گری نماید و مخلصان از بار لوازم
آشنائی برآمده از شداید مکائد خلاصی یابند ای هوشمند خبیر وای ناقد بصیر قطع نظر از
حرقت فرقت وکربت غربت که از مضرات لازمهٔ ذاتیه انکیس ست فریاد وصد فریاد
از انکه بعضی مطالب عالیه مرکوز خاطر میشود که بی اعلام آن خاطر بهیچ وجه اطمینان نمی یابد
وحال آنکه انسداد مسالک اعلامی از وجوه متحقق چه از رهگذر لطافت وعلو رتبت آن مآرب
عالی مرتبت که در حوصلهٔ اشارات بیانی واشارات تبیانی نمی گنجد وچه از مم احتیاجی روزگار رکم نظر

وناتوان بینی وحسودی زمانه کم همت بعرعرض نمیتوان رساند وچه از کمی مشاغل لاتعنیه و
توفر شدائد روحانی وبدنی وقت بآن مساعدت نمی نماید باری بمقتضای منطوق لازم الوثوق
ما لایدرک کله لایترک کله بذل جهد نموده آنچه برمز وایما ممکن بود بآن اکتفا نموده شمهٔ ابوسیله
عبارات کلیتره بمساعدت وقت آنچه جائز التقریر وممکن التحریر بود مرقوم ساخته مصدع
اوقات گرامی شد امید که مشاغل نفسانی وشواغل جسمانی مانع مطالعهٔ این مقالات نشود
ودر از نفیسهای بادی النظری بانضمام انقسام خاطر که از رهگذر این وآن متعرض احوال
آدمی میشود باعث عبور بی سرو دلانه نگردد هرچند که اعتماد بران بانی مبانی کرم وموسس
اساس مکارم شیم بیش از انست که از امثال این امر اندیشد اما چه کند که دست روزگار فاسد المزاج
داغ این اندیشه برجگر می نهد ومرهم این داغ جگرسوز را که ببرکت تجربه است نمی بخشد بنا بران
خواهی نخواهی میخواست که این طومار طویل الذیل را در نوردیده ختم کلام بردعای آن کمالات
ارتسام نموده استدعای صحبت صوری ایشان از درگاه عالم پناه حضرت واهب العطایا
نماید که بی وسیلهٔ قاصد ونامه که هیچکدام لیاقت محرمیت ندارد پیش از انکه بظلمت آباد
عدم که جهلستان عالم معقول ست روآوردند کی در دلی ظاهر ساخته در عالم بیحوصلگی از کشاکش
اضطراب یک نحو نجات یافته باشد که عرائض گماشتهای چودهری گشته وشهاب الدین احمد خان
ونواب اقبال آثاری که در پنجم ربیع الاول در نواحی نادوت مرقوم شده مصحوب ریباریان
رسیدند ومژده فتوحات تازه ومسرت بی اندازه رسانیدند قطعه منت خدایرا که علی الرغم
روزگار + منصور گشت رایت خان بزرگوار + عمرت دراز باد وجهانت بکام باد + دولت
ملازم در واقبال یار غار + پیوسته دشمنان تو زینگونه مستمند + یا کشته یا گریخته
یا بسته در حصار + اگرچه پیش از وصول این نوید بهجت بخش روح افزا

وچون مرکب بینی برخلاف ست ... در فارسی درست ... مولوی محمد ... مرحوم ...

قضیهٔ مرضیهٔ فرار نمودن آن ملاعین از کنبایت و تعاقب نمودن عساکر منصوره که از خطوط
بعضی مردم اطلاع یافته مقدمهٔ سرور فوادی شده بود اما تکمیلا للبهجة و تتمیما للمسرة این بشارت
عالی اشارت رسید و آرزدگیها و پریشانیها بکامرانیها و شادمانیها مبدل شد قطعه

رفت آنکه روز ما ز الم تیره رنگ بود ٭ و اندوه را ببزم دل ما درنگ بود ٭ وان شد که گفتی از
در و دیوار روزگار ٭ خورشید تیغ آخته با ما بجنگ بود ٭ آخر بسان نای بشادی دمی بزد ٭ آن دل
که در کشاکش نالش چو چنگ بود ٭ آخر دهان چو گل بشکرخنده باز کرد ٭ آن را که همچو غنچه دل از غم به تنگ بود

مامول از حضرت جواد مطلق و مسئول از درگاه کریم برحق آنست که همواره فتح و نصرت مقارن
احوال خجسته مآل ایشان بوده ابواب شادمانی بر دلهای دوستان مفتوح باشد ملاطفه و عطفه از فرط توجه
و کثرت التفات خاطر دریا مقاطر حضرت خلافت پناهی صانه الله تعالی عن الآفات والدواهی
که نسبت آن مصدر خدمات لائقه و مظهر ترددات فائقه است چه نویسد که کما و کیفا بیرون از
عالم بیان است و بالجمله سرا و جهرا و خلوة و جلوة در مجالس انس و محافل قدس جلائل مفاخر و شرائف
شمائل ایشان مذکور میشود و اعدا در کمال کلفت و داغ شدن و دوستان از روی نهایت فهمیدگی
منشرح و مسرور اند و مکرات و مرات بندگان حضرت متوجه شده فرمودند که مناصب بندهای کار
که بصوبهٔ گجرات متعین اند بعرض اشرف اقدس رسانند که هر کدام را فراخور حالت و خدمت و اخلاص
و عقیدت بزیادتی منصب و سایر تفقدات خسروانه مخصوص ساخته فرمان عطوفت نشان محتوی بر صنوف
عنایات خاقانی و منطوی بر الوف رعایات سلطانی فرستاده شود لیکن بواسطهٔ لوازم سلطنت
کبری و مراسم عدالت عظمی که رعایت ضابطهٔ الاهم فالاهم را پیش دید نظر کیمیا اثر خود ساخته انصرام
مهام کافهٔ انام میفرمایند فرمان عنایت نشان خانخانانی که بسبب جلدوی کردن خلعت فاخرهٔ خاصه و کمر بند
و خنجر و اسپ چه قدر در پردهٔ توقف مانده بود تکلیف فرمان تلطف نشان ثانی سیما که در آمدن نور ذرنگار

وخرمی تبقدیم رساندن رسوم وعادات وجشن پادشاهانه داشتن خصوصاً در روز بهجت افروز نوروز درجهٔ شرف خواص وعوام وشریف ووضیع را باندازهٔ منزلت ورتبت بمقتضای عدالت ونصفت بجلائل مواهب پادشاهانه وجزائل مراحم خسروانه شرف اختصاص وعز امتیاز دادن ومائدهٔ اکرام واحسان برکل عالمیان کشودن وهر کسی را زیاده از آمال ایشان بهره مند گردانیدن ضمیمة الحال بوده شد انشاء الله سبحانه وتعالی بی قضای الهی چون نزدیک رسیده که فراغ تمام ازین مشاغل دست دهد بزودی این فرمان دوم شرف صدور یافته بسمت ارسال موسوم خواهد شد بر ضمیر منیر که آئینهٔ صور تقدیر وفهرست کتاب حسن تدبیر است محتجب ومختفی نخواهد بود که شیمهٔ دوستان حقیقی آنست که همواره از احوال واوضاع یکدیگر بواقعی حاضر بوده نظر بر محاسن ومعائب انداخته از نقائص وعیوب یکدیگر اطلاع بخشند وهمگی همت وتمامی نهمت مصروف آن دارند که دوست ایشان بر عیوب کلی وجزوی خود حاضر شده از ازالهٔ این حالت نماید نه آنکه مثل خوشامدگویان دوست نما یا دوستان منفعت اندیشه که اصلا حرف وحکایت از عیب نگویند چه از فهمیدگی ونفاق وچه از نادانستگی واتفاق ظریف طائفه نادرست چند که بملاحظهٔ فوائد دنیه وهمیه فانیه یا بسبب مخاطرهٔ جسمانیه بدنیهٔ خود که زمام حصول آن بدست دیگرست که یستوی عنده الامیر والفقیر جلبت قدر رتبه قبائح رذائل بعضی ارباب دول را که از ممر اشتغال لذات صوری وانهماک در مستلذات ظاهری نفس اماره ایشان بخود هیچگونه منقصت را اصلا ندید بفضائل شمائل وفواضل جلائل تاویل مینمایند وخوشامد که در طبائع ونفوس اکثر ابنای روزگار لذائذ ایشان است خصوصاً در مزاج بعضی از روسای اخوان الزمان هر گاه بسمع جمع این طائفه مرحومه میرسد بی اختیار کمال شادمانی بهم رساند وخوشامدگویان مذکور را از مواخواهان درگاه بل فدویان این راه میدانند وباندک روز آثار غریبه برین مترتب شده

انواع نکال و وبال حاصل احوال ایشان شده خسر الدنیا والآخرة میشوند عیاذا باللہ تعالی
چنانچه حقیقت این حالت بر ارباب فطنت و خبرت از شاهراه معقول و سائر طرق منقول
بعد بطن معلوم بل مشهود ست بنابران اقتفاء لآثار تلک الطائفة العالیة و ابتغاء لمرضیاتهم
هرگاه که آن عمده اصحاب خبرت و انتباه مجالست صوری دست داده شطری از اوقات
سعادت رخت در استماع معائب گذرانده و بعضی در اصغای آن صرف نموده هر چند که اکثر
و حالات مطابق نفس الامر هم نبوده اند چون منشای آن کمال ولسوی دنیکساندوزی بود که از
حسن سیرت و لطف طبیعت در کمین بروز آمده بغایت خوشحال و فارغ البال بود در سولاک
ازین سعادت محروم ست توقع آن دارد که ایشان هم این را میخواسته باشند که این طریقه انیقه
و این شیمه کریمه در مکاتبات که از اعاظم طرق مخاطبات و مکالمات ست مسلوک باشد و
دقیقه از دقائق پوشیده و مطارحات عرفیه روزگار مبتنی نباشد بنابران میخواست که درین
عریضة الشوق اولاً فصلی چند از حقائق حکمت خلقیه که باتفاق ارباب ملل و نحل اشرف
علوم و مقصود بالذات از جمیع مقاصد علمیه و مطالب حکمیه است در سلک عبارت در آورده
مرقوم سازد که از عجائب سوانح روزگار ما آنست که با وجود اینمعنی علماً و عملاً منسوخ شده است
و ثانیاً التماس نماید که بنظر انصاف و بدیدهٔ بصیرت ملاحظهٔ تمام فرموده یکمرتبه تامل فرمایند که قطع
نظر از نیکه این مطالب جلیله متفق علیه عقلای روزگارست فی الواقع بخاطر خطیر چه میرسد
بعد از انکه معلوم شود که در نهایت معقولیت ست و انچه خلاف اوست نهایت بطلان دارد
خدا لاق ار دنا لثا استدعای آن نماید که اگر هر روز نباشد در هفته و اگر در هفته نباشد در ماهی و اگر در
ماهی نباشد در سالی مطالعهٔ دفتر عمر گرامی گذشته را که حکم تقویم پارینه پیدا کرده از عنفوان
شعور و تمیز اطفال نمایند و بی تصدیع ممیزی و آزار استادی بهچاهانه در خلوتخانهٔ دل

حوصله فرمایند که در سنین و شهور ایام سابقه چه قدر موافق و چه قدر مخالف را مصدر
شده اند اگرچه تدارک و تلافی ماضی از قسم مستبعد بل از جنس محال است اما اینقدر می شود که
شاید از خواب غفلت بیدار شده زمان استقبال را در ضلال نگذرانند و این تتمهٔ زندگانی را
محصور مستلذات نفسانی نگردانند اما چه توان کرد که این غریق بلا و حریق ابتلا را نه حوصلهٔ آنکه
ازین مقدمات نویسد و نه وقت آنکه کرها و جبرا خود را برین داشته مطرح مطاعن لئام ایام
ساخته تصدیع ایشان دهد اما رابطهٔ معنوی بخود نمیگذارد و کشان کشان بعالم بیان می آرد
بنابران بالضرورة آنچه مناسب حال نثار کثرت که بالقصد یا باتفاق دران مسلک
بل منهمک اندند کور میشود خذ ما صفا و دع ما کدر بر باطن ملتبس نخواهد بود که حکیم علی الاطلاق
جلت حکمته صلاح حال هر کثرتی بوحدتی بازبسته که انتظام آن بی او صورت انجام
پذیر نیست چنانچه نظم امور دار الخلافهٔ پیکر انسانی که بعالم صغیر شهرت یافته بتدبیر نفس
متعلق گشته ثبات و قرار اجتماعات عالم کبیر منوط و مربوط بوجود حاکم بارای و تدبیرست
پیداست که اگر تدبیر نفس و افعال و اعمال قوای طبعی و حیوانی که گماشتگان اویند از روی
وعدالت باشد احوال بدن و اوضاع تن بر نهج سلامت و استقامت گذرد و الا از دار الملک
صحت و عافیت برآمده تا کشور فساد و زوال انجامد همچنین مالک مملکتی یا والی ولایتی اگر
تمامی همت مصروف آن دارد که بحسن تدبیر و رزانت رای بمکارم اخلاق متجلی گشته و به محاسن
صفات موصوف شده از راه سویت متوجه سر انجام مهام انام شود هر آئینه خواطر جمهور مردم
را در حیز تسخیر در آرد و شوارد ایام را بروابط اهتمام در حوزهٔ حراست نگاه دارد و اگرنه زود باشد
که اختلال در مبانی احوال او راه یافته قواعد امن و سلامت متزلزل بل زائل گردد و عنقریب
مستاصل و مستهلک یا کسائر الناس بل ادنی ازو شود نعوذ بالله من الحور بعد الکور و عمدهٔ محاسن

اطوار و مکارم اوضاع که تحصیل و تعمیر و تبقیهٔ این دولت عظمی با آن مرتبط است پنج چیز است اول
هوشیاری یعنی حاضر بودن بر نقیر و قطمیر شریف و وضیع و همواره بوسیلهٔ ثقات یا بواسطهٔ چند کس
که حاضر یکدیگر نباشند و هم یکدیگر را نشناسند از ولایت و شهر و دربار و درون خانه خبردار بودن
و صدق اخبار و کذب آن را بالعقل دور بین تمیز کردن دوم تغافل و بردباری و هزلات و تقصیرات
فرودستان را اغماض نمودن و اگر تواند بر نقصان عقل او حمل نموده تجاوز کرده از جانی درگذرد و عفو را از جملهٔ
ضروریات خود داند سوم داد مظلوم دادن و عظم ظالم و قرب قرابت آن را منظور نداشتن چهارم
جوانمردی است که دینار را بنظر دشمنی منظور ساخته ابتذال و همچنین آن را خاطرنشان اخوان زمان ساختن
و بی وسیلهٔ سوالی و واسطهٔ التماس حوائج مردم دانسته انجاح مرام انام نمودن و بهیچ طریق در
اموال مردم نظر طمع نینداختن و زیادتی جاه و مال را از قسم کمال نشمردن پنجم راه انصاف سلوک
کردن و ترک تعصب نمودن یعنی طائفه را که بر آئین دین و روش مذهب او نباشد بچشم حقارت و عداوت
ننبیند و از روی رفق و مدارات اگر تواند خاطرنشان او کند یا از روی استدعا و التماس استکشاف
و استبصار مقاصد از آن نماید و بای حال مخالفت مذهب و ملت را وسیلهٔ بغض نسازد و
املاک و اموال او را از دست تصرف و تعدای محفوظ و مصئون دارد ای عزیز این کلمهٔ چند خلاصهٔ
افادات حکمای پیشین است که از فرط مهربانی بجهت انتظام احوال کثرات و اجتماعات در حکمت عملی
مرقوم کلک جواهر سلک ساخته اند و ما علی الرسول الا البلاغ فرد پند حکیم عین صواب است و
محض خیر + فرخنده بخت آنکه بسمع رضا شنید + والحق امتثال با مور مذکوره سرمایهٔ شیرمردان
راه است که بدستیاری آن خارستان بنی آدم را گلستان ارم ساخته با دوست و دشمن بسر
برده اند چنانچه حکیم انوری میفرماید قطعه هیچ دانی که شیرمردی چیست + شیرمرد زمانه دانی کیست
آنکه با دشمنان تواند ساخت + وانکه با دوستان تواند زیست + واین را وسیلهٔ تحصیل ذخیرهٔ عالم

باقی دانسته خوش آسوده اند همان بهتر که خود را از گفتن امثال این مقدمات که اولاً خود را
بآن مهذب نساخته است بس کند و بیش ازین خود را و مردم را تصدیع ندهد که عادت الله برین
جاریست که کلمات صدق آیات حقیقت سمات مادام که از مهذب الاخلاق صادر نشود تاثیری
نمی بخشد و فائده معتد به بران مترتب نمیشود و بر خرد و خرده بین سر این سنة الله مخفی نیست الله تعالی
بمحض عنایت بغایت شما را و ما را بسر راه مقصود برده بمقام وصول رساند فرو و عزت و راز با درین
ختم شد سخن + بیرون نمی نهم زره اختصار پای + این خزف ریزه چند که در خلال احوال تشتت خاطر
و توزع ضمیر بهم رسیده بود میخواست که خود را از اتحاف آن گذراند چه با وجود رداءت متاع و
دنائت اسباب چون اندک از خواب غفلت بیدار شد بر خلاف عقیده خوش آمد و مطارحات عرفیه
بیهوده روزگار آلوده یافت و در زیر بار خجالت بیش خود که افجع افراد خجالت در ماند که الحق که این
مرحوم منصبغ با نصباغ مطارحات رسمیه چه کند و چه چاره سازد که علمکت تا قصک قبح این وضع نامستحسن
این گرفتار مواجس نفسانی و وساوس شیطانی را مسدود نیست و قوای عملی را ازین عمل
بی تحصیل بهیچ وجه مخالفت و مزاحمت میسر نا تا آنکه بعضی از اجله اخلاء و اخلص اصدقا بمقتضای
عموم نیک اندیشی و شمول یار فروشی یا بموجب پاداش لوازم خصوص آشنائی و مراعات مراسم
اختصاص نسبت یکتائی یا بملاحظه آنکه مدحت و محمدت جواهر زواهر و لآلی متلالی که از معدن دانش
و بینش ایشان بر آمده بسمت تحفه مجلس عالی آن اعتضاد الانامی موسوم شده است بابلغ
وجوه مودی گردد و یا بسبب امری دیگر که در خاطر حقائق مآثر ایشان رسیده باشد آن خزف مزخرف
را گران بهای در رغرر ابتیاع نموده بعد چندین آرایش و پیش آن مشتری نکته دان عیب پوش
فرستاند بالضرورة این دو کلمه پریشان که هم از ان مقوله است مرقوم شد هر چند قوت علمیه این دو متحجر
در مقام آن می آرد که سر رشته انصاف را محکم گرفته بعضی سخنان صدق آئین نگاشته تلافی بقدر نماید

اما چه توان کرد که بواسطهٔ کم فطرتی و دون همتی از دولت حکمت اشراقیه مهجور و محروم مانده و بعید
احتیاج محتاج قوای علمی که غریق بحار رسم و عادت شده است و هرچند ازین وضع علماً
و عملاً ملال دست داده اما چون تحریر امثال این مقالات و تقریر این مقولات یک نحو مکالمه
ایست روحانی و مذاکره ایست نفسانی رابطهٔ معنوی نمیگذارد که ازین وادی خود را بگذارند و
میخواهد که درین رقیمهٔ الوداد کلمهٔ چند از درد نایافت مقصود و بوقلمونی احوال خود مرقوم ساخته
ضمیمهٔ آن شرح اندوه تنهائی و هجوم نرسیدن همدمی که اقل مرتبه از استماع سخنان که از دنائت
باطن غمگین بموجب بی بضاعتی و بی استطاعتی نگاهداشت آن در نهانخانهٔ خاطر نمیتواند شد
عالم ظهور بی اختیار سر میزند متنفر و متاذی نشود و از فقدان محرمیکه از مشاهدهٔ ظهور یک خلاف عادتی
که در خفایای سلوک طوائف انام متحقق باشد و فی حد ذاته در نهایت معقولیت است و حال آنکه اینعنی
موث مضرت ناظری اطوار او تواند شد نباشد بیگانه وار راه سلوک پیش نگیرد و این کس را
بهدف سهام ملامت نسازد و ابلا ننماید و شمهٔ از آلام و اسقام این قصهٔ پرغصه که راقم سطور در
بادیهٔ مشاغل آن یعنی منهمک شده از عبد اللهی بعبد الطبعی در آمده در شرف آن شده که عیاذاً بالله
از عبد اللهی بعبد الدراهمی و الدنانیری موصوف گردد در قید عبارت در آورده ماتم زدگی
خود را ظاهر سازد و اندکی از کدورات و محاربات ناقصانهٔ بی توزگانه که در فطرت و طبیعت
درین سی و چهار سال و بنا خصوصاً درین دوازده سال که در کشمکش ابنای زمان افتاده است
نه قدرت شکیب و نه قوت گریز و نه طاقت پرهیز دارد بعبارت در آورده اعلام آن
استظهار الانامی نماید قطعه صبری نه که از عشق بپرهیزم من + بختی نه که با دوست درآمیزم من +
دستی نه که با قضا درآویزم من + پایی نه که از میانه بگریزم من + و بندی از تجارب و تباغض
قوای روحانی و حیوانی و غالبیت و مغلوبیت هر کدام مرة بعد اخری و کرة بعد اولی

مرقوم ساخته خاطر نقاد وقاد آن اعتضاد الکرامی را اطلاع بخشد اما چون در حالت ای قت
وشعور یقین درست میدهد که بی اردای غلیل و شفای علیل هر آئینه اظهار این شکوه و
ابراز این گله باعث ملال و کلال نشاط آباد باطن شریف ایشان خواهد شد خود را ازین
نعره زدن بیجو صلصله گانه و نالیدن بیجز دانه میگذرانید بیت بدرد مردن لب ناکشودنم با آن
که ناله کنم آن موجب ملال تو باشد + واگر از حدیث دلسوز جانگداز خود اعراض نموده اظهار
دردمندی که از رهگذر ماتم داشتن این مرده دلان زنده تن که از مستودعات ضمیر این حقیر ست
نماید و اندکی از اوضاع عجائب آثار غرائب شعار طوائف انام رقمزده کلک بیان شود و
سلیم دلهای دانشوران روزگار رو بیان حلقه اقبال نامکن کردن مدعیان معرفت مذکور
گردد و طرفگیهائی در ضمن خرسندیهای منتسبان عقل و کیاست و منهیان غیب و شهادت
که بزعم اکثر ابنای روزگار سر حلقه پیشوایان منهج سداد و راس و رئیس راه نمایان سبیل ارشاد اند
فکیف حال نامرادی تهیدست هیچمدان سرگردان وادی سائر الناس مندرج ست آشکار
ساخته تحفه مجلس عالی سازد بالضروره اولا باید که اگر تفصیل میسر نشود در برمز وایما بطریق اختصار
بمسامع علیه رساند که باتفاق خدا مشربان عالم ذوق و شهود دریاکشان تشنه لب بزم سخن انچه
بتحقیق بوضوح پیوسته آنست که عمده مطالب و خلاصه مآرب برهنه پایان خارستان راه محبت
دریافت نایافت حقیقت حضرت واجب الوجود منزه داشتن اذیال عزت او از غبار
صفات حدوث و امکان ست و بقدر طاقت و توان مهذب الاخلاق شدن و تشبه بحضرت
واجب بجا آوردن که از فحوای عزای امر جلیل القدر تخلقوا باخلاق الله که از زبان هزبر بانی
برآمده بسمع جمع روحانی اصغا فرموده اند وثانیا باید که شرح حقیقت انسانی نموده
وانماید که اگرچه دریافت حقائق کونیه خصوصا حقیقت جامعه کامله آدمی اصعب امور ست

مجردان مسالک حقیقت و مفردان ممالک طریقت بمقتضای انحای استعدادات و اختلاف
ازمنه و اوقات بموجب صفای سریرت و لطف طبیعت داد و دانشوری داده انواع سخن
فرموده اند و انچه از جمیع تفاصیل مذکوره بطور خوشتر آنان را حقیقت متیقن یا مظنون میشود آنست
که لطیفه ایست آلهی و شریفه ایست نامتناهی سوای این ترکیب عنصری و معجون هیولانی که درو ان
با خس بهائم شریک و مساهم ست و بعد از ایضاح این دو اساس فیض اقتباس ضمائر اولی البصائر
هوشمندان دوربین حق گزین حقیقت ماسبق ظاهر و هویدا میگردد و روشن میشود که اخیار و ابرار
روزگار را در مسالک نقیض مقصود سلوک نموده در تقویت و تربیت مغائر نشار آدمیت
سعی مینماید سیما وقتیکه پرده از روی کار برداشته شرح عمده مستلذات مردم از مشارب و مطاعم
و متاع و ملابس و سائر لذائذ و حظوظ بنی آدم نماید و متاعب و آلام آن را که بجهت کثرت
ممارست و اصحیا و از نظر کوته آدم صورتان پنهان مانده بعالم ظهور آورد و واضح گرداند که بچه
قدر چیز دل بنهاد و داده اند و چه جدال و قتال و اتعاب قوای بدنی را عمده لذات
دانسته اما چون پیش از اصلاح او ضلع خود که لازم وقت و فرض حال ست از افساد سائر
عباد گفتن از قانون همایون نصفت و عدالت بر آمدن و منهج اعوجاج سلوک کردن ست
از ین نوع الفضولیها و بد الهوسیها نیز خود را باز آورد و سخن بنا با هر چند که خزینه سینه بی کینه این مسکین از
نقود و جیاد محصول فصول اربعه معتبره شعار رقعه اقلیم سخن و کشور مراسلات که عبارت از شرح
آداب دعا و بسط اسباب اشتیاق و تفصیل مناهج اخلاص و تبیین لواعج افتراق ست
مالامال بود انجو لگیهای خاطر آزرده برهم خورده از رهگذر مشاهده شواهد ریا و خساست شرکا که در
شارع قدیم این عالم کهنه شعار که ومتراکم اند متبدل بودن و بی نمکیهای این وضع فرسوده روزگار
راه و با فته نگذاشت که بسر وقت این مطلب علیه رفته کلمه چند درد آلوده برهم زن قوافل

قافله سالاران وقار و تمکین نویسد که از جان غمهدان نازبینان ملک آسودگی بهزار ناله
فلک درعرش گداز برآید بیت چشم دارم که هم ز روی کرم + کرمت عذر خواه من باشد
و چون ایضاح اوضاع و اطوار درخانهٔ عالی و کلیات وجزئیات این حدود را ساتره و شاین
بدماغ پرحوصله وکلای ایشان که بحث همین خدمت متعین اند متکفل و متعهد هستند
والیضا اتفاق وقتی که در بعضی احوال مذکوره که پیش ازین باندک فرصت مشهود بوده الحال
درضمیر خرده دانان ایشان متصور است و تخیل اگر سانح شده باشد از ده نه یا از ده یازده
کم و بیش نخواهد بود دران باب شروع نمی کند و فتوحات تازه و مسرات بی اندازه که در
ممالک بنگ بظهور آمده است چه از جانب شهباز خان که بتوفیقات ربانی از کهورگهاٹ
تا دریای شور در حوزهٔ تسخیر درآورده ولایت وجزائر آن صوبه را باتمام و کمال متصرف
شده است و مقهور و منکوب شدن عصیات آن جهات خصوصا عیسی خان و بردن او کشتی
خود را در گرداب غرقاب دریای شور و چه از طرف وزیرخان و صادق خان
که بامدادات سبحانی از تانده و بردوان تا اوڑیسه و آن نواحی را بتصرف خود درآورده
دست تعدی ظلمه وفسقه آن دیار را از زبردستان کوتاه ساخته بقاع
و قلاع اوشرا را لاین گردانیدن و چه درحلقهٔ بندگی درآمدن قتلو بوجاتی که سرفتنه
انضامان آن حدود بوده است و فرستادن پسر زاده خود را با پیشکش های
لائق و فیلان مست بدرگاه عالم پناه بمصحوب شیخ ابراهیم سیکری وال و چه خبر متواتر
مرض الموت محمد حکیم مرزا که دست آویز واقعه طلبان روزگار بوده است قطع نظر از
تکفل آن طائفه مذکوره شرح و بسط آنرا با انضمام کمال شهرت فی حد ذاته احتیاج
بنوشتن آنها نیست که سنة الله برین رفته که امثال این اخبار مسرت آثار

از مسافات بعیده در اندک مدتے که قوای بشری در ایصال آنها وفا نمی کند با ولیاے
دولت قاهره میرسد دیگر رحمت خداے بر خدام عالی مقام محبت اطوارے اخلاص
آثاری نظام الدین احمد قتلیج خان که در عرضداشت مفصل فتح ثانے که بدرگاه عرش
اشتباه فرستاده بود اظهار اخلاص و یکجهتی خود را بملازمان ایشان نموده داد لوازم انصاف
داده بود و بتاریخ سوم اردی بهشت روز جشن یازدهم ربیع الآخر که بندگان حضرت
در نهایت شگفتگی بودند عرضداشت دیگر ایشان که متضمن شرح احوال نصرت مآل
فتح ثانی بود در رسیده هزار تحسین و آفرین فرمودند و مجدداً در باب اضافهٔ مناصب خاصه
و جمعی که در همراهی ایشان خدمات پسندیده بتقدیم رسانیده بودند حکم عالی شرف
نفاذ یافت و متصدیان مهات را در تاخیر و تسویف مخاطب و معاتب ساخته در انصرام
مهام مذکوره تاکید بلیغ فرموده اند امیدواری از درگاه پروردگاری در نهایت وثوق
است که جمیع مطالب و مقاصد ایشان بر وجه دلخواه دوستان صمیمی میسر و محصل گردد
سبحان الله مباعدت صوری آن مخلصان استظهاری قطع نظر از آنکه مورث انواع
برهمزدگے و اصناف آزردگی شده است در ارقام اقلام مخالفت انجام بهجت
تحفه سدهٔ سدهٔ علیته المقام زشره مالا کلام بخشیده است اما این قدر هست
که هرگاه می خواهد که این رسالهٔ شوق را اختتام دهد بار از عالم غیب امرے
ظاهر مے شود که موجب حرف زدن و نوشتن میگردد که ردیله شده لباس نیکو
پوشیده بصورت جمیله ظهورے کند قصه کوتاه که شب چهارم اردی بهشت ملاطفه
که بخدام حکمت پناهے خالیهوے بقلم مشکین رقم نگاشته بودند مطالعه افتاد
هرچند که از بواے کلام و فحواے مرام پیدا بود که این معاطفه نامی پیش از ظهور

فتح دوم که از اجل جلائل النعم الٰهی بوده است صدور یافته و بواسطهٔ آنکه بعضی
ای بزرگترِ بزرگ نعمتهای الٰهی
مقدمات بغایت الغایت جانکاه نوشته بودند و برخی سخنان غم اندوز بطوری
بحد نهایت
رقم یافته بود که بظاهر صورت معقولیت آن مخصوص زمان و دون زمان نباشد
فنون غموم و صنوف آلام بخاطر فاتر راه یافت که شرح آن بطور ما رها در نه گنجد
مصرع نمی شدم تو ای کاش آشنا هرگز + ای زیب و زینت بخش
عقل معاش بنظر امعان و تامل در اوائل و عواقب امور ملاحظه فرمود و بمقتضیات
آغاز — انجام
حوصلهٔ دریا کش خود که مرکوز ضمیر دوربین آن دانش آئین ست عمل نموده
ای فراخ
بی آنکه نظر بر خارستان این بوستان افتد و مشاهدهٔ لطائف این چمن و عجائب
این گلشن و دریافت فوائح روائح انواع بدائع عنایات الٰهی خرسند و محظوظ
خوشبو — بوها — نادرات
باید بود و مضائق روزگار را در ساحت عرصهٔ ساحت باطن خود جا نداده
تنگیها — پیمائش — میدان
عمر گرامی را که دو اسپه میرود و بدل ندارد خوش گذراند و در شکوه و شکایت
بادپا
که رسم مترسلان روزگار است شریک نشده هر چند پیدا اند که در وقت توزع خاطر
نگارندگان — ای پیدایشند — پریشانی
و مشاهدهٔ احوال پر اختلال روزگار امثال این مقدمات ناخوش می آید در
مذاق اخوان این روزگار خصوصا وقتیکه اند که زمانه در مقام غنج و دلال شده
آوازهای شکی می کند بسیار تلخ می نماید در اتمام امثال این مقال رانی دردی
کافت تضغیر
مطالعهٔ این سخنان موجب مزید کلفت خاطر می شود اما چون مبرهن و مبین ست
روشن
که آن زبدهٔ ارباب دولت و اقبال و برگزیدهٔ اصحاب فضل و افضال از زین
حالت بی حلاوت بغایت دور و از استماع کلمات انفس الاحر به مسرور اند
برای شکوه زمانه
بر آئینه ابراز این معنی نمود و هر چند قرار داده است که راه مراسلات

معذرت نوشت پس شیخ نوشته حکیم الجوش طبعی تعبیر نموده بنویسید که عجب ست که خوش طبعی حکیم در دل شما بصورت واهی جلوه نموده از راه کرم شما را باعث بر عذر گردن گردیده است

که غالباً شارع عام ست مسدود ساز ند واکتفا بر روابط روحانی وظاهری که محض حرف و حکایت مترسلان روزگار بنا شد نماید باوجود این معنی بمقتضای صغر سن وخامی از نارسیدن ملاطفهٔ شریفه تالم بسیار دست داده بود هرچند از مکتوبات نامرغوب که بجالینوس الزمان ارسال داشته بودند ظاهر بود که این مخلص هم یاد شده لیکن چه کند که محبت مقتضی غیرت ست العاقبة بالخیر والظفر بحاسدان قطعه الایا نسیم الصبح بلغ تحیتی + الی من فداه فوادی ومهجتی + وقل یا وحید الدهر مذ غبت انثنی + غریق حریق فی دموعی ولوعتی + فلیس لقلبی غیر وجهک مقصد + لقاءک مقصودی ووصلک منیتی + هرچند برین می شوم که از شوق ومحبت که داعی عقل ومستدعی حال ملتزم کتمان وموجب اخفاست حرفی نگویم وزبان قاصر البیان وقلم دو زبان را ترجمانی نفرمایم اما چه کنم که بیتابانه سر میزند شعر لئن عشنا الی زمن التلاقی + لاشکو ما اقاسی فی الفراق قطعه گهرنثار کنند بر سر زبان چشمم + مرا چو نام شریف تو بر زبان آید + بجنبت آو جوی جز جانم از دریچه گوش + زبان زبان بسر راه کاروان آید + وآنکه سابقاً کلمه چند هم ازین مقوله درباب ملاطفهٔ گرامی در عریضهٔ خود مرقوم ساخته التماس ترک تصدیع نموده بود حاشا که در حواشی آن مقصد ابراز گله را مدخلی باشد یا قلم شکسته رقم از مکامن باطن اخلاص مواطن اجازت شکوه فهمیده باشد هرگاه خود بعلم الیقین میداند که مراسلات صوری شعار مترسلان روزگار شده است وضمیمه آن کثرت مشاغل جسمانی ست چه گنجایش گله دارد عجب که خوش طبعی از بخاطر شریف اخوت پناهی استظهاری مسیح انفاسی رسیده است بصورت وقوع در ضمیر اصابت پذیر آن محبان اعتضادی جلوه نموده از راه کرم باعث معذرت

شده است و آنکه در باب معرفت واجب تعالی و مطالعهٔ کتب که بمبدء النسبت آشنائی بخشد
استعلام نموده بودند اگرچه فی الحقیقت این بمنزلهٔ استعلام از جاهل و استفهام از عامیست اما
بموجب المامور معذور از فهمید گیهای خود مینگارد و اصل کار آنست که بمساعی جمیلهٔ الطاف
جلیله آشنائی بهم رساند که اگر حقیقت خدا شناسی که باتفاق ملل و نحل حصول آن غازه
دشواری بر روی دارد خاطر نشان نسازد باری اگر این کس همتی نفس الامری داشته باشد
در جلوات و اگر آن حالت عالی مرتبت مفقود باشد در خلوات عیوب نفس را سیما عیوب
که بوسیله فرط تکرار مشاهده احوال اخیار بنی نوع از اخلاق حمیده و افعال مرضیه اعتقاد
دارد بمسامع برساند و این طائفهٔ علیه را در زمرهٔ ژولیده مویان بی سر و پا برهنه پایان
صحرای ابتلا که نظر علیل آنهارا اعتبار نمی نهد و بمیزان احترام نمی سنجد طلبند و اگر
در نشار کثرت که بادهٔ غفلت است طلب این مفردان نزهتگاه وحدت بعید و بدیع
می نموده باشد نشان این بزرگواران را در سپاهیان ساده اتراک و در محترفهٔ قلیل البضاعة
که بامیر علی شیران روزگار نسبتی نداشته باشند جهت چه از اطلال دیار
این بی خانمانان در محافل و مشاهد ارباب سجاده و اصحاب عمائم
اثری نیست رباعی جانا بقمارخانه رندی چند اند ٭ با مردم کم عیار کم پیوند اند
رندی چند اند کس ندانند چند اند ٭ بر نسیه و نقد هر دو عالم خندند ٭ و اگر
در خلال احوال ملای دست دهد از رهگذر نایافت این یافتها بعد از تقدیم
شرائط طلب یا بیماری و افسردگی روی نماید در وقت افاقت و شعور از مهر
فقدان طلب این طبیبان حاذق و غمگساران صادق لاجرم دست تشبث باذیال
محاسبه احوال خود نموده و بعدالمکن محاسن و مقابح خود را بوسیلهٔ فکر و درویت خود حصا

نمود تحسین و تقبیح نفس خود مطابق آن از روی سویت و اعتدال فرمود و اگر عیاذاً بالله
که این هم میسر نشود بالضرورة شطرے از عمر گرامی را بهر وضعی که باشد از دست زمانه
بر بهانه استخلاص نموده صرف مطالعه کتب اخلاق که مقصود بالذات جمیع علوم ست
نمود اگرچه کتب قدیم در روزگار ما نایافت ست بای حال بمطالعه اخلاق ناصرے
و جلالی مشغول شد اگرچه پیش اهل خبرت اینمعنی چندانی اعتبار ندارد و بعینه بجاں طالب علمی
می ماند که سواد روشن و فهم تیز دارد و بے آنکه تجربه کند در روش آن از طبیب حاذق
داند مطالعه کتب طبی نموده در مقام استعلاج مرضی شود اما بای حال بهتر از انست
که نقد زندگانے که مفقود البدل و معدوم العوض ست صرف در تحصیل
سائر علوم که فی الحقیقة از اسباب تحصیل علم اخلاق اند نماید فکیف که عمر عزیز
را محصور در جمیع زخارف دنیوے و حراست ننگ و ناموس این عالم
فانی که در معنی عمدهٔ بی ناموسیها و زبدهٔ بی ننگیهاست دارد و آنکه در باب انجاح
مقاصد و اختفائے در رو لآلی عرضداشت دراز نگاشته بود المنة لله که اکثر
آن موافق اراده آمد و آنکه از روی التفات کشف از احوال این شکسته بال پرسیده بودند
بحسب تقدیر اجل چند روز مهلت داده است اگر ارادهٔ ازلی آنست که این کس در
مسالک نفس الامر بسلوک خواهد کرد خود بعد الحمد و الا باعث مزید توزیع باطن
شده است و الحمد لله که نفس ناطقه از آلام بدنے که در مدت سه ماه متالم بوده است
تخفیف یافته درین ولا جبارت نثرے موافق حال بنظر در آمد لعینه نوشته میشود اکنون
غایت قصوے امنیت بر آنست که بقیه در دستے که در سباغ حیات گمان ست اگر بحسب
منطقه واقع بوده باشد چون صاف فی سوابق اوقات بجرعه ذهول برخاک تربیات ریخته

نشنود آنکه بمقتضاے کمال عقیدت و اخلاص آرزوی دریای تجمع و کرا ایستادن باهتمام شرائف دیگر نموده بودند در برابر آن چه نویسد که لائق باشد الله تعالی بجمیع متمنیات رساند و بسائر مقاصد صوری و معنوی فائز گرداند محبت پناها میخواست که کلمهٔ چند از خصوصیات درخانه و خوبیها و نیک ذاتیها و یارفروشیهاے برادر آلهی دانش پناہے حکمت دستگاہے ادام الله کماله و ادام لنا وصاله وجرست و برست براهمن ارزومنم که در بنولا در مخاطبات دوستان صمیمے تعبیر ازو بعباس دوس میرود و مخادعات دابیه او نویسد و بعضے از اوقات را در مذاکرات عرفیه و مطارحات عامیه صرف نماید اما وقت مساعدت نمود انشاء الله تعالی اگر وقت وفا کند و موانع نباشد دفعهٔ حقایق احوال را بشرح و بسط خواهد نوشت زیاده چه نویسد نجاشخانان رباعے در گردش این دائرهٔ بی پایان + برخوردار می دو نوع مردم را دان + یا باخبری از خود و از هر که بود + یا بیخبرے از خود و از هردو جهان + الله تعالے در هرچه بهبود لشاتین باشد داراد درین مدت که نگارش نامه بگهمی تقاعد داشت نه آن بود که در نزهتگاه خیراندیشے این کس غبار فتورے بلند شده باشد چه دران باب اعراض این جهان ناپائدار که خوابستان غنودگان غفلت ست منظور نبود و نیز در گلشن سراے دوستے بے طراوتے راه نیافت چه آن بر هواجس نفسانے اساس نیافته از روے اُمیدگی و دریافت تجربگی نهال نشانده ام قطعه دل بر رصدگاه دهر بشیس بها گوهرے ست + دخل ابد خرج آن فیض ازل کان او + شمه از ستر دل حاصل خاقانیست + کز سر آن شمه خاست جنبش ایمان او +

حاشا که بر زبان چیزے رود که در دل نباشد ظاهرا در مراتب آشنائی دریافته باشند که از مبادی صبح تمیز این کس از گروه تجرد گزینان بود و از صحبت جهانیان دل سرد و افسرده خاطر چون بسر نوشت آسمانے ببارگاه تعلق در آمد از انجا که آن خوی شده بود درین هنگامهٔ دوستے و مدارا همان حال را غازهٔ چهرهٔ خود ساخته بکنج خاموشی دامن کشیده میداشت هرچند جهانیان در آشنائی و مصادقت لطائف مے انگیختند این کس تنفر میکرد درین قافلهٔ بزرگ دو کس بتگاپوے سخت من شوریده رمیده را بدام دوستے کشیدند نخستین برادر فطرت که آهنگ رستن از قید طبیعت داشت حکیم سبکروح کشاده پیشانی فراخ دانش ابو الفتح او را پیمانهٔ عنصری لبریز گشت دوم آن گوهر سعادت منشی که نسخهٔ مکارم اخلاق را قابلست سترگ در زمان گویائی بزبان خاموشی تخم یکجهتی و صداقت را در زمین دل این حیران مشکل پسند و شوار گزین کشا ورزے نمودند چند گاه که کاشن فراخ در کامروائی زدند و زمانهٔ ابتسام متابعت نمود بعضی سخنان حقیقت آمود که بر مذاق زبان تلخ آید اگر بشورش آورد می باز عنان دل گرفته طلبگاری فرمودی و رستن چند گاه بوی از آن معنی بمشام دو دریاب است فهم نزیب باده خوردن و مستی کردن بدیع نیست آنرا از نتائج باده آشامی دنیا اندیشیده همت در اصلاح ایشان بسته داردا نابظاهر خود را از نوشتن باز آورد چه راه دوستی گذاشته بوجه مدارا آشنا بد چگونه درخور باشد دیگر اگر در حقیقت از گروه تعلقیان بودمے ناگزیر چنین کردمے لیکن همان طور که ارباب تقلید بزی هر گروهی در آمده باز از عشرت را گرم دارند این طیلسان کثرت بر دوش وحدت داده و بقدر توانائے در لوازم آن مے کوشد چون اوستاد این فن نیست ناچار لوازم آن متروک

بیشتر و خصوصاً درین ولا که برادر صوری و معنوی شیخ ابوالفیض فیضی روی بنقاب احتجاب
کشید تار و پود این ساز تعلق روی در پراگندگی نهاد و افسردگی ذاتی و رسیدگی اصلی
در برآمد چه گویم چه رفت شیشهٔ ناموس فطرت بر سنگ فنا زنم که با خود یقین آن داشتم که
به همیشه بهار تسلیم خرسند باشم * بی صبری بروه کار رده آمد نظم مرا این غول نفس
دیو کردار + فگنده اندر خرابه‌های بسیار + کنون زین بادیه تا کار راندم + مگر کرکس
رساند استخوانم + داستان من درازست بگفتن و نوشتن راست نیاید تا
بفهمیدن چه رسد عواطف شهریار دانش پژوه قدردان من آنچه گوی را نخستین
از سفر آن جهانی باز داشته خواهی نخواهی در گروه تعلقیان آورد رباعی که باشد کی
کزین قفس پروازم + در باغ الهی آشیانه سازم + این وتو سرای استخوانی
تن را + در پیش سگان دوزخی اندازم + این حلهٔ نیمکارهٔ آدم را + در کارگه کمال
حق بطرازم + درین شورستان ضمیر که عهده با خود داشته باشم و سر از خود باز گرفته
بودم کجا فرصت آنکه سخن سرایم و حرف گویم و محبت افزایم بمدارا گیم درین کار
بودم که بعد از سه ماه دیگر سرای محمود خان رسید و کار ساخته شده آسان صورت یافته
را چنان دشوار نقل کرد آنچه لوازم خیرخواهی و دوستی باشد مساعی جمیله نمود و چون حقایق
احوال آنجای از قرار واقع خاطر نشان درگاه مقدس شد از آنچه هر باره از جانب
ایشان گفت و شنود کردی و بهای گران فروختی شرمندگی کشید و چرا نه کشد که
شما را از خلاصهٔ مخلصان یکتا دانسته و دانا نموده بود برای چه کار باینجا کشید که
عتاب صوری و معنوی رسید و چون خود کرده بودم بر دیده و دل کشیدم می دانم
که جای عتبه صحبت سازی چنین نرود غنا باختند و شاهزاده از شراب جوانی و بزرگی

راه مدارا از رفت عقل و فنون تو ای دانائی یکتا چه شد چرا بر خود لرزیدے واز بار گرا
نی عاریتے در پایهٔ پندار ماندے چه قدر کار بود که بتوجه او می شد دل شاهزاده را
برای خاطر صاحب خود چرا بدست نیاوردے وبعد از انکه درین مدت سه سال
از بدمستی سخن نشنودے وخود راه راست گذاشتے هنوز راه راست نمیگیرے
میخواهم که بجوشم و هزار دشنام دهم ودل خود را خالی کنم اما زبان جوهر سیت شریف
هزار حیف که بدشنام آلوده گردد و گرفتم که ابله بودی وعقل نداشتے اخلاص کجا
شد و آن همه حرف فدویت چه شد چرا کار را برطرح انداختے تا آنچنان شد که شد سوگند
خوردن اگر بهیش شناسائی این حیران انجمن هستے گناه نبودے هزار قسم خوردے که
ماتم این کار سترگ بود ها این همه دشمن کامیها که جهانیان چه دشمنان و
چه دوستان زمانه کردند از انجا که او را فهمیده بودم ویقین میدانستم که اگر
دیوانه وست باشد بدیدن من هوشیار گردد وسخن من کارگر آید مکرر رخصت
از درگاه طلبیدم که اکنون بمقتضاے بشریت گذشت انچه گذشت رفته در
اندک فرصت بزم محبت گرم سازد وچنان همت گمارد که خانخانان از مصلحت دید
شاهزاده بیرون نرود وخدمت ایشان را از صمیم دل بتقدیم رساند سود مند نیامد
با انکه درین عرض هم معاتب ساختند اما مراد در دلی اثر نکرد و بر همان عقیدهٔ خود بودم
مقتضاے صلاح این خیرخواه حقیقی آنست که پاس دعوے خود نموده خاطر
مقدس را از گرانی برآرند که آن حضرت از ایشان آن چشم داشت دارند که از
هیچ فرزند خود نداشته باشند اکنون التماس طلبیدن برطرف سازند واز بزرگی یکسو
شده دل نهاد آن خدمت شوند بالفرض اگر حضرت طلبند هم مناسب آنست که

التماس خدمت نمایند تکلیف که خاطر مقدس آن میخواهد که این خدمت از پیش ایشان
شود و اگر فی الواقع آمدن مرا مناسب میدانند معروض دارند تا دستیار کوشش من
بار دیگر شود من کجا و سر این کار کجا لیکن همگی همت آنست که بار خاطر اشرف را
بردارند هزار شکر که بر آثار در تصرف ماند و این را از آثار توجه ایشان میدانم و آن بار
تخفیف یافت امید که بالکلیه برطرف گردد و بد ذاتان خوشه کننده بغم گرایند اگر
در جواهر شناسی یکدو جا غلط کردمی در فهمیدگی خود بدگمان شدمی میدانم که اینها عارضی
بردامن قدسی حقیقت گردی نمی نشیند قطعه عاشق آن نیست که بهوی وصال +
نقد جان را بدلستان بخشد + عاشق آنست کو بترک مراد + هر چه بستست را یگان
بخشد + دو جهان را دو شاخ گل داند + دسته بندد و بدشمنان بخشد + سخن بسیار و وقت
اندک و زمانه مانع و دل تجمر دگر زین همین بیت اکتفا مینماید بیت ترا دیده بینا و
دل هوشیار + زخود از همه بیشتر شرم دار + بخانخانان نظم اندر میان جمع چو جان است
آن یکی + یک جان نخوانمش که جهانست آن یکی + سوگند میخورم بجمال و کمال او +
کز چشم خویش هم بنهانست آن یکی + دل موج سینه ند زصفاتش و نی خمش +
زیرا فزون ز شرح و بیانست آن یکی + ایزد جهان بخش جهان آفرین مرادات آن
خلاصه خاندان الهیت برارد و بزودی کامهای صوری را برآورده در تحصیل مقاصد
معنوی سرگرم گرداناد امروز که آن آرام دوست عیش گزین را عجب سرنوشت آسمانی
که در عالم عنصری سبب آن مخالفت رای روشن خیرخواهان حقیقی باشد یا آرزوی
تباه همراهان معامله نافهم که آن نیک اختر را از یورش قندهار باز داشته تسخیر ټهټه
را پیش نهاد همت عالی گردانیدند باشتبی دیگر آن نیکذات خوش نیت را محنت

تردد و شدت قطره توزع خاطر و تشتت باطن بسیار باشد چگونه دل دانا و عقل دوراندیش
رخصت میدهد که داستان گله مندی را که در قرطاس نامه های گذشته ایمائی
بدان رفته است شرح دهد و وجه این را خاطرنشان مخاطب منصف خود نماید اگرچه
بشهادت خاطر پاک این نیازمند که تجربه کرده است و بشارت تجرد گزینان
کم تصنع که دوست منتی آنها مظنون این کس ست نزدیک رسیده که خاطر شریف
آن گلدسته معنوی از هر رنجی که درین زمانه ممتد دیده است یکبارگی آسایش یابد
و در عشرت و کامرانی و مسرت و بهجت افتد و سرخوشی گوارائی در از عمر صله عزم
درست و تدبیر صائب و حسن تگاپوی و ثبات قدم آن رزم افروز بزم افزای
صورت و معنی را از بارگاه الهی جلت آلاؤه عطا شود و درین صورت انچه از کوری
فرط محبت و معامله نشناسی رعونت نفس از نزهتگاه دل به شورستان کاغذ آورده
اولاً نقد خود را که بقلاوزی بخت بیدار که نشانه رضامندی وادار است از حب و
بغض دوست و دشمن آلوده امید و یاس نمیشود و ثانیاً باطن مخاطب خود را که موطن
هزار اندیشه است و از اختلاط جمهور انام و دید حالات ایشان کمال نیکی در آنجا
بازار کساد دارد و از بهجت تمیز میان دوست و دشمن که اعتماد را شاید کم دست
می افتد لیکن از حسن طینت و لطف سریرت خوبی هر دو طایفه را و خیریت آنها را بالکلیه
فرو نمیگذارد و در عین کمال مشاغل که افتراق و امتیاز میان خیر و شر کمتر
میشود و تا تفاوت نهادن دو خیر یا دو شر را کجا امید داشته آید در شورش
انداخته بود و اگر در ایضاح آن کوشد گنجایش دارد و در آئین کاردانان به نشانه
وقت مطعون نخواهد بود لیکن آن شکوه از آن قسم نبود که محبتی که ایشان

درین کس فهمیده باشند یا محبتی که بنگ سیرتان زمانه از دست گرداران روزگار خشم
داشته باشند مخالفتی داشته باشد تا در ازاله آن سعی نماید لیکن چون دوستی این کس از متعارفات
بنگ سیرتان زمانه فراترک افتاده خواهشی چند بخاطر بو الفضول راه میابد که از نارواتی آن
آزرده خاطر میشود شعر گر خواهشی کند دل شیدا مرا چه جرم * عشق ست و صد هزار تقاضا
مرا چه جرم * یقین آن دو در من باشد که درین تصنع بکار نبرده ام آنجا که روز بازار مردمی
و متاع دوستی رواج دارد از پیش خود شرمنده نیستم و خوی خجالت بر جبین ندارم و نظر بعالم و
عالمیان امروز نزدیک بایشان کسی را نمیدانم و غباری در خاطر همیشه بهار من نیست و نخواهد بود
و چرا باشد ترازوی انصاف بدست داشتن و غبار آلود این دشت پر وحشت شدن شعار
عربده جویان ملک ناحق شناسی ست حاشا ثم حاشا آنجا که اسم مردمی و نام اهلیت باشد
امثال این امور پیرامون آن مرز و بوم تواند گشت چه جای آنکه کار از آن گذشته باشد
که شرح آنرا و اثبات آن را بگردار میگذارد و بحمد الله که از مبادی احوال تا حال چنانچه آن
بزرگ زمانه در خیریت ذاتی افزایش دارند در محبت این حیران بستان دانش افزونی دارد
و درین روز بازار خود فروشان اگر شرم از خود نداشتمی داستانی چند واقع از یاری فرد شبها
و کوششها و دلسوزیها و با جهانیان برای برآمدن آن دانادل هیچدان به بیکار رفتن از مضرات
خود نه اندیشیدن از هزار یکی و از بسیار اندکی نوشتمی اما چه کنم که مرا دیده بینا و دل هوشیار
خجالت خود میگذارد و کار از میناب در بازار رایج این جهان که اگر دروغی گفته آید مشتریان
معامله دان بهبهای گران میخرند حرفی زند هر چند طبعم که شناسای مزاج زمانه است میگوید که دو
هزاری که شرح احوال تراید و سند دار تو گوید و نیکوکار خیراندیش در نقاب احتجاب و درج گنج
عزلت متواریست تا بغیر ضنانه آنچه ببیند واگوید در روزگار سعادت و انا مرا شعار ان در پرده شرمندگی

خود فرو ماند وحرف سرائی نمکینی خاصهٔ وقتیکه اصحاب شرارت وارباب افترا واحباب
حسد فراوان بودند وبرای هزار نیت بد نیک را بدامی نموده باشند ودست معامله نافهم
پذیرا باشد لیکن چکنم که مرا معامله با فطرت افتاده طبیعتم را قدری پیش فطرتم پدید نیست سبحان الله
من وحشی صحرائی را پای بند مدینه ساختن ودر چنین گفتگو انداختن چه حکمتست تا گزیده روزگار
را چندین بتصدیع خود داده کاغذ سیاه باید کرد وچندین سخن را نوشت اما آنچه توان کرد لباسی
که از کارخانهٔ تقدیر باین کس عطا شده است ناگزیر لوازم این لباس بجا آوردن وشکر این
لباس کردن اساس رضامندی را استحکام دادن ست بس همان بهتر که ازین وادی
حرفی چند گفته آید آوی وبهتر آنست که توجه والتفات ظاهری وباطنی بندگان خلافت
پناهی زیاده از آنست که باین نامها بیان کرده آید وخدمات وترددات پسندیدهٔ ایشان
همه مجراست وچگونه مجرا نیست وجمیع امرا ومنصبداران که خدمات ایشان از بشری لائق
ذکر نوشته اند همه در موضع خود جای کرده است وعنقریب آثار آن عائد روزگار ایشان
میشود کشتیهای جنگی حکم شده که در هر دیار موجود سازند بزودی سرانجام میابد وتوپ و
لوازم آن متعاقب خواهد آمد ما یک لحظه از خود غافل تصور نفرمایند چه گنجایش این دارد
دولتخان را سفارشهای خوب کرده شد انشاء الله تعالی بمقاصد خود برسد اولیای دولت
از اطراف ممالک محروسه نخاماها فرستاده مورد مراحم خسروانه شده اند امید که عنقریب ایشان
نیز این کار عظیم را باهتمام رسانیده کامیاب صورت ومعنی شوند از احوال کثیر الاختلال خود
چه نویسد که از کثرت مشاغل وفرط مهمات خدیو عالم فرصت آن نیست که بآن هادی علی الاطلاق
از سخنان قدسیه نفس الامریه گفته شود وحضار درخانه در هوا وهوس وحرص چنان فرو رفته
اند که اگر احیانا حرفی از معدن حقانیت گفته آید چندان ناخوشی دیده میشود که خاطر

کرطابکار الیتام و انتظام وخیریت مردم ست آنقدر ندامت بهم میرساند که لغت در نگنجد
بدر ویشان و منزویان کم صحبت روی میدهد چه اگر بظاهر میرود از شور و شغب وقت اینان
تیره میشود و اگر تنها به شبها چنانچه عادتست رفته میشود صاحب با و میفرمایند و حاضر نمی یابند
بقدر گرانی میشود و ارباب غرض وقت یافته این حق را وسیلهٔ چندین باطل میگردانند بیکذاتی
و خوب سیرتی مردم اینجا منحصر در برادر گرامی حکیم همام ست که اکثر اوقات بدیدن او خرسندیم
اگرچه آن عزیز نیز در مشاغل چنان فرو رفته است که گاهی حرفی از خدا کم نفس و حقیقت کار
گفته آید و نکوهش یکدیگر کرده این نفس اماره را هنجاری پدید آورده میشود از خیل اسپ و
سائر اسباب دنیوی مسرت ندارم که زمانی بشگفتگی میگذرانیده باشم برادر گرامی حکیم ابوالفتح
را کم کرده باشم و از شما جدا گشته خیال باید کرد که بر دل معامله فهم این بیچاره چه میگذرد
بیت از حال خود اگر نیم لیک اینقدر دانم که تو + هر که بخاطر بگذری اشکم ز دامان بگذرد +
ای هوشمند آگاه دل امروز که از صورت بمشاغل صورت افتاده است و مکرر از فرط خیرخواهی
نوشته ام که در یتول ظفرنامه و چنگیزنامه و شاهنامه مطالعه فرمایند غرض آنست که هنگام
گفتگو بر آن اساس باشد اما پیوسته تنها بمحاسبهٔ احوال خود و مطالعهٔ کتب اخلاق علی الخصوص
نصف اخیر احیا اشتغال نمایند که نفس اماره در کمین ست مبادا فرصت یافته کاری برای
خود سرانجام نماید که علاج آن دشوار باشد و پیوسته در جویائی آدمیان بیغرض کم خوش آمد گوی
باشند آن نفس کجاست که بگوید که بمن بعلانیه حاضر نموده نگذارید که ناشایستگی و غضب و
غفلت بظهور آید اما اینقدر کوشش و گفتن ضروریست که امثال این مردم را اینحالت باشد که در
خلوات حرفی چند از راستی توانند گفت زنهار از اشرار چرب زبان کم بهره بانی کفایت و دلخواهی
خود وانموده هزار تباه سر براه مینمایند اهل دولت را اوقات کم و کار بسیار و خوش آمدگو فراوان

زبانی جو تعوذ باهی خود وظاهر کرده بسیار کار خراب ... سر راه است ۱۲

ومنهیان راست گو ناپدید و بد ذاتان خود دوست از مگس و مور زیاده پس بهوش باید بود تا کار ساخته شود زیاده چه نویسد السدس و مابقی هوس بجا نخانان قلمی شد رقیمه والا در ورود یافت و بوی اهلبیت و مرده بمشام جان رسید الله تعالی بمقاصد صوری و معنوی رساناد و آنچه در باب رهنمونی بهبود نشاتین ایمانی رفته بود ای هوشمند مهتدی نشده در هدایت زدن دیده وری راکوری فروختن و نابینائی را برد و ربینی گزیدنست کجا دو اران اهتدا کجا تا در عشرت سرای هدایت خرامی چند آد میانه توانم کرد لیکن چون طلب و تپش باطن صادق و اندیشه ضمیر بخیریت کونین مقرون بود تائیدات الهی این سرگشته وادی خمول را دستگیری نموده بشهرستان اهلبیت یعنی باستلام عتبه خلیفه زمان و پیشوای جهان آورد و بخت دوستی بجا آورده بعروة الوثقای ارادت این خدیو صورت و معنی و مقتدای ظاهر و باطن ساخته و قائد دولت تفقد نموده من نابینا را سرمه تحقیق در چشم کشیده دیده در کرامت کرد تا به نیست گرمی آن از تعلقات صوری و معنوی که حجاب جویای مقصود ست بیرون آورد تا در پس پرده کثرت جمال وحدت بنظر در آمد و جمال جهان آرای این خلیفه وقت که در نقاب کثرت و حجاب سلطنت در نظر ساده لوحان ظاهر بین و نگار خاطران کجدان مختفی بود مشهود خاطر حق پرست گشت این بیراهیه براه افتاد امید که سر رشته مقصود بدست افتد و مهتدی گردد کنون بعضی از فهمید گیهای خود را که ببرکت صدق ارادت روشنی افزای خاطر تیره من گشته است بآن برادر مینویسد امید که این داستان را از خوش آمد گوئی و سخن آرائی بیرون دانسته در خاطر جاے دهند ای برادر بار آن رحمت الهی فرادان بهمه جا و بهمه کس فرا رسیده است لیکن مبدع جهان آرای سر این برا بجهت مصالح از نظر مختفی داشته اکنون او دل پایه اهلبیت آنست که با طبقات انام طرح آشتی انداخته بساط صلح گسترده که هیچکس

دانسته زیان دنیوی اختیار نکند ضرر اخروی چون خواهد گزید پس همانا هر که راه باطل رود
بمثابهٔ کوری باشد که در شب تار در چاهی افتد سالکان طریق اهلیت را جز رحم بر آنکس چه
تواند بود دوم نجات هر طائفه و سعادت هر گروهی در وضعی معین نهاده اند ارباب تجرد را بریاضت
و اصحاب تعلق را بعدالت و شرح مراتب این بعبارت و مجمل این را یقین شناسد که نجات
سپاهیان نصرت شعار و غازیان حقیقت آثار در اخلاص صاحب خود است هر چند کر
آن ولی نعمت از اهل ظاهر باشد نه که در عبادات بدنی و مالی که آن سرمایهٔ تجارت دیگران است
سرگرم باشد بلکه خوبی آن از جهت انتظام عوام ست جمعی از مخلصان کوته بین را درین راه
خطائی افتد و کار شان ازین جهت هر روز زبون تر شود و آن آنست که پیوسته نظر بر اخلاص
خود داشته باشد و چون این حالت در مردم کمتر یابند دست نوازش و افتخار بر سر و دوش
خود نهند و صاحبان چون معشوقان حقیقی اند استغنا لازم آن خصوصاً که عاشقان است اندیش
بسیار باشند بی نیازی ایشان افزون خواهد بود ازین جهت کوته حوصله ها
بخیال تباه افتند که بگر صاحب نمیرسد یا اخلاص را اثر نیست و اندیشه های نادرست و آشنایان
نامعامله فهم خوش آمد گوی ضمیمهٔ فساد شان گشته عنقریب بگو خسران در مانند پس باید که باقصای
مراتب اخلاص مشرف گشته مقصود خود را در رضای صاحب محو سازند نه که بمجرد اندیشه
اخلاص یا زدن شمشیری تا مشفق نهار نخوت در سر انداخته در مقام خواهشهای گوناگون
شوند سوم در اظهار حق و کارسازی ولی نعمت دوستی و دشمنی منظور ندارند بلکه اگر با کسی پدر کشتی
درمیان باشد و آن شخص بکار صاحب می آمده باشد این را بخاطر نیاورده در رواج کار
دشمن خود باشد و اگر نه او دوست مقصود خود است او را از اهلیت چه بهره چهارم خدمت فروش
و اخلاص افشا کن نباشد که بوی مشک پنهان نتوان کرد اگر فی الواقع از فروغ صدق
ظاهر کننده

روشنائی دارد بظهور خواهد شتافت و گوظاهر نشود مخلصی دیگر است و سوداگری بیگر گوهر اخلاص بها ندارد اگر همه عالم را در برابر اخلاص دهند لعل را بخزف فروخته باشند اسباب دنیوی و اخروی و تمتعات دوجهانی چون علف مرکشا در رزراهی قصد بدست افتد آدمی از سوداگر تر نباشد که جوهر بی بها را بدانچه بی قصد بدست افتد فروشد بهیمه غضب و شهوت که هردو پاسبان بند نفس اند بس هوش باید بود که شاهزاده خرد را با سیری اینها ندهد بلکه پیوسته این سگ و خوک را از زنجیر خرد در گردن و مهار دانش در بینی انداخته نگذارد که عربده نمایند کار غضب بجائی میرسد که بیک ترک ادبی تا بدشنامی چه رسد بکشتن قبیله دل می نهند معامله شهوت بجائی میکشد که چاه حرص او با انبارهای عالم پر نشود اندیشه باید کرد که آنها جمع کردند چه شد و اینها که جمع میکنند چه میکنند هشتم پیوسته نیازمند باید بود و دریوزه دلهای شکسته و تجرد گزینان هر طائفه برخود لازم شمرد نهم مطالعه کتب اخلاق جلالی و ناصری و منجیات و مهلکات احیا بر فرض وقت دانسته اوقات شریف را ضائع نسازند دهم از صحبت خوش آمد گویان بقدر امکان احتراز نمایند که پهلوانان این راه از تیرگی این شور بختان هلاک شده اند پیوسته عاشق صحبت راست گویان که ظاهر شان تلخ و باطن شان شیرین باشد اگر از همراهان این کس بود خود چه دولت و گرنه هرجا که ازین گروه نشانی یابند بملازمت او شتابند سخن بسیار و فرصت کم و مخاطب ناپدید و ارباب زرق فراوان اگر عمر وفا کند و شوق مخاطب در افزایش باشد سخن حق بهر طرح گفته آید انشاء الله بس باقی بودن بخانخانان نامه بخط خود چنانکه ایما رفته بود نوشت چه مشاغل بسیار در ان صورت باستی خود آمده خواند امثال این حکایات را اهل عالم از ذره پوشان درویش سفیدان بیشتر قبول نمایند تا از امثال ما مردم که بجز لباس تعلق

چندین طیلسان برنامی بر دوش افگنده نظارگی اند کجا گوش کنند لیکن چون از مبادی
احوال آثار رنگ ذاتی و اخلاص فراوان نسبت خلیفهٔ وقت دیده میشد و آثار رشد و
کاردانی از ناصیهٔ سعادت ایشان خوانده میشد این دو کلمه نوشت والا از نارسائی روزگار
و کج بینی احولان زمانه سر و برگ حرف زدن نمانده است العاقبة بالخیر بخانخانان قطعه
اگر نقوش مصور همه ازین جنس اند + مخواه دیدهٔ بینا خنک تن اعمی + دو گونه رنج و عذابست
جان مجنون را + بلای صحبت لیلی و فرقت لیلی + مخلص که در حضور و غیبت و در وصال و فرقت
از دوربینی و دوستی خود از دوست بسیار دوست خود رای زود دست نه و هشیار شو
تن دار خود آزرده است بمطالعهٔ منشور محبت که محمود خان آورد هم قرین شادی شد و هم قران
غم گشت شادی نخستین آنکه نظر این غریب خاکدان دنیا که نه دوست سزاوار دارد و
نه دشمن لائق بر خدمتگار مخصوص آن دوست بیگانه خوی که مرا چون من دوست ندارد
و من یک دیدن او بهزار جان خریدار افتاده غم اول آنکه بر زبان زمانه سازاد که تعلیم یافته
مکتب خانهٔ آن ذو فنون وقت ست گذشت که مرا محض از برای دلجوئی خاطر شما فرستاده اند
شادی دوم آنکه نظر بر نامهٔ دلکشائے که خاطر آرزومند آن بود واقع شد غم
دوم آنکه آتش مهاجرت از مشاهدهٔ آن اشتعال گرفت و خو کرده هجران را
بتازگے در شورش آورد شادی سوم آنکه خط روح پرور سرور افزا در آمد
و غم سوم آنکه مضامین مختلفه که منبع آن دوستی با اضطراب آمیخته است معلوم گشت اگرچه
از جنگ و صلح و دوستی متعارف روزگار فراترک شده سخن کرده اند اما چون سخن بتکلف
بوده اندوه افزا گشت شادی چهارم آنکه این قاصد و نامه باخبار مسرت آثار
آن حدود و از صحت ذات و توجه به سپاهی و اهتمام اشتغال داشتند

غم چهارم آنکه انحراف از توجه تسخیر قندهار و عزم جزم بصوب ناصواب ٹھٹه کرده اند شادی
پنجم آنکه اسباب فتح و فیروزی این یورش سرانجام شده غم پنجم آنکه بواسطهٔ بسیاری آب دریا
اندیشهٔ دیگر این امنیت دیر بحصول می انجامد شادی ششم آنکه بمجرد رسیدن محمود خان بخان ظم
رسیده بود که در عرضهٔ ضات باد شاهی معذرتی چند که در آئین اخلاص و روش عقیدت
مستحسن خرد پروران دوربین باشد نوشته و گفته باشد غم ششم آنکه درین باب بموقف
عرض مقدس چیزی نرسانیده بودند و مع هذا استیفاے اینحالت را از مخلصان خود
استدعا کرده ای ابوالفضل بس کن قصه خوان و افسانه گوی نیستی که تعداد شادے و
اندکار غم نمائی قطعه تو نقش نقشبندان راچه دانی + تو شکل پیکر جان راچه دانی + تو خود
می نشنوی بانگ دهل را + رموز سر سلطان راچه دانی + هر چند فطرت این حیران انجمن
هستی مشتاق رسیدن خط شما نیست لیکن اینقدر رسیدانم که خاطر مدارا لئے مدارا بود سے
فروش شما از نوشتن نامه و فرستادن پیغام بحجز مستی فراوان چگونه باز آمده بود عجب که بمقدمهٔ
قدسیه که در اصلاح احوال آن یگانهٔ روزگار گفته بودم بکار من مسکین معامله فهم برده اید
آن آنست که بخاطب خود میگفتم که مرا اندیشه که بود از اخلاص وافر شما بود که مبادا انکاران
نموده در مراعات خواطر فرستادن و فرستادن مردم خود اهمال نمایند و ضمیمهٔ آزردگی
طبیعت آنکه قرة العین دولت بیهزار ایرج را بگمان اسلام و ملاحظهٔ کفر نا پرسیده در
دراق خانه فرستاده اند هر چند کفر نفس الامرے داشته باشد در مذهب بهمتی گنجایش
امثال این امور نیست نه میگویم که مرا دوست نمیدارے یا دوستی خود را که
بنسبت منست بسیار اعتقاد نداری این میگویم که در معامله دوستی در خور
نیک اندیشے من نیست فکیف که در برابر محبت من باشد و چون عالمیان را

بدشمنی انگلیس پرمیا بند محبت ناقصکات خود را اعظم اشیا خیال میکنند باری گذشت انچه
گذشت اکنون همگی فطرت جاه و اعتبار و فتح و نصرت و صحت و مسرت آن وحید الدهر را
از خدای مهربان مسالت مینماید و در لوازم دوستی از خود شرمنده نیست حضور و غیبت یکسان
چون گویم که دروغ گفته باشم چه بسا خوبیهای آن یگانهٔ محبت در غیبت گفته میشود که در حضور
مذکور نبود که مبادا از عونتی بخاطر راه یابد الحمد لله که توجه باطنی و ظاهری حضرت خدایگانی
بدرجهٔ اعلی ست تخمی ازین گرم تر و نیاز مندتر و زود تر عرائض فرستند که شجاعت
و دانش و هجوم عوام و التجای مردم مردانه و فراهم آمدن اسباب بنوی مست کن
آدمی ست بیت اصل تمیز ست اندر آدمی + تا فزونی را بداند از کمی + الله تعالی توفیق
محاسبه و شکستگی دل در فتوحات مقارن روزگار خجسته آثار آن یگانهٔ زمانه دارا و محمود خان
خدمتگار اخلاص گزین ست این بار باد نظری دیگر شد توقعات او اختیاری نبود در گفتار
و کردار از و راضی ام والسلام در مهر ماه سنه سی و شش نوشته شد بخانخانان فرد
گر غمی آید گلوی او بگیر + داد او بستان و میر داد باش + از مطالعهٔ نسخهٔ جامعهٔ کونیهٔ آلهیه
مسرت پیرای خاطر خرده دان بوده از نقوش نا ملائم که صفحهٔ جهان از آن گریز ندارد الحق
از اسباب والای ایزد شناسی و از امور دریافت اسرار عبودیت ست وسعت سرای
دل و دوربین آن معشوق سرافراز و آن عاشق برخوردار من که جز عاشقی من و معشوقی کونین
را سزاوار نیست تنگی چه معنی دارد که گنجایی هم پذیر نسازد چه دوست دوربین من اگر از کید حسد
اخوان دنیا میگوید آن خود در روز بازار مردمی شیوع داشت و بزرگان صورت بر هیقانی
آن پی برده بزم عیش خود را منغص نساخته اند تا به پیشوایان معنی چه رسد ام وزخود که حال او
معلوم ست حاشا که گردی بر دامن حوصلهٔ جهان پیمای خاطر محبوب نشیند و اگر

از یکرنگ نبودن فرمانروای زمان و زمین میفرمایند خود این معنی باعث ظهور عیار اخلاص درست که سود و زیان را دران گنجایش نیست میشود و در راه معامله با فرمانروای حقیقی مسلوک داشته هزاران مقاصد صوری و معنوی را دام گسترده میگردد و اگر از جدائی صوری دوستان عرفی و آشنایان ظاهری که از اسباب انتظام مهمات صوری اند در تعب اند خود بغایت عجب ست که این معنی اگر بموجب شکرگذاری نباشد باعث کلفت کارشناسان درگاه ایزدی چون تواند شد و اگر از دوری صوری دوست حقیقی آزرده دل اند خود از کم فکری و بیجا بسکی تواند بود چه محبت حقیقی روی هجران نه بیند و مفارقت ظاهری موجب اختلال احوال نشود چه در منزل الهیت که محل نزول مودت تحقیقی ست غم و غصه نمیباشد پس ای دوستدار پر حوصله کم حوصله بسیار بردار کم بردار من امروز آن روز است که شما از خود بهره ور بوده به بدرقهٔ خرد والا و بتائید همت دست غم و غصه را بخود راه نداده تمشیت مهمات مرجوعه را سرانجام نموده داغ به پیشانی بزرگان جهان نهاده بهجت آرای خاطر دوستان حقیقی گردند چون از نامهٔ عطوفت پیشانی بزرگ جهان را گرد آلوده یافته دل بدرد آمده کلمهٔ چند نوشت در عمل آوردن آن یادداشتها کوشش فرمایند که آنها بتدریج میوهٔ گوارا بار میدهد از احوال خود چه نویسد بعد الحمد که نفس اماره خیلی در پی راه نفس مطمئنه تگ و دو دارد و طبیعت عنصری که از کور باطنی از در و صوری در نالش ست امید که چون صلح کل در میانست از نالش باز آمده بصحت گراید اشعار منتخبه که در بیاض علیحده رقم پذیر شده بود و انتخاب حدیقه و آنچه بعد ازان منتخب شده باشد نویسانیده بجا فرستند و بعد ازان آنچه شود چیز و چیز و بفرستادن آن همائی دل ناتوان فرح مایند قرة العین دولت و سعادت و مسرت میرزا ایرج و داراب قارن خوردار صوت و معنی شوند وقت آن نیامده است که ایشان را رخصت فرموده در ظل حمایت الطاف ایزدی که کافل مهمات ایشان ست

دارند و میخواهم که همواره از رسمیات و حقیقیات ایشان را که شمار روزی بگذرد منصوب یکی
حاشیه گردان بساط عزت نوشته میفرستاده باشند زیاده چه نویسد بجانجانان باعی
دل با تو دهم زغم بد ایشان را + وز تو ببرم ستیزهٔ ایشان را + در عمر من اندر سر و کار تو
شود + مهر تو بمیراث دهم خویشان را + بخاطر قدسی نژاد حقیقت اساس ایشان چه حاجت
بگویم بخاطر آلوده شناسا مزاج نادرست روزگاران معدن نیکذاتی باید که نگذرد و بلکه در
صد هزار فرسخی این چمن همیشه بهار هم عبور نشود که در حرف معامله خلافی بخاطر حق گذار من
راه یابد تکلیف در داستان دوستی سخن از عالم ناراستی بر زبان حق گوی من به نیت مدارا
هم بگذرد چه جای آنکه مقدمات قدسیهٔ صداقت و انگاه بآن درازی سخن و این همه امتداد
ان از مثل منی که در ترازوی انصاف و قدردانی او جمیع اشرار روزگار وزنی پیدا کرده
از جهات شتی و طرق مختلف از مغتنمات روزگار اند نابسوده دست و دل خاطر بر زبان
هرزه گوی دهد اما چه توان کرد که مخاطب من نظارگی جمال خود نیست و طبیعت او را انس
بجوم بد معاملگان فرصت مشورتی یا وقت شنیدن نصیحتی از فطرت بلند
خود نیست بیت تو یوسف معنی را در چاه بلا دیدی + او را به شهنشاهی در مصر
تجا دیدی + بعد الحمد که بعد از نیامدن مفاوضات گرامی که یاد از فراموشی میدارد و بعد
از رسیدن قوافل خطوط که نقوش پیشانی آنها گره آلوده بدگمانی و نافهمیدگی بود در قیمهٔ کرمیه
را اگر در خور محبت این کس نباشد باندازهٔ قدر نامناسب روزگار ناسازگار نبود رسید
بمقتضای بشریت طبیعت ملول مسرت آرا گشت و فطرت همیشه خرسند
کن از کوتهی حوصله دست نوازش بر سر دوش خود کشید بیت شب غمهای
من چون شد بصبح شادی آبستن + شود سامان نقب من همه بر گنج شایانی +

ای عزیز از تلخگوییهای من همیشه مسرور بوده غم را بخاطر راه ندهند و اگر در بعضی فرامین حسب الحکم

که آنهم جز صورتی ندارد حرفی چند درشت غم آور نویسد گلشن خاطر خود را در عین بهار خزان

نباید ساخت او بدگمان نشد و در باب خالصه ساختن پرگنه و معامله بقایا و آنچه عوض آن

جونپور گرفته اند اینهمه سخن دراز نبایست کرد که این طرز طائفه دیگر است و شما از طبقه دیگر

فرو از جان و دل گوید کسی چنین سخن جانانه + از سیم و زر گوید کسی بیش چنان اسکندرے

شکر که این عبارات بجنس مسموع نشد و بد و کلمه مناسب ادا شد هزاران شکر که نسائم فتح

و فیروزی وزیدن گرفت امید که عنقریب آن ولایت مفتوح شود زنهار که عزم قندهار

در فتح ته در زمان دیگر نیندازد که بس وقت میگذرد و نهایت جمعی دیگر که درین اردو بیکار

طلبند و استدعای اینخدمت کرده ته را بجاگیر خود قبول کرد و این کس را تجربه کار هزار

ساله دانسته اگر این حرف را گوش می کنید ممکن که کاری شود بخشی الملکی نظام الدین احمد

مجد و از حسن سلوک که با یشان میکند در نزهتگاه خاطر خانه دلپذیر بهم رسانده است

دولت خان لودی را چه شده است که در محافظت آداب آشنائی با عقل خداداد مشورت

نمیکند اگر خرد دوربین ندارد نمیداند که بازار سود و زیان است اگر چشم معنی نمی بیند

بچشم ظاهر بین چه شد شانزدهم صفر سنه نهصد و نود و هشت در نواحی جلال آباد نگارش

یافت بخانخانان قطعه ذات من نقش خیال خوش تست + من مگر خود صفت ذات

توام + نقش واندیشه من جمله زتست + گوئی الفاظ و عبارات توام + طبیعت عنصری

با نیروی محبت صمیمی بر کار فرمایان جهان دل استیلا یافته میخواست که من فراخ حوصله

را در شرح شدائد دوری و تفصیل فرط شوق تنگ خاطر ساخته بوسعت آباد

سخن اندازد تا نفسے چند بکام دل برآرد و لله الحمد که سلطان فطرت برپرورده خاص خود

نظر فرموده حمایت پدرانه خواهیم داد و رعایت بادشاهانه نمایم که من مغلوب طبیعت و محبت
را غالب مطلق ساخته با طبیعت لجاج آرای و محبت الحاح پیرای مقرر ساخت که حکایت
اشتیاق و شکایت فراق را بعد از استماع فتح قندهار که مقدمه فتح ملک ایران ست در میان
آرد اکنون همگی همت صرف بر آمد کاری که پیش نهاد همت والا نهمت بزرگ جهان و خیر اندیش
زمان و دوستدار انست نموده حرفی چند می نویسد امید که خرد دوربین بسمع شریف رسانند
سود اگر زر طلب و سپاهی کهنه عمل روزگذاران بستند تا دانم که خاطر شما هم تهته را بر همه
قندهار ترجیح داده است تا دران باب اشباع سخن ننمایم اما اندیشه که دارم از
همرهان کوته نظر زر بناموس خرست که مبادا بمقدمات ولا دیر خاطر پر مشغله
محبوب مزاج مرا باین وادی آرند حال قندهار و قندهاریان از اخبار ثقات مجددا
بوضوح پیوسته باشد دران چه شرح دهد حاصل سخن آنست که قندهار را همه وقت بسهولت
توان گرفت بخلاف تهته باید زمینداران میانه ولایت را از بلوچ و افغان بزبان دلاسا
و دست عطا از خود کرده ضمیمه لشکر فیروزی اثر ساخت و وقت فرصت را غنیمت شمرده
بچستی و چالاکی اعتماد بعروة الوثقای عنایت ایزدی نموده متوجه قندهار شد و چندان
دل نگرانی بمردم کومکی نداشت اگرچه اکثر مردم ملحق خواهند شد اما روش کار آن باشد که در
داد و دهش کوشش خواهند نمود که ناموس در گرو اهتمامات و بردباری و هوشیاری را دوستدار
یمین و یسار خود خواهند ساخت و مذاکره مجلس شما ظفرنامه و شاه نامه و چنگیز نامه باید که باشد نه
اخلاق ناصری و مکتوبات شیخ شرف منیری و خاقانی و حدیقه که آن گفتگوی تجرد است و ما تعلقیان
بزم کثرت که آنرا میخوانیم از خدائع نفس اماره است که در راه ما گو ظلمانی نتوانست کند چاه فرا
ترتیب داد که خود باز دران افتد در خلوت زاری و تضرع بدرگاه ایزدی لازم شبا روزی

۱۲ آنکس که خود نازنده است دران افتد اش وغیره

شمر و نشاط مفرط را از محرمات دائمی دانسته دریوزه از دلها کردن و گرد خاطرها گشتن اثر
گرد هنگامه زرکان آراستن و دل تاجیگان نگاه داشتن شعار خود سازد و شیلان وا فرکشیدن
و پایهٔ کیفیت آن را بر کمیت او افزودن عادت کردن و خلوت کم نشستن طریق مستمر باشد
تا باین زیست نشست کارهای کلان برآمده خیر شود و دو تنخان ملازم نیک ست
بالفعل و چیز زود باید کرد دهند و شایت را از وکم ساخت و وقار در وا فزود جانی بیگ
را تعلیم بزرگ منشی باید کرد که بس جوان کار آمدنی ست ملا تقیا را در دعوی صلح کل استوار
فرموده مرضیات خاطر رابی حجاب باید تعلیم کرد تا پیوسته بگشاده پیشانی بهمراهی چندی
از بزرگان معتبر در بار عام نشسته مقاصد و مطالب مردم را میوشته باشد و در وقت
می رسانیده باشد ملا شکیبی را از روستا بشهر آورد که هم بکار بزم آید و هم در رزم
مهر خاموشی بر طاعتان اهل شقاوت نهد زبان محبت نگار که ترجمانی دل و دستد
مقرر ست از سخن کردن سیری ندارد اما چه کنم که ناتوانی هنوز بر بستر افتاده دارد
بعد الشکرنامه که مصحوب کس برادر گرامی حکیم همام فرستاده بودند رسید اول
از رسیدن و پس از آن از دیدن و بعد از آن از فهمیدن آن خاطر گل گل شگفت
علی الخصوص استقبال نمودن و رسیدن ترکمانان از جانب قندهار و
عزم جزم آن بزرگ دانش بصوب ایران سرمایهٔ صد گونه شادی شد الله تعالی همیشه
آن گوهر والای بزرگی را در تمشیت مهمات عظیمه سربلند دارد عزیز من درین یورش
که پیش آمده است ناموس و نام بلند بزر خریده میشود امید که قرض ده پانزده و
بیست کرده درین شرا کوشش بلیغ خواهند نمود و یقین که زر مستتبع نام بلندست و خواهی
نخواهی چون اقبال حلقه بر در حیا نچه علف کشاورز را فطرت بلند و همت والا

ناصح و ندیم و ہمدم و ہمخوابۂ شما باد العاقبة بالخیر زیادہ چہ نویسد بخانخانان قطعہ

دل معشوق شوریدست برمن + وزان شورش جہان را سوخت خرمن + وہان بربستہ

گوش فہم بست ست + مگو چیزیکہ می ناید بگفتن + از مطالعۂ مفاوضہ انس آزردہ خاطر

شد چہ از پیشانی الفاظ و حروف دلتنگی آن رموز دان شورستان دنیا دریافت

الله تعالی غم و غصہ را پیرامون خاطر آن نکتہ سنج در ین راہ ندہاد و نیز دانست کہ

از ہرزہ گوئیہای من دوستدار کہ فرط دوستی از نہانخانۂ خموشی بہ بارگاہ گفت

آوردہ است ملول دل بودہ اند چنانچہ بایما اکتفا نکردہ استدعای نوشتہای مہربانانہ فرمودہ اند

ای بزرگ زمانہ مہربانی نہ آنست کہ مثل زنان یا مانند شعرا یا طرز ندما یا دوش

و درویان دنیا مکاتبات خود را بمقدمات خوش آمد و مقالات ثنا آراستہ اسباب

غفلت و ابواب مستی آمادہ سازد حاشا کہ خاطر نکتہ دان من کہ در گلشن فہمیدگی

طراوت بخش رنگ افزای بوی آوران مرز و بوم شتا ز من خیرخواہ دوستدار چنین

طمع داشتہ باشد و آن خیال دیگر کہ بیکان کوی اہلیت روا ندارم بآن مقتدای

کارخانۂ اہلیت چگونہ تجویز نمایم کہ بر ضمیر مہر گزین رسیدہ باشد کہ مقصود نویسندہ آزار

رساندن خاطر ہمیشہ گلشن آن معدن نیکوئی باشد بلکہ مہربانی حقیقی آنست کہ برآمد کار و بار خود

را منظور نداشتہ حقی چند تلخ نما شیرین اثر در موقف ادا در آید مرا بس کار دشوار

پیش آمدہ است اگر گنج دوستی کہ در معمورۂ دلست و بجہت گم کردن بخرابہ نشان

دادہ اند از ہجوم عوام و ازدحام مہام غبار بی تمیزی نگذارد کہ بنظر مبصران روزگار در آید

حرف محبت و کجہتی کہ بر زبان دادہ اند گفتگوی صداقت کہ بعلم و نفتارہ

درمیان افتادہ است آن را چہ باید کرد محب جاہ نیستم و عاشق مال نی

علاج دوستی کہ سابق ازین زبان زد خلائق شدہ است حکیم ۱۲ اس ھ راہ غلط کردہ ۱۲

که به پیشه سالار جهان روباه بازی نمایم در دروغگوی هرزه سرای نیستم که بی تقریب چنین بیهوده
گویا شوم دیوانه نیستم که سخن بے قصد ادا شود و از شمائل معاملت و جلائل محبت که دریافت
آن بخاطر فارغ هوش آرای حواله یافته است برطرف شاید که تیره رایان عیب بین درین
کس بقدر راستی و مردانگی فهمیده باشند مرا چه پیش آمده باشد که نگهبانی حرف سرائی خود نکنم و
آری که گفته ام پاس آن ندارم و از خیرخواهی آن منبع خوبیها باز آمده در مقام آزردگی شوم
حاشا ثم حاشا بیت گر گویم زان بلغزد پای تو + ور نگویم هیچ از ان ای وای تو +
ای برادر عزیز هرگاه خیرخواهی همگنان پیش نهاد همت باشد شما که با صاحب فراوان اخلاص
وارید و به نیکذاتی و قدردانی موصوف اید و با صد خوبی دیگر این حیران انجمن هستی را
دوست میدارید اگر اندازهٔ نیک سگالی را بمقیاس عقل دوربین خود گرفته کار دوستان
یکجهت را بر طبیعت خوش آمد دوست بے فکر حواله نماید گنجایش دارد ولے قرة العین
وجود و ای مسرت الصدر اهل شهود سوگند که کار نادانان کوی نا اهلیست چه خورم که
درین نشاء تعلق بحسب سرنوشت آسمانی بدو کس رابطهٔ محبت پدید آمد دل از فروغ آن
نورانی شد و زبان نگارین گشت اندوه جدائی فراخ حوصله بلند بر داشت یار اول ابوالفتح
آن قدر بود که مرا وقت فرصت نصیحت گفتن یار دوم که دیر بما نا دشود ولیکن چه کنم که
دوستیهاے مرا خواهی نخواهی بگفت و گو وادرد بعد الحمد آزردگے که از والا مکتوب رو
داده بود بی آنکه رنجهٔ معذرت گرد عقل دور اندیش معالجه من کرد و مرا خرسند ساخت
و از شما راضے گرداند تفصیل آن چه کنم که دور و دراز ست الله تعالے شما را خرسند دارد
بجانخانان بیت اے خواجه سلام لک درزحمت ما چونے + اے معدن
زیبائی واے کان وفا چونے + بے شائبه تکلف خاطر از دورے آزرده است

وفتح ونصرت ومسرت شمارا خواهند دبیت مارا یارا غم تو هر شب همچو ابصغر اخوا بست

وانکه از بی توجهی حضرت ظل آلهی نگاشته اند وسخن دراز کرده چگویم که چه کرده اند والله

بالله هیچ همواره بخوبی وبزرگی واخلاص مذکور خلوت وجلوت اند هرگز حکم نبود که

که در هر فرمان حتی فرمان اعتراض بی یار وفادار نویسند وخدمت اعظم خان راک

تازیانه کار شما ساخته بودند اینهمه ازجای نمی باید رفت ودر امثال این اعتراضات که

جز صورتی بیش نیست سخن دراز نگرد زنهار صد هزار زنهار برای چه از اعتراض گونها در هم شد

اگر اخلاص وافر از هجوم مشاغل پوشیده گشت عقل دور اندیش کجا شد واگر خود دلمه این

دقیقه نمیرسید چرا بنوشتها متنبه نمیشوید گذشت انچه گذشت برای خاطر آن دوست هیچ چیز

خرسند شو سوگند دوست میخورم که اینجا هیچ قضیه نیست ومشرب عذب شاهنشاهی

در کمال صفاست محاسبهٔ دائمی وتحسین فطرت ونکوهش طبیعت ودریافت مدارج

معامله وشناخت پایهای مراتب روزی بادلست وچهارم آبان سال سی وشش بنگارش

یافت بخانخانان عزیمت سفر ورخصت بادشاهی ومنزل نوجون فتح قندهار وتهته و

غیر آن خجسته ومبارکباد خیال نکنند که دل دوستدار شمار الحظه از احوال خیر مآل ذهول

واقع شود والله تعالی از عمر وآبرو وبردباری وفراخی حوصله برخوردار گرداناد از دوری

دوستان زن طبیعت که نظر بر مقصود خود انداخته از جای آزرده باشند متالم نشوند و

بخرسندی دوستان دوربین مردانه که آبروی دوست وبرآمد مهم صاحب را مرهم جراحت

هجران زده ساخته متوسل درگاه ایزدی اند نفس ناطقهٔ گرامی را مهانی کنند دالوتی بطبیعت

مرحوم که نیک از بد نداند فرستند اگرچه میدانم که با بخت بیدار خرد پیش بین دارند اما دل محبت گزین

بیتابانه مینویسد که درین یورش بکار دارند آدل آنکه زاری دل ودامن شب را چون غذای هر روزه

وانسته تخلف نورزند دوم در تخیل صحیح فتح آینده وتعقل آزادگی حال پاسبانی دل نموده

نگذارند که بشادی در آید که دولت ونصرت در کنار خاطر اند وتمکین می نهند سوم عطوفت

را بر غضب والی ساخته باندک چیز در شورش نیایند چهارم جمیع همراهان را بالفنون شیوه

سهر گرم دارند من که سر حرف زدن کومین نداشتم محبت بگفتگو در آورد العاقبة بالخیر بجانخانان

نظم ای التماس تو جواب هر سوال + مشکل از وی حل شده بی قیل وقال + آزموده من هزاران

بار بیش + بی تو الم شیرین نیاید عیش خویش + کی باشد که نقاب مهاجرت برداشته شود

که از نامحرمیت خامه وناهلیت نامه ونا امینی شاهراه سخن ونامؤتمنی پیغام گزاران معامله

جای اکنون هیچ بمراد دل چه که حرفی بمذاق عرف که از فروغ صدق بهائی داشته باشد از

مکمن بطون بمنصه ظهور نتوان آورد واگر نه کلمه چند نوشتمی ومقدمه دو سه در میان آوردمی

که مخاطب من مطلع بر آن از باده بهجت افزای میان تهی فارغ شده خوشوقت گشتی

اکنون که باین حالت سر سخن گزاری ندارم خود چه توان نوشت بهر حال دل شوریده را

بهیچ تسلی داده مینویسد که معاطفه نامی که اگر امثال این مقدمات را در مکاتیب آشنایان

روزگار مذکور نساختندی هر چند که بعد از فراموشی بسیار آمده بود سجل محبت نام نهادمی

رسید بیت تو آن نه که دل از صحبت تو برگیرم + وگر ملول شوی دلبر دگر گیرم + اگر چه

رسیدن این نامه خرسندی نه بخشید واز دیدن آن خوشحالی دست نداد اما بهر وضع سبکبارتر

شدم فرمان معاتبت را امتثال نموده جواب آنرا بخجالت وتقصیر وبر طرف ساختن

ما به الاعتراض تسلی روزگار شورش یافته خواهند کرد بارها مذکور شده که روش دلهای

که درین سلک وانسته اید چرا از دست داده امر که مورث شورش در خانه باشد بر ملا گردد

اگر از دیدن جاه ومستی اعتبار مروت چندین ساله گذاشتن مصلحت دیده بود دید برای چه بر زبانی

کس با آن ذو فنون وقت شریک نیست و وسه سخن بصاحب نکته سنج دقیقه یاب مهربان
نگفتند اگرچه از طرز خواندن عرضداشتی که درباب گرانی مزاج اقدس نوشته بودند آن آزردگی صاحب
قدردان و دوربین ما از هزار دیکی آمده اما آن باریک بین آن یکی را هزار دانسته در اصلاح آن
کوشند دوم رمضان سنه نهصد و نود در دار الخلافه لاهور مرقوم شد بخانخانان الله تعالی
در لوازم نشار تعلق استوار داشته بیش از تمامی لوازم این کار اندیشه تجرد و خلل انداز این انتظام
نگرداناد عتاب و خطاب و مباسطت و ملاعبت در نزهتگاه طبیعت بغیر از ایشان نیست
و مجالست روحانی و مطارحت معنوی در گلشن همیشه بهار فطرت هم بی آن خلاصه
خاندان دریافت نی لیکن طریق مکاتیب را از رسمیات دانسته عمداً از آن تقاعد مینماید و منتظر
و مترصد مراسلات معنوی که بزبان فعل ادا باید میباشد و از آنجا که قحط سال مردمیست
اهلیت ذاتی چه که سوداگری آدمیانه را هم آغوش عنقا نشان میدهند و آنکس بحسب سرنوشت
در معرکهٔ این آدمیان جیهم قبله افتاده است قطع نظر از آنکه صفا و صفات
روحانی پرتو ظهور دهد وجود معنی رس ایشان را از مغتنمات عظمی میداند و در معاونت صوری
و معنوی بی اختیار است هزاران شکر که درین کار شگرف طبیعت با فطرت یاوری داده است
ششم جمادی الاول میرزا علی بها در رقیمه مسرت افزای غم آور رسانیده و خاطر را که در بردن
شادی و غم بسته بود در عین اندوه یافت چه عزیمت آمدن نه موافق مضمون فرمان همایون است
و نه لائق فطرت و دریافت ایشان و هرگاه آن منشور عاطفت در معنی تحریص بر آن خدمت بوده
طلب از محتملات عبارت و اشارت دانستن را چه نام توان نهاد اکنون عزیز من بهیچ وجه
داعیهٔ آمدن را بخاطر دقیقه یاب خود راه ندهند که این توقف یکسال که در حدود دار الخلافه آگره
واقع شد نه مرضی خاطر بود و توجه والای شاهنشاهی را در فتح دکن عظیم دانسته زیاده درین باب

سخن بکنند و سرگرم خدمت باشند و کشایش آن ملک را که قابو بهتر ازین نباشد چون بار بهای
دیگر از دست ندهند فیروزمندی صوری و معنوی قرین روزگار فرخنده آثار آن یگانه دودمان
فطرت باد بخانمانان چاره اندوه از بیرون مطلبی و علاج آن در دل تست داروی
درد در پیش تست و تو از دیگران طمع داری نصیحت گر تو خرد و ربین تست و تو بدر یوزه
گرد بگرد مردم می تنی این سنگ ضلالت بپای طلب آمده تیز روان عرصهٔ ارادت را اشبهر در سر آورد
شیخ عراقی میفرماید قطعه آفتاب اندرون خانهٔ ما + در بدر میرویم ذره مثال + گنج در آستین و
می گردیم + گرد هر کوی بهر یک مثقال + این تنها رهروان عرصهٔ صحرای دلکشای
معنی را پیش آمده بلکه کوه نوردان گریوه صورت را نیز پیش آمده که از حال خود غافل مانده
چشم طمع در مال دیگران دوخته اند خانهٔ خود را جاروب نکرده خیال نقاشی کاروان
دارند و به موجود قناعت نکرده حریص معدوم اند دوختهٔ خود را ندیده در گرد آوردهٔ مردم
دل بسته اند نفس اماره را که راهزن دائمی و کیسه بر قدیمی و دشمن جانی ست دوست
صادق انگاشته غیر را که سعی او در نیک و بد اثر ندارد و دشمن قوی دانسته با خود در
صلح و با جهانیان هنگامهٔ رزم آراسته اند کجروشی و سرگردانی خود را اگر نیک کاوی شعبه خانه
دنیاست بر اجرام فلکی و اجسام علوی مے نهد و برادران بنی نوع خود را معد و مید او
و الا چون سباع و بهائم در هم آویخته در ریختن آبروی یکدیگرست تا بخون چه رسد حاشا
که سباع و بهائم از هزار ان یکی در همجنسان خود این ناخوشی که آدمی از تبه رائی و سیه درونی
میکند بر خود می پسندد و اگر بر جهانیان این حقیقت ظاهر شدے هر آینه به نقد دشمنان
معامله نافهم ابلهے که از بیعقلی در گرو انتقام اند براحت افتاده کوشش بی اثر نکردی و تهمت
فاعلی بر خود ننهادی و چون دل بخصت این مکنون تعینی دارد که از خلوتسرای خاطر بمعرکهٔ قلم

وسیاهی وکاغذ درآرد برای هدایت عالیان از نوکر وآقا وفقیر وغنی دو سه کلمه می نویسم

اول هموم خطائی که برگشت زار نوکر وزیده آنکه سررشته مسکینی وسعادت نعمی وپیش بینی و

خاطرداری وغمخواری که در زمان کم تعلقی داشت در هنگام هجوم دنیا ورجوع ابنای

روزگار میدارد ویکبارگی ورق گردانیده چون گویم آن نامهٔ اعمال حسنه را اشتر شروع

دربدمستی کرده توقع دیگر برکوبین تواضع ونیازمندی از جهان چشم میدارد وتا کار از چه را

بجائی میرسد که حبل المتین اخلاص گسسته میگردد وبا ولی نعمت وصاحب خود تغیر ردش

میکنند چه در اطوار خدمت وچه در اوضاع اطاعت چه در ملا وچه در خلا از رفته رفته

بجائی میرسد که بدست خود در گرداب هلاکت محقق میشود وهرگاه نوکر که خمار احتیاج همیشه

در سر دارد بر شیشهٔ بادهٔ خودکامی وشقی ازان بدمست گشته چه عربده ها مینماید اگر صاحب

باچندین اسباب مستی سرشورش داشته باشد چه دور باشد ولهذا اگر صاحبان برکشیده ها

خود را بهمان نظر خردی که در مبادی احوال دیده اند منظور داشته نگاهداشت اعتبار خود

نمیفرمایند آن تنگ حوصلها که در بند سود وزیان خود در معنی سوداگری حرف اخلاص

برزبان صورت بکار دارند از دید این حالت کور باطن گشته شود خود را در زیان خود می انگارند

ودر اندیشهای تباه افتاده پامال حوادث میگردند واین کم خردان بهمت توقع تواضعات

بیجابی از صاحب خود داشته در گوخسران فرو میمانند تاریخ سوم شهر ذیحجه در سال هزار

نگارش یافت بخانخانان بیت همی ندانم چاره فراق ونیست عجب + که هیچ زیرک خود

کرده راند اندچار + لیکن ایزد بیچون درچاره گریست اگر روزی چند بظاهر دوستان

حقیقی را در گدازش هجران میدارد اما در معنی اسباب دوام مواصلت سرانجام میدهد

الله تعالی بزودی محنت دوری سپری گرداناد که نه تاب بیان شدید جدائی دارد نه صبر

خاموشیدن جانشا اگر بیان توانستمی کرد کی بر زبان آمدی که نه درخور حوصله و استعداد مستمعان زمانه است و نه خاطر مشغول بسیار دوست آن مستعد خطاب سر سخن شنیدن دارد از جوشش بصبری حرفی چند تراوش میکند قطعه ز دوست دورم ازین زار ترچه باشد حال + ز یار فردم ازین صعبتر چه باشد کار + میان آتش و آب اندرون گرفتارم + که جا آتش گاه ست و دیده دریابار + شکر ایزد را که مژده وصال رسید و خاطر را از بار گران رهانید یعنی در بست و سوم صفر ختم الله بالخیر و الظفر گرامی قاصد رسید و مفاوضه که طراوت بخش دل پژمرده و نضارت ده خاطر افسرده بود در عین راه آورد که مرزا جانی بیگ بمقتضای سعادت ذاتی و بخت بلندی و دولتمندی آمده دید و در استعداد روا شدن ست چگویم که چه خوشحالی رو داد کو قدرت گفتار و کجا قوت نوشتن و باین فرصت تا یافت تا بندی از مسرات خود باز نمایم اشعار وقت آنست که یاران طرب از سر گیرند + طره شب ز رخ روز همی برگیرند + مطربان تازه و ندیمان را آوازه دهند + تا سماع خوش و عیشی بنوا بر گیرند + الحمد لله که ازان یگانه زمانه هم آثار حوصله عالی ظاهر شد که چندین مشاق و انواع محن که ازان باز که هندوستان مفتوح گشته چنین واقع نشده بود تاب آورده در ارتفاع مدارج کمال کوشیدند و هم انوار شجاعت که بهترین سجایای ذاتیه است از لمعان سیوف بارقه آن اقبال مند روشن گشت که نبردهای مرد آزمای فرموده مظفر و منصور گشتند و هم فنون ابیر صا آن یگانه زمان بر خرد و بزرگ و دوست و دشمن پیدا آمده مراتب دانشوری خاطرنشان ظاهر بینان شد و هم مراسم مردمی و لوازم فتوت در پایه اعلی منصه بروز جلوه گر آمد چنانچه دلا بدست آوردند و نوکر خوب بهم رسانیدند و با چندین پیکار طرح دوستی نفس الامری انداختند مقدسان عالم علوی را آفرین گر خود گردانیدند آری محبوب دلها گشتن مفت و بی تقریب نمیباشد

اکنون برحسب مدعا فرمان عالیشان شرف نفاذ یافت بنگوئی فروش نسیم که دران باب
شرح دهم اکنون هرچند زودتر مرزا را بملازمت آورند سودمندتر و بهتر خواهد بود زیاده چه
نویسد که وقت تنگ و قاصد مستعجل و خاطر در شورش الله تعالی در باده کامروائی هوش
افزای نصیب گردانیده در محاسبه روزنامچه احوال خود سرگرم تر گرداناد والله بس
ما بقی هوس دوازدهم آذرماه الهی سنه سی و هفتم این دو کلمه برسم استعجال نگارش یافت
بخانخانان شعر بحق آنکه بجز تو کسی گزیده ایم + که در فراق تو یک لحظه آرمیده ایم +
من خود مدتیست که درین تکاپویم که حرف دوستی و قصه اشتیاق و حدیث محنت
دوری بر زبان نرود آن را بر زبان معامله واگذارد و اما چه توان کرد مصرع
می تراود حکیم انچه در آوند من ست + والحق از انجا که دوربینی و معامله دانی و بغور کار رسیدن
شیمه ایشانست و میدانند که آن متاع چرب زبانان خراب باطن شوریده خاطر نیست
ازین تراوش بی اختیارانه آزردگی به خاطر راه نیابد اما حقیقت کار آنست که
صفیر قلم و ضمیر کاغذ و هرزه درائی زبان عنصری را در بارگاه محبت گذار نیست و هرچند
این جنس بدیع بوسائط سمت ظهور یابد جلباب خفا و نقاب استتار بیشتر پوشد و سوی اگر
قلاب اندوده فروش که ملتزم این پیرایه شود از خرافت یا ابلهی طرازیست که عیب آنرا
نادانسته داننماید هرچند میخواهم که بدو کلمه اختصار رود اما شره سخن گفتن بآن دانش پسند
دوربین خویش بیتاب داشته بدراز نفسی موصوف دارد و ذلک من فنون النفس الامارة آمدیم
برسر گزارش بعضی معاملات اول انچه از احکام مقدس بود فرمان درست کرده فرستاده شد
و حکیم عین الملک نیز درین نزدیکی روانهٔ آن حدود ست و انچه درباب منشور
مقدسه که با ایران و توران شرف نفاذ یابد رقمزدهٔ کلک تحقیق شده بود

بی شائبه تکلف انچه این حیران مطمئن اندیشیده بود اگرچه در عبارت ولفظ بقدر تفاوت
داشت در معنی یکی بود بجا نخانان منت خدای را عز وجل که بتدبیرات شایسته و زروو
بایسته ایشان کار شگرف باتمام رسید شکر شادی دل آن یگانه زمانه کنم یا سپاس سبکباری
دوش سنگین غود نمائیم آری کسی را که نیت درست است کارش به بهترین وجوه بانجام میرسد
چه حاجت که من مداحی کاری را که بر وضیع وشریف حسن آن پیدا باشد آماده شوم اگرچه
جمعی از خود آرایان تیره رای بطرز دیگر فهمیده یا بروش دیگر فهمانیده بودند اما کلمات باطل اساس
حق نشناس چون شعله خس بقای ندارد و همان بی بقائی او جزای کافی ست چرا بهرزه درین
باب حرف سرائی نمایم وخود را بعقده و دل بهیچ مضطرب شو مخاطب شریف الذات خود را
بنسیه در اضطراب اندازم عزیز من هرکاری را شکری قرار یافته نه قرار یافته مردگان
پوشیده استخوان قرار داد خرد والا که هرگز غیر و شکر امثال این خدمات لائقه که بچند بین
تگ ود و خبنگ وجدل ولفبون اسیر صائبه صورت میباید آنست که ترازوی انصاف محکم تر
بدست فطرت داده نگهبانی نفس زود فربه شو باید کرد که مبادا دست نوازش بر دوش خود
کشیده شوری انداز د الحمد لله که آن نونهال اقبال را راهی بمحاسبه ومحاربه نفس داده اند
وانچه از قسم شکایت نوشته میشود این ماجرای میان فطرت من و فطرت شماست والا
طبیعت من با طبیعت شما نهایت موافقت وخرسندی دارد وآنرا در وقت هجوم اندیشهای
صوری نخوانده میان فطرت وطبیعت جنگ نیند از نجم شهر ذیقعده سنه هزار نگارش یافت بجا نخانان
امید که فیروزمندی صوری معنوی گشایش ظاهری باطنی قرین حال آن یگانه زمان گردد خاطر محبت آگین
را در همه امور متوجه خویش دانند شما را آنطور میخواهم که اگر هزار کس در حق کی بدی گویند وبد اندیشی
او را بنسبت آن خجسته صفات خاطر نشان کنند وفقه اخبار را که صدق وکذب طراز است

دریافته وقعی بران ننهند و مرتبه که صدق مظنون شده باشد گاه آن را بفاعل حقیقی
منسوب ساخته مسرت آرا شوند و گاه آن را بفراخی حوصله که از لوازم بزرگیست حواله کرده
نشاط را اساس ننهند تکلیف که بد اندیشی یکی بگفتهای واهی اهل نفاق باشد یا محض توهمی و تخیلی
که بزرگان دینی از مزاحمت آن خالی نباشند بهم رسد و اگر حرف درشت نگاشته قلم خیر اندیشی
شود آن را درشتی ندانند و آنچه بزعم کسی نصیحت و نیکوخواهی باشد درشت نمائی او را اگر در خاطر
جای دهند یکبارگی معاملهٔ خوش آمد گویان بهایهٔ رواج میرسد که دیگر راست اندیشان را
جای سخن نباشد دیگر عزیز من عنقریب ولایت وسیع دکن مفتوح خواهد شد در حوصله وسعت بخشند
و در سلوک مردم فراخی دهند و همهٔ نوکران خود را بیک طریق آشنائی کردن نکوهیده است تکلیف
که بیگانهها بنا احرار از دلهای صوبهای احتراز نموده در سلک ژنده پوشان در آمده اند درین باب
سخن بسیارست مخاطب کم و غریب تر آنکه مخاطب من همه وقت لایق این حرف سرائی نیست
روز آبان خرداد ماه سنه چهل بخانخانان ابوالفضل مستمند که از نوشتن نامه کاره و از فرستادن
قاصد متکره است و از گفتار تنگ آمده مشتاق کردارست از کم حوصلگی خود و فرط عطوفت
آن یگانه و بهر جز خفت در دمندی صوری خود را نمونتید چون مسرت خاطر خطیر آن گوهر والای
معدن فطرت منظورست از اندوه خواص و عوام روزگار نمی اندیشد الله تعالی نظر بر کنجشک
حوصلگی های اکرده بزرگ زادهٔ قدسی نهاد و مارا از خدمت نااهلانه این پیر عاجز معاف دارد
یا بدولتخانهٔ فنا رساند یا باوج تجرد برده خرسند دارد و درین چندگاه این بیت آن راه یافته سرگرم
و غالب آمده نفس اماره شیخ فرید الدین عطار قدس سره برغم نفس در دل میگذرد فرد هزار بار خم و کوزه
مرا هنوز تلخ مزاجم ز مرگ شیرین کار + هر گاه دل حیران را بجهت تحصیل کمال علاقهٔ بهشتی یافته خواهان
تجرد و خمول می بیند خاطر بو العجب را باین بیت حکیم سنائی سرخوش میدارد فرد آفرینش نثار

فرق تو شد + بر چنین چون خسان زر راه نثار + اگرچه مجملاً امید اند که عقل و دولت بخش دبخت
سعادت آور دارند مکاره جسمی را مانع نکوهش نفس و تحصیل کمال نداشته انفاس قدسیه را
در انچه لابد وقتست مصروف خواهند داشت اما مودت قصورای طالب تفصیل اقصی ست
در ربیع الاول سنه نهصد و نود و هفت وقتیکه از بیماری صحت یافته بود نگاشته بخانخانان
عاشق معشوق مزاج شما از معشوق عاشق مزاج خود گله چند دارد از عالم طبیعت که از ان
نه من در آزار و نه مخاطب من معذرت طلب آنکه قاصد شما خبر نمیرساند و میرزای طبیعت شما
موقوف آنکه قاصد ما آید تا خبر برد بارک الله دیر و زاز ین سه بیت آن راه یافته ملک
امیر خسرو محظوظ بودیم نظم باز گشادم به طبیبی دکان + مرهم دل دارم و داروی جان +
هر که دلش تنگ بیاید ز بند + دارو بخش وهم و سود مند + وانکه خوش آمد طلبد نیز هست +
لیک شکر خنده لب را نه بست + و این صبح که بیاد شما نشار باده دار و باین بیت عطار گاه
خم خم باده مینوشد و گاه پیاله پیاله شراب بیت آن یکی آبستن قاضی شده + وین بحیض تشنگی
راضی شده به ذوق وی و شوق امروز نگاشته آمد امید که نشا راین دو خم معنی سرگرم سازد
والسلام بخانخانان از زوجان بخش جهان آفرین بمقتضای فنون حکمت بالغه این حیران دبستان
آفرینش را که بزعم اکثری از نفوس ضروری الدفع ست و بگمان برخی از نفوس معطل ست سه ماه
و کسری ببستر عدم مرده بار بر فراز وجود آورده و در دفع ضعف و اعضای قوت ست امید که
این رجوع باعث اهتداد و هدایت شود و از آنجا که در هنگام شتافتن بمالک نیستی که مظنون شده بود
خاطر را تعلق باسباب دنیوی نبود و نفس ناطقه را بعضی امور که در زمان صحت بمطالعه معلوم نشده بود
و صد خار در پای طلب خلیده بعلم یقینی آن کمال یافت معلوم میشود که این باز گشت موجب حصول
مقاصد حقیقت شود و از شوق دیدار آن یگانهٔ روزگار چه نویسد که در شدائد اوقات که از عالم کون بسر رسید

خاطر را غیر از محبت ایشان گرفتاری نمی یافت چون تکلف درمیان نیست و اتصال معنوی
بر کمال نمیخواست که ازین ضعف کلمهٔ چند نویسد اما آثار المتقدمین خواجه عطا بیگ همواره از
احوال خیر میگرفت امداد خواهش او باعث این تحریر شد الله تعالی مسرت و نصرت قرین
احوال خیر مآل ایشان دارد غرهٔ شهر رجب قلمی شد بخانخانان چهاردهم آذر ماه الٰهی سنه
سی و شش والانامهٔ که بعد از وزیدن نسائم فتح و فیروزی و سرسبز شدن گلستان اقبال
و نصرت رقم زدهٔ کلک محبت شده بود بنظر اقدس خدیو جهان نگارندهٔ ملک معنی آرایندهٔ
جهان صورت که سالهای دراز عمارت بخش خرابهٔ روزگار باد رسید بنظر تحسین و استحسان
درآمده لوازم شکر ایزدی و مسرت تازه روی نمود اولیای دولت و اصفیای فطرت خرسند
و شادان گشتند فرد امروز روز شادی و امسال سال گل + نیکوست حال ما که نکو باد حال کل +
از آن باز که افراد انسانی در بازار حدوث و چهارسوی کون و مکان هنگامه آرای شده اند
ارباب عقیدت که باطن ایشان بنیات خیر آراسته و ظاهر ایشان با گاهی و آداب فاضله
پیراسته کنار آرزوی این گروه مقدس از مقصود تهی نبوده از انچه وجه همت علیای ایشان بود
باحسن وجه صورت اتمام یافته است آن منبع اخلاص و معدن نیکی را اگرچنین فتحها روی نموده چه
بدیع و چه بعید ست لیکن من نقب بر گنج غیر متناهی زده را که بر جواهر و لآلی که در حوصلهٔ آسمان
درنگنجد و در صدف روزگار درنیاید دست یافته است از چنین مقاصد جزئیه و مطالب محقره
کجا خرسندی میشود نمیگویم که طبیعت من خوشحال نشده این کالای شگرف را حقیر شمرده و یا سوداگر من که هر متاع
را نیکو فروشد نکوهش این کالا را بخاطر بیاورد یا از لوازم فروخت کما ینبغی نپرداخت لیکن این فطرت
بحر آشام استسقا شعار من بالائق خطاب خود حرفی چند میتابانه میزند فرد خمار بیحد من بحرها
همی طلبد + که نیست جان مرا رطلهای جام کفاف + بخانخانان بیت ای شادی جان

آفرینش + وی گوهر کان آفرینش + ایزد جان بخش جهان آرای نیکو داند که این حیران نظاره گی جمال جهان آرای ایشان ست اگر بفتح قندهار هم کامروای شادمانی شوید شمارا
نظارگی جمال جهان آرای ایشان ست اگر بفتح قندهار هم کامروای شادمانی شوند شما را
شناخته باشد امید که عنقریب ولایت را الا من ٹھٹھہ را از خس و خاشاک ورگار مصفی ساخته بنیت تسخیر
خراسان و فتح ایران زمین بدست آوردن قندهار را روز اول سفر فتح انجام خود دانست
اگر بسیار مشتاق نباشند که در حوصلهٔ گنجشک و زنگاری نگنجد از تدبیر آن غافل نبوده عرائض و لکتابی
بدرگاه معلی ارسال دارند و دوستان خیراندیش را باعمال نه باقوال مهمانی کنند و کامیاب گردانند
فرد هر لحظه و هر ساعت یک بهشتی نو آرد + شیرین تر و زیباتر از شیوهٔ پیشینش + و دو لنخان
را دوست میدارد نه برای آنکه او را نیکو ساخته است لیکن یک مرتبه تقلید شما میکند و یک مرتبه از
جهت فرط اخلاص او که بشما فهمیده است و قار و تمکین را بیشتر میخواهد که در وی باشد و رعونت
مستی نیکو خدمتی او را امید که بدست نسازد و ملا تقیا را که در بزم و رزم بکار آید باید که بجود جنگی
کند و با طبقات انام اگر بعجالة الوقت صلح نکند آشتی گو نه خود چه مانعست ملا شکیبی که شائستهٔ مراتب
خدمت کاشتگی نظر او بر اعتبار یافتها نیفتادی تا زود تر معتبر گشتی ملتمس سپه سالار خانخانان
الله تعالی در مرضیات خویش جستجوی سخت کرامت کناد اگر در فرستادن نامها اهمال میرود
عمدا است نه از افزونی مشاغل چه آن مسلکی ست که دران هر طائفه را عیبوست اما در لوازم محبت
دقیقه فروگذاشت نیست و چرا باشد که آن از لوازم فطرت ست نه مراسم طبیعت چون در پیش
نسائم معنوی از گلشن آن گرامی برادر بمشام فطرتم رسیدی خاطر را میل بنوشتن مکاتب
که مکالمهٔ روحانی ست بیشتر شدی امید که در پاس نشاء صورت مساهله نرود و مهمانی
که پیش نهاد همت والا شده است بشائستگی گراید عزیز من هندوستان را البته هزار کس
درین دفعه گرفته بحرف و حکایت مردم گوش انداخته عمل برخلاف آن لازم است آنچه در بهر

دوستان هم نمی‌توانند کرد بجای آورده از دوستی حقیقی همت در برآمد کار ایشان از دیگر چند روز
بسیج درونی آویزه داشت که لختی از داستان ایزدی دوستان نویسد بو که مرهمی بر خاطر
افگار آن نقاوهٔ دودمان آگهی نهد و این بیت روم عشق که بر زبان داده بودند سرمایهٔ ساز
بیت بگو دل را که گرد غم نگردد + که زیرا غم زخوردن کم نگردد + لیکن پژمردگی مضمون بیماری بر
خاطر انصاف گرای دشوار می‌آید تا آنکه گرامی نامه آمد و دل شولیده شورش یافت نظم
درین چنبر که محکم شهر بندست + نشان ده گر دلی کو بی گمندست + نه در خنجر توان سر واز کردن +
نتوان بند چنبر باز کردن + هرچند میدانم که از شناسائی و فراخ حوصلگی لختی خود را از
طبیعت باز خریده در ظلال خرد در آسایش برزند لیکن آن مایه حالت گسترده‌ام که از
دید گوناگون غم نگهبان ناشناسا توانند چاره کرد بهر حال چاره هرکار پیش شمات
بیرون نطلبند و آنچه از تجرد نگاشته اند این اندیشه لازم والافطرت باشد لیکن امروز که گوهر
انصاف خاکبوس و خدیو زمان بی اندازه مدارائی و هرزه سگالان گرم ناهنجاری اگر روزگار
دل بدین کارستان تعلق باز دارند نزدیک یقین دارد که بیامن این کردار گزین آن خواهش نخ
در زمان شایسته روزی شود برآمدن بهر وجوه مناسب میداند بجا نخانان رباعی گر دل
وهمی گز تو شکایت کنمی + دانی که شکایت بچه غایت کنمی + در پرده دری نباشد اندر حق تو
زانها که تو کرده حکایت کنمی + رباعی هم یکروزی زغایت مدهوشی + گر خشم کنی با من و گر بخروشی +
بر کرده تو یکایک انگشت نهم + نی نی من و انگشت و لب خاموشی + عزیز من شگرفی روزگار
را این ناشناسی صبح وجود بکدام نیرو برگوید و چه مایه تواند گفت هرچه گفتنی بود لختی بر مزد ایگا
درخی باظهار و تصریح بیرون داد و مخطور ضمیر صافی در دل نگاه نداشت هرگاه شما هم مزار
باشم پس باکه سرگرانی نمایم چون ایزد بی همال سخت مهر و سست خشم آفریده است بهمین لاویز گفتار

آشتی کردم اما بشرطیکه زود تر آیند و دیگر مگث راه نیابد و دلجوئی گوهر سعادتمندے و پاک نهادی میرزا شاهرخ از ضروریات ست چون الچپور درین نزدیکی با ایشان داده شد مراد آنست که تا رسیدن آن هم مسلم باشد و ازانجا که خیریت و بهبود ایشان را میخواهد راجه هر بنس را بملازمت فرستاده و سررشته سخن کوتاه گردانیده بهیچ چیز نیست که او نداند چه از حقیقت ملک و چه از زبونی غنیم و اختلاف آنان و قابوی کار باندک فراخی حوصله و کشاده پیشانی و نشنودن دیو افسانهای بیدلان و هرزه رائی و یاوه درائی ناشناسندگان ساده لوح همه کارها دلخواه انتظام می یابد و در اندک فرصتے تمام ملک نظام الملک در حوزهٔ تصرف اولیاے دولت می در آید بیست و نهم ماه بهمن الٰهی سنه سی و پنج در موگی پٹن تحریر یافت سپاسنامه خانخانان خاطر حقیقت پیرای را گرامی تر از نوید فتح و فیروزی آن اعز دوستان چون گوئیم که دوستان ناپدید اند مطلبی نیست ازانجا که بوستان سرای نیت حق اساس آن محاسب روزنامچه خود نظر محبت اثر می افتد گل گل می شگفد و بمشام تفحص این بی برده خفیات جهان بوی دولت و اقبال می آید الله تعالی آن جوهرهای اهلیت را چنانچه بمحض عنایت خود آن توفیق کرامت فرموده است که در هنگام شادمانی که هوش ربای جمهور انام ست جشن هوشیاری آراسته بزم را رونق می بخشند امید که در وقت سنوح ناملائم و ظهور نامرضی که در دیدهٔ تحقیق عین مصلحت بل مایهٔ رضامندی و خرسندی ست نیز مسرت پیرای خاطر خرده دان گشته بهار بخیز ان بهجت باشند چه از طبیعت قانون دان کامل البضاعة مزاج شناس داروی تلخ شیرین مینماید از حکیم جهان آفرین خود ازین کمتر چون خیال توان کرد و آن که بتازگی بوادی سخن آمده حرف سرایست نوشتن نامه در از بنواب اقبال آثاری زین خان کوکه است در جواب معترضات بادشاهی برای اینقدر از کجا باید رفت و این همه سخن کرد و یکبارگی طراز اخلاص منش خود را گذاشته مثل امرای حد

که شناسای مزاج اقدس نیستند حرف زد دل و دستدار محبت سرشت بدر آمد در جواب فرمان نصیحت آمیز عتاب آلود که اکنون شرف نفاذ یافته بغیر ازانکه تقصیری شده چیز دیگر ننویسند و سخن دراز نکنند نسبت خاص بیا بانه بگفت آورد و الا من خموش را کجا سر حرف زدن لکنونات ست بیت همه حل و عقد عالم چو بدست غیب آمد + من بو الفضول معجب تو بگو که در چه کارم + کشادگی پیشانی و شگفتگی خاطر و شوق بر کمال بر گرد آورد ے محاسبه شبا روزی روز افزون باد بخا نخانان خاطر هوش قرین چگونه اجازت فرماید که قصه پرغصه پیش خود را در مقالات ظاهری و محاکات صوری که حسن معنوی از دار الملک مقتضیات خود از خساست شرکت اقتضای لطف صوری اخراج نموده است املا نماید که اگر قرین صدق ست راه خلاف رای جهان آرای روزگار غدار که چشم دوربین دارد و دل انصاف گزین رفته باشد و اگر رهین کذب ست قطع نظر ازانکه در مجمع رموز دانان ملاء اعلی حیا نژاد خود را بی آزرم نموده باشد بزرگ زادهٔ اصالت منش را البغلامی قحبهٔ رعنای جهان فروخته باشد مجملاً اگر دل دانای آن سر بلند معنی و سر فراز صورت خواهان صحبت صوری بوده با مساعدت وقت بی تکلفانه طلب نفرموده اند ازان چه شکایت کنم لیکن بر صبر خود بیابانه ماد حم اگر عیاذاً بالله مخالف شق اول بوده است در نارسائی و بی فهمی خود هم معاتبم و هم معاتب در بی توجهی آن گرامی دست منشی و مخاطب و اگر مخالف قسم ثانیست هم آن دانای رموز آدمیت ممدوح و هم این صابر بیدای محبت محمود زیاده چه نویسد بخانخانان نظم ساقی بیا که یار زرخ پرده بر گرفت + کار چراغ خلوتیان باز در گرفت هر بار غم که خاطر ما خسته کرده بود + عیسی دمی خدا بفرستاد و بر گرفت + گرامی نامهٔ آن والا دودمان سعادت بهجت آورد و مسرتهای گوناگون بخشید نخست بوی معانی بمشام جان این خیر اندیش ساخته و گزیده غذای روح سرانجام شد دوم دماغ دل را عطر آمود ساخت و آزردگی عنصری را جان داروی

نمود سوم مژده قدوم فیروزی آورد و نوید تنومندی در وفی شنود چهارم آن خلاصهٔ خاندان
آگهی را باز بخدمت دگر رخصت ارزانی داشتند و نیکنامی و بختیا فروزی را از سر آغاز گشت
چنانچه در جهان معنی گزیده تریاد در خوبیهای چهارگانه برشمارند در عالم پیکر از نام نیک و سیتاری
بهتر چه که برابر آن نبود همواره خاطر قدردان ازان گزند ناهنجار که ایشان را رسیده آزرده بود
سپاس ایزدی که زمانه آن نیز دیک شد که بمردانگی و کاردانی آن یکتای شناسندگان آن نکوهیده
نقش زدوده گردد و خاطر مقدس شاهنشاهی ازین غم بر آید پنجم زمانه خود آرائی را که نه بر آهنگ ضمیر
خواهش زدای بود پیام انجام شدن آمد و باطن گرفته آوای گشایش بر شنید ای همزبان حقیقی
چه برگویم و چه برگزارم من جای دیگر و نیرنگ ساز تقدیر در کار دیگر با بعضی کج گرائیهای
کوتاه اندیشان روزگار که ظرف و شگرف کاری کارسازان دولت یکجانب و بدگوهری دم
این بوم یکسو قطعه لبالب است دهانم زماجرای چند + که غیر بالب خود باکسی نیارم گفت
شکایتی که ز ابنای عهد هست مرا + بگویم ار بنگم شرم می نیارم گفت + سخن چگونه توان گفت
کاهل این ایام + سزای مدح نیند و هجی نیارم گفت + نی فی جراحرف بید انشی میرود و از دردن
صافی گله می تراود و هنگام شاگستری و سپاس گزاریست که با چنین حال ایزد بیهال مرا از
گزند زمانی رهائی بخشید و رنگارنگ خرمی و شادمانی فرستاد و اگر گذشته بیاد آید در نیایش گری
گرد فتوری برخاسته باشد و چون بید اندیشان کوهی بیگانگی بهره سرا شود و آنکه کمترین مریدان
شاهنشاه وقت یاد فرموده و هجران زدهٔ آرزومند را بخطوط قدسی میخواند این مژده را لا چگونه در بن
نظار کشد و ششم نام بر نهد و ولتیت بی همتا و نعمتیست بی پایان و دیگر وجوه دلجمعی خاطر خوش
چه برشمارد و چه بازگذارد زمان دیدار نور افروز نزدیک روزی باد و زیاده نوید بجانشخانان
از چگونگی احوال بهجت اشتمال میرسد امید که صحت قرین و عافیت اقتران باشند

ازہیچ وصلگیهای شوق که اضطراب در کارخانهٔ تمکین اہل ثبات انداخته طابگاه صحبت صوری
ساخته است چه نویسد دوستان فدوی شما صادق خان وحکیم ہمام وابوالفضل چه از مقام
نفس الامر وچه از راه انتظام والتیام یکی بوده صحت شما اولاً وصحبت شما ثانیاً استدعا می‌نماید والسلام
بجانخانان الله باشما است نه از انگونه که در احاطهٔ علمی او درآمده اید بل از ان نمط که درم غیبات
او آہنگ وی آمدن یا مستقیم شدن دارید وگزین ترین نشانهای این دولت خداداد آن ست
که دل حق اساسان را در صلاح بدنی ونفسانی آن بزرگ زمان مائل می بیند پس از انحراف
مزاج چندروزه سریع الزوال ملول نبوده تنها سبب آنرا بر اخلاط وغذا ننهاده مبنی حقیقی
از داور جهان آفرین شناسند ومعالجهٔ آنرا منحصر در قرابادین اطبای جسمانی ننهاده بقدرت
معجون روحانی اطباع نفسانی پرداخته بکار فطرت پردازند ونخستین کام پرداختن سررشتهٔ
محاسبهٔ دائمی را دراز کردن وبهینا درگردانید لت شفای صوری ومعنوی روزی باد بیست
ونهم فروردی ماه الٰہی سنه سی وہشت در دار السلطنه لاہور نگارش یافت بجانخانان
مشتاق زود سیر آمده از قدر دان شوق افزوده دعای از جانب فطرت خود قبول فرمایند
اگر درین دو روز محاسبهٔ نفسانی یا مطارحهٔ فطری از پرسیدن آشنایان حقیقی ودوستان معنوی
باز داشته است مبارکباد وگرنه بزودی توفیق بازگشت وندامت از گذشته دهاد دوستی محبت
که آدم عشق خلاصهٔ دوم درین روز ضیافت این غریب وطن مهجور در وصل پریشان مطمئن گرده
بود بآن مخاطب خود مینویسد **نظم** گفت عیسی را یکی ہشیار سر + چیست در ہستی ز جمله صعب تر
گفت ای جان صعب تر خشم خدا + که ازان دوزخ همی لرزد چو ما + گفت از خشم خدا چه بود امان + گفت ترک
خشم خویش اندر زمان + آرزو بگذار تا رحم آیدش + آرزوی کاینچنین میبایدش + گفت رنج احمقی
قهر خداست + رنج کوری نیست آن مهر خداست + ابتلا رنجیست کو رحم آورد + احمقی رنجیست کو زحم آورد +

من ندیدم در جهان جست و جوی + هیچ اهلیت به از خوی نکوی + الله معکم اینما کنتم بیت بکم
فروردی ماه آلهی سنه سی و هشت قلمی شد بخانخانان توانگری خاطر و صحت بدن باهم متفق
بوده نصیب روزگار فرخنده آثار آن پی برده راه نرفته ملک معانی باد و همت عالی نهمت
چون فطرت جلیس مجلس انس آن بزرگ خانواده خرد شواد امشب از سواد پیشانی گرانی جسم
و برآشفتگی نفس ناطقه معلوم شده بود هر چند میدانست بدرقه عنایت ایزدی که حارس
ایشان ست باندک پرهیز جسمانی و بقلیلی از محاسبه نفسانی تا این زمان نپاینده باشد اما
اخبار للمراسم الظاهرة بنوشتن این دو کلمه مصدع خود و مفرح ایشان گشت العاقبة بالخیر
بخانخانان دیروز و امشب که با دل بس نپاینده مغلوب طبیعت شده میخواست که از خلوت
خاطر برآمده گامی چند در بیدای صورت زند بعد الحمد که این امنیت بی اختیار انه بفعل نیامد
اما باید دانست که این آهنگ باطن نیز برای سرور و حضور آن بزرگ خردست لیکن برای اندو
رهمیات روزگارست اگرچه از مشرب اهلیت بغرسخها دورست اما در مذهب اهل تعلق رسمی
پسندیده از محاسبه زمان بیداری و هنگام خواب بر روزنامچه گذشته و آینده مبصرانه نظری انداختن
ضرورست و از اسباب هوش ربای احتراز لازم دانسته پاس فراخی حوصله باید داشت
از عمر و دولت و نصرت کامیاب باشند والسلام بخانخانان الله تعالی از بیجا خطگیهای
ترکانه آن بزرگ زمانه را محفوظ دارد تا محتاج طبیعت و شورش افزای اهل محبت نگردند فراست
درست و عقل صحیح باعث آن شد که این دو کلمه که مدبر را در کلفت و مقبل را در مسرت اندازد نوشته آمد
احتیاط کامل و استغنای تام مغلوب محبت شده در واهیه کتابت سرگرم ساخته فرد عشق ست
صد هزار تمنا مرا چه جرم + گر خواهشی کند دل شیدا مرا چه جرم + مجبور استعداد را زبان کوته
دست بریده و پاشکسته باید بیهوده مخزدش و باخموشی هم آغوش باش بخانخانان

الله تعالی قرین و ناصر باد هرچند آرزوی آن کرد که حرف دوستی سپرے گرد و صورت نیست

آمیز آدمی زاد از واهمه و هرزه گوئی سخن سازان بیکاره و کجفهمی ساده لوحان بکجبث دیده بر کامی

عامه خلایق و شنود داستانهای فرومایگان تنگ چشم پشین که از ناممیزی با نیک اختری به نیکان

اشتباه پیدا کرده اند بتخیلات بدیع فرو میشود درین وقت بژرف نگاهی طومار حال پیشین و

حال را دریافته اگر نیر دیگر دیدن یابند خود چه بهتر و اگر نه در گروه توقف نمودن پیرایه دولت

شمرند من خود از نیرنگی اخوان زمان نه آن مایه ملال دارم که قلم یاوری تواند کرد در گردابی

درمانده بار تعلق بر دوش دارم میدانم زمانه چه بوالعجبها در پیش دارد اگرچه میدانم و تکلف

حرف سرایم که مخاطب را و راندیشه تباه می بینم ای برادر بهر حال اگر زمانه گذارد خود در منزل نشان

مقصود دیده ام شاید که توفیق نکوهش نفس یافته قدم بر شاهراه فرض وقت داشته آید و اگر نه شاید

که داستانهای احیا بمقتضای دولت نشئ ذاتی چاره گری فرماید و بهر روش که باشد زبان را از

لغو و دل را از بغض نگاهبانی کند شاید که این بادیه هولناک دنی بعافیت سپری گردد از مهمات

دنیوی مضامین فرامین که بر سالهٔ اینکس نوشته میشود ببند نموده خموشی میکند همه مردم را یکسان

خیال کردن برای چه و تامل خصمانه با خود نکردن چه العاقبة بالخیر بجا نخانان نامه دوستی حروف

بیگانگی معنی نشاط افزای این تماشای شگرف کاری روزگار شد و طبیعت خام سر تهی مغز که نظر

بر دیرین حقوق و رسائی و مردانگی و پایه شناسی ایشان آرزدها در سر داشت لختی غمزده گشت خطها

مردم که نوشته اند که بطلب رفته ایم حاضر است و آنچه در باب تغیر جاگیر مردم پیشتر آزرفته رقم

پذیرفته موجود و توقف بیجا نمودن در راه خاصه در برهان پور سرباری و هرگاه با وجود مثل

شماکه درخت بارور خود میدانست چنینها شود از که برنجد و کرا نفرین کند اگر عالمیان

با من در بدی شوند غبارے بر دل نے نشیند چه من خوی زمانه و زمانیان نیکو شناسم

و توقع کم آزاری در سرشت تا از دید ناملائم بخرو شم و از جای روم اما هزار یک این اگر از شما ببینم با وجود دریافت نیرنگی تقدیر درهم میشوم و با خود بس نمی آیم آن دعویهای پیشین و استبعاد من شاید بخاطر داشته باشند از شما چشمداشت آنست که بمقتضای عادت قدیم در معامله که مراد خل نباشد بی مشورت اینجانب صورت نه‌دهند و از دور دستها پرشها رود و کنگشها بجا آید امروز که من در معامله باشم و از من نپرسیده آنچه چنانکه نگاشته اند بظهور آید در برابر آن چه باید کرد و حق بجانب کیست و آنکه در ابرای ذمهٔ خود وجوه معقول نوشته اند سخن من همانست لیکن چه سود که کردار بگفتار پیوندی ندارد و عجب تر آنکه نوشته اند که هیچ کس از لشکر نیامده چندین که پیوسته به برهانپور بوده آمدند اول خود میرزا یوسف خان بالمکیان که از پنجهزار کس متجاوز بودند و متعهد جانب دولت آباد بعد از فرو شدن شمشیر الملک عزیمت جای خود داشتند بموجب طلب ایشان آمده اند چنانچه نوشتهٔ ایشان حاضر ست و تفصیل مردم را علاوه و نوشته فرستادند همه درین خدمت شریک بودند و الا از من تنها چه آید و چون در شاه گڑھ توقف بسیار شد و غنیم شوخی و بی آزرمی پیش گرفت همه را طلبیده و خود آهسته آهسته روانه جانب احمدنگر شد در اثنای رواروی مردم در میان آمد با وجود این چون خزانه همراه بود درخواست که بهمین کم دم پیش رود و دست برد نماید چون امر عالی رسید و نوشتهٔ ایشان پی در پی آمد از آن عزیمت باز آمد و خاطر مقدس شاهزاده را مقدم داشتم و نتیجه که داد آنکه آوازهٔ تغیر در میان افتاد و این مردم را برهمزدگی شگرف روی داد و آنکه نوشته اند که در خالصات شاهزاده نوبیانده بودم بایستی آگاه شد که خالصه هست یا نیست مشورتی باید نمود تغیر کردنی بسیار اندا ما در وقت و از راه فهمیدگی و عجب تر آنکه نوشته اند در اصل فرستادن احدیها بجهت آوردن بیلدار و سنگتراش در دو دیگر بوده که در قلعه گیری دخل عظیم دارد اگر بجهت گرفتن آسیر این فکر بوده خود چه لائق درین هنگام که مهم عظیم در پیش باشد

باسیر مقید شوند و اگر بجهت احمد نگرست که در پیش بوده بهتر بود و آنکه در باب خالصه سرکار
شاهزادهٔ فیروزی مآل و دیگر مردم بجاگیر قلمی شده است راست همه دلخواه سرانجام میابد
برای همین کار خزانه موجود زود تر آیند و این کار روز بروز از پیش برند و اگر من باشم خود
موقوف من والا خواجه ابوالحسن که بمردانگی و دیانت و کاردانی و خیراندیشی سزاوار دیوانی
کل است و از دوستی شما رنجها برکشیده میتوان بشایستگی سامان نمود و آنکه تا رسیدن رایات ظفر آیات
امر عالی دیرپردانه مسلم داشت فرستاده اند من ممنون شدم و کار شما بهتر شد و آنچه در باب بازکشیدن
نقره چند قلمی نموده اند یاد از فطرت قدیم داده طبیعت فربهی یافت ما خود از دوستی گذشته ایم
و نزدیک ناامیدی بسر میشود و همگی تکاپوی در سوداگری میرود باری درین آشوبگاه گیتی از
نیکو بازارگانان باشیم غنیمت است و آنکه در باب استحکام مواد محبت دلآویز سخنان مرقوم
شده بود هرگاه جویائی این در سر باشد و آن شود چه بهتر خصوصاً با مثل منی یک لختی کمخواهشی
قدردانی دیرنج زود آشنای صاف درون خاصه که خرخشه از میان برافتاد و مرا بدرگاه
طلبید اشتغند چنانچه پیش ازین عرضداشت فرستاده ام و سرگرانی که از شما داشتم بشما نوشته
بودم اکنون اگر آمدن شاهزادهٔ والا اقبال دیرتر باشد خود زود تشریف آورند تا لشکر
و خزانه سپرده بعضی سخنان گفتنی و ناگفتنی درمیان نهد و حالا مردم دو دله اند و دکان
خیال میکنند لعنت بر دکاندار درین مدت که اینجا بوده ام نهیدگی را بگویم و رخصت شوم در صورت
تغیر و تبدل دلخواه میشود و مردم پراگنده نخواهند شد و بامید سرگرمی خواهند نمود و غریب
آنکه خیال شنوده میشود که شاید ایشان بدرگاه والا نوشته باشند که مالهای بسیار ضایع شده و
مردم بسیار پراگنده شدند چون مطابق واقع نبود و تهانها هم بحال خود دروغ پنداشت رفتن مردم
بود از همین تغیر شوم درمیان آمده بود و آنکه در طلب خواجه یا کارکن ایشان امر عالی صادر شده بود

چون فرستادن یکی از نہا برہم شدن لشکر اینجائی بود تجویز نکرد اکنون تا آمدن شاہزاده شا
کسی که متعہد لشکر شود تا من خود ملاقات نموده رخصت شوم خواجه دلنشین کند بخانخانان
ایزد توانا آن فہرست ہوشمندی را در حمایت خود پرورد مفاوضۂ بکمتی که نامزد خیرخواه حقیقی
بگرامے مطالعه آن احتظاظ وافر یافت نگرانی عظیم دارد که ہمراہان چگونه زیست مینماین
و خاطر عزیز چون نیست کم وقتی باشد که بی یاد ایشان بگذرد سبب نیامدن دلتنگی از مزاج زمان
یا آشفتگی از نایانگی نفس روزگار یا کلالی از رہگذر جسم مبادا الله تعالی در مسالک تسلیم و
خرسند دارد مستشار الدوله و مؤتمن السلطنة اعظم خان کوکلتاش الله تعا
آن عنصر دانش و ہوشمندی را در مراتب خردمندی سربلند دارد و در رضاجوئی بادشا
صورت و معنی از عمر و دولت سرخوش گرداناد اگرچه خاطر ہمیشه ازینجهت که رابطهٔ د
نعمت پروردگی یک درگاه امریست اتحاد بخش میخواہد که طریق مراسلات فیما بین مسل
باشد تا باین وسیله لوازم این نسبت بتقدیم رسد و گویائی و شنولے مقدمات نفس الا
که قحط آن مخصوص این زمانه نیست و علی الخصوص از طوائف عالم ابنای دنیا ازین عطیه
محروم تواند کرد ولیکن از آنجا که سلسله محبت را گسسته دارند خوش نمی آید که این جاده را
سازد که مبادا از فساد زمانه و زمانیان محمول بر اغراض دنیویه شود و نیز چون این کمن
عنایت بیغایت ایزدی آہنگ آن دارد که در سلک مترسمان روزگار که با دل آلوده ز
برنگار دارند مسلک نباشد اینمعنی باعث آن شد که درین مدت مدید با وجود آن نسبت
از ارسال رسائل که شعار متکلمان رسم و عادت ست باز داشت تا آنکه در ینولا بموجب حکم
عالی این راه بسته کشوده شد امید که ہمچنان عقدۂ مقصود کشاده گردد دانا دلا دقیقه شنا
و خاتمت عاقبت آزار نوحه از قیاس اندیشه ترست سعی عاقبت آزردن بادشاه ظاہر و باطن که چندین

نعمت او بر ذمه باشد چگونه در مکیال خیال در آید امید وار به دستی و راستی و دوربینی ایشانست

که خاطر حق گزار خود را از مقدمات وحشت آمیز خوش آمد گویان که در لباس دوستی لوازم دشمنی

تقدیم رسانند غبار آلوده نه ساخته در امتثال اوامر بادشاهی که عقلاً و نقلاً اطاعت آن فرض است

سعی جمیل نمایند و آنرا مفتاح ابواب سعادت دنیوی و اخروی شمارند و نصائح ظل آلهی و مواعظ

بادشاهی که اکسیر دولت و کیمیای سعادت است بوسیلهٔ دل فراخ حوصله و خاطر محبت آثر

و دیده دوربین مطالعه فرموده مراسم شکر ایزدی بجا آرند تا مشاوران و هم دمجاوران

تنگدلی که دیدهٔ ایشان جز بر مبادی تلخی صوری منقود منکوب مخذول شوند ای عزیز تمیز و فهم درست

و عقل دوربین اگر امروز بکار نیاید بچه کار آید صنوف عواطف و فنون مهربانیهای شاهنشاهی که در خلوات

و جلوات نسبت ایشان معلوم شده اگر بگویم ع گو مخاطب که باور هم دارد + سخن بسیارست

و وقت کم انشاء الله تعالی که بمدارج اداشود و اکنون خاطر خیر خواه از ایشان مستدعی دو چیزست

یکی آنکه بی توقف بخاطر جمع و دل خوش متوجه انتظام مهمات گجرات شوند و ملتمسات و مقاصد

را که بعد از مشورت خیر اندیشان دوربین قرار یافته باشد از احمد آباد عرضداشت نمایند که انشاء الله

سبحانه بوجه احسن صورت می یابد دوم آنکه یکی از ملازمان و آشنایان را که براستی و پیش بینی

و بردباری و نیکوکاری او گمان داشته باشند بلطائف تدبیر آن چنان اقرار دهند که حق را در

خلوت بے خوشامد که مفرح دلهاست بایشان میرسانده باشد که بازار خوشامد رائج

و متاع راست گفتاری بس کاسد است و صاحب دولتان را از کثرت مشاغل و از خطر

تلخی حق شنوی اقتدار پیش آوردن راست گویان درست کردار نیست و چه مفسده ها

که از ین روی نمیدهد ای عزیز نمیگویم که چشم دوستی از من داشته باشید خواهش آنست

که دشمنی خیالی و وهمی را از دل برآورده خاطر نکته سنج خود را گلستان سازند والسلام

**باعظم خان کوکلتاش** والا رقیمه که بنام خیر اندیش رقمزدهٔ کلک التفات شده بود نهم
اسفندارماه الٰهی سال سی و هفت از جلوس در ملازمت حضرت ظل الٰهی بمطالعهٔ آن مشرف شد معذرت
که در خیر خواهی این مسکین نوشته شده بود ایزد داناست که چنانچه هنگام بی توجهی گرانی
نداشت درین حال خرسندی ندارد چه وجه همت این مزاج دان زمانه بسود و زیان خود نیست
تا در امثال این امور گرد غم و شادی باشد بلکه تکاپوی خاطر والا آنست که اولیای دولت
صاحب و بادشاه خود را که درین دولت ابد قرین خدمات شایسته کرده عیار حسن عقیدت
و اخلاص خود را ظاهر گردانیده اند پاسبانی نموده بی شائبهٔ اغراض که بیشترے از برادران
دینی از آن نگذرند در بارگاه سلطنت جمال آرائی این طائفه نماید که مبادا ناتوان بینان
حسد پیشه و معامله نافهمان شرارت انگیز باطل را لباس حق پوشانیده خدیو جهان را متغیر گردانند
اگرچه خدیو جهان در پیش بینی و دوربینی و قدردانی و مروت و مردمی آن پایه دارد که در کاسد
بازار شورانگیزان و رواج نقد اخلاص مخلصان بخیر اندیشی امثال ما محتاج نیست لیکن
چون درین کارشگرف تصنع نمیرود و ودیعت نهادهٔ دست قدرتست امید که در ان نشاء
بکار آید و ثانیاً تلاش آن دارد که ساده لوحان مستعد را بمراتب چهارگانهٔ اخلاص برنقاوت
استعداد رسانیده کامیاب صورت و معنے گرداند بصحبت و نصیحت تا بموجب نص خردمندان
کرفرموده اند هر نصیحت گر بناصح محتاج ست من هم بیمار خود بینے و خود آرائے
بوده آرزومند طبیب چاره گر باشم و ثالثاً شرارت پیشه ها را که خرد رهنمای شان تیره شده
اخلاص خود را در هلاک خود می اندیشند بقانون مهتدی گرداند و هرگاه حال این حیران مطرح چنین
باشد اورا کی خرسندی و غمگینی از سود و زیان خود رسد و هرگاه امروز در دولت ابد قرین شما دخدمات
پسندیده اخلاص بلند و قدم خدمت فزونی خرد و شایستگے حال ضمیمهٔ رشد و کاردانی سابق شده

در نظر این معامله شناس نباشد و بی شائبهٔ تکلف از گزیده ترین گروه اول باشند بی خیر اندیش
شمار انه برای خود و نه برای شما میکنند بلکه برای اعتلای اعلام دولت ابد قرین صاحب
میکنند و این شیوه را ازکوته عنایت صاحب خود میدانند پس صد آنکه هرگاه خدمتی بسبوع شود که
در نشاء تعلق ناگزیر ست بی شائبهٔ معذرتی بی تکلفانه نگارش رود تا آنرا از متممات خدمت پادشاهی
دانسته بغیر ضانه مهما امکن در انجاح آن اهتمام نماید و من کج همان طور داروی بیمارئی در اطلبگارم
و آزاده مردی کار روائی میخواهم تا مرا در حجر عنایت خود گرفته بیماریهای باطنی مرا چاره گر آید بجان
داروی چند هم دارم که هر که او را برین بعرض داند و خواهش آن نماید و عمل کند امید که شفا یابد و
بعنایت آلهی نه در شیمهٔ اول مضطرب و نه در حالت ثانی خودستائی و خویشتن آرائی پس ای عزیز
من بی تواضعات رسمی که خاک بر سر آن باد به بعضی از مقدمات لازم البیان می پردازد و بیشتر
از آنکه فهمیدهٔ خاطر خود را بنویسد از نوشتن سرگذشت واقعی گریز ندارد چون قرة العین سعادت
شمس الدین محمد این نامهٔ شکوه را بعرض قدس رسانید از آنجا که حضرت در مقام فور عنایت
و عطوفت بودند یکبارگی در تعجب شدند اگرچه همیشه بیشتر از این خلوات اخلاص قدیمی شما را مذکور
میساختند و هرگاه کوته اندیشی حرفی نالائق نسبت بسرکار آنقدر اظهار مهربانی میفرمودند که آن کوته
حوصله خجلت زده میشد و پیوسته در ایام دماغ خشکی شما نهایت توجه در خلا و ملا بظهور می آمد علی الخصوص
درین ولا که ببدرقهٔ اخلاص درست خود و میمنت توجه شاهنشاهی منظور رحمت آلهی گشته مصدر
خدمات لائقه شده اند چه فتح جام و چه فتح جوناگره و چه گرفتار ساختن تتو و غیر آن چه گویم که چگونه
حضرت مشتاق شما گشته اند روز و شب بی یاد شما نمیگذرد و همواره طلبگار آنکه کی باشد که در حضور
موفور السرور شما را مشمول مراحم خسروانه گردانند انچه شما والدهٔ مقدسهٔ فرزندان عزیز نوشته بودید
ظاهر بود که شوق آستان بوسی آنقدر دارید که درین نوروز عالم افروز خود را خواهید رسانید

و اگر در نوروز نتوانند بشرف حضور البته رسیده خواهد شد که ناگهانی شخصی بعرض اقدس رسانید
که ایشان با وجود بی اهتمام خدمات خود متوجه جزیره شده اند که آن را بحوزهٔ تسخیر در آرند
باعث تعجب شد چون ازین خیرخواه جمهور انام پرسیدند بعرض رسانید که امثال این سخنان
خبر دشمنی نگوید و اگر رفتن واقع باشد در آنجا دغدغه خواهد بود که چون بملازمت می آیند
بضبط آن رفته باشند که خاطر یکبارگی از آن حدود جمع باشد و حاشا که فتوری در اشتیاق
ایشان رفته باشد پسند اشرف آمد و گوینده شرمنده شد درین که حضرت بیش از بیش متوجه شما
اند و کوته حوصله های ناتوان بین از عنایت روز افزون شاهنشاهی که در بارهٔ ایشان جلوه
ظهور میدهد در پیچ و تاب اند که کشن داس رسید و آن خط را که بمن نوشته بودند بی آنکه
بمن مشورت نماید بدست اقدس داد حسب الحکم قرة العین شمس الدین محمد مضمون را بعرض
رسانید از شنیدن آن فراوان تعجب کردند و کمترین فرمودند که عنایت ما درچه پایه است و
عزیز هنوز این طورها مینویسد و بیشتر ازین مظفرخان و راجه ٹوڈرمل و دیگران آنجا مهر میکردند
بایستی این گله در آن وقت کردی اگرچه آنجا هم جای گله کردن آنها ناشی از بی عنایتی ما در بارهٔ
آن اعتضاد السلطنة نبود بلکه چون مهمات در خانه ناگزیر یکی باید فرمود بهر که این خدمات
مفوض می شود مهر کردن در جای مخصوص تابع آن خدمت ست اگر اعظم خان در خانه
باشد و متوجه این خدمت شود اول بدو اولی اوست چنانچه امیر الامراست امیر المعاملهٔ نیز
بود و همه اینها تابع او خواهند بود و آنکه بدظنگی شما بر خاطر اقدس گران آمده بود خیرخواهان
بزم مقدس سخنان لائق بعرض رسانده تدارک آن بخوبترین وجه نمودند و آنچه بفقرهٔ العین
مذکور نگاشته بودند و آن واقعه که دیده بودند و فتوحات مذکوره را نتیجهٔ آن دانسته
تذکار آن کرده نذرے که فرستاده بودند مصداق آنچه در خاطر شاهنشاهی بود و مؤید انجم

مخلصان درگاه بعرض رسانیده بودند گشت تمد الله چون از املای سرگذشت برسم
اجمال فراغ یافت از فهمیدگی خود مینویسد عزیز من گوینده را و نظر بنا ورده گوش بر سخن
باید داشت و درین هنگام غم و غصه که ناگزیر این نشا تعلق ست لحظه بتلافی خرد و زرین
خود راه نداد و طریق ماند و بود و نوشت و خاست نوکر با آقا مطلقا بر دو گونه است نخستین طریق
معامله و آن سررشته حساب نگاهداشتن و ترازوی اندازه و شناسی بدست گرفتن دوم اخلاص
و آن دوستی گزیدن است و غیر از نظر برداشتن اگرچه حکما در نامهای باستانی نوکر را سه قسم
گردانیده اند اول آنکه سلوک او اجیرانه و سوداگرانه باشد چنانچه خیاط و درودگر و بنا و امثال
آن خدمت را در خور مزد میکنند و نظر بهما و متاع دارند و شبانه روز را بگشاده پیشانی و شگفتگی
میگذرانند دوم مخلصانه که نظر بر دوستی داشته بچیزی دیگر بخاطرش نمیرسد و آن حاجت
بمثال ندارد سوم اسیرانه چنانچه جمعی را بستم و زور کار فرمایند چون حلقه کشان فرنگ بجبر بردار
هندوستان که زورآوران جمعی را بزور بازو گرفته می آرند اما قسم ثالث چون از نظر من افتاده است
سخن با ایشان نمیبرد از هم حرفی چند از قسم اول که بایه نخستین اهمیت ست مینویسیم و مخاطب خود
را که خاطر آزار یافته و اهمه خود دست مرهم می بخشیم در طریق اول که نظر و در بین بها و متاع افتاده
است و سود و زیان خود منظور سالکان این مسلک که قرین انصاف و رهین تمیز اند اگر درین
سودا زیانمند میشوند آزرده خاطر نمیشوند که کارشناسی و سرمایه سودا بدست دارند و تکلیف که
سودمند آمده باشند دران که سود بسیار نشد و منفعتهای کلی روی نداد آزرده نمیشوند اگرچه
اهل عالم بیشتری این گروه اند لیکن در سلوک این راه به تمیز و انصاف در معامله جای خود
مشورت نمیفرمایند الحمد لله که در درستی و راستی شما دوست و دشمن متفق اند پس اگر شخصی از
نامعامله فهمی شما را از گروه ثانی نداند باو شورش نمیکنم که باندازه دریافت خود راه میرود وانا

مخلصانه

او ناچار شمار از خوبان شتم اول خواهد دانست پس شکوه شما از قلیج خان بن تقدیر بطور این
مردم حسابی نباشد شما از طبقه دیگر و او از گروه دیگر با نکه در منصب و حالت و اعتبار نزدیک شما
نیست و قطع نظر از اینها شما کو که و نسبت شما نسبت فرزندی و با این توجهات خاص الخاص
بادشاهی پیوسته درباره شما چنانچه بارها اسم فرزندی بر زبان گوهر فشان شاهنشاهی گذشته
و قطع نظر ازین خدمات شایسته که از شما و منسوبان شما بظهور آمده کدام بزرگ مانند را میسر که در
با جمعها مساهمت نماید پس چگونه شمارا رسد که او را در برابر پدر بزرگوار خود آورده شکوه کنند و
نام میرزا و راجه برده در برابر خود آرید آری اینها رنگ آمیزی قوت غضبی ست حاشا از مثل شما
بزرگی که غضب را اینهمه راه باشد و اینچنین مغلوب غصه شوید و اگر اعراض ازین گذرانید گو گنجایش
داشت در زمان سالف هم بود بهمین حال و خلاصه همان سخنست که در جواب این زبان شاهنشاهی
گذشت عزیز من چه مردم بجامی چه مردم در مجالس می نشینند اگر از روی غصه گله کنند در انجا
بکنند که چگونه آدمی بر جای چه نوع آدمی نشسته است و مهر خود نقشی بیش نیست که بجای نقشی
جای گرفته است ازین تا از آن چه قدر تفاوت معامله داناان از کفو خود شکایت نکرده اند
رسمیست باستانی هر که از غیر کفو سخنی گوید او را کفو خود ساخته در آزار خود کوشد اصل خود آنست
که عاقل دوربین از اعتبارات معنوی دیگری که بقائی دارد آزرده نشود چه جای اعتبارات
ظاهری فنا پذیر ای بزرگ زمانه شما که تاریخنامه های باستانی بسیار خوانده اید چه دل بر
امثال این مقدمات نهاده اید فنا و زوال پیشینیان عبرت بخش نیست اگر غضب و غصه
مستولی نباشد شمارا اگر فرصت آزادی شکر الهی و پادشاهی بهم میرسد تا با شما
این مقدمات پرداز ند شکر الهی که هم صفات ارجمند معنوی روزی شما شده و هم برتری
ظاهری متیقن دوست و دشمن که شمارا حاصل ست درین باب چه سخن دراز

که هم شما را باندک تامل بل بی تامل خاطر نشان ست و قسم دوم که آنجا جز دوست نظر نیم
خود از صاحب آزرده بودن کفر ست چه جای شکوه و از فراوانی مشغله اخلاص جز با خلاص
نمیپردازد بلکه خرسندی خود را در برابر واجی اخلاص خود میداند چه میداند که اخلاص متاعیست
بی بها اگر نقد کونین را در برابر آرند و مخلص دل بآن نهد گوهر بی بها را بخزف ریزه چند فروخته
باشد مرا از نزدیک بیقین ست که شما ازین گروه والا باشید آری بشریت ست و فزونی مشغله
فراوانی مصاحب بد یعنی خوشامدگوئی که بدی را به نیکی توجیه نماید و تنگی زمین از آسمان گذراند اگر
با این همه آدمی مصدر این امور شود دور نیست اما باید که زود تر بهنمونی خرد والا معامله فهم شده ناصح
خود خود گردید که گفته حکماست هر که چاره اندوه خود را از دیگری طلبد در اندوه ماند کدام حیرت کم
در باطن او نیست و نیز چون در فاعل اشیا نگاه کند همه خرسندیها بدست افتد که محتاج ناصح در راه نمائی
نشود و نیز اکثر اوقات والا کم بهم میرسد و اگر برسد هستی دوست میباشد و بواسطه آن سخن راست
نمیتواند گفت و بر تقدیر پدید آمدن چنین خیراندیشی که اندیشه هیچ نکرده در استغنا بگوید کو گوش که
بشنود چه از قدر هجوم بدذاتان و شریران آن خیراندیشی کجا بماند خصوصا که اهل دنیا را از افزونی
مشاغل و امور دیگر فرصت تشخیص و تمیز کمتر بدست می افتد و با این حال خوشامدگو دوست
گشته اند و خوشامدگو را از خدا میطلبند و از راست گوی خیراندیش که گفتارش بقدری تلخی دارد
بهزاران فرسخ دوری میجویند من که از هجوم ناراستان و شریران در گفتگوی بسته را
مکاتبات بکائنات مسدود دارم برای آنکه دولتخواه حقیقی این درگاهید اینهمه دراز نفسی
کردم اکنون باین دو کلمه اختصار میکنم که بهیچ چیز مقید نشده عزم آستان بوسی نموده خود را
بملازمت رسانید که جز خرمی و خوشحالی و کامروائی دیگر نخواهد بود اگرچه ظاهر چنان ست که
تا حال متوجه شده باشید اگر خاطر وقاد آن بزرگ زمان میل داشته باشد دیگر سخنان

گفته آید که بدین دو دنیا بکار آید و اگر نه خیر اندیشی و الّی بر جاست انیست که داد از جان آفرین
بدل عطا فرموده و دل آنرا بدست حواله کرده و دست آنرا بقلم داده و قلم آنرا بکاغذ نگاشت
الله تعالی مارا و شمارا از آنچه نباید و نشاید نگاهدارد والعاقبة بالخیر باعظم خان مفاوضه
قدسیه که نامزد این خیرخواه شده بود نیک اندیش سعادت کیش خواجه سلیمان رسانید و
مسرت پیرای خاطر شد اگرچه درین خرسندی با خود عتاب کردم که تو از سود و زیان خود گذشته
چندین خوشحالی چیست بلکه خوشحالی چه خصوصاً که منشاء این عطوفت از شنیدن باشد
نه از دیدن لیکن چون امریست فطری که نفس ناطقه از مصادقت و محبت نفوس شریفه
خوشوقت میشود سیما نفس تعلقیان شهرنشین چرا چنین نباشد که نظام این انجمن بدیع برآن
نهاده اند و من که با طائفه طیلسان بدنامی بردوش انداخته دوستدارانه طریق مراسلا
مسدود داشته زیست مینمایم و خود را و ایشان را بدان تسلی می بخشم که ارسال رسل و رسائل
که از شعار اصحاب صدق و محبت است در گروه منافق تیره رای شیوع تمام دارد درین
رسم ظاهر چه با این طائفه شرکت جوید پس با طائفه که خود تنها محبت گزین ایشان باشد چه گنجایش
داشته باشد که بنامه و پیغام پیش آمده باشم الله تعالی مارا و شمارا در محاسبه روزنامچه احوال
سرگرم داشته دشمن خود و دوست جهانیان دارا د زیاده چه نویسد والسلام برکن السلطنة
زین خان کوکلتاش ایزد کام بخش مراد ده مقاصد و مطالب صوری و معنوی آن
راست کیش درست اندیش را برآورده خیر گرداناد بتاریخ هشتم آذرماه الهی بانغار رهتاس
مخیم سرادقات اقبال شد چون مهم تاریکی را میخواهند که درین زمستان بانجام رسد توقف
واقع شد اگرچه میل اقدس آنست که این زمستان در اتک باشند لیکن بخاطر این خیرخواه
میرسد که برای دفع تاریکی چه لائق این دولت عظمی که بذات مقدس توجه فرمایند

اگر این مهم ساخته شود دزدی گرفتار آمده باشد و اگر عیاذاً باللہ طرز دیگر بروی کار آید خود
چه کرده باشند و تنگ این چه قدر باشد هرگاه بندگان بی بودن حضرت این کار را باتمام
توانند رسانید و او آواره گشته بماوراءالنهر رفته باشد دیگر چه لائق که برای این کار حضرت را
متوجه باید شد زنهار در امثال این امور گنگش بکوته حوصلها نباید کرد و اگر کرد بران عمل نباید نمود
پیوسته مشوره بعقل دوراندیش و فطرت عالی خود کرد آنچه من شما را فهمیده ام اگر شما خود را فهمیده
نمود دید مصدر کارهای عالی میشدید خدا امیدانند که شما را نسبتی باهل عالم نیست اکنون که حکم
شده است که قاسم خان و آصف خان بروشی که شما فرمایند آنرا فرموده بادشاهی دانسته
این خدمت را باتمام رسانند امید که مهم بخوبترین طرزی بر فراز ظهور آید از بزرگان فروتنی پسندید
یقین که بحسن سلوک و لطف و تواضع شما آن مردم حلقه عبودیت بگوش هوش خود کشند
عزیز من دو شماید من محبوب من بزرگان پیشین سرمایه بزرگی را دو چیز ساخته اند یکی بخشش که این
مردم بدان محتاج اند دوم بخشایش تقصیرات ایشان همیشه این دو خصلت لازم ذات فرخنده
صفات ایشان را باد دیگر از فراهم نگارش یافته که خواجه شمس الدین خانی را اگر کومک
خواهند چنین باشد آن زمان وقت وفا نکرد که بنویسم بخاطر میرسد که شغل خواجه راستی و درستی
و کاردانی بی غل و غش در درگاه باشد بهتر است که مردم نا راست بسیار و کار بادشاهی پیش یمال
اگر کومک در کار باشد مردم بسیار اند همین طور هم عرضداشت نمودن مناسب میدانند من اعظم
زمان منتم و ناصح روزگار رابطه دوستی برین میدارد که هرزه کاری نماید آنچه تا حال بنگاشتم
ضروریات یا مستحسنات نشار صورت بوده اگر بهمین اکتفا کنم کنون خاطر را نگفته باشم و باد دوست
خود نفاق ورزیده باشم اکنون اندکے از بسیار مینویسم ای هوشمند سعادت مند اوقات شریف
گرامی را که چون باد میگذرد و بدل ندارد همه صرف به سر انجام این نشار فانی نباید کرد حصه

یمن بخشید و بخشش بجان داد و آنچه نفس ناطقه را بکار آید اشتغال نمود و آن در اخلاق ناصری و جلالی اندکی از بسیار مذکور است و خلاصه اش آنکه جهان آفرین قوت شهوت و غضب را برای نگاهداشت این خانهٔ عنصری آفرید تا یکی جلب منافع نماید و دیگری دفع مضار اکنون آدمی از بد مصاحبی و نافهمیدگی اینها را مطلب ساخته فرو میرود و حد وسط نگاه نمیدارد و اشعار خواندن و گفتن از بیماریهای نفس است قدری کار باید کرد و تهذیب اخلاق نمود آدمی در عیب خود نابیناست سرمهٔ بینائی هم باید رساند و عیب دیگران را که در آن بیناتر است مرآت عیب خود ساخت تا بدین وسیله شناسای عیوب خود گردد و دیگر مردمی که خوشامد نشگفته باشند جویائی نموده پیدا کرد و در نوکران خود هر کس که ازین بهره داشته باشد عزیز داشت و مقرر ساخت که در تنهائی حرف راست بگوید که نفس معربد از شنیدن حق آزرده میشود امروز که روز بازار خوشامد است بس بهوش باید بود و از آشنایان چرب زبان خوشامدگو آگاه و دیگر نه امروز بلکه سالها و عمرهاست که خانهٔ جاسوسان ویران و راستی و درستی از اینها گریزان است در کارهای اهم چند جاسوس که از هم خبر نداشته باشند مقرر ساخت و نقاریر آنها علیحده علیحده باید نوشت تا حق بظهور آید دیگر مهم تر درین نشأه ارباب تعلق را از رسیدن بداد مظلومان نیست زنهار که این را از همه فرض دانسته وقتی باین قرار ندهند اگر نیم شب روشن شود که غوررسی باید کرد فرض عقلی که قضا ندارد فوت نشود دیگر پیوسته از دلهای شکسته که درست ترین متاع آنجهانی است دریوزه نموده بگوشه نشینان قناعت گزینان استمداد نمود و بمجذوبان جمال رفته ملازمت کرد و بمجذوبان جلال در ملاقات ملاحظه باید نمود زیاده چه نویسد الله بس باقی هوس دوازدهم آذرماه الٰهی سال سی و هفت بیست و هشتم شهر صفر سنه هزار و یک در رهتاس قلمی شد والسلام بزین خان کوکلتاش مفاوضهٔ شریف بهجت افزای خاطر مشتاق و مسرت پیرای دل دوستدار شد نمیداند که شرح خوبی عبارات دلکشا نماید یا تفصیل معنی

روح بخش کند الحق اگر محاسبه نموده سر رشته انصاف بدست باشد این عطوفت نامه

شگرف را که بقانون ورمیان و زنگار با اگر سرمایه تسلی خاطر آرزومند گویند سزاست

و اگر مفرح دلهای اندوهگین خوانند رواست آنرا افسون جراحت افزای دل مجروح

جدائی و تعویذ محبت آرای خاطر ستمند هجر نساخته نام کنند لیکن سخن که گه از حرف

جدا سکنم و نیک از بد نشناسم این درد را بصد درمان برابر داشته بصد جان اگر خریداری

نکنم چه کنم لیکن از بلندی مخاطب و پستی مستمع که هر یکی باعث ترک دانایان یکی این دو

معامله است خاطر از میان هر دو برداشته میگوید که این نامه نامی که حجت دوستی فراوان

بتاریخ یازدهم صفر موافق هفدهم آذر ماه سنه سی در پنج رسید سخن این است که در فرمان

عنایت که صبح روز روانه شده است مذکور است فی الواقع اگر مهمی مانده باشد تا یکی

ازین دو ساعت توقف و چون لا لقت و اگر بکس آمدن و بکس فرستادن شما آن مهم تمشیت یابد

مناسب آنست که آنرا سر براه کرده خود را به یلغار بساعتی که در فرمان مذکور است بشرف

ملازمت مشرف خواهند شد بهر حال خاطر اقدس حضور شما را بسیار میخواهد دیگر از مهمات

و عرفیات چه نویسد و چه چیز است که معلوم نباشد فرمان موعد بیست روز روانه شده و آنچه

بعد ازین فرمودند نیز رفته بهر حال کار تمام کرده باید آمد و زود آمد مصرع دگر بقا صدر

نامه و قلم نیاز د + والسلام بزین خان کوکلتاش سوم آبان ماه الهی سال سی و

پنج بیست و ششم ذی الحجه سنه نهصد و نود و هشت که روز جشن و زن بود قاصد سرعت

معتمد خاص مفرح کامرانی تعویذ شادمانی فهرست ابواب محبت نسخه نهانخانه صداقت

یعنی مفاوضه گرامی و ملاطفه نامی رسانید بیت همانا دانجو دست کو دستان زان

غذای دل و راحت جان فرستد + میخواستم که شطری از اوقات متبرکه

در شرح بدائع جانکاهی مهاجرت و تفصیل شرائف شوق ملازمت صرف کرده تحفهٔ لایق
بهجت آرای خاطر قدسی نهاد آن پیش بین بلند پرواز باشد ارسال دارد اما چون دیرگاه
که دلاویز سخنان جز بر زبان نگار زبانان بی بهره خاطر نیرود و خود را بصد اهتمام ازان باز
و خروش دل و جوش باطن را معالجه کرده حواله بدریافت صحیح نمود عرضداشت نواب سالار
که ظاهر و باطن ایشان بدوستی شما پرست خوانده دوستانه و بزرگانه جواب گرفتند ایزد تعالی
کامیاب صورت و معنی گرداناد بزین خان کوکلتاش صحت ذات و مسرت خاطر در
عمر شایسته چون درستی و راستی و بزرگ منشی لازم احوال آن یگانهٔ روزگار باد اگر در لوازم
پرسش صوری اهتمام نیرود نه ازان قبیل ست که قدرت آن ندارد یا قوت گفتن نیست
و یا فرصت کس فرستادن نمیشود لیکن نمیخواهد که محبت قدسیهٔ خود را بمشتی باطن خراب ظاهر آرا
مشتبه گرداند و مشارکت این گروه بی شکوه نماید اگر معامله با ایزد غیب دان ست آنجا
تکاپوی صوری و اعمال ظاهری را وزنی نیست و اگر منظور خاطر دوربین ایشان ست الحمد
که جوهر شناسی ایام بیگانگی که تعارف صوری درمیان نیامده بود از ایشان آنچنان بظهور آمده
که از آشنایان بل از دوستان پدید نیاید و هزاران شکر که خیراندیشی این کس چه جای دو دو
بمزاج نامستقیم زمانه آشنا و دیگر و جلائل و شرائف آن در حوصلهٔ تنگ جهان که اساس
آن بر ناراستی نهاده اند نمی گنجد بدست نیستم که از فرمان خرد برای رسوم مترسمان بیرون شده
توانم و جسمانی طبائت ندارد تا آن وسیله پرستشهای صوری گردد و لیکن از تشنگی معنوی
بهرهٔ وافر داده اند و دران فراوان کوشش دارد و دستکام باشند بزین خان من که مقیم
آستانه الهیتم اگرچه آن مترسمان زمانه ببدن عنصری نیرسم هم از خود چشم تحسین دارم و هم از شما
و اگر بیتابانه شوق دل را متابعت نمایم اگرچه در ملک آدمیت از هیچ آدمی شرمندگی

میکنشم اما از نشار دیوی که آدم را بنا آدمی و دوست را بیگانه مشتبه دارد احتمال نجالعی
شد آنجا که متاع رسائی شماست احتیاج فروختن کالای دوستی نیست اما ازانجا که بیکان
زمانه که نا اہلان کارخانۂ شناخت اند از دون ہمتی در خاطر گذری دارند اگر این انوسید آن
کم فکران پست فطرت چه دانند الله تعالی از عمر و صحت و بهجت و توفیق کردار در خور دریافت
بهرۂ عظیم روزی گرداناد چهار دهم ربیع الاول سنه نهصد و نود و نه بزمین خان
گرامی نامه که نامزد این خیراندیش شده بود از ورود آن مسرت اندوخت انچه بایست در وقت
استعلام رفته نصیحت کردن را شرط اول مهذب ساختن خود ست و تحقیق این شرط در دو چیز منحصر یکی
دانستن دوم کار بستن و بسا وقت نفس اماره از دانستن نیک و بد در اشتباه کردار نیک
می افتد و میداند که چنانچه دانای دقائق امور ست توفیق عملهای شایسته نیز یافته در سوالف
ایام که بنگارش نامها کمتر پرداخته بواسطه فوت این شرط بوده و گرنه من نفور هستی را که مستعجل
رفتنم کجا و راندیشه میگذرد که از دوستان حقیقی حق را باز دارم که خاطر شان آزرده نشود و آنکه
از گفتن حق برهم خورد شایان دوستی نیست و درین مفارقت که کلمه چند نوشتم نه آنست که آنرا
پند و اندرز نام نهاده باشم حاشا ثم حاشا این را از قسم دلبستگی خود در میان آوردن و متاع
خود را سره کردن میدانند از افزونی اخلاص و درستی نیت آن کلمات فهمیده خود بآن نکته سنج
خرد پرور نگاشته بود الحمد لله که بعیار آن خرد مشرب پسندیده آمد و آنکه بقاسم خان بزرگ
منشانه صحبت داشته دلش بدست آورده اند عیار نیک نهادی خویشتن را خاطرنشان دوست
و دشمن گردانیده اند شکر دیگر آنکه گمان خوبی بپایۂ یقین رسیده آفرین گر فهم خود ست
همه عالم ملائم و مطبوع را بهمه بها خریدارست گزیدۂ مرد آنست که ناملائم را خریداری کند اگر
این میسر نشود متغیر نشدن و بگشاده پیشانی در خوردن هر تخت بلندی که در سرانجام

ابوالفضل دفتر دوم

این نشا برین فرمودهٔ لسان الغیب عمل کند بیت آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا + هرگز غم ناروائی مقصود پیرامون حال او نگردد امید که
این گزین روش بهمین وجه هم آغوش آن دوربین باشد در باب حقیقت اندوز صداقت
نقش خواجه شمس الدین خافی نوشته بودم و باز مینویسیم که چون ایشان آنجا اند احتیاج بودن او
نمانده باشد و در درگاه ازین جنس راستی و درستی ناگزیر اگرچه صحبت امثال این مردم در باب
تعلق بغایت مغتنم ست اما اولیای دولت را نظر در کار صاحب و ولی نعمت میباشد چنانچه
خواجه راضی نباشد تا را چه کار ست گو خواجه راضی مباش دهم ماه بهمن سنه سی و هفت
نگارش یافت بناظم درر معقول و منقول و غائص بحار فروع و اصول
المخاطب بملک الشعرا الشیخ ابو الفیض فیضی فیاضی این نامه الیت
از ابو الفضل دردمند که ناشکیبائی را با شکیبائی فراهم آورده هم غمزده و غمگسار ست
بسوی آن برادر بزرگ صوری و معنوی که مزاجش مرهم ناسور جراحت روزگار و مرهمش
شفابخش علل امید گسستهٔ هر دیار ست در ماتم زدگی و ماتم گساری حضرت والدهٔ
مقدسه که روانش در جوار رحمت ایزدی غرق نور و جانش در ظلال الطاف سرمدی
مستغرق حضور ست چون مغلوب قوت بشری و مقهور قدرت عنصری ام به پی بردگی
سر تکوین و آهنگ جستجوی تسلیم مقید نیامده مثل عجائز فاقد البصر و البصیرة بجزع و سوگواری
مشغول هست و چون از منتسبان خانوادهٔ صلح کل یا رضایات تسلیم میگویاند در عین شکستگی
خاطر و برهنگی باطن کلمة الحق بانفس در میان مے نهد و نفس را از جزع
افزائی باز داشته در تسلی خاطر مجروح آن یگانهٔ آفاق ست و گرنه غمزده را با غمگسار
چه کار و ناشکیبا را با شکیبائی چه آشنائی ای برادر مے گویم که درین مصیبت جان گزا

وحادثهٔ غم فرسا اند و بگین نباید بود حاشا و کلا ما خاکساران تعلقی را اگر در امثال این حوادث جامهٔ جان چاک نشود مطعون خرد خرده بین میشویم و اگر طبیعت بشری را که در مراتع بدنی سائرست در چنین هنگام تفاوتی نباشد فطرت انسانی را طبیعت بهیمی و لباس آدمیت را پوستین سبعیت نام باید بلکه مقصود آنست که آن والا برادر خود را بتلبیس اندوه بدست عوانان جزع و فزع ندهند که آن در آئین ملت و روش نحلت آزارده مسافران عالم بقاست چه بی سعادتی باشد که در چنین نازلهٔ جانکاه هم از والدهٔ عطوفه خود جدا شده و هم بپای کم همتی از دست فته و هم قرة العین خود را که صبر نام دارد بدست ناهمی خود کشته وسیلهٔ آزار آن مغفوره شویم زنهار صد زنهار که حاضر وقت بوده در آرایش انجمن رضا و تسلیم باشند از طیلسان بزنامی که بر دوش این تیره بخت افتاده است از فقدان دوستان خود چه گویم آن نیک نهاد خیراندیش خوش سرانجام را بتشنگ نشانی که هست محروم دوستان گردانیده است کو عطوفت مزاج فراخ حوصله که بر سر معامله وا رسیده دفعه عذر آورد دفعه تحسین گر باشد در چنین اوقات بر دوشها که داند مرهمی بر جراحت نهد و تسلی بخش خاطر مضطرب گردد و ای و انای رموز گیلهٔ ماتم گساری ناکند کجاست امروز آن روزست که نصیحت گر جز در خاطر بیمار نتوان یافت و واعظ را جز در خموشستان باطن که اثری پیدا نیست نشان نمیدهند چه خوش فرصتیست اگر بعد رفته عنایت ایزدی بنقب خانه درون برده دامن ناصح و واعظ بدست آورده شود تا رعونت سد راه معنی نشده از بار نصیحت گران روزگار نشر خبر نگرداند آهی برادر عزیز من دمند صورت و معنی و تن بیمار ظاهر و باطن دمن غمزده بیرون و درون را کجا سر حرف زدن مانده است اما شب گذشته که خاطر درشت سنگلاخ شدائد صوری و معنوی آبله پا بود گلدستهٔ عطوفت و مهربانی شیخ ابوالخیر طول الله عمره و رفع الله قدره نامهٔ آن اعظمی اشرفی را که دفتر

اندوه وناکامی بود بنظر این غمزده آورده شورشی غریب در باطن افتاد ازانجاکه آن

قدردان عزیز شریف الوجود راچه از رهگذر برادری صوری وچه ازممر اخوت معنوی وچه

ازوجه شرافت ذاتی وچه ازسبب فنون فضائل وهبی وچه از واسطه صنوف شمائل کسبی وچه

ازدیگر خوبیها که بگفت درنیاید دوست میدارد وچرا ندارد که گاه عطوفت ازعالم پدری

ظاهر میشود وگاه مهربانی مادری جلوه میکند وگاه دلسوزیهای برادرانه بظهور می آید وگاه

بطور دوستان بروز میکند این نسبتها وآن نحو دوستی که مکنون خاطر بدیع ست چون بیرون

ازین عالم تواند بود دم مهر برلب وچشم وجان نهاده را تازه درجوشش وخروش

آورده باین مقدمات گویا ساخت آی برادر اگراین سپنجی سرای مقام دوام میبود وجز

مادر بار آن جهان بنا بایستی رفت اگرچه ازخدا اشناسی بکام جان رسیدی

بل ذره از معامله فهمی وخود شناسی بودی جز رضا وتسلیم باخدای جان آفرین

راه ستیزه رفتن بود فکیف که این مقام ونیای بیوفای دوست کش ودشمن نواز

سرائیست گذشتنی وگذاشتنی ومنزلیست سپردنی وپرداختنی که هیچکس را ازخصت

اقامت نداده اند درچنین جای ودرچنین معامله صبر را باریست تا بجزع چه رسد

تنگ وپوی بسیار زود نزد اهل رضا بدست باید آورد واگر از حال عبرت نشو ونسخه

کهنه فرسوده روزگار بچشم عبرت بین باید دید اگرچه بروسعت آباد دریافت پدر بزرگوار

که برموز واسرار کارخانه ایجاد آگاهند وثوق تمام ست که درچنین روز ازام الحوادث

مسرت خانه نعمای آلهی میزبانی فرزندان وسائر منتسبان فرموده باشند اما ازان

اشرف برادران نیز توقع دارد که غم بیحد را در دامن خاطر پیچیده ازدل آگاه خود دلها

• دلدار بها دهند کاغذ تمام شد ونیروی نوشتن بانجام آمد هنوز عزم گفتن ره اول قدم ست خود را

باید شناخت و از زمرهٔ خواص بوده باشی بند جزع که از عوانان زمانست باید شد و لبعد فات
مبرات که متفق علیه عقلاست اشتغال باید نمود انا لله و انا الیه راجعون بیست و هفتم
شهر ربیع الاول سنه نهصد و نود و هشت قریب اکٓ ستے قلمی شد بشیخ فیضی فیاضی
مفاوضه و الاتریاق مسمومان غم که دوم ربیع الآخر نگارش یافته بود هشتم آن نزدیک
سرای پرمانند بمطالعهٔ آن مشرف شد الله تعالی سالهاے بسیار بعلم و افزو عمل فراوان
بو فور رسوخ دور بینی درین هنگامهٔ عامه تماشائے دارا د لله الحمد که مرا زبان جزع که شیوهٔ
خرد تباه کردهاست امتداد نداشت در کمتر فرصتی آبله پائی بسر منزل صبر که از قحط سال
نیکی ممدوح بزرگان ست رسید از انجا که قتر گوکم همتی خود بنظر مے آید این سر منزل جای
شکرست لیکن از بلند بینی و بیش روی برضا راضی نمیشود و بجز نزهتگاه تسلیم خود را شایستهٔ
شکر گذاری نمیداند و انچه مرقوم شده که هرچند جزع و فزع را میدانم که ناپسندیده است
و اهر که مقدمات قبح آن در میان مے نهم در قبول نمی ایستد و معهذا نتیجه بخش نے
و چراغی در ظلمت آباد بی صبری او افروخته نمیشود ای دانائے آگاه دل هزار بار
روش نخجتین نان و برنج که هر روز بکار میرود بنظر در آمده با چندین مزاولت علمی و حسے
اگر باین شغل خود قیام نمائیم و سحر سامری بکار رود این آفت صورت نه بندد و لغایت
هیمزه و از معنی دور طبخ میباید سر این کار رہانست که ملکهٔ علمی در عمل چندان موثر نیست تا
محاسبات خصمانهٔ خود خواهی نخواهی بر یاد غیران وقع معاشرت اعمال خسیسه نمیکند اورا
اقتدای اعمال قدسیه مرضیه بهم نمیرسد الله تعالی چنانچه در یافت بلند عطاف نموده است
کردار و الاکرامت فرماید امید از عطیات واهب العطایا آنست که بزودی چنانچه دامن
صبر بدست آورده اند بی رضا گرفته عمر گرامی را هم آغوش تفویض داشته کامیاب صورت معنی

گردانا والعاقبة بالخیر بشیخ ابو الفیض فیضی اسد تعالی بگرامی سیلهٔ ایشان تسلی خاطر
ضعفا که باسیری طبیعت عقل خدا آگاه ندارند نموده باشد که طبیعت برهم خورده این مدعی
کذاب معرفت را ازین رهگذر اطمینان بهم رسد و نفسے چند که از عمر گمان برده میشو خرد را
از مشاطگی طبیعت باز داشته در نبرد نامردانه نفسانی خود او را هشیار مغز گردانیده ایدون انجه
از مغتنمات عظمی شمرده ذات اقدس حضرت قبله گاهی دامت برکاته نوشته بودند موجب
مسرت خاطر شد فی الواقع اگر آن قدر دان این انگوید که گوید ای برادر بزرگوار قطع نظر
ازین نسبت طینی یا خاکی یا بدنی یا ظاهری امروز در معمورهٔ روزگار علمی باعمل آرا
چنین بزرگی بس کمیاب ست ایزد توانا آن مجموعهٔ کمالات قدسیه را بجهت هدایت و تکمیل
ما ناقصان و سائر مسافران بادیهٔ طلب فراوان سال درین نشاره داراد و ما را توفیق خدمات
پسندیده و تحصیل ملکات سنجیده بدها د آمین بشیخ فیضی فیاضی هشتم ربیع الآخر سنه هزار
از بلدهٔ فاخرهٔ لاهور عریضهٔ اشتیاق که ذریعهٔ اتصال ست رقم پذیر میشود امید که بعافیت
رسد چه نویسم و کجا توانم نوشت و چه قدر توانم نوشت آنچه از دوری صوبے آن
اشرف برادران و اعز ایشان بر دل این مشتاق میرود اما اولاً چون بدیدهٔ حقیقت بین
نظارگی میشود از شیونات عالم آرائے ابداع و تنوعات مراتب علی
که بمدارج منصهٔ ظهور مے شتابد اگر بصیر نگراید چه کند حاشا حاشا اگر راضے نشود
چه نافهمیدگی باشد و ثانیاً چون خدمت صاحب و بادشاه این کس ست خاطر اخلاص
گزین نیز اگر خرسند نباشد از عالم اخلاص چه بضیعه برداشته باشد و ثالثاً چون غرض اصلی
ازین سفر عافیت انجام اصلاح احوال جمعے کثیر از مخلوقات آلهے که به وسیله
دوربینی و حق شناسے و خداپرستے و نیک اندیشے و نیروے عقل حقیقت شناس

اخلاص پرورشما حقیقت حقانیت و بزرگی خدیو زمان خاطرنشان ساده لوحان دور دست
و نگارخاطران حق طلب گشته آنگروه را از بادیهٔ ضلالت و صحرای بیگانگی بشاه راه هدایت
و نزهت سرای یگانگی آوردن و مورد انواع تفقدات خسروانی گردانیدن ست اگر از ین
دوری ضروری آزرده دل باشد از نیک اندیشی و خیریت عالمیان بهره نداشته باشد امید
که عنقریب بصحبت و مسرت و حصول مقاصد برسند کرگرانی خاطر بسیارست و چون مسافت
دورست در فرستادن نامه های مسرت بخش کوشش نمایند بجان آفرینش و
دیدهٔ دانش و بینش شیخ ابو الخیر شایستگیهای نفس الامری نصیب آن درای گرامی
باد دیروز آنچه در آویزهٔ طبیعت و فطرت نوشته بود و شکرانهٔ فیروزمندی گزارده تفادل
حصول مرادات برشمرده و بسیار رامش یافت هرکه آهنگ آن دارد که با ناملائم روزگار در
برادران پرخاش جوی راه آشتی سپرد ناگزیر وقت آنست که آن پنج مضمون را بیاد آورده
لحظه لحظه آن معانی وا نماید که خیر محض جز ذات حق نباشد و شر و خیر برابر و شر غالب چون
شر خالص طراز هستی نگیرد و هرچه بر فراز پیدائی برآید خیر غالب خواهد بود و هر آینه عاقل را
با خیر غالب اگر از شورش طبیعت دوستی و یکتائی صورت نگیرد مصالحت را چه افتاد و چرا
نشود ولیکن از تیرگی غفلت و خویشتن بینی این اندیشه بخاطر نگذرد و اگر خراشش نزهتگاه
رضا و تسلیم در دل باشد باین ورزش دائم ناگزیر آن حال آنست که تعقل نماید دیگر بر نظر کند
که فاعل حقیقی جز ایزد بیهمال نیست لا موثر فی الوجود الا الله طبیب ناشناسا که معالجه او متوهم
است هر تلخ دارو که بخوردن دهد بگشاده پیشانی درکشند و منت پذیرند دادار جهان آفرین
آنچه بدو بفرستد چگونه و چرا آزردگی را راه دهند آدم زاد را دو نظرست
و کم کسے باشد که ازان بهره نداشته باشد یکے حواله بخدائے کردن و اورا

دیدن دوم چشم از وپوشیدن و اسباب در نظر داشتن نخستین نظر اندوه برد و غم کاهد و نیز
وتسلیم پیوند جا وید بخشد و دید دوم غم افزاید و جان گزاید پس بخت ور آنکه در افزودنے دید
اول جستجوے سخت کند و تگاپوے اصل نماید بشیخ فیضی فیاضی اسد تعالی آن گرامی
برادر را از وسعت آباد علم بدولت آباد عمل آورده از حوادث روزگار که خوے و عادت
اوست متاثر و متاذی نگردانند و چون خلعت مردانگی پوشانده حالت فرزانگی نیز بخشد
مسافران کاروان سراے دنیا را آنقدر کار و بار در پیش ست که اگر اندکے سر
بجیب اندیشه فرو برند از پیشدستی و پیش رفتن یکے آزرده نباید بود دوش اول
شب عنایت نامه حضرت قبله گاهی دامت برکاته از پنج شش گروه رسیده ازین حیثیت
که مژدهٔ قدوم آن ولی نعمی بود مسرت افزود اما ازین جهت که آن اشرف برادران
بواسطهٔ تب همراهی نفرموده‌اند متالم گشت اسد تعالے شفاے کرامت کناد
بشیخ ابوالخیر اسد تعالی آن گرامی برادر را در حمایت الطاف بیکران خود داشته
بگوناگون مراوات رساناد امروز متوجه منزل پیش شد شما را بخدا کریم کار ساز
بسپارد اندوه و ملال بخاطر راه ندهید و بدوام خدمت شاهنشاهی سعادت اندوزید و
در نیایش ایزدی و تحصیل ملکات فاضله و آبادی وقت لحظهٔ غفلت نزدید و در خبرداری
فقراے باب اسد و دلجوئی ایشان و دریوزهٔ دلها بیشتر توجه کنید اگر از دل گرفتگی من
چیزے نتوانم نوشت در دل بیاورند و به نیکان و بدان راه خیر اندیشی بسر برند که
موجودات طراز خیر غالبے دارند آدمے از خود بینی شناسائی آید زیاده چه نویسد
بشیخ ابوالخیر همگی اندیشه در خدمت گیهان خدیو داشته در فراهم آوردن شایسته
خوهاے ہیداے نمایند و در تحصیل خواهشهاے زمانے و برآمد مقاصد صورے هرگز

باہیچکس لجاج نکند کہ کارساز حقیقی چنانچہ باید بظہور ے آرد لیکن اہل تعلق را لختے
دل باسباب نہادن ناگزیر آمد بیر خود را بجز حفظ ظاہرے چیزے فشم دو چشم دل
بو بنیرنگی تقدیر کشایند و آنقدر کہ در حوصلۂ فرصت گنجد از علم و عمل بہرہ برگیرند و بجذوبان
و خدا جویان رسیدہ نیایش نمایند و ہمت خواہند بہ شیخ ابو البرکات
اے عمدہ برادر کار و خلاصۂ عمل در دین و دنیا در صورت و معنے از خواہش
فضول و غضب نامقبول خود را دور داشتن ست کہ جمیع برگزیدہ ہاے الٰہی کہ بدرجۂ
قبول رسیدند ازین جہت ست ہوشیاری و تغافل از زلات ارباب جرائم
لازم دانند و بردبارے حوصلۂ فراخ را نگاہبانی کنند و ہر کاریکہ کنند بے تامل
نکنند و مادام کہ اندیشۂ درست نماید و نیک و بد آنرا بدیدۂ دوربین نہ بینند و بدانایان
مشورت نماید در ہیچ کارے شتاب زدگے نہ کنند و از اعتبارات دنیوے و
اخروے از جا نرود و دنیا و ہجوم مردم بادہ الیست کارش غفلت افزائے
و ہوش ربائے بہ شیخ ابو الخیر برادر گرامے موفق باشند الحمد للہ
کہ آن برادر نوشتہ بود کہ لختے فہمیدہ تسلی خویش نمود با ہمہ جوشش و خروش
و اندوہ و شادے از نقصان بشریت ست در بارگاہ عبودیت گنجایش ندارد
و ہمہ خیر محض ست جاے سپاس گزارے خوشحالی سکبرے و اندوہ گرانجانی لعنت
در بغلچہ نوشتہ شدہ بہ شیخ ابو الخیر در مطالعۂ رقیمہ آن برادر بجان برابر
مسرت روداد ہموارہ بعافیت باشند و در دوام خدمت حضور و لوازم
شعور آنچنان باشند کہ ہرگاہ بالمشافہہ و بالمکاتبہ حرفے درین باب گوید یا
نویسد از قسم تاکید احتیاطے باشد نہ تاکید رسمے در مشقات و ترددات

نفس خود را معتاد ساخته مطمئن شوند تا مقاصد صوری و معنوی او بکنار افتد که تن پرور
بجائی نرسیده متاثر از حوادث شد اند از رقبه بلند نباید خردمند کارشناس اچون
اقبال کشوده گردد سراسر فاعل همه چیز جل جلاله نداند و چون داند که کنندهٔ این قدیر
خبیر رحیم ست هر گز فتنه که از روی طبیعت بشری باشد منضم شده جاسے تشتت و مسرت
و خرسندی بهر سان اللهم ارزقناه چه نوید العاقبة بالعافیة بعمدة الملک قاسم خان
تبریزی دیوان شاه مراد خاطر جمعیت احوال آن حفاظت مآب متوجه است
امید که مسرور دل باشند از بیحوصلگی همراهان و بے تدبیری این گروه جگر خون ست
اول چنین بزرگے را بر سر زمینداری بردن چه لائق و هر گاه فرزندان او آمدند
و او خود هم ارادهٔ ملازمت داشته باشد براے چه مانند شما مرد دانا ئید در التیام
دلها کوشید و پیوسته در دربار بوده آگاه دل باشید و خورد و خواب
و فراغت یکسو نهاده بدل و جان بخدمت شاهزاده جوان بخت اقبالمند اهتمام
نمائید شنیده میشود که از بی التفاتی و حرکات شنیعهٔ همراهان خاطر قدسی شاهزاده بقدر
غباری دارد و در اوقات مرضیه بعرض رسانید الحمد لله شما را خدائے تعالے عقل
دور اندیش و دل دانا و حوصلهٔ فراخ داده است اعتماد بر عنایت الٰهی و عطوفت
پادشاهی نموده آنچنان رونق کار خود طلبند که همه زمینداران و گردنکشان بناکام
در لوازم اطاعت اهتمام نمایند و هر گاه دران صوبه بخواهند معروض دارند که عز قبول
خواهند یافت و همیشه از اخلاق پسندیده که فطری شاهزاده است یاد میداده باشند
خصوصاً فوائد آهستگی و وقار و گذشتن از تقصیرات و معذور داشتن کوتاه حوصلها
داد و دهش و آگاه دلی و شب‌زنده‌داری و مطالعهٔ کتب اخلاق و خواندن شاهنامه

و چنگیز نامه و بابر نامه بتفصیل بیگفته باشند امید از خدای مهربان آن دارد که رشد و
کاردانی و معامله سره کردن و دلها بدست آوردن و هنگامه سپاهی آراستن روز بروز افزون
شود مرا عریضه نویسی رسم نیست که جز یک صاحب ندانم امید دارم که بیش از ساز ملک
بقا شوم لیکن در نیکخواهی حقیقی ام اعتلای احوال شهزاده های بلند اقبال اعتلای
دولت صاحب خود میدانم چند چیز ضروریست که بیاد میداده باشند نخستین خبرداری
شبا روزی که دوست و دشمن بسیار اند دوم شیلان همه روز کشیدن سوم الوش خاصه
بردم کلان و یکه جوانان کار طلب مخلص دادن چهارم اندک و بیش طریق انعام و لائے
سلوک داشتن پنجم توزک درخانه را به شایستگی سرانجام نمودن چه وقتیکه شاهزاده
والاگهر سوار شوند چه هنگامیکه بنشینند و چه زمانی که در دن باشند هر کدام را جای معین باشند و
اوباش صوری آنچنان مضبوط گردد و نویسنده ها و صاحب اهتمامان مقرر شوند که مزیدی بر آن متصور
نباشد ششم پروانه کمتر نوشتن و عزت نوشته خود بالتزام بودن هفتم بپرسیدن ستم رسیده ها و داد
مظلومان دادن هشتم جاسوسان متدین بهم رسانیدن و خبردار بودن و اگر بهم رسد چند جاسوسان
بر یک کار گذاشتن بطوریکه اینها از یکدیگر خبردار نباشند و از تقاریر مختلف ایشان پی بمقصود
بردن نهم در خون و بیحرمت ساختن اهل ناموس بسیار تامل نمودن ای عزیز اگر شما را راه سخن
نباشد همین نوشته را در خلوت بخوانند و اگر خوش آید اعلام بخشند که دیگر آنچه بخاطر رسد ابلاغ
نماید اگرچه یقین دارم که آن عالی نهاد محتاج این سخنان نیست و اخلاق حمیده ذاتی و فطری
ایشان است لیکن از آنجا که بعضی سخنان شاهزاده میشنود دل میسوزد بی اختیار حرفی چند بر زبان رفت
الله تعالی توفیق اعمال شایسته قرین روزگار فرخنده آثار ایشان گرداناد محبت شعار مختار بیگ
را بگویند که در شکر خدمتی و نیکنامی که آن منحصر در آنست که دوست و دشمن منظور نداشته

خدمات پسندیده بجاے آورد از صمیم دل کارهای سرانجام دهد امروز که بخت شمار است

نموده بملازمت اینچنین بزرگی مشرف دارد قدر این دانسته جوهر نیکذاتی خود را که مظنون خاطر

ماست خاطر نشان جهانیان سازد خواجه اویسی که او را خدمتگار کاردان میدانم باید

که نیکذاتی خود را وسیله برآمد کار خود شناسد که دولت بدنفس چون شعله خس ست الله تعالی

فراخ حوصلگی و برداشت ناملایم و خیرخواهی جمهور انام که شعار تخبور است نصیب کناد

بقاسم بیگ خان تبریزی ایزد بیهال یاور باد همواره بمجانبه نفسانی که بهترین

کارهاست موفق باشند اگر از ناملایم که زمانه ازان فراوان دارد بفراخ حوصلگی

سبب شناسی زود چاره پذیر نشود زندگانی دشوار ست از وفور دیده وری ایشان

ترقب آنکه همواره این اندیشه قدسی آن سکر فج نیک اندیش را در نزهت آباد شادمانی

داشته در انجاح مهات سرگرم دارد و دیگر از مساعدی روزگار آنکه حکیم فتح الله شیرازی

که از اطبای سرآمد روزگار ست و دانش و تجربه او احتیاج بیان ندارد بخدمت گوهر اکلیل

خلافت شاهزادهٔ والا اقبال هشیار خرام قدردان رخصت فرموده اند امید که بتوجهات

دائمی ایشان مسرور فارغ البال باشد و ابدالی و بدلائی آن یگانه وقت سرمایهٔ افزایش

جاه او باشد والسلام بعمدة الملک قاسم بیگ خان تبریزی ایزد جهان بخش

جان آفرین که بی سابقه خدمتی بعنایتهای گوناگون سربلند دارد و همواره ناصر و معین

آن معدن راستی و درستی باد رسم فرستادن نامه و قاصد بایستی که جز در راستان و درستان

معمول نباشد لیکن بجهت حکمتهای خفی و جلی دادار عالم آرای میان عالم و عالمیان

شائع ساخته بلکه کار بجائی کشیده که در ارباب خلافت و نگار زبانان تیره دل بیشتر رواج

دارد و بنا بران این خیرخواه جمهور انام که با ایشان از دیرگاه نسبت دوستی

ومحبت دارد کمتر بآن براه میرود والا از خدای چون اوالا از بادشاه وصاحب خود تمنّا
برآمد مقاصد صوری ومعنوی ایشان میخواهد وفرونی توجه والتفات بادشاهی نسبت بایشان
عنایت ولطف الهی میداند وازین که خواهش من پیرایهٔ قبول یافته عزسند ست
انشاء الله تعالی آثار آن روز بروز افزون گرد عجب وبسیار عجب که اظهار آزردگی نموده اند
اگر بگوش رسیده که حضرت بی عنایت اند یقین واند که ساده مردی نادانی گفته است یا
وانائی از نقصان خود خیال تباه بخاطر آورده کاهش انگیز ست حاشا حاشا که این انجبت
خوش آمد یا دلجوئی شما میگویم من که از سود وزیان خود بر آمده راست وحق را از بیگانه دریغ
ندارم از مثل شما که چندین محبت ویکجهتی در میان ست چون مخفی دارم واگر از فرمان اعراض
شما که گاهی شرف صدور مییابد آزرده خاطر اند خود اینمعنی از اخلاص راسخ وعقل درست
ایشان دور میدانند چه رسمیست باستانی که بزرگان دولت با مخلصان خود که از فروانی
اخلاص واعتماد پایهٔ اعتبار شان از مدار اگذشته است بی ملاحظه هرچه بخاطر میرسد میفرمایند
صاحبی که آزردگی خود ظاهر سازد اهل خرد این را عنایت عظمی دانسته خوشحالیها فرموده اند
وآنکه اظهار درویشی نموده اند اگر ازین آزردگیها بخاطر رسیده اصلی ندارد که این درویشی نه بکار
وین آید ونه بکار دنیا واگر داعیهٔ الهی برین آورد آن خطرهٔ رحمانی ست در مرتبهٔ ظهور خواهد آمد
اما چون ایشان نعمت پروردهٔ این درگاه اند مقتضیات حقیقت واخلاص والا آنست که
پاس خاطر فیاض صاحب خود که هم بادشاه صورت ست وهم فرمانروای معنی دارند چه بنده
را لازم ست که خواهش خود را در ارادهٔ صاحب محو سازد وقطع نظر ازین در شعار
راست معاملان بی رضای خدیو زمان وخاقان جهان از احاد الناس لائق نیست چه
جای آنکه مثل شما اخلاصمندان که در امرای بزرگ انتظام دارند امثال این حرف

ورود دل گذرانند تا بزبان چه رسد طریق خردمندی و روش حقیقت مردم ظاهرپرست نمک
شناس بلکه آئین سوداگران معامله فهم آنست که درصورتی که خداوندجهان بی عنایت باشد
انچنین اندیشه بخاطر نرسد بلکه در هنگام خلوت در خدمات ولی نعمت بیشتر کوشش نمایند تا موجب
آفرین کارفرمایان ملاء اعلی شوند و باعث توجه و عنایت صاحب الزمان شده نیکنام
ازل وابد گردند فکیف که صاحب در نهایت عنایت و رعایت باشد در خصوصیت خود چه گنجایش
که انچنین حرفی دل آزار مذکور شود اینها هم یکی از سخنهای بزرگان پیشین اندکی از بسیار
بگویم حضرت شیخ علاء الدوله سمنانی که از کبار اولیا اند در زمان شباب وزیر بوده اند جذبه
در رسیده رخصت حاصل کرده عزلت اختیار کردند و چهل سال توفیق ریاضات و عبادات
که در حوصله بشری کمتر گنجد یافته در آخر ایشان قیامت را در واقعه می بیند که تحقیق اعمال
مردم میکنند یکبارگی حکم شد که کردارهای نیک و ثواب و عبادتهای چهل ساله علاء الدوله در
یک پله و ثواب آنکه در ایام وزارت خود دل پیرزنی بدست آورده بود در پله دیگر نهند این پله
راجح آمد چون شیخ ازین خواب عبرت بخش بیدار شد تاسف و افسوس داشت که اگر قدر این اول
میدانستم هرگز بدرویشی ظاهری نمی آمدم و بجز نوکری نمیگذاشتم ای عزیز من این داستان برای
عوام الناس است و الا بعاقلان دوراندیش چه نویسیم که پرظاهر است که درویشی کار خود
تنها ساختن است و در نوکری کار جمعی سرانجام نمودن و اتفاق اولیا و عقلا است که نعمت
متعدی بهتر از نعمت لازم است درین سخن بسیار است و فرصت کم همان بهتر که خود را ازین
باز داشته بسخنان دیگر پردازم دیگر نواب اقبال آثاری زین خان کوکه خیلی اظهار
رضامندی نوشته بودند بسیار خوشحال شدم از بزرگان باهم اتفاق و یکجهتی و انگاه در
کارهای بادشاهی بغایت پسندیده و خوش نماست خصوصاً دولتمندی

که نظرش بر بیوفائی دنیا و بی بقائی آن افتاده باشد و با جماعتی خاصه با دشمنان
جز نیکی نمیکند شاید که بهر وجه که باشد ناملائم همراهان به بزرگی و فراخ حوصلگی خود برداشته
بحسن اتفاق این کار را بانجام رسانند و پیوسته عرائض وقایع و سوانح احوال نصرت
اشتمال معروض دارند دیگر رای جهان آرای حضرت شاهنشاهی چنان اقتضا کرده که در
حدود خوشاب و دنکوت قلعه مستحکم اساس نهاده باتمام رسانند و داروغگی این کار به پهلوان
محمود مقرر شده و سرانجام آن بر ذمهٔ ایشان ست چون فهمیدم که بقدری از خواجگی گرانی
بهم رسیده مرا که سر سخن گفتن بکائنات نداشتم محبت باین مقدمات گویا ساخت ایزد تعالی
آگاه است که قطع نظر از آنکه برادر شما و دوست ما باشد امروز در مهربانی و راستی و حفظ الغیب
مراسم برادری نظیر و عدیل ندارد و آن مخفی که او را بنسبت شما فهمیده‌ام از هیچ برادری
ندیده‌ام هر چند بخواجگی بیشتر آشنا شدم بهتر یافتم امروز که فساد زمانه است و برادر چنین دیر
بدست می‌افتد بسی شکر این باید کرد دیگر آنکه خود را حاکم کابل مستقل دانسته از اندیشه تغیر و
تبدیل ایمن بوده در نظام مهمات آن صوبه اهتمام نمایند و پیوسته بحقائق احوال مسرت آرای
خاطر گردند العاقبة بالخیر بعده خواتین بلند مکان صادق خان هواداره خاطر محبت گزین
خواهان صحبت بهجت بخش آن معدن صداقت و محبت بیاشند و ملتمس آنست که در رسمیات
زمانه که فرستادن نامه و پیغام باشد این مخلص را معذور خواهند داشت که از بسکه طرز
دور جهان عالم شده نمیخواهد که در آن روش محشور باشد بسد الحمد که در لوازم محبت و حفظ الغیب
مقصر نیستم و آنچه دانم که ضروری الاعلام ست خواهم نوشت و شرح احوال در خانه راجه
قرة العین بار محمد متعهد ست آنرا اکبر دانسته نمینویسید دیگر اکنون که لشکرها بر سرکن تعیین شده
امیدوارم که جوهر ذاتی شما که خاطر نشان مست بر همگنان ظاهر شود و در ایتلاف و اتفاق با جمهور انام چه

نویسم که آن شیوهٔ مرضیهٔ شماست خاطر عزیز خان خانان را که بنهایت گرامی ست پاس داشتن
ضروریست امروز وقت آنست که نازکیهای گذشته را از خاطر دور ساخته در محبت افزایند و همواره
هنگامهٔ محبت گرم دارند و در افزونی محبت شاهزاده های اقبالمند کوشند الحمد لله که ذات
این نونهالان آنچنان ست که در تحصیل مکارم اخلاق گنجایش تعلیم و تعلم نمانده جمیع مراتب
کونی و آلهی را از یامن انفاس اقدس حضرت صاحب الزمانی دریافته بتهذیب اخلاق نموده
اما عالم بشریت باقیست در امثال این مجبعا مثل شما دانای رموز دانی نیک اندیشی
اخلاص نهادی ضروریست خود میدانید که مرا جز رضای صاحب و ولی نعمت و بادشاه خود
مطلبی نیست محض از برای ارتفاع مدارج دولت روز افزون صاحب همواره در خیرخواهی و خیر اندیشی
آن بخت بلندان جهد در امعان نداشته ام چنانچه بر همه روشن ست و لهذا در فرستادن عرایض بشاهزادهٔ
اقبالمند پرداخته ام که مبادا بخاطر کسی رسد که مرا عاقبت مبنی برین میداشته باشد که زندگانی خود
بی صاحب خواهم خدا نخواسته باشد و اگر تقدیر مهلت چند روزه دهد دیگر در لباس تعلق باهم
حضور صاحب که همین برادر شیخ فیضی آن طور سلوک فرموده بحضرت آنچنان نوشته باشند گرفتم که
خیراندیشی من کسی بعرض نرسانیده همانقدر که خود دیده بودند چه شد آنهم برطرف حق آستادی بجا
رفت امید آنچنان ست که اگر فی الواقع تقصیری هم نبود بخاطر نمی آوردند چه جای آنکه تهمت بجز این
اینهمه از جا روند بحمد الله که خیرخواهی مرا سبب علت التفات ایشان نبود که زوال پذیرد غرض
ازین مقدمات آنکه چون قاصد را روانه میکردند بچندی که شرف حضور داشتند حکم فرمودند که
چیزی برای شاهزاده فرستند بنده انچه لائق حال خود میدانست سرانجام نموده بود و چون
حکم بود که بعرض رسانیده فرستند در هنگام عرض انچه خیال شده بود مقبول نیفتاد و باز انجمله
باز دجره و قطاس را جدا فرموده حوالهٔ قاصد نمودند حسب الحکم آنرا فرستاده هشتم

ربیع الاول نگارش یافت بصادق خان ایزد توانا مردم قدردان محبت گزین را بسیار
داراد و قسم بقدر خویش بو وجه دنیا و اهل دنیا بخاطر نمیرسید و نشاء خاص معنوی بمطالعه
مثنوی سرگرم داشت که گرامی مفاوضه رسید و از خوبی هوا آگاهی بخشید اگرچه از باطن بظاهر
آورد اما در جمعیت باطن فتوری نرفت و شگفتگی ظاهر روی داد و ظاهر من همرنگ باطن گشت
بسیار بپاینده یار را التماس ازین میخواهم که مطالعه اخلاق ناصری نموده اوقات عزیز شد ظاهرے
ضایع نگرداند ایشت جواب سلام یار بممالک مدار جعفرخان دیوان ملقب به آصفخان
صداقت نامه محبت افزا ورود یافت و از وجوه خاطر منشرح شد و آنچه درباب شکایت
آن شخص رقمی فرموده اند حق بجانب ایشان ست و لهذا ایمائی در منظور نداشتن این عمل شنیع
و در خیریت کوشیدن و در محبت زدن که کلید بیت المقصود ست کرده بود و نیز نصائح
ارجمند که شایان اهلیت باشد مکرر باین کارآینده خطا کننده نوشته و مینویسد و اثر آن ظاهر
خواهد شد و شرح آنرا که متضمن خدمت فردشیت نمیکند الحمد لله والمنة که تردداتِ پسندیده
و عزمهای درست ایشان بتازگی خاطرنشان حضرت شاهنشاهی شد و از یک توجه بهزار توجه
رسید امید که روز افزون باشد خاطر دوستدار را متوجه خود دانند که اعتلای احوال صوری و معنوی
و فتح و فیروزی ظاهری و باطنی آن شایسته بزم و رزم را در عالم اسباب از بادشاه خود دانسته عا میکنند
و در ملک حقیقت از ایزد جهان آفرین مسالت مینماید و او را غیب دان داند که درین تحصیل و
سر انجام ولستانی نمیکند و برنام نیک که پاینده مرقوم دلالت خاطر را برین ندارد و وضع
نفی و جلب منفعتی نیز پیرامون خاطر خدا پرست نمیگردد بلکه ادای شکر نعمت ملازمت این خلیفه
بر حق و هادی مطلق را اندکی از بسیار اسباب انتظام می بخشد خاطر شریف جمع فرمایند که درین نزدیکی
شاهزاده جوان بخت اقبالمند با سامان لائق نهضت کابل و آن حدود میشود و از توجه شاهنشاهی

که حصول مقاصد علیا را مستلزم ست چه گوید این کس که بتوفیق شگرف الٰهی در گلشن همیشه بهار
تسلیم جا بهم رسانده از علم الیقین نزدیک ست که بعین الیقین این مقدمهٔ سعادت که دستاویز
صلح کل بل محبت کل ست که جز خیر غالب خلعت فاخرهٔ هستی نمیپوشد مشرف گردد چه خیر
محض جز واجب الوجود نتواند بود و شر غالب چون شر مساوی همچو شر محض ست که امتناع
آن معلوم دانا و نادانست و امروز که با شرار زمانه آهنگ صلح نموده خیریت آنها را میخواهد قیاس
باید کرد که مراعات احوال سعادت اشتمال گروهی که بخوبی و نیکذاتی و دوربینی بخاطرش متمکن
باشد چگونه میکرده باشد و لله الحمد که اگرچه فیما بین رابطهٔ رسمی کمتر بود اما رابطهٔ معنوی که مدار بر
خیریت داشته است همیشه قوی بود و بی تکلف و بی مبالغه شما را بسیار دوست میدارم چیزی که
از آن بقدر اندیشه هست آن ست که تیزی و باندک چیز از جای شدن که شعار میرزایان ست
پیرامون احوال آن نکته سنج نگردد چون دل صاف و ذات خیر اندیش دارند تمکین که بتوجهی لائق
برطرف شود و ظاهر در آنست که آن خطا کننده را طلب عالی عنقریب ملحق آن لشکر گرداند اگر بمقتضای
بشریت تندی و تلخی اظهار کند امید که نکنند شما از صاحبان اخلاص اید آنرا منظور نداشته در
ملایمت افزایند تا عنقریب این کار با تمام رسد که شما را در خانه میخواهم عرضداشت ایشان
بر وجه احسن گذشت و حسن خدمت بوضوح پیوست و بسیار مجرا شد فرمان که بشاه بیگ
التماس شده بود به تبلیغ آن اهتمام نماید بشرف صدور یافت و عنایات ایزدی قافله سالار
شما باد چهاردهم تیرماه سنهٔ سی و هفت قلمی شده به آصف خان در قضایای مصائب
تا گزیر حرف صبر گفتن بچنین آن بنده دن یا اسقود گے بجیبرے ادا کردن و در آن
بمقدمات عقلی و نقلی التجا بردن پیرمکرر ست و حرف خردمندی وزیرکے با مثل شما
و دم که از فهم و فطرت بهره ور بید چگونه نخواست که بنامه هم از اراده تسلی خاطر

بجمع شاگفته نماید که با آنکه خود را بتکلف در رسوم مترسمان در آوردن فعل عبث کردن ست
لیکن چه کند در مدینه بودن صد بلا پیش می آرد انهم یکی ازان شمرده کلمه چند نوشت الله تعالی
بسر تکوین و ایجاد رسانا د العاقبة بالخیر به مرزا ایزد بیگ حاکم بلاد بندر ایزد تعالی
سعادت جاوید روزی کناد نگاشتهای اخلاص طراز محبت گرای رسید از بیان گنجینهٔ دوستی
مسرت ردی داده شنوده باشند که بندگان حضرت اعلی ازینجاب بجهت ده کار بانصوب نهضت
فرمودند یکی آنکه نظام الملک خود بجهت ادبار بخت صلاح کار نیافته در گوناگون بلا افتاده اند
دنیا داران دگر را چه بلا پیش آمد که از جادهٔ فرمان پذیری شایسته سر باز میزنند و ردے
التجا بدرگاه والا نمی آرند همان بهتر که سایهٔ اقبال بدان دیار اندازیم و عیار گوهر هر کدام
گرفته آید دیگر سبب باده پیمائی شاهزادهٔ والا گوهر و برخی دیگر نارضامندی درگاه مقدس بسمع
همایون رسیده بود چون حوالی دار السلطنة آگره نزول موکب همایون شد انجمن را از گوئی را
تازه ساختند این خیرخواه جهانیان بموقف عرض همایون رسانید که التجا نیاوردن اعیان آن
ملک از روی سرتابی و گردن کشی نیست ظنطنهٔ دولت و اقبال بزرگ شاهنشاهی
عالم را فرا گرفته لیکن چون میان جنود فیروزی آن صوب از فردے نفاق
پدید آمد مردم دست کوتاه گردانیده اند اگر یکے از بندگان بے غرض بدان دیار رود
که مدار معامله برو باشد هر آئینه نیایش و نیاز آن مردم پایهٔ پیدائی خواهد گرفت و آنکه
از رهگذر شاهزاده بخاطر اقدس راه یافته بے آنکه حضرت بدان یار تشریف برند همان بنده
یکتا که بدان دیار رود آن کار نیز میسازد یا بملازمت میفرستد یا براه سعادت می آرد پس ازین داستان
در از این خیراندیش عالیمیان را که هرگز از بساط قرب جدا نفرموده اند جمیع مهمات مالی و ملکی هر ینجاب
مفوض بود رخصت این حدود فرمودند شاهزاده را خود بسر نوشت آسمانی آن پیش آمد

اکنون جز فهم نخستین مطلبی نیست باید که فرصت را غنیمت دانسته در لوازم بندگی و اطاعت
چنان کوشند که نزدیک و دور و آشنا و بیگانه ظاهر شود و خلق خدا پامال حوادث نگردند
و دولتخواهی شما از دیر باز میشنودام و زهنگام ظهور آنست و آنچه به پنڈت نوشته بودند همه را
به نظر در آورد و خاطر خیلی خوش شد که هنوز زمانهٔ سعادت باقیست و چشم عاقبت بین
کشاده شایسته آنکه یادگار را بدیگران موقوف نداشته بطرز لائق با عرضداشت بدرگاه والا
روانه سازند که من هم عرضداشت نموده آن نسبت را جواب حاصل کنم درین صورت
هرچه شاهزادهٔ والاگوهر قول و قرار داده بودند بظهور خواهد آمد و در ملک و مال و ناموس
افزایش خواهد شد و بعضی نصیحتها از نوشتهٔ پنڈت معلوم خواهند کرد دوربینی و عاقبت
اندیشی روزی باد قطب الملک حاکم گولکنڈه دوربینی و قدردانی روز افزون باد
گرامی نامه آن خلاصهٔ دودمان سعادت پژوهی نقاوهٔ خاندان بیدار دلی بهجت افزا گشت و
نوید یکجهتی و دوستی رسانید و آنچه درین سانحهٔ ناگزیر پرسشها و مهربانیها بجا آورده بودند موجب
آن افتاد این سرائیست گذشتنی و گذاشتنی خوشا بختمندی که انفاس عزیز را در رضامندی ایزدی
و نیکنامی بسپرد و زندگانی را در مرتبه شناسی گذارد شنوده باشند که بندگان حضرت شاهنشاهی
این خیراندیش جهانیان را هرگز از دولت حضور تجویز دوری نفرموده بودند و جمیع مهمات
مالی و ملکی باستصواب این خیراندیش انتظام می یافت درینولا بواسطهٔ دوام که خود بهجت آن
ازینجاب بدار الخلافت آگره مراجعت فرمودند فدوی را رخصت این دیار کردند نخست آنکه بر زبان
مقدس رفت که داد و بیهمال مژدهٔ سلطنت گیری را در حوزهٔ اقتدار این نیازمند درگاه خود
کرامت فرموده و دولت و اقبال را روز افزونی دارد جائی که در باستانی زمان کارها از
فرماندهان روزگار بدشواری بر آید از بندگان اخلاص سرشت بآسانی بجای آمده می آید و نیز

فرمودند که شیمهٔ والای ما آنست که از بزرگان روزگار اطاعتی شایسته بخواهیم ایزد تعالی
خزائن نامحصور بدست گنجور اقبال ما سپرد کجا چشم بر ملک و مال او افتد معاملهٔ مظفر حسین میرزا
و رستم میرزا و جانی بیگ و راجی علی خان و راجه راجچند و بهیاجی و سایر سرگردهان روزگار
دلیلیست بس روشن و شماره این باب بس دشوار لیکن چون برهان که پرورده و از خاک
برداشتهٔ ما بود و از بدمستی بادهٔ دنیا قدر آن از اندازه انست از نظر ما افتاده و تیره روزی جنون نامزد
آن ملک شد برای چه دیگر دنیاداران دکن در فرمان پذیری توقف دارند و نیز فرمودند که
از نبودن سخن ضمیر دیران ملک که گفتار و کردار او در درگاه معتبر باشد خاطر اندیشه دارد
امروز که نسبت بندگی تو جهان را فرا گرفته بطیبعی و حق گزاری را که و مه میداند ترا بدان ملک
باید رفت و عیار این معنی گرفت دوم باعث فرستادن آن بود که بادهٔ پیمائی شاهزادهٔ والاگهر
بمسامع همایون رسید چون مدهوشی و سرگردن لشکر باهم جمع نکردند فرمان شد که
آن نونهال دولت را روانه درگاه سازد و بی تأخیر قاصد و پیغام ساختگیهای روزگار
این مهم را بانجام رساند اکنون که از نیرنگی تقدیر قضیهٔ ناگزیر روی داد جز بتحسین وجه
کاری نمانده وقت را غنیمت شمرده خاطر را از آن فراهم آرند و حسن اخلاص و عقیدت
ایشان که در درگاه مقدس و از نیکان این لشکر اقبال شنوده است پسندیده آن ست
که گفتار بکردار آید و مقاصد بگزین روش سرانجام یابد و میخواهیم که درین معامله سخن را راز
شود و قاصدان آمد و رفت نمایند شناسا دلی فرستاده شرائط عهود را استحکام بخشند
چنانچه اولیاے دولت چه که همه نیکان عاقبت بین آفرین نمایند و شهنشاه
جهان پناه روے در مهربانے آوردند بعضے سخنان دلپذیر از نگاشتهاے
وکلاے ایشان معلوم خواهد شد دوام آگهی روزے باد به راجی علیخان

ولد مبارک شاه فاروقی فرمان روای خاندیس حسب الحکم اشرف

جلائل دعوات صافیات که متکیان ارائک قدس بوُرود فوحات آن دراهتزاز و

التذاذ روحانی آیند و شرافت تحیات وافیات که منتظمان سلاسل انس بهبوب

نفحات آن در ارتباط والتیام ربانی افزایند اهدا و اتحاف نموده خیریت آن خلاصه

خاندان مجد و علا و دودمان اجتبا و اصطفا وام محفوفاً بالمکارم والمعالی مسألت

مینماید چون انتظام بخش انفس و آفاق که ازمّه نجائب قلوب و اعنه جنائب ضمائر

بدست مشیت اوست خواهد که بدائع تقدیر از مکامن بطون بعالم ظهور آرد که ذرائع

ترفیه جمهور رعایا و وسائل ایتلاف کافه انام باشد در مبادی حال و فواتح امر

چیزی چند از نهانخانه قوت بشاهد فعل ظاهر میسازد که هر آئینه در تمشیت آن معنی مؤکد

و مؤید تواند بود و آنجا که حسن اخلاص ایشان باین دودمان رفیع الشان که حبل المتین

سرادق اقبالش بأوتاد غلو و استحکام یافته در کمال وثوق و رسوخ بود حکمت ازلی باعث

ظهور این انتساب خاص و اشتباک مخصوص که هر آئینه موجب انشراح قلوب صافیه

و انگدار بواطن مظلمه است گردید در سوابق ایام که بمقتضای خیرخواهی عامه در خیریت ذات

ذات البرکات و دوام عزت و آبروی آن خاندان سینه کوشش منیود اکنون که ناموس

یکی شد و ستیها بانجا کشید خود ملاحظه فرمایند که توجه خاطر و ترقب باطن در حفظ ناموس

طرفین درچه درجه خواهد بود و تا اثر این نسبت بچه آئین ظاهر خواهد شد مأمول آنکه همواره خاطر

محب را لگران اخبار دوام عافیت و جمعیت دانسته بمفاوضات گرامی مسرت بخش

روحانی شوند دیگر کیفیت مجاری احوال سعادت اشتمال از نوشته زشو پند دریافت

فرمایند العاقبة بالخیر به راجی علیخان حسب الحکم مفاوضه یکجهتی و ملاطفه یکتا دلی

که در نبولا منگار رشش یافته بود و گرایلـــے در رو دآن ابتهاج یافت علی الخصوص اخبر مسرت بخش
که نخستین از روی استظهار تمام بخلاصهٔ خاندان فتوت نقاوهٔ دودمان فطرت
سرآمد خیر اندیشان جهان پیشوای پاسبانان دل و زبان اعتضاد الخلافه خانخانان ملاقات
کرده اند و پس ازان بغرهٔ ناصیهٔ اقبال قرهٔ باصرهٔ سلطنت و اجلال پیوسته ملتزم خدمات
شایسته شده اند چه گوییم که چه قدر از بار تعهدات بر آمده ام و چگونه مسرت روی داده است
چه از ره گذر آنکه چنانچه خدیو جهان مرشد زمان میخواست که آن تذکار بزرگان از آسیب
حوادث روزگار در کنف حمایت شاهنشاهی محفوظ باشند همچنان لمعهٔ ظهور بخشید و چه ازهم
آنکه اشرف برادران که در جوار رحمت ایزدی غرقهٔ مغفرت باشند بکرات در خلوت
کثرت از درستی و راستی و اخلاص مندی آن گوهر آمود بزرگی در محفل مقدس مذکور ساخته
بودند و دوربینی ایشان خاطرنشان همگنان گشت و چه از دوستی که غائبانه این حیران آفرینش
را با ایشان واقعست و بدواعی جبلی خیریت ایشان میخواهد و چه ازهم آنکه کلید دکن
بی آنکه جانداری آزرده شود بحسن نیت ایشان میسر شد الحمد لله و المنة که عنایت شاهنشاهی
روز افزون ست و جمیع مطالب و مآرب مالی و ملکی و جانی و ناموسی دلخواه حاصل باید که
نیرنگی زمانیان را منظور نداشته همان پیمان شاهنشاهی را حرز حال خود دانسته در انجاح
مهمات اهتمام فرمایند غریب تر آنکه زیاده از دو ماه میگذرد که احوال آن لشکر جهان کشا بمسامع
علیه نرسیده است باید که چنان اهتمام گمارند که مخاوف طرق برطرف گردد و شرح احوال
آن دیار پیوسته از عرائض شما بموقف مقدس رسد و جمردم ولایت خود اهتمام فرمایند که
آمد و شد مردم از آن حدود شود تا آسودگی خلائق رشد العاقبة بالخیر به سترگ زمان
محمد قلیچ خان آنجا که منم و بیشهٔ رفت اگر حرف اشتیاق و قصهٔ محبت نویسم

سزاوار است اما از آنجا که طرز اہل روزگار ست و تلون احوال ایشان که بتوهمی آزرده شده

بدوستان خیرخواه بدگمان میشوند اگر سخن برسم و عادت هم ادا نشود آنرا نادانی میدانند آیا

چه توان کرد که در معامله جای ناگزیر حرفی چند گفتنی و نوشتنی رو میدهد حاشا که امری دیگر

متصور خاطر حق گرای شود و خواهد که بتسویلات راه گفتگوی ارباب نفاق مسلوک باشد

شعر گر گشتی ور نگشتی دوست کشتی هیچ ترا + دوست میدارم اگر دوست ندارم چکنم +

چون یقین ماست که شما از مخلصان حقیقی صاحب باشید اگر بواسطهٔ غواشی بشریت بحقیقت

آنکیس نرسیده باشید هر آئینه چون علت محبت ثابت است فتوری در میان آن نمیرسد

چه من از گروه سوداگران نیستم که در گرو سود و زیان خود باشم الله تعالی دیر دارادالعاقبت

بالخیر و السعادة نو آئین بزرگ میرزا یوسف خان بعد از سلام سلامت انجام

محبت فرجام مشهود ضمیر محبت پذیر نواب محبت اطواری میگرداند که مجاری احوال موافق

آمال است امید که آن ملکی صفات در زمان عافیت بوده باشند دیگر با مردم قدردان

دولتمند سفارش صاحبان استعداد که در هنگام بزم و رزم بکار آیند و در انتظام نشان

صوری و معنوی دست آویز قدسی باشند چه حاجت لیکن بنا بر اظهار نسبت محبت کلمهٔ چند

درباب مجموعهٔ خوبیها مولانا طالب اصفهانی که بجستجوی تمام روزبهان دولت

بلطائف و وسائل از صفاهان دور در دام محبت خود آورند میتوسید المنة لله که اینچنین

شخصی بی سعی شما دران سرزمین که از بد و فطرت آفرینش محل قحط رجال ست از جملهٔ دوستان

فدوی شده است امید که همواره اینمعنی منظور نظر عاطفت ایشان باشد و آنچنان

سلوک رود که او مرفه الحال بوده اراده برآمدن آن دیار که مطلوب ماست نه نماید

طور معامله درمیان آمده که قطع نظر از انکه بمزید اشفاق اینچنین دانش آموزی را

گرفتار خود میسازند خاطر دوستان حقیقی که بهیچ چیز منت پذیر نیست رهین منت میگرداند

الحمد لله والمنة که بندگان حضرت خلافت پناهی ارشاد دستگاهی اللهم خلده دایدا
نهایت توجه دارند و چون پرتو التفات والا درگاه آنست که بمدارج ترقی میفرمایند و زیادتی منصب
مفوض تا بدین باشی میشود تا بیک حکم دو دو ول بدست آید زیادتی منصب و اضافه جاگیر حوالم
باستصواب آن محبت اطوار شده است امید که بمحض قدردانی ایشان فلیف
مراعات حال دوستان عنقریب این دو مطلب جلوه ظهور دهد آنچه از احوال دولت اشتمال
حضرت شاهنشاهی برحسب وعده باکمال بی سرودلی تحریر نموده بتفصیل خواهد فرستاد و
درباب نقاوهٔ متقدمان و خلاصهٔ متاخران مولانا خواجه جان که الحق اگر ایشان را در کشمیر
نمیدید هیچ ندیده بود هیچ نویسد خاطر دوستان از مسرت و خوش سرانجامی احوال ایشان
بغایت متوجه دانند به شجاعت شعار میرزا علی بیگ اکبرشاهی نامهٔ محبت اشتمال
مطالعه افتاد بقدر آشفتگی خاطر معلوم شد از انجا که بر عقل ایشان اعتماد دارد و
میداند که این شورش بقائی ندارد متاع اخلاص ببازار آوردن و رواج آن طلبیدن
شیوهٔ مخلصان حقیقی نیست و چنین خاطر این طائفه علیه از کساد بازار اخلاص غبار آلوده گرده
نمی باشد بلکه درین هنگام شگفتگی بیشتر دارد که جوهر بیبهای اخلاص بسفال ریزهٔ دنیا
فروخته نمیشود و از آنجا که بر شجاعت و فهم و اخلاص نظر می افتد معلوم میشود که ایشان
ازین گروه والا شکوه باشند شائسته آنکه آن درست سلیقه از مشغلهٔ شکرانهٔ اخلاص وافر
بشورش طبیعت که جز بر ظاهر نظر ندارد و از معامله فهمی او را نصیبی نیست نخواهند پرداخت
از آن باز که آمد و شد قوافل اخلاص درین چارسوی دنیا که اعتبار را و از قسم اتفاقات نه از
استحقاق است آسیبی که این طائفه را رسیده از آن جهت است که ازین مصاحبی یا از مصاحبت

از فروغ خرد یکسو شده در دام طبیعت که نه دل او انا دارد و نه چشم بینا افتاده در اندیشهٔ
فروخت متاع اخلاص انداز نتائج این اندیشه نور زدا آنست که همیشه این متاع نفیس کاسد
باشد الله تعالی آن نیکذات را بیگانگی کلی از طبیعت دهاد و با فطرت عالی و همت بلند آشنائی
بل دوستی کناد و قطع نظر از اخلاص معامله فهمی و بقدر خدا شناسی از تقدیرات ایزدی
گله مند نمیسازد چه آزردگی ازان در معنی اعتراض بر ایزد جهان آفرین ست حاشا که عقل
عاقل باین راه رود بهرحال اگر بمقتضای بشریت گذاره در کوچهٔ نا اهلیت که شاهراه طبیعت
است افتد زود بفروغ خرد معامله فهم یا دل اخلاص گزین بدولت سرای رضا و تسلیم
آمده مسرت پیرای خاطر اخلاص مند خود گردند العاقبة بالخیر و الظفر بفضل خاتم شجاعت
شهاب الدین احمد خان از ورود گرامی مفاوضه و مطالعهٔ آن ابتهاج یافت
الله تعالی آن خیر اندیش بالذات را دیر داراد اگر ارسال رسل و رسائل را از قوهٔ بفعل
نمی آرد نه ازان سبب ست که نسبت آشنائی درست بلکه محبت تام با آن منظور نظر تربیت
و عاطفت صاحب خود ندارد حاشا ثم حاشا چه همین امر بانفراده مستلزم صداقت
کامله است چه جای محبت تا آشنائی چه رسد فکیف که شمائل مرضیه دیگر در ذات بزرگ
ایشان فراهم آمده است و نه ازان جهت که فشار بادهٔ غفلت به پستی مستی برده از قدر
نشناسان گردانیده باشد و نه ازان روست که از نامعامله فهمان بی تمیز باشد و نیک از بد
نتواند جدا ساخت بلکه چون بحسب سرنوشت در گروه اهل دنیا در آمده از اصحاب شعور ست
و می بیند که این شاهراه مراسلات را اهل نفاق که زبان شان با دل آشنائی ندارد و نه آنچنان
گرفته اند که فرجه گذاشته باشند که آدمی بفراغ دل تواند عبور کرد ناچار خود را ازان گذرانیده
معاملهٔ دوستی که معاونت دائمی و خیرخواهی لازمی ازان عبارت تواند بود مواظبت مینماید العاقبة بالخیر

بخواجه شمس الدین خافی در حمایت ایزدی باشند انفاس گرامی را که مهان عزیز اند
احترام داشته اگر زندگی رو دهد هر آینه سعادت آمود نشاتین خواهد شد و معلوم آن است کیش
آشنا یخرام باشند که آنچه بزرگ داشت به نسبت هر طائفه بطرز دیگرست لیکن در پاس
چهار چیز همگنان اتفاق دارند نخستین رضای ایزدی دوم عقیدت گزینی به صاحب
سوم خیر خواهی عموم خلائق دوست و دشمن چهارم تیمار کالبد عنصری هر گاه آدمی زاد
بتقلید و تدبیر این ناهمیدگی را گذاشته همت نشینی بخرد و صواب اندیش نماید هر آینه همه آن امور
بشایستگی سر انجام خواهد پذیرفت سخن بسیارست و وقت اندک بهر حال چون در بارگاه
تعلق داشته انداز همه کارها بر آمد حوائج و مهمات خلائق را اهم دانسته اشتغال
خواهند فرمود و همواره با جهانیان بصلح و با خود در جنگ فارغ دل زندگانی نمایند
و در فراخی حوصله و بر داشت ناملایم تکاپوی شود الحمد لله که بخمندی سترگ از درستی و
راستی و حقیقت گزینی نصیبهٔ فراوان دارند از آن خواهی ستوده نیز دامن اندوزند
باید که در انجاح خدمات بارگاه خلافت پیش نهاد همت والا محض کفایت سلطانی نباشد که
آنرا شوم گرفته اند غمخوارگی و تیمار داری جهانیان چنان باشد که دشمنان از گزند حساب
آرائی خاطر جمع باشند نمیگویم که در ملک تعلق دشمنی ناستوده است این انجمن بد وستی و خلاف
گرم نست لیکن سعادت اندوزی و دور بینی آنست که آن طور سلوک رود و نیز همواره از
فرزندی زمانه بر کنار بوده فطرت عالی را پیر و مرشد و پدر دلپذیر سازد تا کارها فروغ حقیقت
گیرد باعث این نگاشتن جوش محبت ست نه ظهور امر مجدد و گرنه او کار بی پایان خویشتن
کجا بانجام رسانیده تا بهم دیگران پردازد و السلام باعتضاد الممالک راجه مان سنگه
صاحبان دولت و اقبال که فراخ حوصلگی و قدر دانی و جویائی آدم نیک از صفات کمال ایشان است

چه حاجت که باین طبقه علیه در شناسائی قدر صاحبان استعداد حرفی نویسد اما عزم خیریت
عموم و قصد نیکی خاص ضمیمه محبت گشته این خیرخواه جمهور انام را برین داشت که کلمهٔ چند
در باب حقائق آموز نکته بین امیر شریف آمال که در بزم و رزم همراهی ست غم زدا و در شدت
و رخا مصاحبی ست مجلس آرا و در قبض و بسط همزبانی ست بی بدل نگارش رود و امید که
آن یگانهٔ آفاق را بر خلاف مردم روزگار روا نسته آنچنان توجه فرمایند که آدم شناسی که در
حق ایشان مظنون ست بیقین انجامد طریق سعادت صوری و معنوی آنست که آنچنان
با این طور مردم سلوک رود که در جمیع اوقات آنچه راست تلخ نمای شیرین اثر باشد بی محابا
خوش آمد شیرین نمای تلخ اثر مقدبات میگفته باشند که دولت افزائی و بر آمد مقاصد بلند
در گرو شنیدن سخنان مصاحب حق گوی ست برای گرمی هنگامه خوشامد مردم بسیار اند
ارباب دولت را از صحبت آنها هم گزیر نیست اما همیشه هوشمندان بخت بیدار تکاپوی
و جستجوی بلیغ کنند و بزرگ نهاد و مزاج زمانه شناس اندازه در باب افراد انسانی حقیقت
خیر اندیش را بید اگرده اند اگر هر روز میسر آئی در نیاوی تجویز ملاقات ایشان نکند سعادت
معنوی بی اختیار در هفته دو بار یا سه بار در صحبت ایشان میرساند در آبان ماه سنه سی و شش
قلمی شد بر آینه این نسخه شرایف شوق و جلائل محبت که مرکز خاطر ست آلوده بیان
نمی سازد و این متاع گران مایه را بیازار بی آرد چه از بسکه مشتریان این جواهر بی بها
بازی خورده از خواهش این متاع قدسی باز آمده اند کالا را در کساد و بازار کشادن
از آئین سوداگری ست و نیز چون شناخت این نسبت حواله بخاطر فارغ کرده اند در
مشغولان جهان گفتگوی این کردن و چشم تصدیق داشتن نه از آئین خرد و مندیست
پس ازین باز آمده سخنی چند در معاملات که در طریق خیرخواهی مناسب میداند

فارغ میشاید اول آنکه اگر بعضی مدعیات در پرده توقف ماند و بحصول انجام طریق
نیک گوهران درست معامله آنست که چنین خاطر را اگر داگر دآلود نفرموده و نجبان و خدمات (مطلوبات)
مرجوعه سرگرم بوده اهتمام نمایند چه جائے ارباب اخلاص فکلیف آن طایفه که از درستی
و راستی داغ بر ناصیه حسودان روزگار نهند بسد الحمد که گمان این فراجدان زمانه آنست
کهٔ آن اقبال آثار ازین گروه والا شکوه باشند تا نیا آنکه در سر انجام مهمات و تقدیم
خدمات نظر بر حالت خود انداخته در گرد آوری نام نیک که محصور در شناختن پایه هاے
آدمیان و باندازهٔ آن تلاش سلوک کردن ست و در مراسم داد پرسیها و دهشها
کار آگاهانه عمل نمودن امید که همیشه توفیق اعمال پسندیده قرین ایشان باشد و زود
بحسن توجه و لطف اهتمام آن نکته سنج دو در بین مهمات بنگاله دلخواه خیر اندیشان دو در یاب
صورت یابد صد شکر که خاطر جهان کشاے شاهنشاهی از انتظام صوبه پنجاب فارغ
شد در ین نزدیکی یورش هندوستان پیش نهاد همت علیاست چه خوش باشد که تا آن
زمان مهمات آن صوبه و خدمت اوڑیسه با نجام رسیده باشد دیگر معلوم آن شناساے
حقائق معامله باشد که محبت انتساب شریف سرمدی را که براستی و درستی و کار شناسے
و خدمت گزاری امتیاز تمام دارد بسیار دوست میدارم و از ملاقات اخلاص سرشت
او خاطر مبهج مدتے ست که بخدمت بخشیگری آن حدود نامزد شده از ناشایستگی
خدمت حضور رخصت او در پردهٔ توقف میماند چون عرضداشت ایشان در
تاکید فرستادن امین و بخشی آمده آن حضرت که همواره متوجه انتظام احوال نصرت
انجام ایشان اند رخصت آن خدمت فرمودند یقین ست که در رعایت احوال او کمال
توجه بجاے خواهد آورد آباد باد آلهی شهی در دوشش نگاشته شده بحکمت پژوه

شمس الدین علی ملقب بحکیم عین الملک اسعده الله تعالی آنحضرت خیر اندیش را در
تکاپوی رضای خود و جستجوی مرضیات خویش سرگرم دارا د بعد صوری را آتش افروز
شوق و محبت دانسته دوستان حقیقی را در انتظام مهام خود چون مترسمان روزگار دل
ساده و زبان پرنگار خیال نفرمایند و شرح آن را جز متافهه شرطے دیگر نیست امید که
عنقریب بصحبت مسرت بخش صوری چنانچه بمصاحبت بهجت افزاے معنوی پیوسته
مسرورست خوشوقت گردد و افسردگی دل که از سنوح ناملائم یا از میانه روی
بهم رسیده باشد علاج کرده آید اے هوشمند افعال صانع پر کمال هر چند داغ حدوث
داشته باشد در نظر دوربین عرصهٔ وجوب رفیع تر از مدارک عقول ست فکیف که بدیدهٔ
عیوب کوته بیان گردد کارگزاران قضا و قدر چون بلباس تعلق که سرمایهٔ انتظام این نشأه
انسی ست آورده اند در سرانجام آن کمال سرگرمی و کوشش بتقدیم رسانند
تا هنگامیکه خلعت تجرد فرستند از هیچ حادثهٔ فتورے در مسرت خانهٔ خاطر راه ندهند
و چون طلیعهٔ اقبال یعنی مقدمهٔ تجرد که با عقل معاش نسازد و با سبب نپردازد در رسد
کشاده پیشانی و شگفته خاطر باید شتافت و با تدبیر ناقص این کس مناسب که هر اندیشهٔ
تجردی که بخاطر رسد از رعونات نفس و خدائع آن دانسته خود را از تکاپوی اسباب
باز داشت قرة العین عبد الله عمره و فرصت را غنیمت دانسته همگی خود را بظاهر
نسپارد و شطرے از گرامی اوقات بدانستن مقدمات علمی و برخے بپیرداختن
اخلاق علمی مصروف گرداند و با برادران طریق عطوفت رود تا از دولت بهره مند
از عمر برخوردار گردد و العاقبة بالخیر بسلالة الکرام حکیم همام نوشته این دعای
الیست روز افزون از ابو الفضل مبارک بسوی یار گرامی حکیم همام حکیم همام

که بدقایق حکمی و دقایق علمی موصوف بوده یگانهٔ این روزگار است و نه حکیم همامی که
منظور انظار عواطف شاهنشاهی بوده برسم رسالت بجانب توران زمین رفته است و
نه حکیم همامی که پسر علامة الوری مولانای عبد الرزاق گیلانی بوده سرآمد دانایان عراق
و عجم است و نه حکیم همامی که برادر عزیز جالینوس الزمانی حکیم همام ابو الفتح بوده محبوب القلوب
این دیار است و نه حکیم همامی که مصاحب رسمی یازده سالهٔ این راقم است و نه حکیم همامی که
این حیران دبستان خرد را از ستم روزگار شمرده در حاشیه مکتوب در ارباب رسم مسلک دارد
بل حکیم همامی که جمیع مراتب مذکوره را سیر فرموده در تنگنای سویدای خاطر دانای خفایای
اسرار تعبد بل پذیرای اعلای انوار تجرد شده بطرز محبیت در رتبه و بطور محبوبیت در مرتب
جلوه گر است رباعی هر ساعتم اندرون بجوشد خون را + آگاهی نیست مردم بیرون را +
الا آنکس که روی لیلی دیدست + داند که چه درد میکند مجنون را + میخواستم که شطری
از مخادعات نفس و مجادلات طبع نوشته ماتم خود دارم لیکن در نظر تا نوی آلودگی شوائب
رعونت نگذاشت که این شیون نماید بس همان بهتر که لب شکایت بسته لشکر مقدور زبان
کوتاه را در ازسازدای برادر اولا شکر صحبت فیض منقبت حکیم الهی که دلش از تعلقات رسمیه
تخفیف یافته بدرد معنوی که صحت نفس الامر است همان تواند شد مملوست میگوید که
آن برادر یقین تصور نماید که در روزگار آدمیت و در شهر مردمی این طور صحبت از
مکتوب الیه
مغتنمات عظمی است فکیف در روزگار ما تا آنکه خاطر فیض مظاهر حضرت ظل الهی از جمیع
کر آدمیت مفقود است ۱۲
اطراف واکناف ممالک محروسه جمع بوده آماده عزیمت توران زمین است و خاطر ملهوس
مشتاق بسیر آن حدود دلیکن میداند که بمقتضای الحریص محروم صلح نامه که
پسند خاطر اقدس تواند بود بما آورند و این عزیمت برطرف شده عنان توجه

بتسخیر جزائر فرنگ منصرف میشود بارے هرچه شود زود تر شود که خاطر متردد خوب نمیباشد
زیاده ازین رسمیات الملاّ نمی کند و خود را و شما را تصدیع نمیدهد بهفدهم ذی القعده
سنه نهصد و نود و پنج در لاهور رقمی شده به حکیم همام گرامی نامهٔ آن حکیم
نیک اندیشان دوم ربیع الاول غمگسارے این آرمیدهٔ ظاهر شوریدهٔ باطن گردید ان
رهگذر آنکه خاطر نگران را که از بیمارے ایشان آزرده بود مژدهٔ صحت که اساس شادی
قدردانان همان تواند بود رسانید اگرچه از توجه دائمی روزے نبود که استدعای عافیت
آن نسخهٔ کمالات از درگاه صمدیت نخواهد اما ازینکه در رسم و عادت از مشاغل لایعنی تقصیری
میرفت در نشاء عنصری شرمندگی داشت وجه ازمر آنکه مطالعهٔ آن رقیمه که موجب مکالمه
روحانی نفس الامری بود و دل آرزومند این مستهام را معانی لائق فرموده وجه از جهت آنکه
درین بیماری که عاقبت آن صحت صوری و معنوی ست بعضی امور بر پیشگاه خاطر حق اساس
پرتو ظهور داده که از کالبد گفت بیرون ست الله تعالی آن معدن خیر اندیشی را بر دمند
ملک معنی گرداناد و آنچه مهربانی و عاطفت فرموده در خدا طلبی این مغمور دنیا نوشته اند
مطالعهٔ باطن شریف خویش کرده باندازهٔ آن در سلک بیان آورده اند و الا آنجا که انکس
است هرچه از بدی و بدکرداری نسبت دهند اندکی از بسیار گفته باشند و این دو بیت
از خسرو ملک معنی مناسب حال خویش مینگارد نظم مرا این غول نفس دیو کردار ❊ فگنده اندرین
خرابیهای بسیار ❊ کنون زین بادیه تا کار روانم ❊ مگر کرگس رساند استخوانم ❊ امید که بهمت دلیری
تکمیل نهاد سالار بارگاه حقیقت عاقبت بخیر مقرون باشد ملاّ حیاتی که به نیک مردی
در دل جاے دارد و در ملک عنصرے عزیز الوجود ست چه حال دارد ایزد
توانا او را مغلوب طبیعت نه دارد اگرچه از صحبت دائمی محبت صمیمی که با

ملکی ملکات حکیم حسن دار دامید واری چنانست که از عالم معنی بهره ور باشد حکیم زود حاذق
را اسلام شوق افزا ابلاغ فرماید مستعد کمالات نفسانی برخورداری فتح الله و برادران
عزیز القدر بمدارج صوری و معنوی رسند بحکیم همام خاطر حقیقت پیرای حق گرای آن
نسخه جامع آلهی را اگر در ملک مقدس فطرت نگاه می اندازد در بستانسرای رضای ایزدی
سرخوش می بیند دل هیچ صله را ناکام رخصت داده از اندوه ماتم و قصه مرهم باز مے آید
که فرستادن مرهم در روز صحت و نائحه آراستن در زمان عشرت از هرزه کاران کوی هجر و لیست
و اگر در عربده آباد عالم طبیعت نظر میکند آن هوشیار مست نشود امد هوش فشار مصیبت
غفران پناه حکمت انتباه میباید که تریاقهای روزگار در آن تاثیر نمی یابد و هرگاه معالج
چنین باشد از من تهی میان کوته دست هیچمدان چه لائق که شروع در سوگواری و ماتم داری
مسرة الصدر مغفرة القدر محمد خان نماید و آنگاه از تمیمی اندیشه تسلی خاطر آن برادر گرامے
مخطور ضمیر بے تدبیر گردد حاشا ثم حاشا چه میگویم الحمد لله که آن برادر را آرامگاه دولتخانه
معرفت تقدیر سبحانی ست که آشخانه مضطرب گذرد نه نوحه گر بقاضی حسن قزوینی دل دانا
و دیدهٔ دوربین بر بین دیسیار روزگار رنجبه آن نقاوهٔ خاندان طهارت بوده در چنین روز
مصیبت جانکاه که طبیعت بر فطرت غلبه کرده یاری دیا و رے کناد بردن جدا
یا زادن ملک بقا یا رفتن از خاکدان دنیا اگر هوشمندان را مسرت افزا باشد غم آرای
خود جرا شود ترصد از فهم عالی ایشان آنست که بهر وقت این بیش یا افتاده صد هزار فرسخ
دور رسیده بگلستان تسلیم مسرور باشند و اگر از تندباد عواصف طبعی توقفے افتاده باشد
نسید که بیدرقهٔ توفیق ایزدے بمامن صبر خرامیده غمخوارے طبیعت مرحوم فرمایند
دیگر چه نویسد و کجا استعداد مخاطب تجویز نماید که زمانیے به رسمیات بینجزه

روزگار پرداخته غم افزائی نماید دیده توفیق مکحل باد حسین خان برادر قاضی حسن

الحمد لله که خاطر مشکل پسند در قحط سال مردمی از محبت مردان مستقیم احوال گنجور گنجینه شکرست وشکر این والاعطیه آنکه بدوستی ضمیمی خلاصه خانواده انسانی نجیب الدین قاضی حسن که بافضائل کسبیه شرائف ذاتیه وهبیه فراهم دارد کام روائی محبت وچنانچه این کس برهنمونی اقبال وبدرقهٔ دولت بشر مکامن حسنات آن حسن الذات راه یافته دوستدارست وآن بزرگ زاده قبیلهٔ نفس ناطقه بالقاب بدنامی که بردوش این حیران دبستان خرد واقعست این شوریدهٔ شورستان طلب را محبت گراست امید که بر همین نهج نسبت آن درست کردار راست گفتار چنانچه ازین جانب متحققست از آن طرف نیز تحقق گرداد ای ابوالفضل چه سخن را نافهمیده میگوئی محبت تو دلیل مودت اوست ازین اندیشهٔ نادرست بگذر و بدانچه لازم وقتست پردازای عزیز نامهٔ نامی که برادر گرامی نوشته تنگدلی نموده بودی آرام دلان وحشت جای کون ادن اضطراب آورد والله تعالی گرد اندوه بر خواطر صافیه خیر اندیشان مرساناد اگرچه جمعی بخت بلند راه تجرد اختیار فرموده بکنج خمول فرو رفته اند اما پیوسته گروهی از شیر دلان تیز رو که بر تیز روی خود بر سر تقدیر وا رسیده اند خود را تماشائی داشته ناملائم را ملائم انگاشته اند جمعی که باین آستان سعادت رسیده اند راحت را در محنت دانسته از شکایت لب خاطر بسته اند ونیش روزگار را بنوشدارو خریده اند دانش والا فهم درست که بر وزن غم بکار رباید بچه کار آید لیت ولعل را اعتراض بر تقدیر ایزدی دانسته آبروی آشتی باید کرد از سر تقدیر برگذشته برسم وعادت سخن کرده میشود که المنة لله که دوستان دشمن کاه دارید که بزرگان روزگار در زهیر حسد شان دم خوش نمیزنند باید که بهیچ وجه در سم خاطر را متوزع ندارند که قطع نظر

ابوالفضل فروزم

از مجبان دلسوز کارساز که بار از دوستان بردارند و منت بر دوش خود نهند پادشاه روزگار حکیم آموزگار بدریافت بلند و رافت ارجمند او باز رحاسد کاسدت و متاع راست کرداران رایج شما که از عمده درست کردارانید برای چه اندیشه مند باشید و آنکه جمعی از دنیا داران بد دولت از قضیه ناگزیر رموز دان کارخانه تکوین و سرافراز معرکه دانش جالینوسی غفران پناهی حکیم ابوالفتح وازجا و تهجا نکاد افلاطون الزمانی ارسطوی ثانی امیر فتح الله شیرازی که با دانش بزرگ منش والا داشت و ملک معنی را با عالم صورت فراهم آورده بود شماتت کرده خنده زهرآلوده مینموده اند و مرهمی بر خاطر افسرده مرده خود می نهاده اند آن برادر این مقدمه را از تنگدلی نوشته والا امروز آن گروه مرحوم همچنان تیره روزگار با خود آن میکنند که هیچ دشمن نکند حیف اوقاتی که بحرف این گروه بگذرد این خموش کنج خرد را محبت به سخن آورده والا در روز بازار مردمی گفتار مهجورست فرد آهن ربای جذب محبت کشیده حرف + ورنه درین طریق زگفتار فارغم + الله بس باقی هوس جهان نوردی آگهی طلب شیخ حسن علی موصلی شیخ حسن علی موصلی که بآزادگی خاطر و کم تعلقی مشاغل صوری در خاطر جا دارد و ابوالفضل را مشتاق خود داند و یقین او باشد که هرگاه طبیعت از پایه دریافت که خواهش را دران گنجایش نیست فرود می آید خواهان صحبت صوری ایشان ست و آنکه استرخاص سفر موصل میفرمایند اگرچه در عالم بشریت معذورند اما در نشاء معقول عذری دلپذیر بدست نمی افتد کجا پای خود را در طلب آبای معنوی آبله کردی که آهنگ جستجوی ملاقات آبای عنصری مینمائی ای تارک فرض وقت بیهوده چرا آرزوی نوافل میکنی بهوش باش که هنگام تکاپوی مقصود بیشترے گذشت باقی مانده را ضایع مکن چه جای فراهم آوردن منشآت عنصری ست زیاده چه نویسد به میر شریف آملی

بمن دور شده ام و نه بر گزیده من پس از هجران بشری و حرمان عنصری چون پیر زنان
از کوی نادانی چه نالش کنم همگی همت مصروف آن ست که آن ساکن سمای قدس
بکشاده پیشانی و شگفته خاطری بزمین معامله دانی آمده آرایش صورت و نظام ظاهر را تیغ
جمال گردانیده روزی چند بخلوت نشاید تا امروز که طیلسان تجرد بر دوش نهاده جشن آرای
بی تعلقی بودند کثرتی بود بس شوریده و جمعیتی بود بس آزارنده اکنون که در لباس
تعلق در آورده جلوتی کرامت فرموده اند نزول مدارج علیا اگر جز صورتی نیست در
نظر بناورده معموری خلوت قدسیه را آرایش نثار تعلق دانسته سرانجام صورت بدستور
انتظام معنی نماید و آن منحصر در آنست که فطرت خود را معزول العمل داشته در خور استعدادات
روزگار بسر برند و بخرج و دخل وارسیده بروش و رفتار روزگار مسالک کاردانی
باشند نبت دوم محرم سنه هزار قلمی شد میر شریف آملی خاطر بهیچ فرد دنیای
گرویده در پی گرد کردن خواهش ست و از شرائف الهی و کونی خرسندی ندارد
در دوستی دوست الهی محبت آگاهی خو کرده خوی نیک بوستان ساز خارستان صلح کل
مرد و جهانیان مقبول الهیان شریف آملی پای بند ست تا آنکه افراط نموده باتصال
معنوی اکتفا نمی نماید و پیوسته صحبت صوری را که از درجهٔ اعتبار بیرون ست
از بس دوستی میخواهد الله تعالی آن بی سر و دل کونین را درین نشا
توفیق اعمال لائق سرانجام این عالم صورت داده در خلوت سرای
مقدس از نظر کوته بینان پوشیده دارد شعر گر خواهشی کند دل شیدام
چه جرم + عشق ست و صد هزار تقاضا مرا چه جرم + پرداختن معاملات
صوری و دل بدست آوردن سپاهی و معمور ساختن جاگیر و سرانجام

خدمات مرجوعه را منافی فطرت بلند ندانسته سرگرم خواهند بود و میر حسینی را حسن خدمت
و لطف اخلاص و بقدر سربراهی این نشاربت راه نشود که هر چیزے که موجب
رعونت نفس باشد و رندی ست بے دو اول اول پایهٔ اہلیت و برخوردارے از
صحبت برگزیدهٔ خاطر و انای من آنست که همواره بهتر از خودی را جویا باشد که در ملازمت
ولی نعمت تو باشد راه نموده دیگر تو دانی والسلام بمیر شریف آملی مجاری احوال قرین
عافیت ست الله تعالی آن یگانهٔ روزگار را از عقل معاش مطابق طبع روزگار ظاهر
آراسته بخشاد و از آسمان فطرت کارخاکستان معاملت آنچنان پرداخته اند که داغ بر ناصیه
ظاهر پرستان صورت معمورآباد آمد امروز ما را بدستی شریف خطرت باشریف معامله کار
افتاده هوش بالا باید داشت و در ملائمت اخوان زمان و در سرانجام خانه و نگاهداشت سپاهی
باندازهٔ هزارم حصهٔ نظرت خود بکار نخواهد داشت و چون طیلسان صورت آرائے بر دوش
انداخته آمده است از علم بعمل خرامیده بتگاپوی تمامتر خود را از بهترین این گروه گردانند
چنانچه از طائفهٔ والای ملک معنی اند و اول قدم نیکان دنیا آنست که دخل و خرج مستبصرانه
نموده از آن گروه باشند که دخل افزون از خرج باشد زنهار که چون من همه دان هیچ کردار
نباشند اما چه کنم که از فراوانی خدمات شاهنشاهی فرصت نگاه کردن بچیز دیگر نیست تا
بر هیچ کردارے خود هم معاتب باشم و پایهٔ دوم آنکه بانکوهش کنندهٔ خود
خوش معامله بود و قوت غضبی را سخنان شنفت که بے مشورت نیکو ندانستی در سوزش باشد
و باید که تقسیم اوقات را لازم داند یک وقت از آن بکورنش سپاهیان و ملازمان داد
و قسم دیگر بدخل و خرج خود واگذاشت و قسم دیگر بمعاملات مرجوعه پرداخت سخن
بسیار ست و وقت اندک چه نویسد الحمد لله که مخاطب من از یک گفتن هزارے فهم

حسینی را باوه نیکو خدمتی و رجوع مردم و عنایت صاحب بدست نگرداند و در انجاح
مهمات غرض آلوده نباشند العاقبة بالخیر بمیر شریف آملی الله تعالی آن یگانه کارخانهٔ
فطرت را توفیق جمع نشائتین دهاده و در عین فراغ خاطر توجه بسر انجام نشار ظاهر میسر کناد
فراغ حوصلگی و دوربینی آنست که این جمعیت روے و هیچ ببیاری از برآمدهای بام
فطرت نشیب آباد ظاهری را قابل توجه نمیداند و چون در دیدهٔ تحقیق همه مراتب ظهور
تجلیات الٰهی ست در نظر دوربین او ظاهر همرنگ باطن و نشیب بمنزلهٔ فراز مینماید و از دیر باز
عرائض و گرامی نامها خصوصاً که مشتمل بر سوانح کونیه کمتر میباشد بگمانی بهم میرسد که مگر ابتسار
سر و برگ کمتر شده عرضداشت متضمن احوال آن حدود ماه بماه ارسال دارند بیشتر از آنکه در
تجرد بودند نیازمندی طالبان بروش زمین بوسی باعث گله مندی عوام بوده امروز
که در نشار تعلق اند و از بندها فراوان ازین روش مجتنب بودن مهر خموشی بر زبان مردم
نهادن ست عقد هم ماه جمادی الاول سنه هزار و دو نگارش یافت بمیر شریف
آملی الله تعالی بسر تکوین و رمز ایجاد رسانده کامیاب و فارغ بال گرداناد ضمن
گرامی نامه مینمایند که جمعیت در هر سال یکبار قرار یافته یا بحصول فرصت زیاده از کار
دینی مقرر گشته است یا طرز مراکه ساختگی نیست در کار من بتکلف بعمل مے آورند یاد
بران نهاده که هرگاه این باطل و حقیقتیان ضمیران خود آرای مذبذب الحال بنیکی
ول گذر دبنامه دلگشا بهجت بخشند یا قائد اقبال رهنمونی فرموده که بدار المقدس حقیقت رسید
با من از آن عالم سلوک میفرمایند و با دیگران از راه مدارا غرض از استکشاف آنست که
با شما مکالمه که خاطر بالراس از آن مسرور ست درمیان افتد العاقبة بالخیر بمیر شریف آملی
حقیقت گفت در نیاید و مجاز گفتن را نشاید لیکن بسر نوشت آسمانی در تعلقیان مجاز

و آشنایان رسمی درآمده است اگر یکبارگی ترک گفتگو کند همانا سرشورش داشته باشد پس
ناگزیر در مرتبهٔ کشاده پیشانی و درحالتی گره برابرو این بار بردوش خاطر کشیده میشود خصوصا
از دل بخواسته باشد که مخاطب از آسمان تجرد آمده بر زمین تعلق خرامی چند شتابته نماید ای هوشمند
چنانچه تعلقی شدن آسان ست همان طور در خلوتسرای تجرد چمیدن و تجردی شدن
آسان ست کار عظیم آنست که در نقاب تعلق و هجوم خاکساران طبیعت فتوری در دیدبان
معنوی او نرود و چنان زیست نماید و آنچنان نشست و برخاست کند که راتبه خوران این
دو عالم حظی وافر بردارند و باین والا گرد از رخ روی نشاندن گردد و مظنون خاطر بپایهٔ
یقین رسد بمیر شریف سرمدی شریف سرمدی که براستی معاملت و درستی محبت
سرگرم بوده در خاطر جای دارد دامت عنایته دعا نمود که اندرزی چند نویسد که در هنگام مفارقت
صوری ناصح بی ریا و واعظ جهان او باشد اگرچه خود را آماده این معامله ساختن و قلم بر کاغذ
نهادن جمعی از ساده لوحان دشت نادانی را در گمان انداختن ست که گذارنده سخن و نگارنده
کلام رموزدان نشاء صورت و خفایاشناس عالم معنی ست لیکن چون خطاب من با کسی ست
که ترازوی قدردانی و مراتب سخن شناسی بدست داشته غرض آلوده دین و دنیا نبوده در چارسوی
روزگار سود و زیان خرید و فروخت مینماید بخواهش او خاطر را از آن اندیشه باز آورده گرد آخود را
چون گوید فهمیدگیهای خود در رقم می آرد ای جویای آگهی دل شورشی که در کارخانهٔ امکان بظهور
آمد آن بود که کار لقمه را آسان دانسته در تصحیح آن مداهنه کردند و ندانستند که چنانچه غذاهای
ردی طبیعی فساد بدن و هلاکت صوری بار می آرد همچنان غذاهای ناگوار روحانی که داروی
مزاج آدمی میشود باعث خرابی نفس ناطقه و مورث موت معنوی خواهد بود و هرگاه معامله چنین باشد
از نفس ناطقه مرده در دین و دنیا چه کار آید بناچار کلمهٔ چند در لقمه حلال مرتب تا اساس معامله دانی و خداشناسی

وطعامهائیکه بوجه حرام و مکروه حاصل شود ۱۲ مولوی محمد بادیلی مرحوم ش ۱۵۸ ای فساد معنوی بظهور رسد ۱۲

برنہج صواب باشد امروز کہ از نار استی و نادرستی و راستی محبوب جمہور عالم و خیانت
و مکر وحیلہ در شیوع تمام و ستم و تعدے رسم و عادت گشتہ و متغلبان
دست تطاول دراز کردہ اند لقمۂ حلال بس دشوارست زمین خرابہ کہ حق کسے
بآن متعلق نگشتہ باشد پدید آمدنش بغایت دشوار و برتقدیر بہم رسیدن
اسباب زراعت از وجہ حلال بدست آوردن بس مشکل و قوتیکہ بوسیلۂ آن قوت
فراہم آوردہ شروع درکشاورزے نماید پس عزیز و یافتن کان طلا و نقرہ و امثال
آن از محتملات دور و برتقدیر وجدان اسباب کندن و برآوردن ناپدید و میوۂ
خدا آفرین کہ ملک کسے نباشد و زراعت غیبی کہ از آلودگے دست تصرف بشری
منزہ بود از معمورۂ عالم بغایت دور از این جا بحال سائر محترفہ و مکاسب پے توان برد
و قطع نظر از ین مغز معاملہ کہ اندکے از بسیار گفتہ آمد نخستین قدم سپاہے معاوضۂ
جان بمال ست و اول اندیشۂ سوداگر آنکہ متاع او گران شود و ضرر عالم را سرمایۂ
نفع خود داند گو سپاہے کہ از بخت بیداری این کار بجہت انتظام جہان و خود را
معاونان ناظم کل گرداندن اختیار نماید و گو سوداگری کہ محض از برائے آنکہ طبقات
انام از نفائس ہر دیار محظوظ شوند بازار خرید و فروخت گرم کند پس کار لقمہ از گلستان
بخارستان آمد اکنون از خارستان بہوستان مے آرد ہوش با من دار این عالم
عنصری از مشیت الہے از افراد انسانے پر دبہ تقدیر ایزدی از دوست و دشمن مملو
در ہر کوچہ و منزل کوران خودخواہ جز صلاح خود و فساد دیگرے در اندیشۂ تباہ و شان
نگذرد بسیار اساس آدمے از عناصر متضادہ اتمام یافتہ و اقسام اختلافات
و انواع تباین در نہاد ہر کس مضمر پس خردمند دوربین شناسد کہ ایزد جہان آفرین

که سلسلهٔ بنی نوع انسانی را انتظام کشیده عالم آرای صورتست در هر زمانی بمناسبات معنوی و مرابطات قوی یکی از افراد انسانی را که بظاهر ازین گروه ثاید و بباطن پرورش یافتهٔ انظار قدسیهٔ ایزدی بوده بندهٔ یگانهٔ الهی باشند بر مسند فرمانروائی جای داده او را بزرگ گرداند و او را قهرمان آن گروه سازد تا آن برگزیدهٔ خدا بر سریر سلطنت نشسته بمقتضای خرد والا که جز بر اصلاح عالمیان نظرش نیفتد و نیت حق طویت او غرض آلوده نباشد انتظام عالم نماید و طبقات انام را باقسام تباین و تخالف در وحشات قهری در آورده هنگامهٔ قهر و لطف را گرم سازد و گاه باشد که دادار جهان آفرین آن خدیو جهان را از نیک معاملگی و حسن انتظام صورت بادشاهی معنی نیز گرداند تا بفراخ حوصلگی و دریافت والا عطوفت کامل ظاهر و باطن و صورت و معنی را رواج بخشد پس بمقتضای عقل دوراندیش که مخالفت آن منازعت خدای جهان آفرین ست لازم آید که شوکت و ابهت و عظمت صوری انجمین نادیده ذاتی افزون از همه بود تا ارباب ثروت را یارای فرمان نشنوی نباشد و شایستهٔ ریاست عامه تواند شد و املاک عالمیان که از حسن قوانین متفقهٔ او مصون بماند آن بزرگ جهان را حق نگاهداشت ناگزیر و تعیین آن بر ذمت همت آن فراخ حوصلهٔ دوربین عدالت گستر منوط چه هر قدری که شوکت کبری سرانجام یابد ناچار او را باید گرفت تا بوسیلهٔ آن کارخانهٔ سلطنت بنظام آید پس لقمهٔ سپاهی در گرد عدالت و دادپرستی و داددهی آمد و اهل تجرد که بپاسبانی جهانیان کاری ندارند روزی ایشان بس دشوار هر قدری که سد رمق این گروه باشد والی را دادن لائق و ایشان را گرفتن آن معقول پس تر اکه در انجمن تعلق آورده اند اول چیزی که بر فطرت لازم ست آن ست که روز بروز در اخلاص خدیو زمان افزای حکمت پروران بالغ نظر اسباب دوستی

در چهار چیز منحصر داشته اند اول وصول حقیقی با دهمی منافع دنیوی دوم حصول فوائد
دینی وغیر آن از تعلیم علوم و اکتساب سایر هنرها و پیشه ها سوم خیریت ذات و مستجمع بودن
او ملکات فاضله را چهارم مرکب ازینها باید که قسم کامل را از علت رابع اختیار کرده
رونق افزای بزم اخلاص گردی چون گار لقمه و اخلاص درست آمد در حسرت تجرد مباش
که ایزد جهان آفرین را دو نشأت عقبی و دنیا و هر دو مظاهر قدرت ایزدی اند موجودات
را اول پایه آنست که از اسباب انتظام گشته شکر وجود بجای آرد پس از انکه این مهم
بتقدیم رسد و مستعدی که بوقوع فتوری سر انجام آن مهم تواند نمود بدست افتد اگر
از روی تجرد کنی مبارک باد اما بشرط آنکه والی کل بدلخوشی رخصت دهد و بپیشانی
گشاده اجازت فرماید و چنانچه در نشأ تجرد نیت درست و ریاضت نفس و دوام
آگاهی عبادتست در طریق تعلق جز درستی نیت که تنگ هر دو یکیست خلاف او
تجرد عبادتست پس از تصحیح نیت که انتظام جهانیان باشد و خود را از معاونان آن
عادل کل داشتن و گردانیدنست هر غفلتی که درین راه واقع شود عبادتیست
بسیار بهوش باید بود و مذمت این نشأ نکرد که اخلاق ناپسندیده آن ناستوده
بزرگانست این نشأ باید که همواره در مهمات کلی و جزوی غرض را منظور
نداشته با دوست و دشمن یکسان سلوک نماید و رفاهیت برایا و معموری
ولایت را بهین دولتخواهی شناسد و در پرسیدن معاملات به پیروی‌های
که از فروغ خرد برخیزد تکیه کرده در ازمنه مختلفه بتفاریر متنوعه باید پرسید و فراست
و دوربینی را معاون این حال ساخته اظهار حق نمود و همواره بر نیازمندی
و شکستگی مصاحب بود و در تهذیب اخلاق که ملکات چهارگانه است

اهتمام بجای آورد و در رفع و ازالهٔ ملکات ردیه تشنگانه کوشش بلیغ نماید غرض عقلاست
که دو طایفه باضاعت وقت مطعون و ملوم اند مجدان غیر مستعد و مستعدان غیر مجد زنهار
از این دو گروه نباشی و با طبقات انام اگر دوستی نتوانی کرد بهر وجهی که باشد صلح کل
درمیان آر و سینهٔ خود را زندان کینه مکن و عاشق سخن خود مباش هرچند حق بجانب تو
باشد لجاجت مکن و حق را در خلوت بگوی خصوصاً با بزرگان و قدر دانی و حق شناسی
روزمرهٔ خود گردان و راه مطایبه بسته دار و هرزه کاری کمتر کن و بشب چهار ساعت شبانروزی
را در معاملات دینی و دنیوی قسمت اوسیانه بجای آر و هر هفته اقل مرتبه محاسب احوال خود
باش که چند چیز مرضی الهی بجای آمده و چند نامرضی و خوش آمد از اندازه بیرون مگوی و با هر که
گوئی البته راستی تلخ وش نیز بگوی که کفارت آن شود و هر کار که روی دهد صلاح و فساد
آنرا چنانچه بعقل خود مشورت نمائی بمردم دانای بیغرض نیز درمیان آر و تنها بر عقل خود عمل مکن
هرگاه اعمال حسنه از تو بظهور آید مستی مکن و همیشه از دلهای آگاه همت خواه و با خدای جویان
و گوشه نشینان و مجردان توسل جوی و بر حافظه اعتماد مکن و در مهمات نخستین یادداشتی
بنویس و در اصلاح مردم اهتمام نمای و عبرت بین باش و دولتخواهی در کفایت اموال
منحصر مدان بلکه عمدهٔ آن تحصیل مردم مخلص کارگزار و ان و تجبت خاطر قوی بر ضعیف ستم روا مدار و
از صحبت خوشامد گویان پرهیز نمای و کسی که تلخ گوید و راست رساند عاشق او شو و سخن تا از
بیغرضان معلوم نشود آنرا راست اعتقاد مکن و دامن شب را بزاری گذران و خود را بدست غضب
مده و حلیم در آن پایه مباش که از تو حسابی نگیرد و کیف مخور و خنده بسیار مکن و در شدائد و حوادث
بجای مرد و بال دوست مباش و خوشخوی و گشاده پیشانی باش و اگر پامال غم باشی بمهمات
بپرداز که مبادا در کار مردم خللی اتفاق افتد و هرگز چون عامه چرخ و زمانه و طالع را تهمت زده مدار

بیست و پنجم آبان سال سی و شش الٰهی قلمی شد بمیر شریف آملی الله تعالی علویت
وحسن کردار و توفیق محاسبه و دوستی جمهور عالمیان با دید مخالفت عظیم و دشمنی خویش
و فراخی حوصله بر وجه احسن روزی گرداناد و درین قحط سال مردمی اگر نویسم که از دوری ظاهری
ملولم چه گفته باشم در هنگام فراوانی این گروه عالی شکوه جدائی امثال شما بر خاطر انصاف گزین
بغایت گران ست اگرنه آهنگ سفر ملک تسلیم بودی کار بس دشوار شدی مدتیست که از چگونگی
حال صوری و معنوی ایشان از راه مراسلت و مکاتبت آگاهی ندارد امید که نیت خیر
باعمال شایسته قرین باشد العاقبة بالخیر بخدا اشناس حق پرست شیخ ضیاء الله ولد شیخ
محمد غوث شیخ زبانداان ضیاء الله دوست دارنده خردمندان و ستاینده دانشوران کیش
ایزدستان و برداشته حضرت سبحان در حرکات و سکنات جسمانی و روحانی رضای
پروردگار خود منظور داشته بنگاشته خیر طراز دوستان خود را خوش داشته بودند ع
چنان خوشحال گردیدم که پندارم ترا دیدم + شوق صحبت دوستان را هرگاه در مشافهه
باعتضاد اشارت و عبارت بعالم ظهور نتوان آورد غائبانه بنوشته تنها متصدی بیان آن
شدن از کوتاهی خرد نویسنده خواهد بود حاشا که فقیر خود را بآن راضی توان کرد کاش آرزوی
ملاقات قبل از زمان مقدار داشتی تا بمقتضای آرزو غیبت نمیشد و خود را از آن خجالی ندیدی اگر
بمبلغ علم خود عمل توانستی کرد هرگز از شدت الم دوری که موافق علم الله است جز خرسندی ندا
تا بشکایت چه رسد اگر باخبار قبض خاطر خود که در اکثر ناشی از فوت سعادات و خیر یافت
دوستداراندگان لکمال را مسرت رسانم هرآئینه بهتر آنست که باعلام انبساط خاطر ناشناس خود را که
اغلب منشی از نا بایستی چندست که بمیزان خرد خوشی را ناشایست ستوانا دلا نرا ملول گردانم الله تعالی بجواد
روزگار دلخوشی بخشاد در ربیع الاول سنه نهصد و نود و شش در لاهور قلمی یافت به شجاعت

شعار شیر خواجه ایزد توانا فیروزی بخشاد گلدسته دوستی یعنی گرامی نامه آن مبارز بی همتا
رسید اخلاص و عقل و شجاعت ایشانرا بتازگی خاطرنشان ساخت از انجا که همگی خواهش این نیایشگر
درگاه ایزدی آسایش و آسودگی عموم خلائق ست و اقبال شاهنشاهی روز افزون و مثل شما
یکتا دلان حقیقت منش سعادت پژوه یاور کارها بشایستگی گراید و فتوحات بی اندازه نصیب گردد
و ابواب کامیابی کشوده شود و جمهور مردم به برآمد آرزوها ترانه شادمانی بر گیرند و خلود دولت
بیهمال را طلبگار شوند چون بمسامع مقدس رسیده بود که شاهزاده بمقتضای جوانی و کامرانی
بباده پیمائی و خلوت دوستی میگذرانند و اهل دکن از دید این اطوار و نابودن یکی از بندگان
خاص شاهنشاهی که عالمیان بر گفتار و کردار او اعتماد داشته باشند کمتر رجوع بدرگاه می آرند
این خیرخواه جهانیان را که یک لحظه از بساط قرب دور نمیساختند رخصت ایندو فرمودند و چنان
فرمان سپهر مطاع شد که شاهزاده را بدرگاه والا روانه سازد و خود در انتظام مهمات آن حدود باشد
و اگر وقت اقتضای آن کند میرزا شاهرخ و میرزا رستم و شهباز خان و دیگر امرا که در صوبه مالوه و
اجمیر تعیین اند طلبدارد و نیز باین نامبرده فرمودند که بمجرد رسیدن نوشته فلانی خود را بزودی رسانند و
نیز فرمان شد که اگر داند که آمدن رایات اقبال ضروریست آنرا نیز عرضه دارد که بایلغار خود را رسانده
ظلال معدلت بر مفارق آنديار اندازیم اکنون که نوشت ایزدی اینچنین بود برخی معامله نشناسان از
ظهور این حادثه برهم خورده بودند بهر یکی دلاویز داستان آگهی برخواند و گفت همان انگارند که ایشانرا
روانه درگاه ساخته ایم و از انجا که اقبال روز افزونست همه تدبیر رفته از آن شوریدگی برآمدند و تکیه بر
عنایت آلهی کرده بیشتر کوچ نمود همه روز در اصلاح حال مردم و انتظام توپخانه و تسلی شاگرد پیشه میگذراند و فکر
ملک گیری داشت و مردمی که بجانب ایشان نامزد اند هر که اینجا بود یک یک تسلی نمود و فرستاد و آنچه در باب تحقیق
نمودن تقصیرات ایشان نوشته بودند انشاء الله تعالی بتدریج صورت خواهد یافت و حق بر فراز ظهور خواهد برآمد

وآنکه درباب کمک دیگر نوشته اند جمعی دیگر روانه خواهد کرد عنقریب خزانه میرسد وهمه کار خوب
خواهد شد بالفعل خود میران جیو نزدیک اند بایشان یکجهتی نموده دفع متمردان نواحی خواهند کرد
وتفصیل منصبداران وجمعیت هرکدام را نویسند واگر احتیاج شود نواب مرزا یوسف خان
نیز بمدد ایشان میرسند بلکه فقیر با توپخانه وفیلخانه وگزین لشکر نیز خود را میرساند هیچگونه اندیشه
بخاطر راه نداده در لوازم کشورکشائی همت بندند چه توان کرد برسات رسید هرچند لشکر
بسیارست کار فرما کم واگر نیکی را در سرحد برار گذاشته خود متوجه میشد خاطر آن یگانه دلاوران
جمع باشد که اگر هر سه دکن فراهم آیند بتائید الهی واقبال بادشاهی نصرت اولیای دولت
قاصدان در هفده روز آمدند که چهارم شوال پیشخانهٔ بادشاهی باین صوب برآمده من خود در
عرضداشت طلبیده ام وغیر ازان بمیرزا شاهرخ دو کلمه نوشته ام که اگر متوجه اینصوب شوند
مناسب میدانند وشما را از خود میدانند هر رنگ معقولی که بکس میدهند بهتر خواهد بود چنانچه درین چند
غم وغصه خورده اند چند روز دیگر صبر نمایند ومدارا کنند بعد ازان هر طوریکه میخواهند صورت خواهد
زیاده چه نویسد بخضر خان پور راجی علی خان فاروقی خاندیسی نوشته شده
الله تعالی آن نقاوهٔ خاندان عز واعتلا را در حمایت عنایت دارا داز صحبت ایشان بسیار
خوش شد وآثار هوشمندی وسعادت منشی از ناصیهٔ احوال برخواند اگرچه فهمیدن
آدمی بیک دو صحبت بس دشوار بل بالها مشکل لیکن چون تناسانی تجربه چند
آمیخته ولختی درین وادی ورزش کرده قدری اعتبار را میشاید دادگری وعفو از گناهکاران
وپرستش دادخواهان وآگاهی از همه بر خود لازم شمرند بر بستهائی که قرار یافته بود نوشته فرستاد
اگر خوانند وشناسائی را بکار دار رسانند که آبادی صورت ومعنی در ضمن آنست دیگر از ملازمان
ومتوطنان آندیار از اهل تعلق وتجرد یک دوئی که در رسائی وبی غرضی وخیراندیشی

امتیاز داشته باشد بفراوان کوشش و پیروی بخت بهم رسانده مامور گردانند که هر چه
بفهمیدگی خود بدانند در خلوت بی ملاحظه میگفته باشند و آزرده نگردند و از مکرر گفتن اندیشه
ننمایند عزیز من بیشتری از مردم خوش آمد شنوند و جز آن دوست ندارند و آدمی زاده بواسطه
مشاغل بهمه نتواند رسید تا گزیر بخت بیداران آگاه دل آنست که چنین دوستداران پیدا
کنند و اگر ناپدید باشد بتکلف چندی را بهم رسانند بو که باین گزین روش دولت حقیقی چهره
افروزد والعاقبة بالخیر **بخشی خان** ایزد تعالی توفیق نیکوکاری بخشاد مکتوبیکه در نیولا
ارسال یافته بود رسید انچه نگاشته بودند روشن شد اگرچه خاطر از رهگذر خبرهای ناخوش آزرده
بود از درستی مزاج ایشان و ایمنی از کینهٔ بدگوهران آنجائی بهجت یافت و ازین که درین
سانحه چنانچه باید نپرداختند و بحبت خوش آمد گویان خانه خراب کن زمان فرصت از دست
می رود بغایت آزردگی دارد و از نوشتهائیکه بدرگاه مقدس فرستاده بودند شرمنده است
آن سعادت که در پیشانی شما من دیده ام اصلا اینها با آنها موافق نمی آید بهر حال گذشت
انچه گذشت اکنون فرصت از دست ندهند و تدارک آمدن خود نمایند و اگر آنصورت نبندد
و خوش آمد گویان برای آسایش خویش راضی نشوند در ساعت فرزند سعادت پیوند را
روانهٔ اردوی منصور نمایند و جمعی که از ناسکالی برخاسته آمده اند باز بهمان حدود روانه
سازند تا از زود به لشکر فیروزی اثر ملحق شوند الله تعالی از ناشایستگی نگاهداد **بیکی ان
خوانین عبدالله خان اوزبک سپه سالار ملک توران** حقیقت اخلاص
و جوهر فطرت آن نقاوهٔ دودمان سعادت خاطر نشین اولیای دولت است
همواره ذکر جمیل ایشان در محفل مقدس شاهنشاهی میرود زهی دولتمند بخت بلند
که بقلاوزی سعادت ذاتی خود را منظور خدیو صورت و معنی گرداند هر آئینه

از برکات نتایج این پیوند حقیقت طراز مطالب دینی و مقاصد دنیوی دلخواه صورت
خواهد گرفت پیوسته حقایق احوال نوشته خود را بیا میداده باشند و آئین کاردانان عقیدت
گزین آنست که همان طور که با بانی مبانی یکجهتی خود میباشند در تحصیل همرنگان و هم پیشهای
خود میکوشند ظاهرست که آن سعادت منش در هر دو کار روز به خواهد بود چون نیک اندیش
حکمت پژوه حکیم همام سفر ملک تقدس گزید همایون اشارت گیهان خدیو چنان شد که
این فدوی راه حق مراسلات مفتوح سازد باید که هر آرزو که مکنون حقیقت بوده باشد
باعلام آن خوشوقت گرداند العاقبة بالخیر میر قوام الدین شقدار سیادت و سعادت
مآب عقیدت و حقیقت انتساب میر قوام الدین مرتضی بشرائف توجهات اختصاص یافته
براند که پیوسته از عرائض او آثار رشد و کاردانی و اخلاص و سربراهی و دلسوزی
و کفایت ظاهر میشود و خاطر آدم شناس نکته دریاب را روز بروز دریافت خوبی ذات او
دلیل استوار بدست می افتد امید از درگاه الهی آنست که آنچنان که در دل ما جا دارد جهان ظهور
بل زیاده از آن بر عالمیان ظهور یابد اے عزیز فطرت بلند را در توجه بامور دنیوی که از
خواب بی اعتبار ترست و از سایه بی قرار تر بس خجلت زده میباید و بغایت شرمنده می بیند
اما چه کند و چه چاره سازد که اولاً خود آمده پیش بزرگی آری گفته ام نامرد نیستم که خلاف
آن گروه راه تجرد که قبله همت منت پیش گیرم و ثانیاً پرورده احسان صاحب
و مربی خودم کافر نعمت و بی حقیقت نیستم که این را منظور نداشته گوشه عزلت
که پیش نهاد ضمیر دوربین من ست اختیار کنم هرگاه قضیه چنین باشد و میخواسته باشم
که نان سپاهگری خورم و کار سپاهگری که فرمان روای زمان از دوربینی در من گنج باشم
گمان برده است بتقدیم رسانده حق نعمت رسیدگی بجاے آرم تا از زمره نیک بختان

حقیقی باشم ترا که از خانوادهٔ حقیقی و خدمت مردان کردهٔ و بهت از سوداگری گذشته بعزت
اخلاص سیدهٔ محرم درد دل خود شناخته نوشتم تا در مهمات هر سرگرمی و سعی که نمائی داخل
عبادت تو باشد نخستین کار آنست که در افزونی و معموری آن محال صالح بسیار اراضی و رفاهیت
رعایا خصوصًا رعایای ریزه کمر اجتهاد بر بندی و ثانیًا آنچنان کوشش نمائی که واصل تحصیل تو
زیاده از سائر عمال باشد و ثالثًا ملاحظهٔ نرخ و کرایه نموده از جنس عالی یا سافل در هر چه
فائده دانی در فرستادن آن تساهل نمائی چون دل را از منافع رسمیه روزگار که تحفه و پیشکش
و رشوت باشد الحمد لله و المنة گذرانده ام و خوب گذرانده ام اگر در سرانجام مهمات اهتمام
رود کاری که خواهم بعنایت الٰهی پیش برم و سرخ روی درگاه صاحب گشته کامیاب
صورت گردم چنانچه بتوفیق ایزدی کامروای معنی گشته ام نقش مراد جلوهٔ ظهور بدهد بس که در
حقیقت او لازم ست که چنان سامان کند که مزیدے بران تصور نتوان کرد و آنچه در هر باب
بخاطر رسد اعلام بخشد ترا اهل دانسته
نوشته ام والسلام

بسم الله الرحمن الرحیم

# آغاز دفتر سوم انشای ابوالفضل مشتمل بر خطب و خواتم و انتخاب کتب و بیاضها و نثرهای دیگر

## خطبه بتفسیر بعضی از آیات سوره فتح

رباعی

یا فاتح ابواب علوم و حکم
اے کشاینده درهای علمها و حکمتها

یا رافع اعلام ایاد و نعم
ای بلند کننده نشانهای نعمتها و نعمتها

عرفنا من فضلک ما لا نعرف
شناسا کن ما را از فضل خود چیزی را که نمی شناسیم

علمنا من علمک ما لا نعلم
بیاموز ما را از علم خود آنچه نمیدانیم

نحمدک یا من ارسل الی الخلق رسولا الینا و بشره بخطاب انا فتحنا لک فتحا مبینا
حمد میکنم ترا ای آنکه فرستاده سوے خلق رسولی را که امانت دار وحی است مژده داد او را بخطاب هر آئینه ما فتح کردیم برای تو فتح

رباعی

للروح خیاله جلیس الخلوات
برای جان تصور او همنشین خلوتهاست

للعین جماله انیس الجلوات
برای چشم جمال آنحضرت همدم مجالس ست

اهداه الله من صلات الصلوات
تحفه فرستد او را خدا از بخششهاے درودها

اضعاف اضاعیف رمال الفلوات
بسیار بسیار چند از ریگهاے بیابانها

صلی الله علیه و علی آله و اصحابه و احبابه و تابعیه و سلم و بعد فهذه تحفة التحیة و هدیة
درود فرستد خدا بر او و بر آل او و یاران او و پیروان او و دوستان او و سلام فرستد و بعد ازین پس این تحفه است منسوب بتحیت و بخشش است

اقبالیته بمنزلة الدعاء من احقر الفقراء الملتجی بلطف الله تعالی و تبارک ابی الفضل
منسوب باقبال بجاے دعا از طرف کمترین محتاجان پناه گیرنده بمهربانی خداے برتر و بزرگ ابوالفضل

بن الشیخ مبارک فتح الله علیه ابواب فضله و افضاله و بین له آیات جماله و
پسر شیخ مبارک کشاید خدا بر و درهای بزرگی خود و مهربانی خود و ظاهر کند برای او نشانهای جمال خود

جلاله لاجل حضرت سلطان السلاطین کهف العالمین ظل الله فی الارض
جلال خود برای درگاه پادشاه پادشاهان پناه جهانیان سایهٔ خدا در زمین

امام المستظلین یوم العرض مالک الشرق و الغرب ضرغام غابة الحرب
پیشوای سایه گیرندگان بروز قیامت پادشاه مشرق و مغرب شیر بیشهٔ جنگ

المؤید من عند الله المتید بجند الله سیفه مفتاح للقلاع و ذکره
تائید کرده شده از نزد خدا قوت داده شده بلشکر خدا تیغ او کلید است برای قلعهات و ذکرش

ضرغام بالفتح و ضاد و غین معجمتین شیر غابه بمعجمه و موحده بیشه کذا فی الصراح و اشیری ماخوذ ۱۲ مولانا محمد هادی علی مرحوم ۱۲

مِصْبَاحٌ لِلْبِقَاعِ مَنْ صَارَ فِي مَصَافِّ خِلَافِهِ سَالَ بِهِ الْوَادِي وَطَارَ بِهِ الْعَنْقَا
چراغ خانهاست هر که گشت در جنگ گاه مخالف او برد او را آب رود و با خود پرانید او را عنقا

وَمَنْ طَارَ عَلَى مَصَادِ انْقِيَادِهِ طَابَ لَهُ الْعَيْشُ وَطَالَ لَهُ الْبَقَا
و هر که پرید بر شکارگاه فرمانبرداری او خوش شد برای او زندگانی و دراز شد برای او عمر

| | |
|---|---|
| شِعْرٌ وَقَصْرُ الْفَتْحِ فِي سَاحَةِ الْعُلَى | وَغَارِسُ نَخْلِ النَّصْرِ رَوْضُ الْمَكَارِمِ |
| آبادکننده کاشانه فتح در میدان برتری | و نشاننده درخت فیروزی باغ بزرگیها |
| خُمُرُ رَاحِ الرُّوحِ فِي طَبْعِ لُطْفِهِ | وَفِي قَهْرِهِ آثَارُ سُمِّ الْأَرَاقِمِ |
| خمیر شراب رحمت در سرشت مهربانی اوست | و در غضب او نشانهای زهر مارهاست |

خَلِيفَةٌ فَاحَ مِنْ مَسَاحِبِ أَذْيَالِ هِمَّتِهِ أَرَجُ النِّيَابَةِ النَّبَوِيَّةِ وَسَاحَ مِنْ
پادشاهی که بلند شد از جاهای کشیدن دامن همتش خوشبوی نیابت نبی و روان شد از

مَسَاكِبِ أَنْهَارِ نِعْمَتِهِ فَلَجُ الْمُطَابَقَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ مِنْهُ شَاعَ نُورُ الْهِدَايَةِ وَالْإِرْشَادِ
جاهای روانی انهار دولتش نهر بیرونی مصطفائی از و پراگنده شد نور رهنمائی و راه بودن

لَهُ دَعْوَةُ الْحَيَاةِ وَهُوَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ سُبِكَتْ طَبَقَاتُ الْفَيْضِ فِي خَمَائِلِ شَمَائِلِهِ
و برای اوست دعای زندگی و حال آنکه او برای همه قوم رهنماست گداخته و ریخته شد عمده اقسام فیض در خمائل خصلتهای پسندیده او

وَتَسَلْسَلَتْ جَوَابِيُّ الْجُودِ مِنْ مَنَاهِلِ مَخَايِلِهِ لَقَدْ نَسَمَ رَبِيعُ الْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
و مسلسل و بیابانی شد حوضهای بخشش از چشمهای ابرهای او البته به تحقیق هوای نرم یافت بهار عدل و احسان

فِي مَهَبِّ شَمَالِ مَكَارِمِهِ وَتَبَسَّمَ رَوْضَةُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ مِنْ مَصَبِّ زُلَالِ مَرَاحِمِهِ
در وزیدنگاه باد شمال بزرگیهای او و شگفته شد باغ علم و فضل از ریختن آب صاف مهربانیهای او

حَافِظُ حُدُودِ اللهِ بِحَدٍّ لَا رَسْمَ لِلْمَحَارِمِ فِي أَيَّامِهِ وَلَا حَدَّ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَعَدَّى مِنْ نَفَاذِ أَحْكَامِهِ
نگهبان احکام خدا تا غایتی که نیست رسم حرام چیزها در زمانه او و نیست طاقت کسی را که تجاوز کند از روانی احکام او

نَهْيُ الْمُنْكَرِ أَمْرٌ مَعْرُوفٌ مِنْ لَدُنْهُ وَصَدُّ الْمَعْرُوفِ فِعْلٌ مَجْهُولٌ لَا يُسْنَدُ إِلَيْهِ
باز داشتن از بدی امریست پسندیده و مشهور از نزد او و بند کردن نکوئی کاریست مجهول که اسناد کرده نمی شود سوی او

أَحَاسِنُ الْأَلْقَابِ طَائِفَةٌ لِكَعْبَةِ جَمَالِهِ وَأَيَامِنُ الْأَوْصَافِ عَاكِفَةٌ فِي مَطَافِ كَمَالِهِ
خوش لقبها گرد گردنده کعبه جمال اوست و متبرک اوصاف اعتکاف کننده در طواف گاه کمال او

فَانْظُرْ كَيْفَ اسْتَرَاضَ رِيَاضُ الشَّرِيعَةِ بِتَهَلُّلِ اقْبَالِهِ غِبَّ ذُبُولِهَا وَكَمِ اسْتَفَاضَ
پس ببین چگونه سرسبز شده است باغهای شریعت بروان شدن آب اقبال او بعد پژمرده شدن خود و چه قدر بسیار

حِيَاضُ الطَّرِيقَةِ مِنْ مَنْعَانِ نَوَالِهِ بَعْدَ خُمُولِهَا وَانْظُرْ إِلَى عُلُوِّ شَأْنِهِ وَلَاحِظْ سُمُوَّ قَدْرِهِ
حوضهای طریقت از جاری شدن بخشش او بعد گمنام شدن خود و بنگر طرف برتری شان او و لحاظ کن بلندی مرتبه او

وَمَكَانِهِ فَاِنَّ اَقْيَالَ الْعَالَمِ مِنْ اَدْنٰى غِلْمَانِهِ وَاَمَاجِدَ الْمُلُوْكِ مِنْ مُقَبِّلِيْ اَقْدَامِ

و منزلت او و راز برا که سرداران عالم از ادنی غلامان او یند و بزرگ پادشاهان از بوسندگان پاهای

اَرْكَانِهِ لَا يُنَافِسُ اَحَدٌ فِي التَّسَاوِيْ وَالتَّوَازِيْ وَالْفَتْحُ عَاشِقٌ لَهٗ فِي الْمَعَارِكِ

ارکان دولت او و هم نبرد نکند کسی در برابری و مقابله و فتح عاشق اوست در جاهای نبرد

وَالْمَغَازِيْ اَبُو الْفَتْحِ جَلَالُ الدِّيْنِ مُحَمَّدٌ اَكْبَرُ شَاهُ الْغَازِيْ لَا زَالَ اَعْلَامُ دَوْلَتِهٖ مَرْفُوْعَةً

و مقامات جنگ لقب پادشاه و نام او جلال الدین محمد اکبر شاه جهاد کننده همیشه باد نشانهای دولت او بلند

مِنَ السَّمَكِ اِلَى السِّمَاكِ وَجِبَاهُ الْمُلُوْكِ مُغْبَرَّةٌ فِيْ تُرَابِ بَابِهِ الْمَلَاكِ وَلَمَّا كَانَ دُعَاءُ

از ماهی تا ستاره و پیشانیهای پادشاهان غبار آلوده در خاک در او که مقوم هر ملکیست و هرگاه که بود دعای

مَزِيْدِ دَوْلَتِهٖ مُتَوَطِّنًا فِيْ لِسَانِيْ وَتَوَقُّعُ حُصُوْلِ فَتْحِهٖ وَنُصْرَتِهٖ مُتَمَكِّنًا فِيْ جَنَانِيْ لِاَجْلِ اَنِّيْ

زیادتی دولت او باشنده در زبان من و امید آوردن حصول فتح او و نصرت او جا یابنده در دل من برای آنکه من

تَمَيَّنْتُ مِنْ زَمَانِهِ الْاَمِيْنِ تَشَرَّفْتُ بِتَحْصِيْلِ جَلَائِلِ الْعُلُوْمِ فِيْ اَوَانِ الصِّغَرِ الْمُلْهِيْ عَنْ

برکات زمانه او که مبارک است بزرگی یافتم بحاصل کردن بزرگ علمها در هنگام خردی که بازدارنده است از

غَوَامِضِ الْمَفْهُوْمِ وَلِاَنَّ فِيْ فَتْحِهٖ حُصُوْلَ الْمَطَالِبِ وَفِيْ نُصْرَتِهِ الْوُصُوْلَ بِالْمَآرِبِ

باریکیهای فهمیدها و برای آنکه در فتح او حاصل شدن مطلبهاست و در نصرت او رسیدن بحاجتها

فَاِذَا حَصَلَ لَهٗ فَتْحٌ جَدِيْدٌ عَلٰى مَمَالِكِ الشَّرْقِ بِاِفْنَاءِ الْفِرَقِ الطَّاغِيَةِ الْبَاغِيَةِ

پس وقتیکه حاصل شد او را فتح نو بر ملکهای شرق بنابود کردن گروه های گمراه سرکش

بِالْقَتْلِ وَالْغَرَقِ اِنْشَرَحَ صَدْرِيْ اَقْصٰى مَا بِهِ انْشِرَاحُ الْمُنْشَرِحِيْنَ وَتَزَايَدَ رَوْحِيْ

بکشتن و غرق کردن گشاده شد سینه من نهایت مرتبه گشایش و شادمانی شادشوندگان و افزود راحت من

وَسُرُوْرِيْ حِيْنًا بَعْدَ حِيْنٍ فَاٰثَرْتُ لِتَهْنِئَةِ هٰذَا الْفَتْحِ اَنْ اُفَسِّرَ الْوَقْفَ الْاَوَّلَ مِنْ

و خوشی من وقتاً بعد وقتی پس گزیدم برای مبارکباد این فتح که تفسیر کنم آیت اول را از

سُوْرَةِ الْفَتْحِ لِمَا فِيْهِ مِنِ اجْتِمَاعِ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ وَهُوَ الْفَتْحُ الْمُبِيْنُ وَغُفْرَانُ الذُّنُوْبِ

سوره فتح زیراکه در آن آیت اجتماع پنج چیز است و آن فتح روشن و بخشش گناهان

الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَاَخِّرَةِ وَاِتْمَامُ النِّعْمَةِ وَالْهِدَايَةُ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَالنَّصْرُ الْعَزِيْزُ

پیشینه و پسینه و کامل کردن نعمت و رهنمائی طرف راه راست و فتح غالب باشد

وَهٰذِهِ الْخَمْسَةُ كَالْاَرْكَانِ الْخَمْسِ لِهٰذَا السُّلْطَانِ وَهِيَ الْمُقَدَّمَةُ وَالْقَلْبُ وَالْمَيْمَنَةُ

و این پنج چیز همچو ارکان پنجگانه بود برای این پادشاه و آن ارکان فوج پیش لشکر میانه و سپاه دست راست

وَالْمَيْسَرَةُ وَالسَّاقَةُ فَمُقَدَّمَةُ جَيْشِهٖ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا وَسَاقَتُهٗ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ

لشکر دست چپ و فوج پس است پیشرو لشکر او ما فتح کردیم برای تو فتح ظاهر و فوج پس اوست و مدد خواهد کرد ترا خدا

این آیت است انا فتحنا الخ ۱۲

نَصْرًا عَزِیْزًا اِلَّا اَنَّ الْفَتْحَ وَالنَّصْرَ اَوَّلُهٗ وَآخِرُهٗ وَسَابِقُهٗ وَلَاحِقُهٗ وَقَلْبُهٗ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ

مدد غالب زیرا که فتح و نصر اول آن و آخر آن و پیش آن و پس آنست فوج میانه او تا به بخشد ترا خدا آنچه مقدم

مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ لِاَنَّهٗ وَقَعَ بَعْدَ الْمُقَدِّمَةِ وَلِمَا فِیْهِ مِنْ ذِکْرِ اسْمِ ذَاتِ الْمَلِکِ الْقَیُّوْمِ

از گناه تو و آنچه موخر آید زیرا که آن واقع شده بعد مقدمه و برای آنکه از قسم ذکر اسم ذات پادشاه قیوم در آن است

کَمَا اَنَّ قَلْبَ الْجَیْشِ مَقَرُّ الْمَلِکِ وَمَیْمَنَتُهٗ یُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَمَیْسَرَتُهٗ وَیَهْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا

چنانچه میانه لشکر جای قرار شاه ست و فوج دست راست تا کامل کند نعمت خود را بر تو و فوج دست راست او ...

وَتَخْصِیْصُ اِتْمَامِ النِّعْمَةِ بِالْمَیْمَنَةِ لِتَخْصِیْصِهٖ بِزِیَادَةِ الشَّرَافَةِ فَشَرَعْتُ فِیْ تَفْسِیْرِهٖ وَتَاْوِیْلِهٖ

و تخصیص کامل کردن نعمت با میمنه برای خصوصیت اوست بزیاده بزرگی پس آغاز یدم در تفسیر آن و قصد و تاویلش

وَاَوْرَدْتُ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ فِیْ تَحْقِیْقِهٖ وَتَفْصِیْلِهٖ وَاَوْدَعْتُهٗ فَوَائِدَ شَرِیْفَةً سَمَحَتْ بِهَا اَذْهَانُ الْمُدَقِّقِیْنَ

و آوردم آنچه ناچار ست از آن در تحقیق و تفصیل آن و سپردم آن تفسیر را فائده های بزرگ که موافقت نمود بآن فهمهای باریک بینان

وَفَرَائِدَ نَفِیْسَةً تَحَلَّتْ بِهَا زُبُرُ الْمُحَقِّقِیْنَ وَزَوَائِدَ نُکَتٍ اُفِیْضَتْ عَلٰی فِکْرِیَ الْفَاتِرِ

و یکتا دُرهای عمده که آراسته شد بآن کتابهای محققان و زائد نکته های که بخشیده شد بر فکر من که سست است

وَاَوَابِدَ فِقَرٍ صِیْغَتْ مِنْ مَعِیْنِ ذِهْنِیَ الْقَاصِرِ وَالْمَرْجُوُّ اَنْ تُقْبَلَ هٰذِهِ التُّحْفَةُ الْفَتْحِیَّةُ وَفَاتِحَةُ

و باریک فقره ها که ساخته شد از معین ذهن من که کوتاه است و امید آنست که قبول کرده شود این تحفه فتحیه و سرآغاز

الْفُتُوْحِ الْاِلٰهِیَّةِ وَاَنْ تَجَلَّتْ صُوْرَةُ مُرَادِیْ فِیْ مِرْآةِ اَفْضَالِهٖ وَتَحَلَّتْ قَامَةُ

فتحهای الٰهی و امید آنست که روشن شود صورت مراد من در آئینه مهربانیهای او و حله پوشد قد

مَقْصُوْدِیْ بِکُسْوَةِ اِقْبَالِهٖ نَعَمْ تَیَقَّنْتُ اَنْ وَجْهَ مُرَادِیْ یُرٰی فِیْ سَجَنْجَلِ نَوَالِهٖ وَصُوَرَ

مقصود من بلباس اقبال آن شاه آری یقین میدانم که روی مراد من دیده شود در آئینه بخشش او و صورتهای

مَقَاصِدِیْ یُشَاهَدُ فِیْ جَمَالِ مَوَاهِبِهٖ وَمَنَالِهٖ فَطُوْبٰی لِسَعْیِیْ وَبُشْرٰی لِجُهْدِیْ

مقاصد من دیده شود در جمال بخششهای او و منفعتهای او پس نکوئی باد برای سعی من و نوید باد برای کوشش من

فَجَعَلْتُ قَوْلِیْ وَمَا لَا بُدَّ مِنْ قَبُوْلِیْ دُعَاءَ بَقَائِهٖ وَلِقُوَّةِ هٰذِهِ الْقُنُوْتِ اَشْتَغِلُ بِدَوَامِ الدَّهْرِ

پس گردانیدم قول خود را آنچه ضرورست قبول کردن آن دعای بقای آن شاه و بسبب قوت این دعا مشغول می شوم بدوام دهر

وَذِکْرِ الْحَقِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ فِی الْخَاتِمَةِ حَقِیْقَةُ الْحَمْدِ تَحْقِیْقُهٗ عَلٰی یُسْرٍ

و ذکر خدای که نخواهد مرد حقیقت حمد برای سزاوار آنست بر آسانی

اِخْتِتَامُ هٰذَا التَّفْسِیْرِ وَتَوْفِیْقِهٖ وَعَوْنِهٖ عَلَی الْفَرَاغِ مِنْ تَتْمِیْمِهٖ وَتَرْتِیْبِ تَسْوِیْدِهٖ وَتَحْقِیْقِهٖ

ختم شدن این تفسیر و بر توفیق او و مدد او بر فراغ یافتن از تمام کردنش و ترتیب نوشتن آن و تحقیق آن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ وَمَنَّ عَلَیْنَا

همه ثنا برای خدای که راه نمود ما را باین طرف و نمی بودیم راه یافته اگر هدایت نمی کرد ما را الله و احسان کرد

| | |
|---|---|
| بِاِتْمَامِ مَا رَجَوْنَا وَانْجَلَى مَا الْتَمَسَ خَاطِرُنَا اِيَّاهُ رُبَاعِي<br>باتمام آن چیز که امید داشتیم و وا کردن آنچه درخواسته خاطر ما آنرا | اَلَّفْتُ رِسَالَةً خَلَتْ عَنْ شَطْحٍ<br>جمع کردم یک رسالهٔ خالی از کلام بیهوده و خلاف شرع |

| | | |
|---|---|---|
| اَسْتَحْسَنْتُ مُقَرْنَسًا رَفِيعَ السَّطْحِ<br>استوار کردم قبه دار عمارتی بلند بام | تَارِيخُ تَمَامِهِ بَدَا بِالْاَحْصَا<br>تاریخ تمام آن ظاهر شد بشمردن | مِنْ تَسْمِيَةٍ بِبَيِّنَاتِ الْفَتْحِ<br>از نام نهادن به بینات الفتح |

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا مَحْوًا فِي الْاِشْرَاقِ بِتَاثِيرِ ظُهُورِ نُورِ ذَاتِهِ كَالذَّرَّةِ فِي وَرَقِ
بار الله بگردان برای ما نا بدیدگی در پرتو روشنیهای ظهور نور ذات آن اشراق چون ذره در ورق
اللُّوحِ وَتَجَلِّيَاتِ حَضْرَتِهِ لِكَمَالِ النَّبِيِّ وَجَمَالِ حَالِهِ وَآلِهِ وَاَصْحَابِهِ قِطْعَةٌ فَارِسِيَّةٌ فِي التَّارِيخِ
آفتاب و تجلیات آن حضرت کمال نبی و جمال حال او و آل او و یاران او

منت خدای را که گهرهای شاهوار
آورده آنچنانچه خوش آید بجوهری
بهر نثار شاه که جوهر شناس عقل
خورشید کسب کرده ازو فر دیپروری
در عهد او ز بسکه هنر را رواج شد
طبعم نموده یاری توفیق یاوری
دود چراغ خورده شب آورده ام بروز
بختم نموده سوی جناب تو رهبری
دستم اگر بگیر که دستم ز کار رفت
از عین التفات برین تحفه بنگری

گر تاب میکنند با نجم برابری
از قدر در خوریست هر جوهری از آن
چون او دری ندید پاکیزه گوهری
زر بخش خسروی که از افراط جود او
عیبست هیچ چیست بغیر از هنروری
ده سال و پنج بیش ز کار فزون بود
معذورم ار نماند دماغ مرا تری
دارم خیال آنکه دماغ امید من
در بحر رنج بسکه نموده شناوری
تفسیر دل گشت موشح بنام شاه

زالماس کلک سفته در سلک انتظام
سازند گوشوارهٔ خورشید خاوری
سلطان عهد اکبر غازی که بر سپهر
خورشید عاجز از عمل کیمیاگری
از یمن عهد پادشه و جهد اوستاد
تحصیل کرده ام ز علوم مقرری
شاهامنم که بعد هزار آرزوی دل
از عطر التفات تو یابد معطری
آن چشم دارم از نظر بنده پروری
تاریخ نام او شده تفسیر اکبری

اختتام شرح آداب المریدین شیخ شرف الدین منیری

ابو الفضل بن مبارک که از نارسائی در اوراق مداوای بیماری خود میجوید و چون خرد آلمه یا علی و
از نگاپوی خویش و گفت وگوی خود بازمانده رجع القهقری نموده دست بدامن هر خاری میزند

سنگسار نایافت رار فتار گو و گفتار چه و خواهش کدام باری از کوتهی حوصلهٔ از زنده با
مرده دل زمانه میسر آمده جویای همنشینی مرده های زنده رو دانست و از ابتلای حیات حسی
درجوش بوده بعضی مسترقات زمانه را صرف سخنان طائفهٔ که صحبت ایشان آرزوی دل
و نیکذاتی از حرف و صوت گذشته و بعمل شائسته پیراستن متیقن بعضی و مظنون طائفهٔ ایست
مینماید و دل هرزه گرد از هیچ خوش می سازد و از بلاغت و فصاحت که بیش از جامهٔ مستعار
نتواند بود تنگ آمده سیر شرحی که شیخ شرف الدین منیری بر آداب المریدین شیخ عبد القاهر
سهروردی بزبان بی تکلفی بلغت پارسی آورده است مینمود و آنچه بمقتضای وقت
بحسب تقدیر نسبت فرزندی دارد خوش می آمد می نوشت تا آنکه بتاریخ سلخ ربیع الاول
سنه نهصد و نود و شش در لاهور فراغ حاصل شد و نفس اماره دیوانه را زنجیر گسست
بسته زنجیر دریافت خود گردان یا خردی کرامت کن که از بدیهیات اول نه ایستد و بر سوانح
گونیه اگر خرسند نشود صابر بوده اعتراض بر تقدیر نکند استغفر الله این چه خواهش ست
کی باشد که از بار ارادت باز آمده در گلزار رضای خاطر آسوده دل گردد استغفر الله ثم استغفر الله
در آخر ملتقط طبقات صوفیه نوشته اند در خلال اختلال احوال که خاطر فاتر
را از کونات ملال تمام دست داده بود خصوصاً از صحبت ابنای زمان و اخوان درگاه
که طبیعت را از جار تمام عارض گشته اگرچه بواسطهٔ موانع ضروریه که ضرورت آن از کمی
و نارت همت و قلت فطرت بهم رسیده خود را در مضیق مجالست برادران رسمی محبوس
دارد اما بدرقهٔ عنایت بیغایت حضرت واجب الوجود در عالم معنی ازین تنگنای
پرآشوب گاه گاهی کالبرق الخاطف نجات یافته مثل مرغ وحشی که از امتداد بودن در
قفس بعد از استخلاص سراسیمه شده راه مطلب فراموش کند و بهر طرف از فرط اضطراب

رود بهر جانب شتابد انگس نیز بیتابانه بانخاسی شتی معرفت در اثنای این حیرت و سرگردانی
خاطر را رغبت بصحبت گذشتهائی که زنده دلی و فارغ خاطری اینها متیقن تجسس و مظنون
طائفه بود شد تا آنکه گذر بمطالعه طبقات صوفیه که از تصانیف شیخ عبد الرحمن سلیمی
که از کبار متقدمین است افتاده و بمناسبت آن حالت و آن ذوق که بر هیچکدام اعتماد
ندارد آنچه خوش آمد در قلم آورد ترصد از اخوان حال و مآل که برین مسوده نظر اندازند آنست
که این ملتقط را بآن حالت قیاس نموده اگر اعتراض ننمایند بانصاف نزدیک خواهد بود
بست و ششم رمضان نهصد و نود در فتحپور نوشته شد دیباچه کجکول خرد از خایشهای
این مجرد مقید آنست که تمنای آن دارد که در زمان بینوائی و تنهائی که بر غونت تجرد گرفتار باشد
این کجکول ترشی در کاسه سر این هشیار مست اندازد تا بقدر بعالم افاقت آمده راه
رفتار خود را گم نکند و آنچه آنرا سرمایه لاغری این فربه انگاشته است از اسباب مزید
فربهی نگرداند آلهی دست این عجول حریص را از دامن تدبیر خود بش باز داشته او را در حبالهٔ تغافل
خود چنانچه داشته بودے ظاهر گردان تا بشرف دولت آرامی که بی آرامی را دران مجال
نباشد مشرف شود و از بار نعمت کشی وجود خلاص شده در حریم نیستی نباشد عبد احد را اکجا
سر شکر گزاری وجود ست و چگونه او را ترس عدم به پناه دعا برد او را نه داعیه امید ست و
نه واهمه بیم ای ابوالفضل شرمی از خود بدار که از عبد اللهی بعبد التعلمی آمدی و از انجا افتان و
خیزان بعبد الطبعی اگرچه مدتے در کسوت ارباب علم بودی ترکانه همت تو کجا شد که جوشی
بزند که از بند بندگی نجات یابی شروع انتخاب شرح آداب المریدین دل پریشان
از روی اضطراب و نادانی رهین آتش و قرین سوزش بوده گرد سرای جهانیان سرگشت
و به پاے شکسته و چشم نابینا در مسالک اطوار جهانیان سلوک نموده مشاهده

خورسند بهای بنی نوع خود کرده ظن ارتقا بمدارج سعادت بخود میکرد و از مخادعات نفس امارة
ذاهل و غافل بوده از فرورفتگی خود در وحل جهل و خلاب شقاوت خبرے نداشت
تا آنکه رعونت تماشا یا طلب مداوا در مطالعهٔ شرح آداب المریدین شیخ شرف الدین منیری
روزے چند مقید ساخته خاطر فاتر را بران داشت که انچه بمساعدت وقت پسند خاطر
فضول افتد رقم پذیر قلم نامحرم شود و بنا بر آن شطری از اوقات نامضبوط مشوش را
صرف آن نموده سخنان دلآویز خود را مسوده مینماید و از رد و قبول تماشائیان مطمئن خاطر
بوده اولا شفای بیمار خود ثانیا مداوای مفلسان بیمار طلب چشم دارد و این چه اثر است که
میخاهیم و این چه مزخرفات ست که میگویم همان بهتر که مهر خموشی بر زبان هرزه گو بسته ازین
محال گوئی باز آیم و بخموشی دمساز گردم رباعی گر عاقلے حدیث تو کم کنمی + راه
گفتگوی محکم کنمی + دل سوخته چند فراهم کنمے + بر کرده بگریمی و ماتم کنمی + الهی
دیدهٔ بینائی باشهپر عقابی و دل بیحاصل را به نزهتگاه رضا و تسلیم برده صلح کل عنایت
فرمائے و از کشمکش کون و فساد نجات بخش استغفر الله ثم استغفر الله اگر نه داعی
دعا شی بومی بودمی از گرداب بیحیائی که زبان طلب در درگاه کرم تو مقتضای حکمت بالغه
آنچنانکه بایستی بظهور در آورده در ازکرده بودم کی سر می برآوردم نمیقه ابوالفضل بن مبارک
عفی عنهما الله اکبر خاطر انجوبه من در حیرتست که بعبارت در نگنجید میدانم که چسان از عهده
و بر آیم ابیات هست بیدای حکمتش بیدا + نیست پیدا کنار آن بیدا + قدمی چند
عقل سرگشته + هر طرف رفته باز برگشته + و چون قائد تقدیر ازل این حیران بیحیا ان
در گل مانده را بمقتضای حکمت بالغه در افراد ابنای دنیا در آورده بمشابه در مشاغل لایعنی دنیوی منهمک
ساخته که از لذات حیرت که بموجب دنائت فطرت و پستی قابلیت گاهی دست میداد انهم

بازداشت رباعی ای گلّ فسق و فجور کار هر روزهٔ ما + وی پر ز حرام کاسه و کوزهٔ ما +
میخندد روزگار و میگرید عمر + بر طاعت و بر نماز و بر روزهٔ ما + صاحبا
لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ شأنا نمیدانم که چه کرده ام که مستوجب آن شده ام که از عبد اللهی بعبد الطبعی
آوردی اگرچه وثوق بر جلائل آلای تو در درجهٔ اعلیٰ ست که این حالت را تا بیدی نباشد
اما بر آستان کریمی تو دریوزه مینمایم که از عبد اللهی بعبد الدراهمی والدیناری نیاری چندگاه ست
که فطرت با طبیعت من در نبرد ست و در کشمکش ابنای زمان افتاده ام نه قوت گریز و نه قدرت
پرهیز رباعی صبری نه که از عشق بپرهیزم من + بختی نه که با دوست درآمیزم من + دستی نه که با قضا
درآویزم من + پائی نه که از میانه بگریزم من + سبحان الله غریب حالتی و شگرف مقامی پیش آمده
که باطن با مراحل گرفتار و ظاهر با شرار روزگار در جنگ نه مردانگی که پای ازین وحل بیرون کشم
و نه قوتی که سرانجام ظاهر نمایم قیاس باید کرد که با مور ضروریه این لباس پر تلبیس چه قدر توان
پرداخت و بمقتضای رابطهٔ قدیم طائفه از خلان وفا بموجب دلسوزی که لازم طبیعت دوستان
این نشاء میباشد در انجاح مقاصد و مطالب مساعی بلیغ مینمودند آثار صدق نیت و حسن طویت
این طائفه چون نزدیک بیقین عرفی بود و جهالت ایشان از حالت سر این
شوریده قریب بیقین نفس الامری نه روی منع داشت و نه رای قبول تا آنکه غرهٔ رمضان
بسال نهصد و نود و یک قرار بران نهج داد که از کلیات امور واقف شده خود یکدفعه
بآن پردازد اَللّٰهُمَّ خَلِّصْنَا عَنِ الْهَوَاجِسِ النَّفْسَانِیَّةِ وَالْوَسَاوِسِ الشَّیْطَانِیَّةِ وَشَرِّفْنَا
بِمَقَامِ الْوُصُولِ وَاَوْصِلْنَا بِعَالَمِ الْعُقُولِ الله اکبر برخوردار آستانهٔ معرفت را جای
گشاده پیشانی تواند بود که بفراخی نشاط غمگساری کونین پیش نهاد همت او باشد یا
خوفی گره برابرو که اگر سرور همه جهانیان نصیبهٔ او باشد دمانی آشنا رو نباشد و بزرگ

مرتبه خواهم بود یا از دوستی من که با دشمن دارم برنجیدی چه این دوستی با دشمن برای اصلاح است نه از راه اتباع او مولوی محمد هادی علی مرحوم ۱۵۹ ای گفتار و کلام

این درگاه که پیشوائی نشاتین را از اسباب والاست آن مایه یافتی تواند بود که از خوف و رجا و قبض و بسط فراترک شده غم و شادی را پیرامون خاطر مقدس او راه نباشد نخواهم که فراتر ازین بمقامی چند رسیده خود چون گویم در یافته خود را رقم زده کلک جواهر سلک نمایم لیکن حکیم کہ دانش جهان یاز فطرت سوز من رخصت آن نمید بخاطر شوریده میسر سد که این تیز رو اول مصاحبان بزم عشرت جهان آفرین را سایه ایست بلند پایه و آن کوه مکین و دم ملازمان بارگاه سلطنت را پرتو یست باز دار و آن دور بین سومین محرمان خلوتخانه شهود را نمونه ایست پسندیده الله اکبر حسد که حاسد مرا بیش از هر کس در اندوه دائمی محبوس داشته سزای او در گریبان او وا رداری نفس بشری من زنهار که در نهاد خود منافقانه انتقامی پوشیده ندار و ای معامله نافهم ترا اگر روشنی از دریچه قدس راتبه ساخته اند چرا اندیشه ظلمتیان سنگ راه تو میشو و اگر به غلی تو وا رسیده در دشمنی تو گرا اهتمام میبندند هما ناکه بیمار حسد اند از مریض کا تصحیح چه طمع داری و اگر بد انگاشته با تو راه مخالفت پیش دارند در مبلغ علم خود راه عبادت سلوک میکنند تو چرا بیهوده سنگ تفرقه می اندازی والحق ازین بیماری تمیزی زیاده ازین چه میخواهی ای نفس من که از کم حوصلگی خود یا ابلهی در تو که از گروه بد نهادان ضلاع و گرمشی از گفتار و کردار تو گمان خوبی بخود ام این رنگ حرف میزنم و گرنه بدی را بد انگاشتن و با او نرد محاربت باختن اگر از خدا اندیشی دور است در معامله دانی چه دور باشد ای کاش دشمن من فهمیدی که من از وچه رنگ آسوده ام تا هر آینه از ملازمت نامردانه خود باز آمده ظاهر او بباطن همرنگ گشته براحت افتادی و کاشکی خیر اندیشی که در حق دشمن دارمی یا حق اساسی مرا که راه مداهنت ندارد دوست طفل مشرب حقیقت نفهم من دانستی تا بقدر از دوستی من رنجیده نشدی کی باشد که احمض گفت این تجربه مش من که معامله نفهمان اودا النفس ناطقه گرد بهای تیز دادن

عرصهٔ دانش نفس اماره نامند طهارت یافته بامن خموشی گرایم استغفر الله استغفر الله
الٰهی این عبد خواهش را عبد الله ساز هفدهم شهر ربیع الاول سنه نهصد نود و نه در دار السلطنت
لاهور نگارش یافت الله اکبر الٰهی من دوستدار جهانیانم اجهان دشمنی که دشمنی دشمن عالمیان
باشد چه عطیه ایست عظمی و موهبتیست کبری که به این فروغ خرد این را از اسباب
دوستی افزای گروه بنی نوع خود گردانیده ام بیت عاشقم بر قهر و بر لطفت بجد ای عجب
من عاشق این هر دو ضد اگرچه شکر اینکه مرا بوسعت آباد رضا در آورده از شادی و غم نجات
دادهٔ بزبان ثبات پائی بعمر دراز ادا کنمی اما بس بار گران بر خاطر برادران من که بنی نوع من اند
نهادهٔ یا مرا زود از کثرت آباد وجود بخلوتخانهٔ عدم رهبری فرمای یا گرانی این گرانان کوی
نشیب نادلی را چاره نمای مرا که از اسیری این قحبهٔ رعنای دنیا باز خریدی برای چه
در طویلهٔ این علف خواران زر بندهٔ میداری من که کندهٔ اخلاص بر پای دارم در زنجیر
گران مروت در گردن و ترازوی خرید و فروخت معامله در دست چارهٔ خود آن دیده ام که
سرمایهٔ هستی خود را که چار گوهر گران بهاست یعنی جان که راس المال کم معرفت طبیعیان
باشد و مال که خلاصهٔ جواهر سوداگران پست همت تواند بود و ناموس که در میان
خواجهٔ دنیا و کناس عالم و قحبهٔ روزگار مشترک است و بهترین اسباب بزرگی بزرگان پندار پرست
و دین که عصای کوران کوی راستی و دستی ست در کار سازی صاحب پادشاه
ولی نعمت خود نثار کرده به پیشانی گشاده مسرت پیرای آنجهان گردم الٰهی از حوصله و خرد
دهٔ در خور آن و باندازهٔ او کار از من میطلبی و از میان تهی که دارم چنین پایمال خواهم
ای هستی بخش من مرا ازین اندیشه نگیری فره در چارسوی مرادی فتاده ام که هنوز +
بچاه یوسف من به که اندرین بازار + بست و ششم شهر ربیع الاول سنه نهصد و نود و نه

در لاهور قلمی شد الله اکبر خیر اندیش نیکوکار آن تواند بود که رحمت عامهٔ ایزدی را
مخصوص طائفه نداسته خود را از آلایش خواهش پاک داشته بر مسند تسلیم نشسته
تفویض کل نماید و ازان فروتر آن دولتمندی بود که بزم دوستی با دوست و دشمن خویش و
بیگانه آراید و ازین کمتر آن بخت بلندی تواند بود که اگر بنزهت سرای محبت نتواند رسید
باری بقلاوزی بخت خداداد بر بساط عزت رضا رسیده بخاطری کشاده پیشانی خوشنودی خدا
رضامندی خود داند و ازین پست تر آن نیکذاتی تواند بود که اگرچه رحمت شاملهٔ آلهی را مخصوص
گروهی ساخته است لیکن از دو طعن مخالف آرمیده صلح کل در میان دارد و ازین کمتر آن
سعادتمند ساده لوح تواند بود که هر چند بدولتسرای محبت کل و نزهت سرای رضای کل و
دار الامن صلح کل نرسیده است اما روشنک از راه عقل ناقص یا تقلید کامل آورده اند بی مداخلهٔ ریا
و بدان روش سامردانه امتثال و اجتناب نماید و مراتب این چهار طبقهٔ گرامی چون مدارج آن ظلوم
جهول که متنزل او فروتر از نهاست از پایهٔ احصا بیرون و از حیطهٔ بیان افزون ست الله اکبر آوازه
آن پست فطرتیست الگه که عجوزهٔ بد روی دنیا را عروس زیبا شناسید لیکن از انجا که بمشام جان او
از دولتخانهٔ همت نسیمی رسیده است چنانچه در اقبال این نامرد فریب از جای اطمینان و مقام آرام
نرفته کامیاب خورسندی و شادمانی نمیگردد و در ادبار این بیوفائی دوست کش دشمن نواز پایمال
اندوه و لگدکوب غم نمیشود ابن الدنیا آن بی یار دانشی ست کور باطن که در آمد شد آن
بحقیقت نادان برادر دانا افگن خسران زده شادی و ماتم ست نه در حصول لذات این شراب قنا ظرف
حوصلهٔ شادی او سیر و نه نفس آرزوی او در نشیمن آرام و نه در انعدام این نیست هست نما معده ماتم
او پر و پای خواهش او لنگ و عبد الدنیا آن بی سعادتیست که با فراهم آوردگی تیر گیهای بی حاصل
مقاصد سیاه تهی این نشاه صورت که گذاشتهٔ خرد پروران و مردود درد منضمیر انست از شاهراه

و درستی انحراف می ورزد و اما در دفع مکارهٔ ابنهمان مزور از جادهٔ طریق منحرف شده دست بدامن مکر و حیله زده نجات جو در اینجو بید امة الدنیا آن بی دولتیست که با فنون بد و بدکرداری که سمت ذکر یافت یکبارگی از راه راست و درست کرداری یکسو شده در جلب ملایم و دفع مضار در مراتب سوری و مدارج مانی گروه مهلک گریزت قطع نموده کمر بسته مکر و خدیعت ست در مهر ماه سنه سی و شش از دل بزبان قلم آمده فائده بر مستبصران هوش بار پوشیده نماند که مقصد اعلی و مطلب اسنی دریافت ذات و صفات ایزدیست جل جلاله و جویندگان این گوهر بی بها دو گروه اند گروهی بکشف و شهود دست همت بدامن مقصود زده اند و طائفه بوسیلهٔ جمیلهٔ دلیل و برهان برسدهٔ علیای این مقصد ارجمند برآمده کامیاب دانائی گشته اند فرقهٔ اولی اگر بوجود نبی گرویده اند آن جماعت را صوفیه گویند و اگر نه حکمای اشراقیه خوانند و طبقهٔ اخری اگر نبی را اعتقاد دارند متکلمین نامند و الا حکمای مشائین دانند این خلاصهٔ تحقیق که سید جرجانی در حاشیه مطالع المحققین قدس العقل سفر بایدآهی انچه مرضی تست بدان هدایت فرمائی نمیقه ابوالفضل بن مبارک عفی عنهما الله اکبر مهتدی نشده راه هدایت شناختن دیده وری الکوی فرد ختنبت یا آرمیدگی خویشتن را به بی انصافی دست و گریبان داشتن و دانسته خود گفتن هرزه کاری و ناپافته خود را بیان کردن بیخبری بخموشی حرف سرگشتن دگان واری امی جوبای راه معامله با مستعد خطاب چه احتیاج که مقدمات معنوی که مخدرات قدسی اند درمیان آرد و با بی استعداد خود چرا ازین مقام حرف زند و نامحرم را در خلوتسرای سلطانی راه دهد آگاه دل باش اگر شناسای معرفت و آشنای حقیقت گشته یعنی قطرهٔ از دریا و ذرهٔ از ریگ بیابان بدست افتاده منصب دربانی یافته کمر بسته پاسبانی باش و اگر نه با ازاندازه بیرون منش و بیهوده مخروش که مبادا نوحهٔ دل آزار تو بآستانی خاقانی رسد نوزدهم صفر سنه هزار هر قوم شد الله اکبر ای ابوالفضل با وجود بینائی چرا رقم الکهی بنام خود می نهی و باچندین دانائی برای چه

نشان الٰهی بر خود می پسندی دیدو دریافت اخوان ازمنهٔ سابقه که بحسب ظن و در بنیان خرد بشیوهٔ
زمان ما از ایام فاضله است و انستی که مبلغ محصولات تجارت مجمل در کلیله و دمنه املا نمایند
تا بدلاوران روزگار ما چه امید داشته شود زودتر خود را بتگاپوی هرچه تمامتر اگر توانی از خلاف
اسباب بر آر تفاوت ازمنه و تباین ایامی آنرا که بر تو خواندم و تکیه بران کرده با تو میگویم برای
آنست که خوکرده عادتی و الامزاج روزگار ناپائدار از عنفوان پیدایش تا حال که نه آغازش
معلوم و نه انجامش پیدا در نیکی و بدی و نشیب و فراز یکسانست حیف باشد که برای آلایش
بی ثبات که جز نمایش در چشم احول ندارد خلاصهٔ زندگانی را در انتظام اسباب لایعنی صرف نمائی
و از حرف بلند و دریافت ارجمند که گاهی نفس ذو فنون تو با آن بازیت نمیدهد فریب نخوری که راه
بس دراز و باریک و خطرناکست چه رهبران بی گم کرده اند و در اول قدم فرو رفته فهمیده نه پا اگر بگردار
درست پاک از دلس شوائب ریا آراسته نگرد و بدانکه چه جیرانی عظیمست و لهذا مولانا روم میفرمایند
هر کرا در عقل نقصان اوفتاد + کار او فی الجمله آسان اوفتاد + چه با وجود نکال معنوی دبال
ظاهری ندارد و سبحان الله تا نگاه کردن صد اعتراض بر خدا میکنم ذرهٔ امکان را در درگاه وجوب
رضامندی و خرسندی هرچه کند نشان بی دولتیست چه تماشاست که خود معاتب و خود معاتبم هم بیمارم
و هم طبیب مسهلی کجاست که معدهٔ خاطر را از اخلاط فاسده دانشهای رسمی پاک ساخته بجلای ضمیر مشرف
سازد و از حسن صورت و سیرت که دام نابالغان راه طلبست نجات بخشیده فنای کلی
و اتصال حقیقی بخشد سنه نهصد و نود و شش بلدهٔ لاهور نگاشته الله اکبر ملتقطات شرح
آداب المریدین روزی از روزها که خاطر مشوش بمسودهٔ ملتقطات شرح آداب المریدین مشغول
بود و دل هرزه گرد دراپای بند سخنان این طائفه ساخته بمقتضای مالیخولیائی که داشت سودای خام مینخت از
برادر دینی و تحقیقی و یقینی حکیم ابوالفتح که درین سرای وحشت آبادی و معنی آدمیت و بوی مردمی از ان گرامی نهاد خانواده

نفس ناطقه بمشام این مسکین میرسید و قوت جان و قوت عقل میگشت این رباعی باسائر
مناسبات رسید میخواست که عبرة و خبرة این نامه را بتمام تسوید نماید لیکن چون بشوریدگی
حال رباعی را مناسبتی تمام بود بذکر آن اختصار نمود رباعی اسرار حقیقت نشود حل بسوال + نی نیز
بدر باختن حشمت و مال + تا خون نکنی دیده و دل پنجه سال + هرگز نه دهند راهت از قال بحال + هر چند
خاطر بیحوصله را شرح شرحه کرد لیکن مژدهٔ امیدی نوید وصولی رساند الحمد لله علی ذلک الله اکبر ابو الفضل
این مبارک را که نه خرسند از هستی موهوم و نه ملول از نیستی اعتباریست مالیخولیائی ذاتی یا شورش
بهاری بازیتابانه بگلگشت سخن گزینی آورده گاه بهانه غذای خویش قلم سیات کلام را میوسید گاه
بخیال مهانی برادران فطرت زله بردارست و گاه برای دفع شر تمغاجیان طبیعت که اخوان معاشرت
اند در تسوید اوراق کوششی دارد الهی چشمی و سرمه که بخجلت زدهٔ و بالست تا از وحشت آباد گفتگوی
بر نزهتگاه خموشی رسیده نظارگی باشد الله بس و ما بقی هوس در مفتح سال حلم الٰهی این دو کلمه نوشته شد
الله اکبر ای نفس معربد اگر آهنگ انصاف طرازی درست هست با خود بقدر دریافت خود ژنده
معامله بر دوزی و با برادران عینی که فرزندان آدم اند باندازه عمل خود خلعت سود و زیان
سرانجام دهی و اگر از فرعونی که در شهادت محضر ساخته اند این گفتار مرا نمی فهمی چارهٔ بیماری خود را
و داغ بیماری دیگران چه میجوئی و مرهم جراحت خود را علاج مرضهای جهان چه میسازی
الله اکبر حق گوئے من که دوست از دشمن ندانند و آشنا از بیگانه نشناسد از رضا مندی
دشمنان و ناخوشنودی دوستان کی شاد و غمگین خواهد بود معشوق من که در ناحق طلبی از من
نابرخوردار است در عاشقی چگونه کامروائی طمع داشته باشم انتخاب منتخب مکتوبات
شیخ شرف الدین منیری از مکتوبات صدی آن تشنه نشان یافته
آب که بجستنش تشنه گرداند و نوشیدنش تشنه تر شرف الدین منیری

سخنی چند که بر خاطر بو الهوس و نفس مخادع خوش می آید بہ نیت توشۂ ایام تجرد برمیدارد ای نفس اگر در بن طویت سدادی در شادی داری ہمتی در کار خود کن و مردانه قدمی بردار که اگر به مقصود رسی باری صاحب ہمتانه در راه رفته باشی مرداو ماه آلهی سنه سی و سه در دار الخلافه لاهور نوشته شد الله اکبر مدار آنست که در ضمن خوش روئی و کشاده پیشانی حق فوت نشود و مدار آنست که در ذیل معاطفت حقی در پردهٔ کتمان ماند یا بطلانی در منصهٔ ظهور جلوه کند شکر این که در کلیات براه مداہنه نرفته ام در کیل آسمان نگنجد و اندوه آنکه در بعضی جزویات بایکی تمداہنه رفته در کالبد زمین در نیاید الله اکبر ابو الفضل که با دشمنان همواره خیر اندیش بود و آهنگ دوستی دارد با دوستان چرا زیست آدمیانه نکند لذات انیمعنی عذر خواه طعن بدگوہران ست الله اکبر ابو الفضل که تگاپوی ہمت و جستجوی فطرت بر آستانهٔ صلح کل اقامت دارد آمرزش دوستان تنگ حوصله کوته نظر که مدارا از مواسات شناسند و جنگ را از صلح جدا نتوانند کرد از ایزد خود مسألت مینماید الله تعالی از اندیشهٔ معصیت گریزت بکیدت برادران کنجشک حوصلهٔ مرا گیر او وشم از اعتراض بر حرف دوستان که چرا دوست ما با دشمنان دوست نماست یا ہمانا که دوستی او با ما نیز از همین قبیل ست یکسو کنا د الله اکبر ابو الفضل که با خود نرد دشمنی میبازد و با دیگران شطرنج دوستی آلهی چه میخواهی که او را برد دشمنی خود دش گردانیدی و جهانی بطرزی در کمین او دواری الله اکبر صبر از نادان آید و شکر از دانا صبر که با داغ پیشانی در دناکی و نارضائی ایزدی ممدوح گردهی از پیشوایان کارخانه انتظام ست از کوتهی حوصله در پایان خطاست الله اکبر آگهی دانش گوارا که برسد انتفاع تفوق بتجوید کرامت فرمائی والا در کنج خمول بیدانشی خرسند دارا الله اکبر از بی انصافی گویم یا از کوری دانم که خواهش محال نمایم و چشم اجابت از واجب متعال داشته باشم الله اکبر

مراتب مهربانی و مدارج عطوفت خدیو جهان از اندازهٔ گفت بیرونست و ابلکهٔ از امثال ماکوته نظران گرفتار مضیق بشری بهرحال امتثال بفرمان قهرمان خرد که ما لایدرک کله لا یترک کله است کلمهٔ چند نگاشتهٔ قلم ضراعت میشود می فرمودند که بیچاره آدمی باوجود فروغ خرد در ظلمت طبیعت در افتاده راه نجات خود نمیجوید و باوجود چندین نعمت که برای او سرانجام داده قصد جانداران نموده سینهٔ خود را که محرم اسرار ایزدیست گورستان حیوانات میسازد و از برای پرساختن شکمی چندین جاندار را بجلاخانهٔ عدم می فرستد میفرمودند که کاشکی جسم عنصری من بمثابهٔ کلان بودی که این نامعامله فهمان گوشت خوار از گوشت این کس سیر گشته بجاندار دیگر نپرداختندی فراخی حوصلهٔ عطوفت را شرح دهم یا بلندی دانش و چندی دریافت و الا بیان کنم اگر نوکر نمیبودمی و ممدوح پادشاه نمیبودمی حرفی چند از فهمیدگی خود می گفتمی هر آئینه از طعن کوته نظران گونشیب نادانی ایمن بودمی استغفر الله من که دست در کون زده ام و از رد و قبول بزرگان جهان یکسو گشته سربلند شناسائیم از اعتراض کوران بی عصا چه اندیشه مند باشم هیزدهم محرم سنه هزار قریب آب چناب که حضرت بشکار بر آمده بودند مرقوم شد الله اکبر تجرد دوست وحدانی را عشق کنج خانهٔ نشان صحبت عقل ست و کثرتی تعلقی را دوستی خلوت بیماری نفس روز پنجشنبه هیزدهم شعبان سنه هزار و یک سرآغاز بیاض ابوالفضل بن مبارک را که بهمت خداشناسان فراخ حوصله از تنگنای جنگ کل بصلح کل آمده و از ازدحام عام خلوت گزین بود و سفر اقلیم محبت کل پیش آمده امید که دران ملک مقدس اورا توفیق اساس خانه شود تا مستعد سفر جابلقای رضای کل گردد و آنجا نیز نشیمن دلکش بدست افتد تا شائستهٔ صحبت مسافران آسمان نور و راه تفویض کل گردد و دران دار الخلافهٔ ایزدی رسیده توطن گزیند

تا بوقت سعود شنا ور محیط محو مطلق گشته به نزهت سرای دولت جاوید عمر ابد بد
الله اکبر رفیق مرنج و مرنجان ناصح خموش گویا مبشر موتمن رهنمای بی رعونت آشنائی دوست در
دوست صدقت نشان شناسای هر منزل زباندان هر دیار میانجی هر معامله ترجمان هر زبان
ناخدای بحر محیط کشتی بی ملاح زاد و راحله بهترین سفر تار و پو و این لباس مست افتاد
یعنی ورقی چند منزه از نقوش رسمی را پیش گرفت تا قدسیات حقیقت و مقدسات معرفت که
معین این معامله باشند نوشته آید و شائسته آن اسامی گشته مدنی الطبع مر اندیشه فاضله باشد
باطنی را چاره گر آید و وحشت این راه و اپس نبرد افسوس که شیشه جانی از تو بد رنجیده اندیشه

واپس رفتن سود اگر پست **نظم**

| | | |
| --- | --- | --- |
| کار پنهان کن تو از چشمان خود | پخته گردد از تغیر و در شو | همچو برهان محقق نور شو |
| لیک نشکیبند عالی همتان | تا بود کارت سلیم از چشم بد | پیش شاهان گر خطر باشد بجان |
| | پنبه وسواس بیرون کن ز گوش | تا بگوشت آید از گردون خروش |

وسرگردانی جهانیان و تنهائی تو ترا در گرداب حیرت نیندازد **نظم** | سرشکسته نیست این سر را مبند

| | | |
| --- | --- | --- |
| چند روزی جهد کن باقی بخند | قبله جان را چو پنهان کرده اند | هر کسی رو جانبی آورده اند |
| آنکه بیند او سبب را عیان | کی نهد دل بر سببهای جهان | این سببها بر نظرها پرده است |
| که نه هر دیدار صنعش را سزاست | دیده باید سبب سوراخ کن | تا سببها را کند از بیخ بن |
| تا مسبب بیند اندر لامکان | هرزه داند جهد و اکساب و دکان | خرم آن باشد که نفرین بد |
| چرب و نوش و دامهای این سرا | گام ز انسان که نابینا نهد | تا که او از چاه و از گو دار |

ای دریغ که هنوز این سرگردان کوی طلب چاره خود را گفت وانسته با من خموشی نمی گراید **نظم**
کار آه حصه مردان مرد ❊ حصه ما گفت آمد نیست درد ❊ دفتر صوفی کتاب و حرف نیست
جز دل اسفید همچون برف نیست ❊ زاد عالم چیست آثار قلم ❊ زاد صوفی چیست انوار قدم

از هزاران اند کی زین صوفی اند؛ دیگران از دولت او می زیند؛ رو چنین عشقی بجو گر زنده؛
ورنه وقت مختلف را بنده؛ خطبهٔ بیاض تازه جنونے خاطر پریشان را بر فراهم آوردن
این سفینه داشت و من عبدالخواهش را در وَلترای عبد اللهی سنگسار خجلت گردانیده انم
این دولت یا دشمن جان من ست ابوالفضل را که بسر نوشت آسمانے مورد ضد اوست
چگویم اگر از بیتهای او نویسم قعر گو کم فطرتی و پست همتی او در اندیشه دوربینان بارگاه
دانش نگذرد و اگر عالی فطرتی و بلند پروازی و دوربینی و تیز روی او را شرحی نویسم در معدهٔ
خاسد زبان و زبانیان کجا گنجد بهر حال بوالعجب کسی ست که اگر خزف را بر دارید فروشت
سود کند و اگر مروارید را بخزف دهد فائده بیند صد الحمد که بعنایت ایزدی توانگر خاطری ست
که کیمیاگران روزگار مفلس دریوزه گر او بیند نه از دوستان بر خاطر او بندے و نه بر دشمنان
از و گزندی دشمنان از و فارغ دل و دوستان از و خرسند هیهات چه میگویم در معامله جای او که
محل رواج بازار تمیز ست نه دوستی بکار آید و نه دشمنی آزار رساند مجملاً از انچه بعمد و قصد از آسمان
فطرت بر زمین و تارت فرود آمده از شناسائی مزاج زمانه خرسندی مینماید و خود را از عاشقان
این نثار عالم لمیذ اند مسودات این سفینه است از انجا که معاملهٔ تحقیقی با جهان آفرینت محل
معذرت نیست و چون در گروه تعلیقان در آمده داد و ستد با ایشان مینماید عذرے که پسند
مشکل پسندان خود پسند باشد ندارد و بس همان بهتر که در سخن بسته آید و بر انچه سلطان وقت
فرماید امتثال نموده از طعن و تحسین یکسو آید و آغاز این سرمایهٔ مالیخولیا هشت دوم رجب سنه
نهصد و نود و هشت در دار الخلافت لاهور نوشته شد افتتاح بیاض امروز که
زیبا و بست و هشتم مهر ماه آلهی سنه سی و هفت سه شنبه چهار دهم محرم سنه هزار و یک ست در
عرصهٔ دلکشاے کشمیر تازه جنونے در سر افتاده و این شوریدهٔ شورستان طلب را شره

جمعے شود وهم کوته بینان خیم اندیشه که پیوسته در خلوت خود زبان طعن کشوده میگویند
که چه لائق باوجود ما قدیم الخدمت جنگ آزماے طالب علمی را از حضیض خسی باوج کسے
بردن و درزی سرآمد سپاهیان آوردن تفضل بر دل وزبان اینها نهاده غرق عرق خجالت
گردانیده اید وهم اینکس بیدرقه توفیق الٰهی از بار شکر نعماے این کارفرمای والا بر آمده
در میان گرده ناوانان زیست آومیانه نماید سامان پذیرد و اسباب این خواهش والا
که از ترکیب بدیع مذکور پدید آمده است سرانجام یافته کامیاب صورت و معنے
شود واگر مهلت نمی دهند و فرصت گل چیدن ازین باغ نمیشود باری در تنسیق و انتظام
نیت خیر بپرداز دکردن این جهان خداع بهتر یا در غفلت بوده بکتم عدم فرو رفتن پس این
کار بجهت تصحیح نیت نه توثیق امل که مانع قوی هر بار بود شروع کرده شد منا الکسب و
منه التوفیق نمیقه ابوالفضل بن مبارک عفا الله عنهما الله اکبر چون خاطر فاتر از گفتار
بے کردار شرمنده و خجلت زده شد از کجلول جدا کرده مفارقت جست و آنرا در گوشه نهاد
و دل هرزه گرد چون به بیاض عادت کرده این بیاض را بمصاحبت یا منادمت یا
مواعظت اختیار کرده وَاللّٰهُ یَهدِینَا اِلٰی صِرَاطٍ مُّستَقِیم بر ظهر کتاب کیمیا نوشته اند
فرد کیمیا خواهی زراعت کن که خوش گفت آنکه گفت ❊ زرع ثلثانش زرست و
ثلث باقی هم زرست ❊ اے برادر این چه زر است که میخواے آنکه معده
آنرا پر گرداند و مس وجود را طلاے ده دهی کند در مرتبه قناعت و در رتبه صلح کل
و در حالت محبت کائنات ست و در مذهب تحقیق بالغ نظران لکون را راه
نیست تا بمسکونات آلوده امکان چه رسد درین درگاه صلح کفر ست و محبت
کائنات زندقه ازینجاست که گفته اند حَسَنَاتُ الاَبرَارِ سَیِّئَاتُ المُقَرَّبِین

در ازمنهٔ مختلفه سیاه کرده می شود اکثر از ان مزخرفات لاطائل ست معلوم نیست که عشر عشیر ان
مرضی خاطری که دست روزگار گرد دامن او نتواند رسید شده باشد و هذا ایضاً من
اقسام الجنون فان للجنون فنوناً نمیقه العبد الاقل ابو الفضل بن مبارک عفی عنهما فی
سنه اثنین و تسعین و تسعمائة الله اکبر انچه آنرا وادی ایمن دانسته در مفارقت کجکول
بآن تسلی میجست چون بنظر امعان ملاحظه رفت آنرا سزاوار اجزای کجکول دانسته چنانچه خود
از نظارهٔ جمال او محروم بودن لائق ندید این جزو چند مخالف بصورت موافق معنی کجکول را
جدا داشتن از ان نپسندید و این گنجینهٔ اسرار ایزدی را گنجور شده هر روز راتبه از ان بل انا
تعین کرده و ادرا مصاحب روز تنهائی که از مکنونات خاطر دور اندیش است
دانسته منصب بزم آرائی ملک تعلق داد تا در آن روز بیگانه وار با شل آشنایان روزگار
معامله نکند و انیس محفل دل و جلیس مجمع جان گشته از اندوه و شادی که فرزندان
ناخلف خوف و رجا اند پاسبانی کرده بزرگ زادهٔ مرا بدست ملائم و نا ملائم نفروشد بیت
متاع گرانمایه کاسد مباد ٭ وگر باد جز عیب حاسد مباد ٭ سبحان الله چه قسم جنون گرد سراپای
خاطر میگردد که منگه همت در بیدلی داشته ام و روزی نیست که از ان دو تخانه بین او لو شی
نرسد این چه ژاژ است که میخایم و این چه کجروی ست که می اندیشم ابو الفضل اگر کسی ترا نشناسد تو
خود را مے شناسے خرد بخشا از رعونت دانش و حلاوت کردار باز داشته از خواهش و بیهوش
نجات بخشیده محرم خود نم ساخته بحیات ابد موصول ساز سال نهصد نود و هشت هجری در
لاهور قلمی شد الله اکبر کجکول مجموعه ایست که راقم این سطور در شوریدگی احوال
سخنان طائفهٔ علیهٔ صوفیه را مسوده کرده بود و از نادانی خود را از ین
طائفه دانسته از علم یقین بعین یقین آن خیال مے کرد

آخر بتوفیق الٰہی از جہل مرکب بجہل بسیط آمدہ امید کہ بعلم شتافتہ بموطن عمل خرامد
و دیباچہ بیاض معاملات سررشتہ معاملات دنیوی و انگاہ از سرکار خود نگاہ داشتن
چون راہ مخالفت سپردن با فطرت بلکہ طبیعت بود درین مدت کہ چہ بمثل پست ہمتان
دنیوی و چہ بغیر آن در گروہ بے شکوہ عاشقان دنیا مبعوث گشت بسر وقت آن نمی آمد
ہموارہ این راز طول امل و شور حرص و طغیان آز دانستہ مہمات سرکار خود نمیرسد تا آنکہ بستم
رمضان سال نہصد و نود و ہشت کہ دل دوربین در گرد سراپا جہان و جہانیان مبصرانہ
نگاہ میگردد در بازار خرید و فروخت و سود و زیان زمان و زمانیان بر مکامن خواطر
بایعان و مشتریان و فنون آرایش و نکوہش ایشان کالا را نظارہ کردہ سخنی چند
با خود درمیان آورد کہ نوشتن آن مشتبہ بجو فروشان گندم نمائی شود کوتہی سخن آنکہ
بعد از گفتگوے بسیار برین شد کہ بکلیات امور وارسیدہ ضوابط جزئیہ
قرار دہد و برائے تذکار و نگاہداشت مذکرے چند تعیین نماید کہ اگر نفسے چند درین
معاملہ جائیکہ سراے کار دلستے در ربط یا بابے سست مہلت میدہند خود ہم بسکار
منتظم مے شوم و ہم این نفس امارہ را کہ بتوفیق الٰہی از زہ اجر خردمندی بلجام آہنی مقید
شدہ از زخارف دنیوی باز آمدہ جز دادۂ یک بزرگ نگاہ نمی کند موانع صورے حسی نیز
از نگاہ کردن این مرد فریب نامرد معشوق بہم رسد و ہم خواہشے کہ از رہگذر بشریت
فطرت و ہمت و طبیعت میر بخاید کہ یک مرتبہ جمعی از فرزندان محبت مآثر را
فراہم آوردہ در کار رشد و پادشاہ خود خدمتی شایستہ در خور حوصلہ خود تقدیم
رساند و نبرد مردانہ کہ کارگردہاے بے انصاف را جز انصاف راہ نباشد نماید تا در
و آدم شناسے این سرکردہ ایزدے بر مردم پرتو ظہور انداز د و باعث ہدایت

جمعے شود وهم کوته بینان خشم اندیشه که پیوسته در خلوت خود زبان طعن کشوده میگویند
که چه لائق باوجود ما قدیم الخدمت جنگ آزمائے طالب علمی را از حضیض خسی باوج کسے
بردن و در زی سرآمد سپاهیان آوردن نقل بر دل و زبان اینها نهاده غرق عرق خجالت
گردانیده اید وهم انیکس بهدرقه توفیق آلهی از بار شکر نعماے این کار فرمای والا برآمده
در میان گرده نادانان زیست آومیانه نماید سامان پذیرد و اسباب این خواهش والا
که از ترکیب بدیع مذکور پدید آمده است سرانجام یافته کامیاب صورت و معنے
شود و اگر مهلت نمی دهند و فرصت گل چیدن ازین باغ نمیشود باری در تنسیق و انتظام
نیت خیر پرداختن و کردن این جهان خداع بهتر یا در غفلت بوده بکتم عدم فرو رفتن پس این
کار بجهت تصحیح نیت نه توثیق امل که مانع قوی هر بار بود شروع کرده شد منا الکسب و
منه التوفیق نمیقه ابو الفضل بن مبارک عفا الله عنهما الله اکبر چون خاطر فاتر از گفتار
بے کردار شرمنده و خجلت زده شد از کجلول حیا کرده مفارقت جست و آنرا در گوشه نهاد
و دل هرزه گرد چون بر بیاض عادت کرده این بیاض را بمصاحبت یا منادمت یا
مواعظت اختیار کرده والله یهدینا الی صراط المستقیم بر ظهر کتاب کیمیا نوشته اند
فرد کیمیا خواهی زراعت کن که خوش گفت آنکه گفت ٭ زرع ثلثانش زر است و
ثلث باقی هم زر است ٭ اے برادر این چه زراست که بیجاے آنکه بمعده
آنرا پر گرداند مس وجود را طلاے ده دهی کند در مرتبه قناعت و در رتبه صلح کل
و در حالت محبت کائنات ست و در مذهب تحقیق بالغ نظران مکون را راه
نیست تا بمسکونات آلوده امکان چه رسد درین درگاه صلح کفر ست و محبت
کائنات زندقه ازینجاست که گفته اند حسنات الابرار سیئات المقربین

گر زند بالفتح وزای عجمی نام کتاب زردشت ست که آنرا آسمانی قرار میداد و زندی بالفتح منسوب آن که معتقد کتاب مذکور باشد زندیق بالکسر معرب زندی و زندقه بالفتح مصدر ش

بخاطر مرحومی نرسد که عدم توجه بکمون چه معنی داشته باشد و از اینجا بها دیه بطلان اقتدای
برآمده در بیچاره ممکن را دریافت حضرت وجوب از قسم محال ست و طلب محال امری ست عبث
لیکن مسکین را ممکن که بمصاحبت نفس ناطقه مشرف شده است و علمک رسمی واجب دانسته
اولا تخلیه رذائل و ثانیا تحلیه فضائل نموده بر مراتب علمی می رسد و از انجا از حسن و قبح کاعتبار
میش نیست گذشته حسن صورت و سیرت را که دام تزویرست از نظر انداخته بجاوه خاطر
مستسعد میگردد و در نزهت گاه خاطر نکون و مکون را هم آنجا راه نیست سبحان الله
تعالی العظیم نمیقه ابو الفضل بن مبارک ببلده لاهور سنه ست و تسعین و تسعمائه انتخاب
اختتام تحفة العراقین خاقانی مبدع سخن و مخترع معنی حرف سرای خودستائی
خاقانی در ستایش آباد جهان مزور نوش را بانیش و جراحت را با مرهم ترکیب داده
تحفة العراقین نام نهاده است اگر عراقیان شاد دست آنرا در نیافته بتحفگی برداشته
پرستش نمایند کو سالار ممیزان و کو جویای تمیز تا در نیاب حرفی چند بمذاق نفس الامری
گوید که شورش جهان آسوده بار نیارد جهان بهتر که من هم چون همه مردم کمند عشق این در گردن
خاطر انداخته زله بردار باشم و ازین جواستن ناگوارش که بشیانی فطرت را داغ
و ناصیه طبیعت را نور چراغ ست یاره دمطادی لجلول خود که در موطن خاص زبان
مخصوص آنرا ابو الحرص میخوانند دارد شاید که معده آز این سیاه کننده کاغذ و تباه
کننده دل را ازین کار سیری پدید آید و از کتاب بمکتوب پرداخته از نقش بنقاش
گراید باری بهرحال بمقتضای خواهش فطرت خود که آن در معنی از مطالب طبیعت ست با جیب
جویائی طبیعت که در لباس فطرت تلبیس ساده ولان می کند یا بملاحظه دیگر ازین مدحستان
آنچه خوش می آید برای ضیافت طبائع معاشران زمانه در خور باشد

برداشته ضمیمه برداشتهای دیگر ساخت لاجرم او را بخود مشغول داشته از کونات که چهار
سوی آشوب ست باز دارا سد پس ما بقی هوس الله اکبر خطبه مجموعه مشتمل بر نظم و
نثر شیخ فیضی لله الحمد که این نگارخانه معنی دلنشین دشوار پسندان و گزین
نکته سنجان پیراسته آمد و بدستیاری ایزد باری که گنجینه گشای معنی ست این نوا لعجب نامه که
مایه بیداردلان و خواب افسانه غنوده بختان ست فراهم شد از انجا که این شوریده خاطر از
افزونی خدمت و فراوانی پرستاری خدیو خداشناسان اورنگ آرای صورت و معنی
سکندر شکوه ارسطو دانش تحقیق طراز تقلید گذار پایه افراز چتر و دیهیم شاه نشان کشور و اقلیم
بیت پی موریست از کین تا بمهرش * سر مویست از سر تا بسپهرش * هر آن پشه
که برخیزد ز راهش * سر نمرود زیبد بارگاهش * نیارست برهمی دانش چنانچه
باید پرداخت و این خدمتگزاری را سرمایه نیکبختوری اکسیر سعادت اندوزی دانسته همگی
برنائی درین مهین کار بسر آورده برچیدن سخنان دانش اندوزان دل نهادی تا آنکه زمانه
شعبده انگیز و چرخ فتنه پرداز دهم ماه صفر سنه هزار و چهار هجری واقع شکیب ربای
جانگداز برادر نیک کردار قلاوز حقیقت پژوهان دانش آموز روزگار هنگامه آرای تیغ
و قلم علم افراز مردی و مردانگی کام بخش ناکامان مرهم بند روزگار خستگان گنجور اسرار
شاهنشاهی دستور العمل دستوران بیت رخ او چون ز رای او فروخت * آفتاب
با فتاب آموخت * بر روی کار آورد و دانش اندوزان به تیره روزگاری نشستند حقیقت پژوهان
ماتم آرای حق پژوهی گشتند عشرت را سر بدیوار آمد و نقش فرخندگی از لوحه روزگار سترده شد اگر
آن نیرو داشتمی که با آسمان درآویختمی و بزمانه درافتادمی آنگاه آسوده می که تار و پود این کهنه خیمه از هم
گسیختمی و پیوند روز و شب را که شیرازه راحت و آبستن محنت ست از هم بگسلاندمی قطعه

گر راه بر دمی سوی این خیمهٔ کبود ؛ انگه نشستمی که طنابش گسستمی ؛ در دست من بچرخ

رسیدی چنانکه آه ؛ بند طلسم آن همه درهم شکستمی ؛ فی فی آسمان بر زمینیان خون میگرید

و زمانه از زمانیان شعر ریده ترست نزدیکست که چرخ از روش باز ماند و اوراق سال و ماه درهم نوردیده آید

نظم وقتست که وقت در سر آید ؛ سیلاب عدم ز در در آید ؛ وقتست که مرکبان انجم ؛ هم نعل بیفکنند و

هم سم ؛ استغفر الله آن بزشک صورت و معنی که عیسوی دم او مردگان را جاوید زندگی بخشیدی هرگز

ننگ مردگی نپذیرد ولیکن از بی آزرمی زمینیان ازین سپنجی سرای رو در کشید و درین آرزوی آسمانیان

بر آورد تا هم آنان قدر کام بخشی و اندازهٔ وارستگی او برگیرند و هم اینان دانش و نیک اختری

از سر نو بر اندوزند قطعه مهر گردون دانش و بینش ؛ زیر ابر اجل جمال نهفت ؛ او دو

جان بود و جان نیز دو من ؛ زنده را مرثیه ندانم گفت ؛ درین تیره روزگار عشرت مردگی

خاطر خسته باندازه دریافت برخی از باستانی نامها نظم و نثر انتخاب نموده مجموعه سر انجام داد

بو که تلخی بیماری جان غمگین و دل خونین و وا پذیرد و درین مرگستان بکرنگی و برگ ریزد و شادی

همزبان بکر و غم ردای که در مردم زاد و نشانی از آن داد و دید نیست بدست آید و نفس دیوانه منش

تجرد غریب را که پیوسته رهزن قافلهٔ وارستگی است اندر زگزار شیوا زبان هم

رسد هیهات این کار سترگ که لغزشگاه دانش منشان هشیار خرام ست نه بزور بازو

من هندی نژاد پراگنده وقت ست لیکن خاطر ناشناسائی از گرسنه چشمی معنی بجای

گوهر خزف ریزه را بر گرفته نزد دشوار گزینان سرمایهٔ شرمساری سر انجام

نمود و دل کوتاه بین از لب تشنگی سخن سراب را دریا دانسته بغارتگاه دوربینان خرده

گشت بیت انچه یاقوت گفت مینا ست ؛ چه فروشی که جوهری بینا ست

الله اکبر ابو الفضل بن مبارک که از مطالعهٔ کلمات قد

تیز روان عرصه شهود و دور بینان بارگاه وجود در خیال باطل افتاد و خود را از مطمئنان
وحشت جای کون دانسته از منتسبان این گروه والا شکوه میگرفت و نفس مکار اندوزا و را از صلح
کل گذرانده بمحبت عامه ساینده از سرخوشان بزم وا مانده بود که ناگاه حسن جا نبهری اکا زبهر اهان
مخصوص نفس هرزه اندیش او را مصاحب روز تجرد انگاشته بود و پیمانه هستی پر شد اطمینان خاطر از سر سنگ
آمد و دل هم آغوش رضا را پرده ناموس دریده شد گاه گناه نفس را بر دل میگوفتم و گاه جرم دل را
بنفس حواله مینمودم تا آنکه دل پرده حیای این اماره را می درید و نقش بو العجبیهای و
فنونهای خود مشاطگی دل میکرد و روزی چند این سرگردان دبستان و انانی را لطمه چند بر رخ
می داشت که باز بکیبارگی سر این خود سرای خود فروش بخاک مذلت در افتاد یعنی مصاحب حکمت و راستی
و معاون خدا شناسی و حق پرستی امیر فتح الله شیرازی رخت هستی بربست و غلغله در بزم اطمینان و ولوله
در معرکه رضا قوی تر از اول داد این بی آزرم را بیش از بیش بهره کار دریده شد و از انجا که پیشه او
خدیعت و اندیشه او تلبیس است خود را بهزار حیله در لباس دشمن اهتمام داشت تا آنکه بسبب نوشت آسمانی
یا در فطرت برادر همت یار معاشرت مددگار مهاجرت حکیم ابو الفتح گیلانی مسافر ملک بقا شد و طبقت ناموس
این مزور از بام افتاد و یکباره بازار حیله اندوزی کساد گرفت و روشن شد که این الملبس تلبیس
مساعدت وقت دریافته نام دل بر خود نهاده بیکار گونین اصلح کل نامیده است و نا خوشی
ذرات جهان را رضا نام کرده نه در وسعت آباد خاطر از رضا نشانی و نه از صلح کل اثری مدتی
مدید از گروه عالم بوده پایمال اندوه بود و چون کوران صورت و معنی ناشکیبا بوده جزع و فزع
میکرد و از انجا که از مشرب عذب راستی جرعه بکام جان رسیده است از مطالعه کتب صوفیه
بسبب احترام آن باز آمد و از کچکول خود که ناصح بی غرض و واعظ بی ریا بود دوری جستم
و این سفینه را بخاطر مشغول پیش گرفتم و بخود گفتم که طرفه معامله در پیش آمد

راه ناپیدا و راهبر ناپدید و ضعف در تزاید و دشمن در بیراهن بس هوشیار باید بود و پا از گلیم در از
نکرد و هر چه مناسب حالت بوده باشد از نزهتگاه پیشینیان دریوزه کرده درین صحیفه مجرد
بنویسی و خود را چنانچه در مدرسهٔ تحریر ملا را اعلاے نادانی نادان دانسته و نمودهٔ ابجد خوان مکتب
دانش گردان روزی چند برین نگذشته بود که رعونت نفس یا هدایت حق سرگرم مطالعهٔ سخنان
بلند این طائفه که قدوهٔ العرفا شیخ فرید الدین عطار برشتهٔ نظم کشیده بودند ساخت و انچه
بمقتضای وقت خوش می آمد نگاشته می شد بعد از فراغ آن بمطالعهٔ دیوان حکیم سنائی مشرف
شد و شروع در انتخاب حالت خود از ان مجموعه دانش نمود الله تعالی از برکات انفاس قدسیه
بار یافتها و نظر کرده های خود اولاً ظاهر و باطن این حیران انجمن آفرینش را از اعمال نامرضیه مطهر ساخته
با وضاع پسندیدهٔ خود مزین گرداند و ثانیاً بدوام آگاهی و شهود آلهی مشرف داشته بحکاه
رضا و خرسندی دارد و ثالثاً بدرقهٔ عنایت بی غایت فراترک برده بعالم اطلاق و فراغ
مطلق رساند و محو کل ساخته اتصال حقیقی بخشد در وقت مراجعت از کابل نواحی پیشاور در دهم
ربیع الاول سنه نهصد و نود و هشت قلمی شد اختتام **منتخب دیوان خاقانی**
دانش پذیر کلمات قدسیه حکیم خاقانی که صحبت به از خودی در نیافته مسافر ملک بقا شده و قوت
او بفعل نیامده در پردهٔ اختفا محتجب گشته همت مرا بشوراند و فطرت مرا شست و شوی
داد من فریب خورده سخن را از قول شائسته و عمل بائسته که در گو اشتباه مانده بود شناسای متبع
گردانیده و من ساده پا بگلیم عمل ننهاده را که از بدمستی سخن شناسی خود را از عاملان رجمند و
معاملان بلند خیال میکرد مفلس عمل وا مانده جویای کردار نیک ساخت ای کاش او در این سخن
خود بش اینقدر نفع رساندی تا از حسرت نایافت مراتب دنیوی نجات یافته بگلشن سرای
خرسندی رسیدے اگرچه دل هرزه گرد میداند که مقصود از گفتگو نمے کشاید و از حرف و صوت

خرد دوری رو ننماید اما از تباهی طالع و تیرگی خرد حصن حصین اجکویم خانه درکوی اهلیت اساس نمی نهد و سراسیمه گرد سراپای نشیب و فراز صور و اشباح و پست و بلند الفاظ و معانی گاه کامیاب و گاه کام طلب ست برخی از زمان در مدارج علمی و مراتب حکمی خلوت جای دل را کارروانسرای شبهه و شکوک ساخته و رایگانی را که بسوزن نتوان دوخت و برشته نتوان بست برقامت بی استقامت خود میدوزد و شطری از اوقات خراب آباد وان انگاشته در مواجید و وجدانی از کتب صوفیه که از فراخی حوصله بر فراز وصول برآمده حرف سرا شده اند سرگرم گردانیده تخیل ناصحیح مشغولی خود را مشغولی خدا دانسته خلعت رعونت را سرانجام میدهد و پیوسته از روی سرآسیمگی و سرگردانی در عربی و عجمی و نثر و نظم مشغول بوده اصنام غیر مکرر را میکند اکنون که از انتخاب دیوان خاقانی فراغ یافت و نسخی چند که باندازه وقت از آن اقصی برداشته جویای عزی دیگرست الهی از تندباد حوادث خواهش بسامنی برسان مبت و سوم شهر صفر سنه هزار در دار الخلافت لاهور رقم پذیرفت **اختتام منتخب دیوان انوری** نگارخانه معنی نقش آرای صورت دیوان انوری که صد دام رنگین و هزار کمند بوقلمون در گردن کارشناسان خطه حرف سرای افگنده غلغله در آسمان بی تمیزی یعنی نشیب آباد دنیا انداخته بادهٔ دانائی بر کم حوصله های کوی طلب خم خم داده بزازان بازار صورت را که در شغب خانه این نشار فانی که دیو ریاست و جهم بمزدوری بردن از کارهای سره اوست و نادیده وری برد و درمینی گزیدن از شابستگیهای والای او نام بزرگی و اسم سروری یافته اند بدمست گردانیده گاه تحسین پذیرد و گاه تحسین گر ساخته است خدارا سپاس که من مخمور هستی را جرعه از جام وانش چون گویم که گرامت نفرموده و حال آنکه این قطعه که طراز خلعت اهلیت تواند شد در پیشم نهاد قطعه من در این عهد که با قحبه رعنای جهان + چون خسان عشق بنازم نه بسهو نه بقصد + قدرت دادن اگر نیست مرا باکی نیست +

قوت ناشدن هست و لله الحمد؛ اما آنچه از افسردگی خمار مرا علاج نماید یا شوریدگی خاطر را
سودمند آید عطا نکرد و هرگاه لبالب خم آسمانی حکیم سنائی و خاقانی چارهٔ خمار مرا نساخته
از امثال این جرعهای خمار افزا که بسبیل ندرت ازین ابوالمیح هجا بنده تراویده چه گشاید
باری بمقتضای پست فطرتی بشری که در نهاد این جوینده راه دنیا بنده مقصود ست بمناسبت
خود ازین ابوالاجداد عبارت سخن چند برداشت و بموجب عطوفت علیای ایزدی که در طینت
انکس ودیعت نهادهٔ دست قدرت ست بنیت ضیافت برادران صورت و مصاحبان
معاشرت ازین بازار یراباب متاعی چند برگرفت الله تعالی او را از خساست بشری نجات
داده و ازمدارای سوداگری بازداشته در کنج خمول و گمنامی طبیعت خود گرداناد تا پرستش ایزدی
را شایان گشته مسافر ملک بقا شود الله بس و ما بقی هوس پنجم ربیع الاول سنه هزار در هوای
این نقش بدیع صورت بست خاتمهٔ منتخب دیوان ظهیر فاریابی کارفرمای ایزدی
این مجبور خود را در سراپای بزم رنگین عام فریب ظهیر فاریابی در عمل داشته سنگریزه
چندرا باندیشه تباه گهر بودن سرمایهٔ سرور دانانده برداشتن فرمود ای ابوالفضل بوالعجب
ذاتی گاه بالکون در نمی گنجی و گاه در او انی کون عاشق وار درمی پیچی تو که در پایهٔ شناخت مراتب
نشیب و فراز خود عاجزی دم شناخت طبقات عالم چرا میزنی تو که از بازار حرف سرای
بخلوت خموشی خرامیده بودی چه شد که یکبارگی رجع القهقری روی داده در پی بادپیمایان
شج درافتادی این نفس فو فنونت چگونه بخیال باطل انگه اسباب جمعیت مراتب سخنوری
که از اسباب والای دانشوری ست سرانجام نماید ترا موی کشان بدار الیقین مداحان هرزه گوی
برد اگر از تنگی حوصله بی سخن نتوانی بود در ملک سخن قحط نمی باشد از معاملات صوری و معنوی که از صدق
فروغی داشته باشد حرفی میزن هرچند تو از گروه تجرد نژادان بوده روزی چند قهرمان نقد بر گردن بسته

در تعلق آبا و آورده است و از آنجا که سعادت اصلی واری خشم جبا داده اند که نشار تعلق را که در نظر کوته بعضی از ارباب تجرد خارستان ست در دیده تو از مظاهر الهی در آمده گلستانی میکند اما زود باشد که بامن اصلی مشرف گردی امید بس و مابقی هوس العاقبة بالخیر شهریور ماه سال سی و شش در لاهور نگارش یافت اختتام منتخب حدیقهٔ حکیم سنائی سخنان خردافزا و معانی عقل آرای حکیم سنائی غزنوی که از ظلمت آبا و تقلید فرا ترک رفته از مشرب عذب تحقیق بوی بمشام جان فرجام او رسیده پذیرای پرتو نور اطلاق شده است من شناور لجهٔ معنی را خوشوقت ساخت و بگنج من اطلاقی را که با تقییدیان از معاملهٔ فهمی معاملهٔ صلح کل داشته از تهمت خودخواهان محبت این گروه بودم تا در حین فراغ خاطر بار محبت را از خلوتگاه دل برآورده باشم متاع صلح را بحیث بخشید بسد الحمد اگرچه از سنائی قصیده گوهرهای آبدار بی بها که گوشوارهٔ خرد والا را سر دبر گرفته بودم اما از سنائی مثنوی گو کیمیاگر شدم سنائی اول اگرچه همین برادر حکیم خاقانی خرد پرورست اما بسنائی دوم ابو الآبای نور ادر خور اگرچه دل از سخنان بلند حکیم حقایقی نورپذیر گشت اما آن لذتی که از کلام اعجاز مقام حکیم مجدد روی داد در قالب گفت درنمی آید و چرا نباشد که آن مستمند دنیا بود و این پای بند عقبی و آن در بایندهٔ گفتار تجرد بود و این آرایندهٔ کردار تفرد شکر ایزد را که بعضی از حالات خود را از حدیقهٔ تحقیق انتخاب نموده سیزدهم شوال سال نهصد و نود و نه هجری فارغ شد بدار السلطنهٔ لاهور اما از ین کم و کرده هزار بیت بنو و هنوز خاطر تشنه سیراب نشد امید که از حدیقه تام نصیبه وافر بردارد آلهی از گفتار بکردار راهی بخش و از کردار بفراغ دل و جلای خاطر مقامی عنایت فرمای نمیقه ابو الفضل بن مبارک اختتام منتخب دیوان کمال اسمعیل من جویای بینائی را بحرف آشنائی که در اوائل دیوان کمال اسمعیل رقم ثبت کشیده بود به کمند ارادت در آورده در خارستان بی بوستان ستایش

و در گستان جان کنان خواهش و در هجازار سفله برادر کشان بر و گاه خاطر
خرسند را باین مشغول می داشت که مدائح سخنت شاید حرف سرای مذکور در اثنای سخن
حرفی چند از معامله دانی و حقیقت شناسی در میان آرد که بقدر شورش دل بحاصل
پدید آید و گاه هرزه گردی خاطر برین خیال تباه می آرد که مراتب سخن بسیار است اگر بدولت
حقیقت نمی برد شناسای نشیب و فراز کلام میگرداند و گاه اسیر طبیعت بوده مثل زنان زیور
دوست دمخشان زینت آرا هنگامهٔ مدائحی و معرکهٔ هجا را از نظارگیان جهان بیمایی ساده دل
بود و هرچند دیوانش جا بجا افتاده بود و باین حالت بقدر هم داشت چون ایس
بتوفیق ایزدی در کوچهٔ نااهلیت خانه ندارد و در تحصیل کتاب درست کوشش نموده افت
و خیزان گاه با دلی خوش و گاه با خاطری تیره بسر آبای آن نگارستان صورت کر فریب
طفلان و راس المال بازیچهٔ هرزه کاران ست نظری انداخته چون ترکان یغمائی نیک
از بد نشناخته بیتی چند از ان برداشت تا از اجزای لجکول که ابو الغرامام جنون ست باشد و
این اختتام که در معنی افتتاح است ششم صفر ختم بالخیر و الظفر در دار الخلافه لاهور صورت تحریر
الله تعالی تهی شدنی بعد از پر شدنی کرامت کنا و پر شدنی بعد از تهی شدنی میسر گرداناد بر پشت
کتاب اوصاف الاشراف خواجه نصیر نوشته اند همانا که روزگار دست
خیلی بر سر بطلان خود کشیده باشد که مثل خواجه نصیری را با مثال این مقدمات گویا
تا حال نازشی بر اهتمام خود کند گر مثل من طالب صلح کلی را در خارستان ستیز
آسوده خاطران کوی عدم سے انداز و ظاهر اکه زمانه خدیعت پیشه ما ضی و حال را بکام
گذرانده جویای در هم آوردن استقبال ست این هرزه درائی ست که جرم نفس بر اند
بر زمانه می نهم ای ابو الفضل گر ترا سرسام شده است که گاه نادانسته زبان اعتراض بر زمانه میکشای

بودگاه دست ازو داشته نفس را بمیمنت ملکی مجبور استعداد او را زبان کوتاه و دست بسته
و پای شکسته داده اند بیهوده مخروش و با خموشی هم آغوش باش تمت و چهارم ربیع الاول
سنه نهصد و نود و شش نوشته شد اللهم اهدنا الصراط المستقیم نمیقه ابوالفضل بن مبارک
بر پشت مجموعه نوشته اند این مجموعه ایست وسط المطالب که ساده لوحان کج نشیب را
بپا مردی اعمال بسرحد فراز که در معنی منزل میانه روان مسالک مقاصدست میرساند و هوشمندان
بلند پرواز دوربین را از آهنگ فراز به نشیب آورده سرگردان بادیه طلب میگرداند نگارنده این
نقوش ابوالفضل بن مبارک ست که در کشاکش فهم بلند و فطرت عالی و کردار پست و زیست بوزن
اتم و شعور رامور دست آلهی ثبات پائی یا شهیر عنقائی عطا فرماید در دهم ذیحجه سنه نهصد و نود و هشت
بدار الفاخره لاهور صینت عن الآفات خاتمه مجموعه حکما مجموعه مشتمل بر سخنان خرد پروران
دانش منش که تذکره آثار حکیمان گذشته و تبصره مسترشدان آینده روشندل تواند شد بر سبیل
عاریت حقیقی و ملکیت عرفی بهجت افزای خاطر مشتاق که از کوتهی مشکلان زمانه به تنگ آمده
از حیات حسی سیر دل بوده شد با آنکه خط مغشوش که بر طبیعت نازک بس گران باشد داشت
ازانجا که روز بازار فطرت بود او را نظر بر جمال معنوی افتاده از رافت عامه که در نهاد والا طبع
ست همواره بمطالعه آن پرداخته بخون جگر سواد صورت او را بر بیاض دل می آراست
و بی انبازی مشارکان تماشای مخدرات تتق حکمت نموده مسرت آرای میشد و همواره بخاطر
میرسید که بجهت عموم نورپذیری و شمول خرد پروری دفعة این مجموعه کمال را ازین لباس
برآورده پیرایه که همه سواد خوانان عربی توانند نظاره جمال عالم افروز او نموده شاداب شود تا
مستبصران معنوی دولتمند حقیقی گردند و اگر وقت فرصت دهد ترجمه فارسی که ساده لوحان عجم
ازان بهره ور شوند نیز کرده آید بحمد الله که نخستین مطلب بانجام پیوست و کم جائی بر خاطر شوریده مشتبه ماند

باستانی هندوستانست از باطن فیاضی تراوش نماید و هر یک به چهار هزار بیت پیرایهٔ
بلندنامی گیرد و در وزن هفت پیکر هفت کشور به پنجهزار بیت پذیرای آبادی شود و در بحر سکندرنامه
اکبرنامه قرار گرفت که در همان قدر ابیات فهرستی از جرائد شکوه شاهنشاهی نگاشته آید و در همان
روزگار آغاز نخستین کتاب شد و بآئین پیشینیان در رموز حرفی بسمله بیتی چند سامعه افروز
گشت و همچنان در نیرنگی نفس و سخن و قلم و آفرینش و دل و علم و نظر و تمیز داستان
داستان از دریابار ضمیر تراوش یافت و بدیده وری آن یگانهٔ آفاق منتظم شد
کشورخدائی آن چهره نمای حقیقت را گرامی خطاب مرآة القلوب روشناس ملک و ملکوت
گردانید از آنجا که همت آویزهٔ پیش طاق آگهی بود خاطر شمیده بهیچ چیز نمی پرداخت و بجهت
سرگرمی و دلاویزی هر زمان نقشی دیگر بروی کار می آورد و شغلی پیش نهاد عزیمت میگردانید
تا آنکه دران نزدیکی عنوان هر پنج نامهٔ سحرآگین با برخی از داستانهای هوش افزا نشاط آرای
سوامع آگاه دلان سخن شناس آمد و از دالابیچی بپایهٔ انجام نرسیده و نیز چون بنیاد شعر و
شاعری بر تخییل و ناراستی نهاده اند فطرت مقدس گیهان خدیو بدان کم پرداز و آن گردگاه
خیالی را در پیشگاه دولت چندان منزلتی نبود و با این حال از دید حقیقت طرازی آن یکتای
بزم شناسائی را بنظر شاعری نگریده خواهش آن میفرمود که جواهر آبدار از لجهٔ ضمیر آسمان پیوند
بر ساحل شیوا زبانی افتد لیکن از ارادت درستی و سعادت یاوری بآن نیروی سخن سرائی این
جوش درونی کمتر از آن سرچشمهٔ دانائی تراویدی و خویشتن را از گروه یاد سخنان قافیه پیمای برکناره
داشتی بیشتری همزبان خاموشی بوده در حکمت نامهای باستانی ژرف نگاهی بکار بردی و
باستانی گرامی انفاس کرده در صنائع ایزدی تامل فرمودی هرچند به سازان نیک سگال
افراختن آن پنج کاخ والا اساس سخت کوشیدندی سودمند نیامدی و از گشایشهای

باستانی هندوستانست از باطن فیاضی تراوش نماید و هر یک به چهار هزار بیت پیرایهٔ
بلندنامی گیرد در وزن هفت پیکر هفت کشور به پنج هزار بیت پذیرای آبادی شود و در بحر سکندرنامه
اکبرنامه قرار گرفت که در همان قدر ابیات فهرستی از جرائد شکوه شاهنشاهی نگاشته آید در همان
روزگار آغاز نخستین کتاب شد و بآئین پیشینیان در رموز حرفی بسمله بیتی چند سامعه افروز
گشت و همچنان در نیرنگی نفس و سخن و قلم و آفرینش و دل و علم و نظر و تمیز داستان
داستان از دریابار ضمیر پرورش یافت و بدیده وری آن یگانهٔ آفاق منتظم شد
کشورخدائی آن چهره نمای حقیقت را گرامی خطاب مرآة القلوب روشناس ملک و ملکوت
گردانید از آنجا که همت آویزهٔ پیش طاق آگهی بود خاطر شمیده بهیچ چیز نمی پرداخت و بجهت
سرگرمی و دلاویزی هر زمان نقشی دیگر بر روی کار می آورد و شغلی پیش نهاد عزیمت میگردانید
تا آنکه دران نزدیکی عنوان هر پنج نامهٔ سحرآگین با برخی از داستانهای هوش افزا نشاط آرای
سوامع آگاه دلان سخن شناس آمد و از والا ابتهاجی بپایهٔ انجام نرسیده و نیز چون بنیاد شعر و
شاعری بر تخییل و ناراستی نهاده اند فطرت مقدس گیهان خدیو بدان کم پرداز و آن گردهٔ
خیالی را در پیشگاه دولت چندان منزلتی نبود و با این حال از دید حقیقت طرازی آن یکتای
بزم شناسائی را بنظر شاعری نگریده خواهش آن میفرمود که جواهر آبدار از لجه ضمیر آسمان پیوند
بر ساحل شیوا زبانی افتد لیکن از ارادت درستی و سعادت یاوری بآن نیروی سخن سرائی این
جوش درونی کمتر از آن سرچشمهٔ دانائی تراویدی و خویشتن را از گروه یاد سنجان قافیه پیمای برکناره
داشتی بیشتری همزبان خاموشی بوده در حکمت نامهای باستانی ژرف نگاهی بکار بردے و
باستانی گرامی انفاس کرده در صنایع ایزدی تامل فرمودے هرچند بسا زبان نیک سگال
افراختن آن پنج کاخ والا اساس سخت کوشیدندی سودمند نیامدے و از کشایشهای

روز افزون معنوی همگی آهنگ خاطر در ستردن نقش هستی بود و نه نگارین ساق پیش طاق
بلند نامی تا آنکه سال سی و نهم الٰهی بدار السلطنة لاهور اورنگ نشین فرهنگ آرای آن
دانای رموز نفسی و آفاقی را طلب داشته اهتمام به پایان بردن قرار داد فرمود دلشاد
همایون بران رفت که نخستین افسانه نل دمن ترازوی سخن سنجی سنجیده آید باندک فرصتی
و الغوثه اختتام بر روی کشید و پایهٔ والای آفرین برگرفت و دران کارنامه جادوی بسیار
طلسم آگاهی نگاشته آمد چنانچه خود می سراید مثنوی بانگ قلم درین شب تار
بس معنی خفته کرد بیدار ٭ بگداخته ام دل و زبان را ٭ کین نقش نموده ام جهان را
صد سحر و فسون بتار بستم ٭ کاین نقش بروی کار بستم ٭ بر خواب نهد فسانه باز
من گشتم ازین فسانه بیدار ٭ شب رام مبیت و یکم مهر ماه الٰهی سال چهلم یکشنبه دهم صفر هزار و
چهار هلالی در گرمی آراستن این نامه گوهر آمود فرمان در رسید آن آزاد خاطر آگاه از آهنگ
بازبین گشاده پیشانی بشهرستان تقدس خرامش فرمود نظم قالب خاکی سوی خاک فگند
جان و خرد سوی سماوات برد ٭ جان گرامی به پدر باز داد ٭ کالبد خاک بمادر سپرد
جان دوم را که نداشت خلق ٭ مغلطه گویم بجانان سپرد ٭ صاف برآمیخت بدردی که
بر سر خم رفت و جدا شد ز درد ٭ تا ظهوره سخنوری اسوگواری نشست و گروها گروه مردم
غم جای گرفتند بادشاه حقیقت شناس را دل بهم برآمد که چنان حکمت پژوهی رحمت سرای
در نقاب کشید و آن صدر نشین چهار بالش بزم اخلاص ساغر زندگانی لبریز شد شاهزادگان
والا گوهر زبان تأسف کشودند که استاد و دانا دل و مزاج دان دانش آموز از نزهتگاه بزم حضور
دوری گزید نوآئینان بزرگ و اعیان دولت را گلدستهٔ شادمانی از طراوت افتاد که سرآمد
دمسازان بزم و رزم را پیمانهٔ عشرت برگشت و فروبستگان مقاصد را قفل دل ...

گره کشای دشواری روزگار رخت هستی بر بست رهگرایان بادیهٔ غربت را آه در جگر و گریه در
گلو گره شد که منزل آرای آسایش خاطر از جهانیان برگرفت همان نوردان آگهی طلب بغمکدهٔ
تنگدلی نشسته اندیشهٔ سفر از دل سترد ند که سخن آفرین حقیقت گزار را چشمهٔ زندگانی
انباشته شد تهیدستان آرزومند را خار ناکامی بپا شکست که کام بخش بهیچوا هش بر کارگاه
تعلق آستین بر افشانده و همچنین هر طایفه را شیونی خاص در گرفت و اندوهی تازه غریو افسوس
برکشید داستان صاعقه ریز بجا لبد گفت در نیاید و بپای چوبین قلم درنوشته نگردد و هرگاه جهانیان را
حال چنین باشد اندازهٔ دردناکی من دوستدار صورت و معنی که تواند شناخت و تپش دل و
افسردگی ظاهر چگونه در حوصلهٔ قیاس جای گیرد رباعی تاریک شد از هجر دل افروزم روز + 
شب نیز شد از آه جگرسوزم روز + شد روشنی روز ز سیاهی بشبم + اکنون نه شبم شب است و نی روزم روز +
و حال آنکه این کثرت آرای وحدت گزین جز او راز پذیری نداشت و مرهم ناسور
درونی از دو سر انجام میگرفت نزدیک بود که پیوند عنصری این حیران انجمن آفرینش گسیخته
گردد و تار و پود هستی یکبارگی از هم گسلد لیکن با قضا آویزش چه سود آرد و ستیزه با سپهر چه کار
آید رباعی اگر شکایت گویم ز چرخ نیست صواب + و گر عتاب کنم با فلک چه
سود عتاب + چنانچه خیمهٔ نیلوفری مرا شکست + شکسته باد ش میخ و گسسته باد طناب +
ناگزیر کنج خمول گزیده بجانکاهی سر براه انتظار نشست و شغل ناخن بر دل زدن و جگر پالودن
پیشه گرفت قطعه ما کاروان آخر بیم از دیار عمر + او بود مرد پیشتر از کاروان برفت +
سعدی همیشه بار فراق احتمال داشت + و این نوبتش ز دست تحمل عنان برفت +
و بهات نیروی آرامش ندارد و شناسائی کردار نمیگراید گوناگون دانش بیادوری برنخاست
و چاره تسکین افروزندهٔ شورش آمد فرد دهر آنچه بکردم که داغ هجر بپوشم + ننوده بر سر آتش میسرم که بجوشم +

اندرزهای شاهنشاه خدا آیین و عاطفتهای پی در پی آن قدردان حق پژوه مرا بگریوه صبر آبله پایی آورد و بجان بخشی و دلدهی آن آداب آموز صورت و معنی بار دیگر در بهار سوی دنیا گذارده شد و جاذبهٔ آن اسپهبد ملک و ملکوت ناچار شهربند گردانید و در سپنج خانهٔ ستم زار روزگار جای داد چه کند و چه چاره سازد که از کشاکش غم زمانی آسایش ندارد و نفس آسودگی برنکشد

ابیات
خشک شد یارب ز یارب‌های من + از غم او دامن لبهای من + بی نهایت درد دل دارم ازو + جان اگر دارم خجل دارم ازو + سبحان الله ابو الفضل بن مبارک را در نگاشتن اکبرنامه که بنقالب نثر ریخته گری مینماید مکنون سراپا خاطر آن بود که توجه بنخل پیرایی بوستان سخن آفرینی بسا بار خاطر این هزار آوله برخواهد داشت از نیرنگی روزگار بوقلمون اندیشه و اثر وی گرفت و تا هنگام آن پیش آمد که کس بدان روز مباد سرانجام سخنان فی لاویران رهگرای نزهتگاه تقدس من آشفته دل هیچمدان بازگشت

ابیات
بسی اندیشه کردم تا پس را + نگفتها ای او ره نیست کس را + درین بستان زبان باید درو کرد + خموشی را بجیرت پیشه کرد + ناگزیر با خاطری پژمان و حالتی نژند بخیال همزبانی آن همساز دل افروز و تصور لقای ذکر جمیل در گردآوری تصانیف آن قسطاس دانش فراوان کوشش پیش گرفت روشن شد که از دشوار پسندی و بالاروی از شعر پیشین نقش پنجاه هزار بیت از صفحهٔ هستی سترده اند و آن بعد آن تخیل گاه را از بیشطاق شناسائی انداخته سال چهل و دوم آلهی بتگاپوی خاطری سراسیمه و دلی صد جای درگرد پنجاه هزار بیت از نظم و نثر یکجا نگاشته آمد امید که همگی تازه رویان شبستان حقیقت و تمامی نورسان آن بوستان سرای آگهی فراهم آمده انجمن افروز نشاط گردند درین دو او دو بیاضی شوریده خط که در ایام بیماری خامه نگار آن سفرگزین ملک تقدس بود بنظر درآمد بو... مراة القلوب

ابیات
دشوار خوان چهره افروز شد بهزبانان محفل آن یکتای روزگار براز گویی نشست

چون ترانهٔ نومیدی آن گروه سامعه کوب آمد پای همت افسرده بنور آگهی و نیروی دل برخواند لخت لخت گردانید و هر طائفه بطوماری نگاشته بیت بیت آنرا بکار و تمیز جدا ساخت و بر سطح کاغذین پیوند داده سامان داستان داستان نمود و بترتیبی گزین و سرسخنی تازه آرایش یافت از بدائع برکات هر گوهرین داستانی که اندیشه از آن مسودهٔ نامنتظم ابیات آن چهرهٔ نمایش افروخت و هر در شاهوار که در سلک انتظام بایستگی داشت از آن لجهٔ آگهی برگرفته آمد و از آنجا که فطرت قافله سالار بود و بخت یاور آن منظوم و منثور که سخن شناسان بزم فیاض انتظام آن ازانی اندیشیدند غازهٔ حسن تالیف برروی کشید و بتائیدات سماوی برادر زادهٔ الاثر خود را بپیام زندگانی جاوید آورد مراشادمانی و این گروه را حیرت فروگرفت مثنوی دل من
زین داستان تازه شد + دماغ نشاطم پرآوازه شد + بیفزود از آن گوهر هوش من + چه گوهر
شد آویزه گوش من + بو که دلهای آسوده را سرمایهٔ تنومندی آید پیرایهٔ تقدس آن نورانی پیکر گردد
از آنجا که آگاه دلان بیدار مغز سرنوشت انجام را از ناصیهٔ سرآغاز برخوانند و حسن خاتمت را که از فروغ قبول دلها پدید آید از عنوان نیک سگالی و خیر بسیجی برگیرند نسیم پذیرائی بر نزهتگاه دل می وزد نوید جاوید ناکامی در کاخ صماخ فطرت خروش نشاط می اندازد مثنوی الحمد لله این داستان نخست +
بطرز فزاینده کردم درست + نشاط اندر آرد بخوانندگان + مفرح رساند بدانندگان + باین نامهٔ
نامجو دیر باز + بمانده برو نام او را دراز + دل دوستان زاید و نور باد + وز و طعنهٔ دشمنان دور باد + خطبه مرقع
پادشاهی سجدهٔ محمدت ایزدی بفرق قلم به تقدیم میرسد نی نی قلم خط به پیشانی میکشد که تصویر
نگارین سرای سپاس الهی از قدرت نقاش حدوث و مصور امکان بیرونست اگر به بنای آسمان
و عمارت زمین نمایش او نموده آید و خطوط شعاعی بصیرت از آن نکوهیده تر باشد که پادشاه جهان آرا
را بتعمیر دیوار گلبن و سقف چمن ستایش نمایند و اگر در بنگار شنگرف برنگ آمیزی مجردات با مادیات که مرقع
عالم ارواح ۱۲ اجسام ۱۲ کتاب

موجودات عبارت از انست توسل جوید هر آئینه شرح جمال غیر منتهی را بدست آویز منتهی پرداخته

قطعه گر خطوط شعاع دیدهٔ عقل + همه را بر سر هم افزائی + بقیاس کمال اوست چنان

که بگز ماهتاب پیمائی + سبحان الله این چه خط قاصر نمط است که نگارش نیابد کلک تقدیر

منصب جلوه مدیت نقطهٔ وجود را بر صور ایجادی و نقوش تکوینی نوشته است مثنوی من که و تعظیم

جلال از کجا + دل ز کجا وین پر و بال از کجا + دهم تهی پای لیسی در نوشت + هم ز درش دست

تهی بازگشت + من حرف نشناس این سواد نورانی از ان عزیمت باز آمده دل را بخیال

جلایل نعوت پادشاه زمان پیر وقت مرشد روزگار بیت هم نوردهٔ چراغ بینش + هم چشم و چراغ

آفرینش + نور آگین میگرداند و زبان را بگفتار آثار نتائج حق شناسی و ایزد پرستی خدیو زمان

نگارین میسازد و دست را با دل همزبان میکند و قلم چو بین را بازبان گوشین همراز می گرداند

یعنی شکر نعمت منعم حقیقی بر دیباچهٔ اعلان نقش پذیر میگردد که ایزد جهان آرا زمانش را

طراز زمانهای باستانی گردانید و صورت را پایهٔ معنی بخشید ظاهر را همرنگ باطن ساخت تقلید

تحقیق گردانید چرا زمانه نبالد و چگونه زمانیان ننازند آنروز هنگامهٔ گفتار بود امروز معرکه

کردار است آنروز نقش راه نقاش پرستان زدی امروز شعلهٔ راه بری در دست داشته رهنما

نقشبند حقیقی ست آنروز صورت با معنی انباز بود امروز هر دو در خلوتکدهٔ وحدت همراز اند

آنروز دانش را پایه برجا بنابده بود امروز سلطان عقل بلند سریست و این بهار معنوی

و نشاط دائمی از برکات ذات مقدس داداریست ایزد شناس جهان آرای زمان ماست

شعر آنکه گردون در انتظام امور + تاکه شاگرد او دست استاد است

سر آرای اقبال اورنگ نشین معنی مسند نگار دولت روشنی افزای چراغ هدایت بلندی بخش ایوان

تکمیل مبنت بنا ترجمه پاک بیان ÷ بیدار ترین شب نشینان ÷ نیر جهانتاب

صورت و معنی نور بزم افروز دانش و داد خوانای خطوط ایدی و نواصی دانای نقوش انفسی و
آفاقی ابیات شهنشاه نظر سیر و خرد بخش ؛ جهانگیر و جهاندار و جهان بخش ؛ رقم سنج
حقیقی و مجازی ؛ جهان عقل اکبر شاه غازی ؛ خداوندا تو این شاه جوان بخت ؛ که آمد
سایه اش پیرایهٔ تخت ؛ ظلال خیر و دولت بر سرش دار ؛ مراد هر دو عالم در برش دار ؛ و از
میان من این خدیو خدا شناسان عالی گوهر والا نژاد مصدر جلائل خصائل برخورداری متجمع شرائف
شمائل حق پسندی و حق گزاری غرهٔ ناصیهٔ سعادت و اقبال قرهٔ باصرهٔ عظمت و جلال درهٔ التاج
سلطنت کبری خلف الصدق خلافت عظمی فروغ دودمان اجلال نور پرور دنیر افضال مستوثق
مرضیات الهی مستنیر انوار ظل الهی رفعت پیرای تخت و دیهیم شاهزادهٔ دانش پیوند سلطان سلیم را
در هنگام عنفوان شباب و آغاز جوانی که انشاء الله تبارک و تعالی در ظل ظلیل آن سریر آرای اقبال
بکمال پیری صوری و معنوی مشرف گردند مبدعان قضا و قدر از عطیه خانهٔ ایزدی عقل دوربین
دوریاب و کمال سعادت و فراخی حوصله کرامت فرمودند و دیدهٔ حق بین آن نونهال اقبال را سر
بینائی کشیده اند اولاً نظر بر جلائل حقوق پدری افتاد و فرزندگر همت در بندگی پدر فرزند بود
خود را خدمت جوی ساخت ثانیاً نگاهی ژرف در شرائف بزرگی شاهنشاهی انداخت نطاق
تازه از رغبت مندی بر میان دل بست ثالثاً عظائم انوار معنی این هادی آفاق در پیش نطاق
و دید اعالی او جلوهٔ ظهور فرمود چندین کمند ارادت و عقیدت بر گردن جان انداخت رابعاً در
اندک فرصتی بفلاطونی بخت بیدار دریچهٔ دولت حقیقی کشودند و مراتب چهارگانهٔ اخلاص که
تیز روان عرصهٔ آگاهی را بدشواری فراهم آید بآسانی بدست دولت او آمد رضامندی
پدری و عاطفت پادشاهی و هدایت پیری و تربیت مرشدی در عمر و دولت و سعادت و حسن
عاقبت افزایش آورد بهچنین قدردان دوربین را زندگی دراز گردانند تا بوسیلهٔ آن

آثار حق شناسی افزاید و نیز افزونی دولت را بشران غیبی تهنیت گردند که همواره چنین گوهر الا
در سایهٔ عاطفت و تربیت شاهنشاهی مستلذات صوری و تمتعات معنوی کامیاب
آید و منهیان عالم قدس او را نوید زیادتی سعادت آورند یعنی ذات قدسی آن مجموعه
هوشمندی از عالم فراترک شده بگلشن سرای معنی که گلستان همیشه بهارست مشرف گردد تا انجه
پردهٔ پندار جهانیانست او را آئینه حق نمای گردد و از آن قدم پیش نهاده صور اشیا را مظهر
نور حقیقی شناسند و این پایهٔ آگاهی را طی فرموده یک نور دانند که مظاهر گوناگون ظهور دارد و
از آن بلند تر شتافته تا نون ظاهر و مظهر از وجه دریافت او مرتفع گردد و جز یک نور مطلق در نشستگاه
خاطر او شعشعهٔ طلوع نه بخشد و مژدهٔ رسانان ملا اعلی فرخنگی عافیت و شایستگی آخر کار بیاید
که از بخت مندی خویش در لجهٔ حقیقت یکتائی در آید و نقاب دوئی و حجاب مائی و توئی بر خیزد
و همواره این گلدستهٔ بهار هوشمندی در مراتب حالات تماشای حسن علی الاطلاق میفرماید و مجال
حسن را که مرآت جمال جهان آراست در پیش نظر والا داشته خاطر فیض مند خویش را با این طرز دلا
عشرت گزین و شادی آسوده دارد و درین هنگام مسرت افزا از اقتضای نشاء جامعیت محیط
استادان کارپرداز که در نظر حسن دوستان جلوه گاه ظهور محل انکشاف نور مقید است در دیده و دل
حقیقت شناس جام گیتی نمای حقیقت مطلق توجه عالی مبذول داشت و الحق طلسم بدیع خط
آسمانی هندسه ایست از پرگار قلم ابداع چهره گشای روحانی کتابه ایست بدست تقدیر نقش و نگار یافته
بلکه آئینهٔ جهان نمای و اسطرلاب حقیقت کشای معنی ست که بر اعالی جبال وجود تعبیه نموده اند تا دیدبان
ظاهر و خبر رسان باطن باشد راز دار سخن ترجمان دل مغز جان قوت دست سویدای سفیر ضمیر
اگر وساطت او نبودی بسا حقائق گوئی و آگهی نا دانسته ماندی سخن مائدهٔ افضال بر
حاضران بزم دانش طلبان آرایش بخشد و خط برای آگاهی جویان دور دست و نزدیک خوان نعمت ترتیب دهد

فرد اگر نه قید کتابت بود کجا باشد + شگفته معنی رنگین و لفظ جان پرور + اگر خط نبودی سخن زندگانی نداشتی و دل را از گذشتها ارمغانی کمتر رسیدی صورت بیان بیکر دوده انکارند و معنی دانان فتیلهای چراغ معرفت شناسند ظلمتی ست در وی هزاران نور بل نوریست که خال نارسیدگی چشم باخود دارد نقش نگار اقلیم آگاهی ست بل سواد اعظم شهرستان معنی شب تاریست که بوارق هوش افزا با اوست ابر سیاهی ست که باران روشنی آرد طلسمیت گنجینهٔ معنے را که با افتادگی روانی دارد و با خموشی گویائی و باجاماندگی بلند پروازی و چون نعت کونی آن نادره مخترع نوشته آمد پیوند الهی او نگاشته میشود مقدسات معنوی از بارگاه علم ایزدی بنسبت خاص که نفس ناطقه را با آن جناب کبریائی احدیت ست اندکی از بسیاری آن گوهر آمود تجرد لمعهٔ ظهور بخشد و سلطان دل او را بشهرستان خیال که در معنی برزخیست درمیان مجرد و مادی فرستد تا تجردی با تعلق و اطلاقی با تقید اکتساب نماید و از انجا گاه بر بام زبان شتافته بدریچه گوش فرود آمده مرحله مرحله روابط تعلق گذاشته بخلوتکدهٔ دل می شتابد و از انجا بوحدتسرای تقدس برجوع صعودی میکند و گاه فرمانروای دل آن مسافر آسمانی سیرابی را حلهٔ زبان و بوادی آبادی روانه میسازد و از انجا بر بر و بحر قلم و مداد عبور نموده بر فسحت آباد صفحه حسن محمل میگشاید و از انجا بار اقامت بسته از شاهراه باصره بدار الملک حقیقت طبل رحیل بلند آوازه میسازد و باید دانست که هر راه نوردی را که از دار العلم دل بعلمخانه صوت آید سوای آن احل کم گفته شد چهار منزل دیگرست که قافله معنی ازان بگذرد و آن عبارت از چهار حالتست چه اول در دل اندیشهٔ آن کار پدید آید که آنرا خاطر نامند و حدیث نفس گویند دوم دل را انجذاب نماید و خلجان پدید آید که آنرا میل و هیجان خوانند سوم دل عزیمت جزم در سر گیرد چهارم آن کار از پردهٔ خفا بتجلای ظهور نشاید تا بدرجه ابای گاهی نگاهی ژرف درین منازل و مراتب آمدن و برگشتن موج نشینان معنی کند

تا بسا از حقائق تجرد و تعلق چهره کشا و جلوه نما گردد و چون بآیین خاص توقیع حسن خط نگاشته آمد با
بطرزی دیگر حقیقت آرامی نگارد و شرح حسنی دیگر بزبان قلم میدهد که عالم تصویر از بدائع نگار خانه
موجود است و حسن گوناگون در طراز هستی او جلوه دارد و حضرت پادشاه صورت و معنی سخن طلبند
فرموده اند و آن آنست که صنعت تصویر آدمی زاد را بمعرفت عظمت ایزدی رهنمونی میکند علی الخصوص
مصوری را که بقلم غرائب نگار صورت آدمی را چنان شبیه می نگارد که بیننده در حیرت فرو میرود
لیکن آن جان گرامی و آن گوهر دریافت و آن حرکات دلفریب نتواند از هزار یکی بظهور آورد
هر آیینه بعجز خویش و قدرت ایزد تعالی اعتراف نموده شناور بحر معرفت مبدع کل میگردد و الحق
بملاحظه این دریافت بعضی از ساده لوحان که رقم انکار بدین صنعت بدیع کشیده بودند
سر خجالت در گریبان عبرت فرو برده نقش نگار را اقرار گشتند و چون نقش و نگار آیین تصویر
نگاشته لوح بیان شد بتازگی بطوری خاص جمال خط نیز ظهور یافت که خط قسمی است از تصویر
چه آن شبیه آرایش عالم علوی و سفلی ست اگرچه در بسیار جا صور اشیا نگارش می یابد اما بسا از
قدسی نژادان معنی را نیز درین پیکر غرابت بخش آورده جمال آرامی شوند و بسا از معانی
خلقی را در حالت تصویر در آورده صورت پرست را ازین راه بمنزلگاه معنی راهبری میکنند
خط تصویر خاص ست که صور حروف را که هر طائفه برای فهمیدگی و فهمانیدگی مطالب و مقاصد
قرار داده اند بطرزی مخصوص نقش میکنند همان طور که در عموم تصویرات صورت بر ذی صورت
دلالت میکند و آن بر معنی خاص همچنان صورت خطی دلالت بر الفاظ میکند و الفاظ بر معنی
سبحان الله گاه هوا را سخن ساخت و گاه سخن را خاک و چون معرفت را چاره نیست از شناخت
حرف لاجرم بشرح آن پرداخته حسن افزای این مصنوع ایزدی میگردد ای پذیرنده اسرار دانش اگرچه
تحقیق این مراتب را نه این جاست لیکن اندکی از آن ناگزیر وقت است باید دانست که حرف کیفیتی ست خاص

وابسته بکیفیتی دیگر که آن قائم است بهوا که یکی از عناصر چهارگانه است هرگاه دو چیز که صلب و متصادم بیکدیگر باشند چون بسختی جدا شوند که آنرا قلع نامند یا بشدت بپیوندند که آنرا قرع گویند هر آیینه هوای آن میان تموج گیرد چون تموج آب و آن تموج سبب حدوث کیفیتی شود که آنرا صوت و آواز گویند و بعضی از دانشوران تجوز نموده تعریف صوت بسبب قریب کرده اند که صوت هوای متموج ست و بعضی بسبب بعید که صوت قرع یا قلع عنیف ست و چون حال صوت که کیفیت هواست مفهوم شد معلوم باید کرد که این صوت مطلق را کیفیات دیگر عارض گردد که از یکدیگر متمیز گردانند مثل زیر و بم بودن و غنه و انچه از گرانی گلو بهم رسد و کیفیتی خاص دیگر بواسطه مخارج و تقطیع اجزای هوائی عارض صوت میشود که دو زیر بادو و بم بادو و غنه باد و آواز از گلوی گران از هم جدا شوند آنرا حرف نامند شیخ ابو علی سینا در شفا این کیفیت خاص صوت را حرف گوید و جمعی از بزرگان دانش صوت معروض آن کیفیت خاص را حرف شمرند و بعضی از دوربینان دقائق ایجاد مجموع عارض و معروض را حرف شناسند و همانا که این نزدیک بحق باشد و چون حقیقت حرف مبین شد حقیقت حال عدد آنچنانست که هر طائفه دران اختلاف دارند انچه درین خطوط که این مرقع والا بران مشتملست مثبت شده بیست و هشت ست که بهژده صورت باز گردد و اگر همزه را از الف متمیز نگردانند و الا بیست و نه اینکه در مفردات لام و الف یکجا نویسند مذهب طائفه آخرست چون الف همیشه ساکن باشد ناگزیر او را بحرف متصل ساخته نگارند و باعث بر اختصاص لام آنست که دل لام الف ست و دل الف لام و مخفی نماند که در ازمنه سابقه حروف را اعراب میکردند و طائفه از متاخرین برای آسانی آنرا بنقطه بغیر رنگ مکتوب قرار دادند مثلا اگر حرف بسیاهی نوشتی اعراب را بنقاط شنگرفی نگاشتی چنانچه فتح را یک نقطه سرخ بر بالای حرف نهادی و برای ضم نقطه در پیش حرف گذاشتی و بجهت کسر نقطه در زیر حرف ثبوت کردی بعد ازچندگاه خلیل ابن احمد عروضی آنرا تغیر داده هر حرکتی را صوتی و جای

مخصوص قرار داد چنانچه امروز مزبور و مشهور ست و نیز حروف را دو قسم سازند معجمه یعنی حروف نقطه‌دار
چه اعجام بمعنی ازالهٔ اشتباه است و حروف غیر منقوطه را مهمله خوانند یعنی دران نقطه ترک شده است
و در بعضی اطلاقات جمیع حروف تهجی را معجم نامند چنانچه بنقطه دفع اشتباه میشود بعدم نقطه نیز ازالهٔ آن
می بندند و باید دانست که مراتب حسن خط چون مدارج حسن دیگر اشیا باعتبار تفاوت بینندها
اختلاف دارد و هر گروهی بمرتبهٔ دل نهاده شده بآن طرز خاص عشرت پیرای ست و آنانکه از تحسین
بیدار یعنی خرده دوربین نظر دور دارند از هر مرتبهٔ حسن محظوظ و مبتهج اند و چون حضرت شاهزادهٔ
والا گوهر را ایزد توانا حوصلهٔ فراخ و دلے آگاه و فطرتے بلند کرامت فرموده بجمیع حسنهای
خطے نظر انداخته برای عشرت گزینی خویش و مسرت طبقات انام بخاطر نور پذیر رسانیدند که مجموعه
از خطوط استادان انتظام یابد تا هم سرمایهٔ عشرت حسن مطلق سرانجام پذیرد و هم نشاء حسن
مقید جلوه دهد و بوسیلهٔ این ترکیب و ترتیب پیرایهٔ سرور هر دو طائفه مهیا باشد بنا بران
آن گوهر والای دانش تمیز حق اساس خویش از نوشتهاے خوشنویسان سحر پرداز قطعهای
دلکش فراهم آوردند و این فهرست جلائل انوار جمال الٰهی را که جمعے مرآت حسن مطلق نامند
گروهی آئینهٔ جهان نمای گویند و طائفهٔ ارژنگ مانی لقب دهند و طبقهٔ آنرا مرقع گویند که قصه
دپارچه پارچه اندوخته ژندهٔ بدیع برای حسن عالم افروز ساخته اند در اندک فرصتی و آغاز سال
الٰهی این گلشن همیشه بهار معنی سرسبز و شاداب گشت بیت هر حرف از و شگفته باغے
افروخته تر ز شبچراغے این روزستانی ست که دریکجا فراهم آمده حیرت افزای جهانیان
یا شبستانی ست که هزاران چراغ بر رهگذر رهروان شاهراه معنے افروخته اگرچه سودائی
صورت ست اما هزاران عقل در دست سودای ست که هزاران شاهراه بیاض دارد
یا خطی ست بر عارض معانی موج مشکین نقابے ست که سلمی صفتان معنوے

از مشبک آن بصد غنج و دلال غمزه زنانند جعد مشکبار یست که بر عارض نسرین بدنان جلوه گاه باطن فرو هشته رباعی هر صفحه او نبز بت گلزاری + هر لوح چو لوح عارض دلداری ؛ هر حرف چو خط چهره معشوقی ؛ هر نقطه چو خال لب خوش گفتاری ؛ بر آگاه دلان خبرت پذیر روشن ست که این اعجوبه آفرینش که او را خط گویند چون عالم قدیم بی سر و بن ست که نه او را ابدایتی و نه او را انهایتی لیکن چون حس مدرکات این حواس پنجگانه بیشتری بجنس اعتباری بازمیگردد هر طائفه بجنس خاص بوسیله آن پنج دریچه دل اختطاظ میبرد در هر زمانه هر طائفه رقمی خاص در نقوش این حروف پرداخته اند چون خط هندی و سریانی و یونانی و عبری و قبطی و معقلی و کوفی و کشمیری و حبشی و ریحانی و روحانی و غیر آن و بمقتضای مصطلحات هر قوم حسنی درین نگارخانه بدیع پدید می آید و در بعضی قرطاس نامهای باستانی عبری با آدم هفت هزار سال نسبت کنند و طائفه با دریس و جمعی گویند که ادریس خط معقلی را ترتیب داد و بیشتری تفاوت در خطوط باعتبار سطح و دورست چنانچه خط کوفی یک دانگ دورست و باقی سطح و معقلی مجموع سطحست و کتابهای عمارات کهنه بیشتری باین خطست چنانچه جهان نوردان دیده درازین آگاهی می بخشند و بهترین خط معقلی آنست که مراتب سوادی و بیاضی هر دو بهیئتی خاص متمیز باشد که سواد خوانان آن نقوش را از سواد و بیاض آن اشتباهی نیفتد و انچه امروز در ایران و توران و روم و هندوستان بزرگان دانش شهرت دارد هشت خطست از انجمله شش خط را با ابن مقله نسبت میدهند که در تاریخ سه صد و ده هلالی از فروغ دیده وری خویش از خط معقلی و کوفی و غیر آن اختراع نموده برای هر حرفی بزعم خویش طرزی خاص قرار داده که دانایان آن طرز نوشته را چون موافق یابند خط خوش گویند و اسامی آن بدین تفصیل ست ثلث و توقیع و محقق نسخ و ریحان و رقاع و تعلیق و نستعلیق و بعضی از داستان طرازان باستان خط نسخ را مخترع یاقوت مستعصمی شمارند و ثلث و نسخ را

مستعصم بالله که یکی از خلفای عباسیه بود لهذا منسوب باو گردیده ملقب به مستعصمی شد ۱۲

بود و دو دانگ ست و سطح چهار جلی را ثلث گویند و خفی را نسخ خوانند و توقیع و رقاع را چهار و نیم دانگ
دور ست و یک و نیم دانگ سطح جلی را توقیع دانند و خفی را رقاع و محقق و ریحان چهار و نیم دانگ
سطحست و دو دور یک و نیم جلی را محقق خوانند و خفی را ریحان نامند و علی بن هلال که با بن البواب
مشهورست این شش خط را خوب نوشت و یاقوت بکمال رسانید و بعد از و شش شاگرد او در خوشخطی
عالمگیر شدند اول شیخ احمد که به شیخ زادهٔ سهروردی مشهورست دوم ارغون کاملی سوم مولانا یوسف
شاه مشهدی چهارم مولانا مبارک شاه زرین قلم پنجم سید حیدر ششم میر یحیی خط هفتم تعلیق ست
که از رقاع و توقیع استنباط نموده اند سطحش بغایت کمست و خواجه تاج سلیمانی که در شش خط
سابق مهارت داشت این خط را خوب نوشت و از متاخرین مولانا عبد الحی که منشی سلطان
ابوسعید میرزا بود درین خط ید طولی داشت و مولانا درویش درین خط از و گذرانیده
و از منشیان حضرت شاهنشاهی برابر اشرف خان کسی نه نوشت و خواجه عبد الصمد صیرفی و ملا
محی الدین شیرازی و ملا عبد الله آشپز هروی و حافظ حفیظ و مولانا ابابکر و مولانا شیخ محمود و
خواجه عبد الله مروارید این هفت قلم را بپایهٔ اعلی رسانیدند چنانچه صیت خوشنویسی آن نگارندگان
بدائع آفاق را گرفت و چنین گویند که در زمان صاحبقرانی خواجه میر علی تبریزی از نسخ و تعلیق خط هشتم
ابداع نمود که آنرا نستعلیق گویند و آن تمام دورست و از شاگردان او دو کس کار را پیش بردند یکی مولانا
جعفر تبریزی و دیگر مولانا اظهر لیکن درین وضع خاطر می آید که بسا خطوط نستعلیق که پیش از زمان حضرت
صاحبقرانی نوشته بودند بنظر در آمده است و از خوشنویسان این خط مولانا محمد اوبهی ست و سر آمد
همه مولانا سلطان علی مشهدی ست خط را درین طرز بدیع بپایهٔ والا نهاد و اگرچه از مولانا اظهر تعلیم گرفته
اما خطوط او را معلم خود دانسته فیض وافر برداشت و شش کس از شاگردان مولانا درین طرز خط نام برآوردند
سلطان محمد خندان سلطان محمد نور مولانا علاء الدین محمد هروی مولانا زین الدین عیدی نیشاپوری

محمد قاسم شادی شاه و هر یک بطرزی خاص بدلربائی گروهی مخصوص گشت دیگر مولانا سلطان علی قائنی دیگر مولانا سلطان علی شیر مشهدی و مولانا هجرانی که درین خط رتبه دارند بعد ازین سر فرقهٔ خوشنویسان نستعلیق مولانا میر علی هروی ست اگرچه بظاهر شاگردی مولانا زین الدین کرد اما از خطوط مولانا سلطان علی استفاضهٔ تمام نمود لیکن از فروغ فهم تغییر روش پیش نموده تصرفات نمایان یادگار گذاشت یکی از ایشان پرسید که میان خط شما و خط مولانا سلطان چه فرق ست گفت که من هم خط بپایهٔ کمال رسانیده ام لیکن آن نمک که خط مولانا سلطان علی دارد در خط من نیست دیگر مولانا محمد حسین تبریزی و میر احمد مشهدی و مولانا حسن علی مشهدی و مولانا شاه محمد نیشاپوری میر معز کاشی و میرزا ابراهیم اصفهانی ست و طائفهٔ دیگر که درین تصویر خاص عمر گرامی صرف کرده اند و آمد و رجادهٔ ورقی که در ظل سریر خلافت عظمی صاحب این نقش دلپذیر توان گفت مولانا محمد حسین کشمیری ست که بر کاتبان روزگار چیره دستی میکند و چون مقتضای سخنان خرده پژوهان مجملی ازین نگارین نامه رقم زدهٔ کلک ضراعت خاک نشین عتبهٔ استقامت ابو الفضل بن مبارک شد بیت همان بهتر که دانای سخن سنج ؞ برون ز اندازه نگشاید سر گنج ؞ امید که این تازه بهار صورت و معنی و خجسته نگار ملک و دولت همواره طراوت بخش نظارگیان محفل گرامی شود و هر صفحهٔ گلستانی نفحه اش منشور دوام شادکامی گردد خطبهٔ کجکول بزرگ سبحان الله فرمانروای معنی کاسه گدائی صورت پیش گرفته گنجور خزائن خردمندی پیشه پیرزنان تهیدستی میکند این را از قسم جنون نفس ابو العجائب داند یا از فنون ذات ابو البدائع شناسد یا از ذخائر عقبی اندیشد یا از اسباب انتظام دنیا شمرد حکمت آموز جدخانهٔ دریافت نام نهد یا رنگرز بزم هزل خطاب دهد فرد بخیال اینهمه لعبت بهوس میبازم ؞ بو که صاحب نظری نام تماشا ببرد ؞ بای حال بنیت آنکه در هنگام تجرد که دیرین آرزوی این بدست بادهٔ انانیت یا از خدائع بدائع

این کمربسته مکر و خدیعت ست مجموعهٔ که رنگ آمیز بزم معنی و رزم آرای نفس اماره تواند شد مرجب
یابد تا مصاحب بی غنج و واعظ بی رنج بوده مدنی الطبع مرا در صحرای تفرد از تنهائی بشورش
نیاورد و هم ناشتای دانش مرا چاره گر باشد از هر علمی که بنظر در آمده بود و از هر کتابی که بمطالعه
آن خوشوقت شد سخنی چند باندازهٔ حالت و ذوق خود که بر هیچیکدام اعتماد ندارد در
زمانی اندک برداشته فراهم آورده های خود را با بعضی از رسائل تمام که از مجموعه های بزرگان
گزیده بودم جمع ساخته این مجموعهٔ بدیعه را که بحریست از بینش یا دفتریست از دانش رباعی
هر صفحهٔ او نزهت گلزاری + هر سطر چو خط عارض دلداری + هر حرف چو چوگان برخ معشوقی
هر نقطه چو خال لب خوش گفتاری + بمناسبتهای حال و زبان تجرد کجکول نام نهاده ام و منشد
حرص سخن چینی را چون گویم سیر گردانیده ام که فروغ صدق ندارد ناشتائی معامله نافهم خود را
تسلی کرده اند ناظم این افشات ابو الفضل بن مبارک بعد از ولادت اولی که از رحم عنصری
بصحرای کونی خرامیده از زبان پنجسالگی که برخلاف جمهور انام عنفوان صبح تمیز او بود و بهمت
پدر بزرگوار در گروه جویندگان علوم رسمی در آمده در پانزده سالگی از دریافت متداولات این درگاه
مست گشت و ده سال دیگر در مباحثات و مطارحات اسباب بدمستی سرانجام میداد و نخوت
خود پرستی را افزایش می بخشید و در آن هنگام رگ گردن آنچنان شخ بود که بالتقاط باستانی نامهای
که از فضولی نفس مخترع است سر فرو د آمد نیگی همت در تصنیف مصروف بود که در هر فن اساسی
نهاده آید لیکن از لذت رجوع طالبان دانائی و مسرت هجوم ایشان بمتمنای خاطر هم نپرداخته بجز درس
علوم کاری نداشت و پس از ولادت ثانی که از شکم نادانی بباغ دانش نزول افتاد و در گرد آوری ارزی
مرضیات آنچنان سرگرم بود و حظ در آمدن رایات حق شناسی و ذوق بر آمدن رعونات نفسانی
آن مایه داشت که پروای نگاه کردن نامهای باستانی نداشت و بعد از ولادت سوم که از بطن

وگفت وگو بجلوتسرای صلح کل رسید هم از رعونت نفس باز آمد وهم خشم بپا بدست افتاد نور یقین در بر گرفت وحوصله را میدان فراخ گشت وبوسیلهٔ این عطایای غیر منتهای الٰهی بمطالعهٔ نفائس قدسیه گزارندگان سخن ببرداشتن مناسبات خویش وزله برداری سفرهٔ کرام بقدری پرداخت ودوست ودشمن را از نظر انداخته بغرضانه بسر می برد بذریعهٔ آن بازار صلح کل رونق پذیرفت وپای ارادت را جای دلپذیر بدست افتاد شکر ایزد خوش آمدهای خود را فراهم آورده تعویذ بازوی هوشمندی گردانید خواهش از رب الارباب آنست که حاضران وآیندگان بهره مند وکامیاب گردند الٰهی بهمت برگزیدگان خود بولادت رابع مشرف گردان یعنی از شکم صلح کل که محل ازدحام طبقات موجودات است بنزهت سرای تجرد شرف اختصاص بخش تا دفعهٔ جهان را مرآت حق دانسته درکثرت تماشای وحدت نموده بدولت آباد محبت کل سرفراز گردد ودر مرتبه ازین فراتر شده نسیان ماسوای را عصای همت خود گرداند تا شائستهٔ امیدواری ولادت خامس گردد یعنی ازبطن دوئی بخاص الخاص خلوت یگانگی آرایش همت دهد ودر لجهٔ محو مطلق شناور گردد تا ولادت سادس یعنی در زمان خلاصی شاهباز جان مقدس از قفس تن عفن بار تعلق بر دوش خاطر کشیده ببارگاه تقدس نیارد تا در ولادت سابع که روز جزا است عطیهٔ والا را سرافراز گشته تا پایان کار مقصود گردد

من یکجا بودم وسخن یکجا اساس نهاد شعر سخنم شد بلند ومتبرسم * که مراخرفی از دهان بجهد * ره نورد بیان عجب تند است * ترسم از دست من عنان بجهد * آری آنکس را که پای دل بجای نباشد زبان قلم هرزه درآید وبیدلی را شرح بسیارست رباعی صدوز دراز اگر بهم پیوندی * جان بر افشود ازین فغان خرسندی * ای آنکه بدین حدیث مامیخندی * مجنون نشدی هنوز دانشمندی * این بی سامانی دل را کو سامان خاطر تا شرح آن نماید اندکی از بسیار آنکه در ایام فروختن نادانی وخریدن واناقی که تحصیل علوم نام نهند در اوقات دانسته خود را باکهتر از خودی

واگویه کردن که تدریس نامند و در هنگام نظارگی راههای مختلفهٔ روزگار که تمییز بین الخیر والشر
بل بین الخیرین درین تماشا بدست می افتد در شناخت مقصود خراشیده دل گشت هر چند
کهن اوراق بیشتر دیدم و با دانشوران زمان صحبتها داشتم جراحت درون من افزایش گرفت
و شورش باطن افزونی پذیرفت در یوزه گری ریاضت کیشان خدا اندیش سود مند
نیاید و آمیزش دانش پیشهای حکمت اندوز کاری نشناخت رباعی دردا که درین سوز و گدازم
کس نیست ✥ همراه درین راه درازم کس نیست ✥ در قعر دلم جواهر راز بسیست ✥ اما چه کنم
محرم رازم کس نیست ✥ در هر بارگاه که گذارم افتاد دیدم که خلق پرستی را خدا پرستی نام نهاده هنگامه
دوکانداری گرم داشته اند و در بعضی از بس کوچهای شهرستان خمول که جمعی از خدا جویان که به پیکار
نفس مکار در مانده بودند اتفاق صحبت افتاد این طائفه بمعالجهٔ امراض گوناگون نفس اماره گرفتار
تر بودند و فرصت نگاه کردن نداشتند تا به پرسیدن بیماران وانگاه بمداوا چه رسد دگروهی از
مجذوبان که آلهی عنایت آنها را از تدبیر وارهانده و ایزدی جمال غنچهٔ دلها نموده بگلخن
فیض با گلشن بسط آورده قدرت تفحص کار نداده بنظر آمدند کار پادشاه با وشاباز اگدای گلخن
چه داند نبض غم را طبیب شادی چه شناسد ازین گروه بی تصنع نیز کار بسته ام نکشوده نه در بازنامهای
کاغذ واروی بنظر آمد و نه در طبقات انام بیمار شناسی دوچار شد تا بمعالجه چه امید داشته باشد
فرد مسکین دل من گرچه فراوان داند ✥ در دانش عاقبت فرو میماند ✥ اما انچه آن رنجور
جگر خسته گفته فرد کهرف آشنا بغلط هم کسی نگفت ✥ چند انکه خواب خوش بهر افسانه سوختم ✥
خود چون برگزارم که حقیقت سرائی برزدهٔ حلیم گوش هوش در آمده بقدرے این غمزده
را غمخوارگی نمود لیکن همان غمخوارگے که ماتم زده را از ماتم زده حاصل گردد آن خود هوشمند
شناسد که ماتم افزا خیست نه بیمار پرستی و تیمارداری مهیت شرح این هجران و این سوز جگر ✥

این زمان بگذار تا وقت دگر + چون از بنکدهٔ پندار به بارگاه نوازش خدیو جهان رسیدم
عطوفت او من گنگ هیچمدان را زبان فصیح کرامت فرمود و دل نکته سنج دوربین عطا کرد
با همیچکس به همه روش مراتب سخنوری روی داد و بغلبهٔ دانش در دو بازار سخن اقبال
قرآن و نصرت قرین گشتم اما منتظران فتح معنوی را از نصرت مباحثات ظاهر چه گشاید و
محروران باطن را نسیم بادزن چه سودمند آید در معنی دردمندی افزود و خراشیدگی دل زیاده
شد دوبه که از دانش فشان روزگار داشتم نه برآمد و یکبارگی ناامید گشتم که هر یکی تخیل تا تیح
بهیچ خرسند گشته بدیگران زبان ملامت دراز گردانیده اند نه در معاملات ایشان تمیز
دلیل از مغالطه و نه تفرقه میان تحقیق و تقلید از سوی مزاج و فساد دانش گمان حقیقی
و احتمال حقایقی کسبی ندارند و خود را در بحر تحقیق سباح حقیقت شناس دانسته در گفت و گوی
راه جست و جوی یکبارگی بسته دارند تا آنکه بقلاوزی بخت خداداد با انجمن صلح کل گذاره شد
و بقدری شورش تسکین یافت اما چکنم که کاخی درین سرابستان اساس نمیتوانم نهاد و تا بجهت
کل چه رسد آنا از ینجهت که این بیگانه سود و زیان دینار را در لباس تعلق فراوان دانسته و نزد یکست
که این عاشق پرواز صحرای تجرد را بیشتر از آنکه سامان راه و سرانجام آن درگاه بدست افتد بسفر
اقلیم عدم پیش آید چگویم که ازین بر دل چه میگذرد و شورش حال چونست لیکن چون بفرمودهٔ
دانای روزگار رست بقدری دل به آرامش میگراید و سنگ تفرقه در هجوم اوباشان غم و بیباکان
الم می افتد بهر حال با چنین خاطر و چندین مخاطر و منتجات حالات انچه برای برادران معاشرت بکار آید
برداشته بود گرد آورد هر چند خلعت تربیت بر قامت لجلول دوختن بیروشی گردن است اما چون آهنگ
زود رسیدن بمقاصد بود تعلق نقد و تجرد نسیه اجازت ترتیب گونه داد و به پنج قسمت مرتب گردانیدم
معقوله مکشوفه منقوله منظومه متفرقه اگرچند هر چه در قید کتابت و قالب حروف در آمده از عقل و

نتیجه خردست لیکن در حرف سرائی قانونی نیست که تصنیف و تالیف بران نمط جریان یابد
لاجرم هر تهی مغز کم حوصله هنگامه گفتگوی را آرایش داده بخود زمزمه دریافت وارد ناچار
سخنان ناسره که خلفان عقل تیره رای و ناخلفان خرد روشن ضمیر اند بجهت مصلحتی و حسن نیتی
بعالم بروز خرامیدند بسیار رنگ اندیش و ریزبین باید شد تا اول مرتبه تفرقه درین دو قسم در چشم
اعتبارش پدید آید که بس جای غلط انداز هوشمندانست تا ساده لوحان چه رسد مبادا که علاج
صفراوی را سوداوی بکار برد و در خسران ابد فروماند لهذا ژرف نگاهان این هر دو قسم را از
خاندان خرد برآورده تلخ خاطر را بمعقول و منقول تقسیم کردند و فرزندان خلف عقل را که بزیور انتساب
ظاهر و جلائل صورت که مبلغ دانش خرد پروران طبیعی تواند بود بعقلیات اشتهار دادند و قدسی نژادان
عالم معنی را که از فروغ عقل الهی در منصه ظهور شتافته بکشفیات مشهور ساختند و آنچه بیرون از تیمغا
بود آنرا منقولات خطاب دادند ای دانشور حق پژوه اگر بر نقش نظرت می افتد خرد کجا رخصت دهد
اعتراض مجبوران استعداد و ماموران قدرت قاهره داری و اگر در نقاش ملاحظه میرود جز شرمندگی
جهالت چه بدست آید کار دانا را نادان چه داند یا آفرینش را با آفرینشگر چه آید بنا برین اندیشه بعالمه
تقسیم معقوله و مکشوفه و منقوله سفر گشت اکنون که در آشوب خانه روزگار خلط مقاصد ثلثه شد
و ناقد بصیر ناپدید و سست بصرانی رعونت ناپیدا و نادان بحث در فراوان و طبیب مهربان
در نقاب اختفا اندیشه بلند دار که من خدا دوست خود و دشمن اچه پیش آمده و احتیاطیان
دلیل بنده را چه بار خاطر باید کشید ساده دلی را بخاطر نیفتد که درین کهنه سرای غیرت بخش
هوش افزائی تمیز را امروز روز بازار ست و مزاج زمانه را اساس بر بی تمیزی نهاده اند
و رواج کار را از باطل ساخته نقشبند غیب از عنفوان ابداع چنین جمال آراست هائی ای چه
نافهمیدگیست که دل بزبان قلم میدهد حاشا که در نگارخانه ابداع ایزدی باطلی ارد باشد باطل آفت کرد

خوانبستان عدم غنوده است و هرچه از پردهٔ غیب خلعت وجود می‌پوشد خیر غالبست چه جای بخش
جهان آرا آنچه خیر و شر او برابر باشد آن را تشریف وجود می‌بخشد خیر غالب را چگونه لباس فاخر
می پوشاند بهش باش که شر مساوی و شر غالب همچو آنچه شر محض ست که باتفاق ممتنع الوجود ست
و آنچه از فنون بلا و اقسام جفا بر بزرگان ماضی و حال رفته و میرود درهٔ اول چهرهٔ تامل خراشیده
دارد و آن بخشش ست همین از داد ارجهان ای ابو الفضل چه شور در جهان افگنده اگر
تنک ظرفیت بیتاب دارد باندازهٔ حوصلهٔ روزگار حرف سرائی کن اما چه کنم و چه چاره سازم
فرد هزار مشک سبو همچو ابم و هزار شکم + که آب خضر لذیذست و من در استسقا + و منتخبات
منظومه اگرچه داخل اقسام مذکورست لیکن چون زندهٔ شرار وش افگندهٔ خلعت فاخرهٔ
نظم پوشیده طاؤسی بوستان سخن میکند از آن نمطی علحده پرداخت و بعضی از انتخابات جامع علوم
متفرقه بود هر قسمی را بجای خود گذاشتن سرانجام خاطر بایستی از آن باز آمده قسمی جدا ساخت
و بجهت آسانی دریافت جویندگان لآلی این بحر بیکران بر سر هر قسم و رساله و منتخب رقمی
نهاده آمد تقسیم علوم نفائس الفنون و غیر آن که برشتهٔ نظم نیکو کشیده شده اجزای کچکول را اگر
زینت بخش نباشد شکستی هم در کار او نمی اندازد و اگر فرصت میسر شدی در کار دانش که دستور العمل
منتظمان صورت و دانش آموز خرده پروران معنیست نمطی چند پرداختمی تا اصحاب معامله اساس
سود و زیان خرج و دخل بر آن نهادی و ارباب تعلیم و تعلم بنیاد دانش فروزی و آموزی و آموزش بر آن
قرار دادی و ریاضت کیشان زنجیر جوی نفس اماره را اولا اسباب آهنگری شائسته بهم رسیدی ثم ثانیا سلسله
چندی که پای بند این باد پیمای هوا و هوس تواند شد بدست افتادی خدایا آن به هیچ خرسند را خاطر از
اندیشه ناممکن باز آمده یقین حاصل شدی که جناب مقدس ایزدی بالاتر از آنست که طائران تیز پر عرصهٔ
امکان در حوالی دولت او جلت عظمته تواند رسید و خداجویان مجال طلب را از محال کوشی باز داشته در اصلاح

نفس فرو فنون خود پرست تجید تر گردانیدی تا پای از گلیم حوصله بیرون نبرده از انچه فرموده عقلیست
تجاوز نمودندی اما چلنیم اجازت نیست و ممیز مفقود و خریدار ناپید احاشا حاشا خرد در تعیین عطا کردن
رخصت کار دادن ست و خدیو زمانه فرمانروای معنی ساختن اعتبار را رواج بخشیدن و خریدار آن را
دکان آراستن ایا درین دور هفت هزار که روز بازار آشوب ست بی روشی را پیرو رندی بی هنجاری
را رونق می بخشند از اجازت حضوری چه کشاید رخصت نامه نه دلی میباید امروز که در هم سپری شد
نمیدانم که رزم آرای ابداع در صلح میزند یا بزم دوستی سرانجام میدهد اکنون که از غنودن بیخبری تمام
دست در دو ناشسته حرف حقیقت چگونه بر زبان رانم روز چندی بهیچ خرسند بوده دل هرزه
گرد را باین مجموعهٔ هوش افزای مستی بخش رعونت فروش سر خوش دارم هر گاه گفت چون
خموشی تهی میان و هوشیاری مثل جنون حلقه خامی در راست به بیت المقدس معامله چون توان رسید
و هوش که مفتاح ابواب کاروانی لقب اوست قفل دولتخانهٔ حق شناسی باشد ازین جستجو و گفتگو
چه سود دهد رباعی سیر آمده ز خویشتن میباید + بر خاسته ز جان و تن میباید + بر هر کاری هزار بند
فرونست + زین گسسم ره‌روی بند شکن میباید + در ذیل منتخب مثنوی مولوی معنوی پیوسته خاطر
هوش همایی با نتخاب مثنوی مولوی معنوی میل داشت و همواره با خود در گفتگو بود که تنها دانش رسمی
سرایان دو سینکار رسد نیست یا فلن خاطری نشار جامعه در کار و بار دو بینی بیگانگی از رسم و عادت تا گزیرد
با ذوق معنی که شرح آن تتمه در گفت نگنجد صلح کل بیرایه حال باید تا بر بام اطلاق بر آمده نظری بر خاکدان
تقیید تواند انداخت و با حالت گنجوری گنجینهٔ غیر منتهی خاک بیزی خاکستان تعلق تواند کرد درین هنگام که از
حدود دکهلی چهارم آذر ماه آلهی سنه سی و هفت در رکاب خدیو جهان الغار رشد این داعیه بر فراز پیدائی آمد لیکن
مثنوی تمام بهم نرسید با خود گفتم که این کتاب با اینهمه فراوانی که پیدا نشد همانا شرائط مذکور تحقیق ندارد و این
اشتها کاویست تا گزیر با نتخاب مثنوی که ابوبکر شاشی خود در یافت خویش کرده بود پرداخت و در سه و نیم روز الیغار

هنگام فرصت خوش آمدهای خود در انقطهٔ نهاده الله تعالی بخود مشغول ساخته از حرص سخن گزینی
بازدارد که چندین نافهمیدن الازم است بس ما سواه هوس نمیقهٔ ابوالفضل بن مبارک الله اکبر
شادی کار زنانست و غم شیوهٔ نامردان بی‌تمیزی خلوت جوانمردانست شعر گفتن عیار دریافت
شاعریست و عیار آدمیت شاعر مارگزیده از ریسمان میترسد این مثل پیرزنان شیشه دل ست زنهار کی
مردی با مردی طلبی بکار خود بندد و در خسران ابد فرو ماند که ترسندهٔ دل چون یکبار گزیده شد چاره کرده آید
دیگر چرا باید ترسید نامردان چه رسد نغمه هم غم می آرد و هم شادی البته مقتضی آنست که نغمه غم آرد و الا سوق
خود در اکثر شنونده‌ها ایجاد میکند شعر مطرب ترانهٔ شب غم ساز میکند پس غمها می رفته همه آواز میکند
خاتمهٔ عیار دانش پیری شد این گنجنامهٔ شاهنشاهی و کارنامه کارآگاهی دستور العمل ارکان سلطنت
و خلافت منشور الادب دیوان عدل و رافت نتیجهٔ افکار دانش و بینش خلاصهٔ انظار منظمان کارگاه
آفرینش فهرست فرزانائی مجمل ارقام جهان آرائی لوح تعلیم دبستان آداب نسخهٔ دار و مدار ارباب الباب
نوشدارو اصلاح مزاج عالم تریاق فاروق مسمومان عشرت و غم کان یاقوت اکلیل سعادت
دریای گوهر اورنگ سلطنت سرمدی تعویذ بازوی خردمندان افسون جادوی دانش پسندان زمین
گرد آسمان پایه هندی نژاد فارسی پیرایه کودکان سرمایهٔ بازی پیران دیباچهٔ سرافرازی نقد جستجوی
این سپنجی سرای حاصل تکاپوی این سراب دریانمای سلیمانی باید که زبان این بی زبانان داند
پادشاهی سزد که معنی این رقم غیب خوانان خوانند اگرچه در عهد نوشیروان عادل حکیمان خرد این سرایزدی
را از زبان پهلوی و بعد از ان ملبسان تازی نثراً و نظماً ترتیب داده منت بر جان تشنه لبان صحرای طلب
نهاده بود لیکن بواسطهٔ بلندی مقصود و پستی قاصد سر بستهٔ او وا نشده بود الحمد امروز بهجت افروز لوا
این شهنشاه خدا آگاه که صد هزار نوشیروان نسخهٔ عدالت از حضرتش دستگیر او از بند گی شبستان او دراً
در پرده به تنگ آمده بود بر روی روز انداخت چنانچه پاک نظران ساده لوح عجم که الفاظ عربی
ظاهر ساخت ۱۲

وعبارات پیچیده سنگ راه اینان بود بی حجاب صورت همه معنی نظاره کردند الحق لنگار آبادی د

پیران اعصای بوده نی کوران را چشمی بخشید و بینایان را سرمه در چشم کشیدنی مرده هار

جانے تازه کرامت فرمود وزنده ها را قرین خرد دور بین ساخت نی عنصری را در موطن

تقییدی سرچشمهٔ اطلاق کشود و تجرد منشان هیولانی را غواص دریای شهود گردانید شکر ایزد

را که عالم صورت التیام یافت و جهان معنی منتظم شد اول انتظام آنرا رای دانش تسلیم داد

آخر فرمانروای هفت اقلیم الحق دانای بود از هند جدا افتاده و باز بهند آمده مصرع مانند

غریبی که بسوی وطن آید؛ انصاف آن بود که اگر این کتاب در زی عالم علم غشا آت کرده

بازار عبارات و هنگامهٔ استعارات گرم ست بود نه بایستی که چندین مقید الفاظ و مبانی میشدند

وچندین مقاصد و معانی دور می انداختند چه دران صورت دانش نامه بود از بیر خرد بسوی جمهور آن

ومنشوری از سلطان عقل بکافهٔ عالمیان لیکن بر جنان عبارات سنج شدی که هر کس در دریافت

آن رنج نبردی مولانا حسین واعظ که خوکردهٔ عبارات استعاره است اگرچه از کلیله و دمنه پیش

نقابی برانداخته است اما پردهٔ چند تازه از مشاطگی طبع سخن آرای خود فروهشته درین دیباچه

معنوی که هر صفحهٔ آن بیاض صبح سعادت تواند بود بجهت روشنی طلبان انوار سهیلی لمعه فرد گذا

نشده و برای شب روان عالم معنی آسمانی ست لبالب که هزاران سهیل بر گرد آن بطفیل منا

و در اصل کتاب چون سررشتهٔ مقصود از حکایات دور و دراز و روایات نشیب و فراز دیر بدست

می افتاد درین ترجمه بعد از سرانجام سخن خلاصهٔ آنرا فراهم آورد و از انجا که در افهام اهتمام دا

بآن اکتفا نمود و خلاصة الخلاصهٔ آنرا که تعویذ بازوی خرد تواند شد در سطری چند ایراد نمود تا مرات

ادای سخن مدارج دریافت مستمعان القم درجات استعداد ظاهر شود اگرچه این جوهر گرانمایه برای افزونی عبارت

خواص خرد مند این شین بود اما بسبب پایهٔ عوام زبان خلق او ندا گشت و بر همگنان وضوح یافت که ببرکت پادشاه دانش

ادانی روزگار دست مساهمت اعالی زمان بیش تقبیل ننمایند و هرچند ذکر بزرگی خلیفهٔ زمان جم و
نمودن بظاهر ابواب مشارکت با متوسطان روزگار گشودن ست و در نفس الامر ذره را در مقام
مدح حضرت خورشید در آوردن و در روز روشن چراغ افروختن ست اما چه توان کرد که مقصود روایت
نادرات و مطلوب حکایت نه مباهات چه انبوهی ستمگاران عربده جوی خاموشان کنج ریاضت
را بارگاه سخن می آرد و مرخوشم دلی دانش پژوهان روزگار ما آسوده خاطران نزهتگاه اطمینان را
در نمیش اظهار حق بیقرار ساخته در دار الفتن سخن می اندازد و اگر نه این شکسته کجا و سر این سخن بکجا
خرده بینیهای انصاف اندیشه مساعدت وقت را که از اعاجیب کائنات ست دریافته بفرمان
والاسلطان خرد و شکرگزاری زمان و صاحب زمان بجا آرند و اندکی از پرده پندار برآمده مطالعهٔ
مستبصرانهٔ دفاتر دانائی دانایان زمان اقلیم تا وقت مسعود خلیفهٔ زمان جم دنمایند که با وجود آمد شد
چندین هزار قافله سالاران قوافل خردمندی و فراهم آمدن چندین فرهنگ نامهای دبستان دانش پسندی
امروز دانش را عیار میگیرند و سلطان خرد را بسریر والا می نشانند بنازم زمانرا که پادشاه روزگار حکیم آموزگار
مینماید و پادشاهان روزگار حکمت آموز کارگاه او بند بیت چو زیرک بود شاه آموزگار + همه زیرکان آورد
روزگار + دو آئین سلطنت و حکمت کارها پرداخته و کارنامها ساخته که ناظمان کل را تا انقراض عالم دستور العمل
تواند شد که محتاج مشیر و وزیر نباشد المنة لله تعالی که زمانیان را احتیاج بمطالعهٔ کلیله و دمنه نیست و کلیله
و دمنه را منتی برین طائفه فی امروز آن روزگار ست که طبیعت سگ آسوده است ازین که سخنان خردمندی
را از درون نارسائی اخوان زمان از زبان وحوش و طیور باید گفت و برای فهمانیدن حق دست به تمثیلات
کودکانه باید زد امروز زمان حال را نازی بر زمانیان گذشته و نازی بر حاضران وقت ست و
زمانیان گذشته را احتیاجی بزبان حال و زمانیان حال را استغنائی بر گذشتها آز روز فرمانروای
جهان راه گروه سراندیب میرفت امروز سراندیبیان احرام آستان بوسی شاهنشاهی ـ بندند

آز روز پادشاه عالم را بخواب آگاه میساختند امروز والی ولایت را خرد روشن میدهند آز روز
کارها را به تجربه پیران امتحان میکردند امروز تجربه را اگر دار نوجوانان عیار میگیرند آن روز خرد را پای
در جای بنا داده بود امروز عقل را عرش بلند سر برست آز روز شیر زمین شب بسر به آرزو میشد امروز نوبت
بشیر آسمان نمیرسد آز روز شیر از گاو میترسید امروز عنقا از کبوتر بیم دارد آز روز دمنه را بازار رواج
بود امروز کلیله کامیاب ست آز روز مرغ در دام حیله بود امروز پای حیله در دام است
آز روز در برانداختن بداندیشان دست بچندین تدبیر بالیستی زد امروز بد در وقت حیله اندوزان
بپای خود بردار می آیند و برای خود در سیاستگاه پاداش می افتند آز روز آدمیان بمعاضدت
دوستان محتاج بودند امروز عدالت شامله احتیاج را از میان برداشته است آز روز زاغ از
بوم آزرده بود امروز گاو از شیر آسوده آز روز بوزنه را سنگ پشت بازی میداد امروز نهنگ
دم گرم بر زردی خوک نمی کشد آز روز زاهدان با جانوری بر نمی آمدند امروز زندان کار زاهدان میماند
آز روز جکاک از پادشاه وقت می اندیشید امروز عنقا پناه بدرگاه برده است آن روز زنهار
از راه حیله بکشتنگاه می بردند امروز بداندیشان ترک وضع خود نموده به نزهتگاه عنایت می درآیند
آز روز سلطان عهد از جزا یافتن بدکاران متنبه میشد امروز بدکاران از دیدن پادشاه وقت
بمقصود حقیقی میرسند آز روز اندازه پایه مردم نگرفته بودند و مردم در افزون طلبی و زیاده جوئی
بوده هلاک میشدند امروز هر کدام اندازه پایه خود دانسته پای از گلیم خود دراز نمی کنند آز روز پادشاه
در ما زاایران دخت رهنمون بود و برابر همه در اضلال امروز صد ایران دخت نسخه رهنمونی می برند
و هزار برهمن دفتر گمراهی خود را بآب هدایت میشویند آز روز فرومایگان بهای بزرگان بقدر دخت
می رفتند امروز نوبت به بزرگان نمیرسد آز روز جز خاص الخاصان وادی توکل نمیگرفتند امروز احاد الناس
را سلوک بر شاهراه توکل ست آری چرا چنین نباشد که آز روز هنگامه ظلمت بود امروز روز بازار

دراست آنروز خدا سخن میکردند امروز برای خدا سخن میکنند آنروز کارخرد را بکتب تصحیح میکردند
امروز کتب را بخرد مقابله مینمایند آنروز زینت را بسخن می آراستند امروز سخن را از زینت درست
آراج می بخشند آنروز در اقبال میزدند امروز اقبال چون حلقه بر در است آنروز گفتار جلوه گر بود امروز
کردار پرده دراست آنروز همه دعوی بود امروز سراسر معنیست و آنکه درین نامه سخن فروشی
نکردم و متاع بلاغت را ببازار نیاوردم نه آن بود که نفس اماره بآن نمیکشید و سر سخن گزاری نداشت
یا متاع گرانمایهٔ بلاغت در کتابخانهٔ خاطر آماده نبود چه خاطر بوالهوس چابک رو باد پیماے
خیال ست میدان سخنوری را می طلبید که چندان جولان گرم نماید که فارسان عرصهٔ فارسی
زبان بالحسنت کشایند و خود نیز دست نوازش بر سر و دوش کلک قاصر کشد که جولانگاه فراخ
بود و جولانگر شوخ و گستاخ لیکن از آنجا که سعادت قرین بود و قاصر نگذاشت لاجرم عنان کشیده آمد
و زمانی بیش را که اصل این نامه در خور آن انتظام داده اند در نظر داشته این کهن پیر سالخورده را
که بعنایت پادشاهی خلعت تازه در بر کرده جوانی از سر گرفته است عیار دانش نام نهاده ام
اگر صیرفیان گنجخانهٔ شاهنشاهی که مشکل پسندان عالم آگاهی اند در نظر نمی بودند که گوهر دانشے
که درین نامه حقیقت نشانست آن را این افسانه و افسون کجا عیاری تواند کرد ایزد تبارک
و تعالی این شهنشاه عالم را که دانش و بینش را اعلی دیگر ست بقائی بخشد روز یکشنبه یازدهم
شعبان سنه نهصد و نود و شش نگارش یافت الحمد لله اکبر این کتاب بدیع المقاصد عتیق الماثر
را که از مکر اندوزی نفس دشمن شبانروزے که در دار المعاملهٔ طبیعت بدستے نام بر آورده
رشتهٔ تملک رسمی و عاریت حقیقی در آورده ابوالفضل دریافته سر تکوین را مسرور داده و جای تمام است
الٰهی از کتاب به مکتوب به محظور و از محظور بگلشن سرآمده خلاے مطلق رسان دفتر
اول اکبر نامه المنة لله مفتم اردی بهشت سال چهل و یکم الٰهی مطابق جمعه

بست و هفتم شعبان هزار و چهار شگرفکاری فرنی از دولت ابدی اعتصام و برخی بر تاسازی

اقبال سی ساله کشورخدا فظم شمع شش طاق و شاهنشه خرگاه + آفتاب زمانه اکبرشاه + کز رخش روز

بخت روشن باد + وز بهار رش زمانه گلشن باد + به نیروی اندیشه سخن سنج و تکاپوی خامه

آسمانی خرام حسن انجام پذیرفت بیا فرمانروایان فرخ الاشکوه را بطفیل آن یکتای آفرینش یاد آورد

باغچه داستانسرائی شاداب گردانید آسودگان شادخواب نیستی را زندگانی جاوید چهره نشاط

افروخت مثنوی صد شکر که این نگارخانه + بگرفت نگار جاودانه + آنرا که سری به نکته دانی ست

داند که چه ریزش معانی ست + اگر نگاه بینش شوریده بجونشستن افتادی خود را شایان این کار بزرگ

ندانستی و گفتار روا نا پذیرفته از سرانجام شغل شگرف دل برگرفتی ؎ چو طبعی نداری چو آب روان

مبر دست زی نامه خسروان + دهان گر بماند زخوردن تهی + ازان به که ناساز خوانی نهی +

لیکن فرمایش شاهنشاهی و نیرنگی والا اخلاص نظر فطرت را بر مناط اقبال کشودند و چیره دستی

مرا ازمن برگرفتند آغاز آگهی بتازی زبان خوی گرفت زبان فارسی کمتر سرائیدی گلگشت بهار

معنوی و تماشای سرابستان حکمت نظری و عملی از همه پرداخته دل گردانید خاصه از شنودن دیو

افسانهای کهن بر کناره نیستی و نقد دل به نسیه های فرسوده و ادن زیان سترگ اندیشیدی و از

فروغ شناسائی کاخستان نقل خراب در نظر آمد و فراخنای تاریخ سزاوار جولانگاه فارسان حقیقت

چه که شایسته نگاه سعادت گزینان عالم صورت نمی نمود تا گزیر مردم زاد آنست که جواهر گرانمایه انفاس

رایگان از دست ندهد و ترنج سرای زندگانی بفرمان پری خدایگان خرد آباد و دارد تا آنگه روزگار

بهد مستی گذارد و بی بهاگوهر زندگانی بخزف ریزهای ناسزا فروشد آز مندان تباه سرشت هرزه

درایان شوریده سر بکار مردائی خود نادرست گفتارها در آوردند و شرم از روشان ابداع

برگرفته بدانستگی حق را باطل آمیز گردانیدند و پزشکان نا آزمون چاره گزینان بی سرانجام

در پذیرائی نکوئی و پرهیز از تباه کاری داستانهاے بهم و امید بر ساختن تلخ داروی ناراستی
و آمیزه زهرگیاهای نادرستی مداوای نقش بوقلمون و ماخولیای آشفتگی انگافته در فراخنای
غم در آمدند و نهاکتب گرفتاران خیال پرست اندیشهای تباه را واردات آسمانی پنداشته
بافه درای شدند و از تاراج آگاهی و شورش در آز نفسی تخیلات با رزم گفتار رولا و برحقیقت
برآمیختند و فراوانی راستی پیشگان سعادت آمود و ساده لوحان خیراندیش سخن سراسر زنفت
دژم گذاشته از کوتاه بینی و ناشناسائی باده سرائی نمودند و به تکاپوی سلیم دلان حق نشان حکایتهاے
ترفند در میان آمد و از شیری شدن دو رهاو کهن گشتن نامها دهیوله گزینی خرد و هنگامه آرائی
طبیعت طوفانهای فتنه برخاست و سیلابهای آشوب جشید گروها گروه مردم و گوناگون آدمی از خواندن
فرسوده کتابهای باطل آمیز نکالهای ستبرگ اندوختند و در زبان نرو گی جاوید افتادند و از غنودگی
بخت و خوابیدگی خرد بجای گوهر کیتای شناسائی که شورشگاه صورت و معنی از و آرام پذیرد و
تیرگیهای ظاهر و باطن از فروغ او روشنی فراگیرد آمیزه تباه برگزیدند و بخشش پوشی و خاشاک
افشانی آن نیر نورافروز را اغبار راندو و ساخته مصر سعادت را خراب گردانیدند و شگفت تر آنکه
دران تفسیده دشت بی تمیزی که بناه آرامشی پدیدار نیست بخواهشی سخت سموم جان فرسای را
سرمایه نشاد خواب میبازند و در ظلمتگاه غفلت فروشده بینیا و شادی و غم را بر خوابهای پریشان
می نهند مثنوی هیهات چگونه سرگند کس + ره بردم تیغ دپای ارخس + هم باشنه ریش و هم کف
آماس + چون پای نهم بدشت الماس + درین تیرگی دل و کشاکش خاطر کوکب حقیقت بدر خشید
و بیاوری فطرت گوش هوش کشوده آمد طغرای آسمانی لطمه بر نفس کجگرائی زد و بزبان بیزبانی اندرز
سرائی فرایش نهاد و پور مبارک تر اکه در آز زمستان نیک اندیشی گزین منزلی داده اند و سرچشمه
افتاد و چشم آهوبین چرا باز شد تا چند خرده گیرے و ناسزاگوئی که گوهر نیکوئی خاک پوش

ناشناسائی گردد و از ین که درین صنعت گری دستی نیست عامه وار که هرچند دانند کمین فوزی بی بهره خبر
وزبان و دل به نکوهش برآلایند راه بیدانشی بسپری و ژرف نگهی بکار نبرد و اگر فروغ حکایت
وپرتو نقل نبودے چندین چراغ دانش کجا افروخته شدی و قدسیان عقلی و خرد پژوهان
باستانی بجاکی رسیدی سخن که نقشی ست بر هوا و بادیست گره زده کو تا عمر بودی و فیض سابق
بلاحق پیوندی نیافتی کارشناسان و دوربین از شغله نیایش این والا بخشش بر آن عیوب
نگاهی نیفگنند تا بگفت و شنود چه رسد فرد کمال صدق محبت ببین نه نقص گناه + که هر که بی هنر
افتد نظر بعیب کند + و چرا بر پیشگاه خاطر که چشمه سار فیض ایزدی ست استر آن پختگی معقول
با منقول پوشیده بماند و هشوار دل ملال برگرفته زبان پیغاره برگشاید آگاه نه که همت بلند
و فطرت عالی پیوسته کمیاب بل حکم نایاب دارد و اگر در اساطیر پیشینیان همگی دور دست
حقائق نگاشته آدمی میانه روان و شت دریافت و واپس ماندگان با دیه پویائی که جهان
هستی مالامال این گروه است چاشنی لذت برنگرفتی و باستانی نوشتها در نهانخانه
خمول فرسوده گشتی همانا ذره پرداز اینجا دلفریب شگرف آمیزشی بر روی آورده و نیرنگ
ساز قدرت بر تخته ابداع چنان بیرنگ دلفریب نقش بست تا هم خال عین الکمال حور نژادان
معنوی باشد و هم راحله روانی پژوهندگان غیبی تواند شد مدارج بزم و رزم و مراتب جد و هزل
و اقسام قهر و لطف و انواع سیر و پیاد شناخت آدمی و طرق سپهری ملک و ملک است پیشینیان
و اغلوطهای دانشوران و نشیب فراز گوناگون عالم و طلسم فیلهای بزرگان روزگار و حلقه اقبال گمکن
جنبانیدن و هیچ خرسند بودن بسیاری از دودمان عقل و شهادت و سایر طرفهای جهان
بو العجب و فراوان آزمون بگزارشی روح افزا و روشنی دلنشین تاریخ نامها باز گوید اگر دیده دری
بکار رود و نگاهی سبز اگرده آید عمر دو دم که دانش پژوهان کردار دست در آرزوی آن فرشده اند

بدست او فتد و سرمایهٔ جاودان زندگانی فراهم آید و نیز شاهد عرفان اگرچه بی فروغ خرد منصهٔ جلوه
نشیند و پردگی شبستان معنی بی پرتو آن گوهر شب تاب رخ برنگشاید لیکن نگارپرداز حقیقت بیاری رو
از راه حواس برگیرد خاصه از دریچهٔ چشم و روزنهٔ گوش پذیرای فراوان نور گردد و از دید و شنود
آثار پیشینیان افروزش یابد و پیرایهٔ حسن روزافزون اندوزد و نیز دو عطارخانهٔ روایت
گوناگون درمان ملال و داروی غم بدست افتد و چنین معجون دلکشا ناگزیر نشاط تعلق همانا
سرتابی همت از آن بود که بوالعجب خاطر همواره جوش دلبستگی برزند و دستتهی دل خالی
پژوهش نماید و بدین هنگامهٔ داستان طرازی که همین دستاویز تعلقیانست کجا فرود آید و جلوهٔ
حسن مطلق را در مظاهر علائق نظارگی شود امروز که از آویزش دردمندی باز داشته به نزهت گاه
صلح کل سپرند و از نشیب لاخ تقید بر فرازگاه اطلاق میخوانند اگر نوید شناسائی بگوش سعادت
در آید چه دور باشد و دل از آن رسیدگی باز ایستد چه شگفت حقیقت کار آنست که هر چه دل بزبان
گذارد و خامه بکاغذ سپرد و همه زادگان آباء و الآبای عقل اند و نیرنگی این برنگ بدایع نگار لیکن آن گوهر
نورانی تکوین را بسر نوشت آسمانی از همنشینی خشم و آز و هم آغوشی غفلت که فرزند رشید این دو غول
راه سعادت است رنگهای بدی فشور تو بر تو نشست و می نشیند و از این نکوهیده آمیزش جانگزا گوناگونامها
بر آورده حیرت آمای آسوده دلان گشت و میگردد و آن تیرگی گاه از دید حق باز دارد و گاه نیز دریافت
را برده بافت نتواند شد لیکن کارگران کردار را از پا افگند انچه زادهٔ عقل نه دوده رنگست و سترده گی
در آن پایه که پردگیان شبستان تقدس در یابد و از صفای گوهر فروغ دیدگان دل بینائی سر اثر آید آن
نتایج عقل را المکشوف شمرند و اگر زنگ آلودئی بر آن مشابه که نیرنگی آبای علوی و امهات سفلی گفتگوی
دلپذیر برگزین مجلی برخوانند و چون و چرا را در بایستگاه آن شایستگی برگزارد و بزبان روزگار آن را
معقول نامند و ثمرات رنگین خرد را منقول نام نهاده از پیشگاه اعتبار بیرون افگنند

هیهات خاک ذره امکانرا کدام نیرو که دست تصرف برکشاید عقل بندگی پژوه را کجا یارا که از خلوتسرای سلطانی باز گوید شگرف نگاری ایزد بیهمال و رنگ آمیزی چهره کشای تقدیرات هشیار مردشناسد که شر و خیر را برابر و غالب شر پسان شر خالص در خلوتکده محال باشد و نیز هستی که خیر محض و نو رتحت است جز بر خیر غالب نتابد خاطر سودای کج گرای ازان اندیشه برآمد و زبان هرزه لای (بیهوده گوی ۱۲) را نگرف پای بندی بازداشت پس از درازی داستان و کوتهی سخن خاطر از گوناگون آویزش قدری آرمیده تنگی حوصله را چاره گر آمد و ازان نفرت برکناره شده به پزشکی مردم روی آورد و بمشاطگی صورت و معنی پای همت افشرده و ستردن نقش ناسزا ناگزیر وقت اندیشید عزیمت چنان بود که در آئین (آرایش ۱۲) دانش آموزی نمطی چند پرداخته آید تا شناسائی فروشان و آگاهی طلبان هنگامه گفت و شنود را ایدان برآرایند و در یاضت (قواعد ۱۲) کیشان زنجیر جوی نفس معربد را انگیخت گزین اسباب آهنگری سرانجام یابد و پس ازان سلسله چند که پای بند بادپیمای سیمابی تواند شد فراهم آید و خداجویان محال پژوه را کاهش روزافزون برکناره ماند و نیروی پیرایه نفس نیرنگ سازدست دهد و خداپایان هیچ خرسند از اندیشه ناروا باز آمده بنارسائی گرایند و شناسا گردند که آستانه کبریای ایزدی بالاتر از انست که طائران بلند پرواز اوج امکانی باهنگ آن بال کشایند و معامله اندوزان چهارسوی دنیا سود و زیان آبرا بر اساس نهاده از سراسیمگی بی سر و بن برآیند و پا از گلیم حوصله برون نهاده هرزه کار دبافد را نشوند لیکن از هشیار خرامی و زمانه سازی که ناگزیر سعادت پژوهان بیدار بخت است با خود میرانید هفت هزار سال سپری شد که شورش بی تمیزی بلندی گراست و آشوب ناشناسائی که ومه اسیر گرداب (۱۲) را دامروز که سرآغاز دوره دیگرست بزم آرای الوع برسم پیش نقاب بابی گردها گرده میکند یا پرده بیراهی بردانسته رهنمای نزهتگاه حقیقت میگردد از مزاج آن دودین استشمام خواهش عیش نمود واز کتابه روزگار نقش آگهی صحبت ناگاه آیه نومیدی از ناصیه زمانه برخواند

و در نشیگاه بینش چنان نمودند که سپهر مشعبد را دوری چند دیگر در کارست و از کج گرائی و درازی دل

در کمین آن وقت نشست ناگاه نیر سعادت پرتو انداخت خاطر از هرزه سگالی باز آمد روشن شد که

عموم حق پذیری خامهٔ نگار تقدیر گشته و مرا پرشانی خود گردانیده اند نه گیهان طبیب کف چون جمشی

تهی میان و هشیاری جنون آسا حلقه خاری در دست هوش گم کلید کاردانی خطاب است قفل و التجا

حق پژوهی و سعادت هر گروه در گرو اندیشه در دست و نیت خبر سگالی خاطر از آن بسیج بر گرفته در

خیال آن شد که اگر همت یاوری نماید و زمانه فرصت دهد بر مزاج زمانیان نامه بر طراز د و در رموز

زبان گو ملمو بر گزارد بو که آویزهٔ گوش صاحبدلی گردد و طوطیان خیمی سرانجام یابد مثنوی

بود در اندیشه من دیرباز ٭ کز دل داننده اندیشه ساز ٭ حکمت پوشیده بصحرا نهم ٭ رخت گرانمایه

بسودا و هم ٭ بی خبران را دهم آگاهیی ٭ تازه کنم شرطه کوتاهیی ٭ درین هنگام فرمانروای اعظم

شهنشاه عالم به نگارش گرامی احوال دولت جاوید طراز اشارت فرمود دل اقبال در زمان از نبرد دید

آمد و بطرز دلخواه مکنون ضمیر از دریای خاطر بساحل کاغذ افتاد و آداب فرمان پذیری بجای آمد

و تهی پاس نعمت رسیدگی گزارش یافت مثنوی اگرچه همچو است سخن کام خویش ٭ لیک گرو بود بهنگام

خویش ٭ این که رسید آن نفس جان فزا ٭ کان نفس از جان شود جلوه ساز ٭ بیشترے حرف گزاران

باستانی و بسیاری زمانیان خامه پرداز زبان یکتائی دارند و سخن سرائی بیک آئین نهاده

طرز دست فرسودهٔ روزگاره وا نمایند همگی بسیج بر آرایش الفاظ باشد و معنی را پیرو لفظ دانسته

بدو افزون وی تکاپوی رود و سجع گوئی و فاصله آرائی سرمایهٔ فصاحت اندیشند و همان

یادگار شعرا پیرایهٔ نثر شمارند و بر تناسب الفاظ و صنعت اشتقاق و آئین ترصیع و روش تجنیس دل

بندند و باختیار اقتباس و براعت استهلال و نگارش تلمیح و ایراد لغز و گزارش اطراء گرامی انفاس

بندند و محسنات بدیعی اوست مایهٔ بلندپایگی سخن انگارند و بر مزایای بلاغت و جلائل معنی نظر نیفتد برخی

قدم فراترک نهاده در جولانگاه معنی جا للش نمایند و تدقیقات خیالی و تخیلات واهی بجز آن

عرصه پندارند و پیچش عبارت و دوری استعارت که نشان نکوهیدگی شناسندگان صواب اندیش

با خود دارد ، پیرایه کلام اندیشند و دشوار فهمی تازه طرح که اکسیر دانائی از ان برباز ند از نجنین مشکل

شناسی باز ندانند گرد ها گروه عامه غیر از سخنان دست زده زود فهم نه نیوشند و برهر دو طرز دیر آشنا

زبان بیغاره کشایند بفرمایش دل و یاوری همت و تنومندی بخت بیدار درین همایون نامه

سخن سرائی را کاخ دیگر بر افراخت و گزارش را خمامش تازه پیش گرفت و بآموزگاری خرد و رهنمونی

روشنان ابداع گزین روشی دست یافت فطرت آمد گوهر خود را بصیر فیان ویده در رسانید و

آشفته دلان با دیه جویائی را قطره آبی تراوش نمود طلسم خویش را در هم شکستم ٭ بهر حرفی طلسمی

باز بستم ٭ بدان تا هر که دارد دیده تم دوست ٭ ببیند مغز جانم را درین پوست ٭ اگر من جان بن مجویم تن نیست ٭

اگر یوسف شدم پیراهن نیست ٭ ستایش و نکوهش را انجمنها آراسته شد و آفرین و نفرین را ارز

بازار دیگر پدید آمد آنانکه ره زده پندار و غارت کرده تقلید نبودند و چشم بینا گشوده در جستجوی سخن

دلپذیر و دل سخن پذیر خاک بیزی نمودندی و از کشش روزگار و درازی زمانه در تگاپوی

افسردگی راه نداوندی دست مزد خود گرفته هنگامهای شادکامی برافروختند و آفرینها نموده عرق

خوی شرمندگی گردانیدند و درماندگان خار زار طبیعت از نارسائی فطری و تنگ تنی گروهی که از

نقد خویش بگردگانی و کانچه ملوف داده اند سر بشورش بر داشتند و کالا شناسان ناتوان بین

بشکنجه حسد در جانکاهی و دل گرانی نشستند و زبان طنز گشوده غبار آمای ساده لوحان گشتند ٭ مثنوی

من خاک ره گهر شناسان ٭ کام وز رغم ناسپاسان ٭ این گنج گهر چو بر گشادند ٭ انصاف گزین

نظر گشادند ٭ دیدند که ای ابامن نظر خیر اندیش یعنی دو بخشیم دوستی نگریستی با ندر رزگوئی در آمد از روی مهربانی بر گفت

چندین زحمت بصیر فی سخن بنگوهیده جامی نگاری ز هزاران کی پدید آید که این شگرف نامه درست بخواند و به نیز

تازه نمط آگهی پذیر و تا نیروی حقیقت شناسی از که امید داشته آید و کجا دانائی بلند پایگی پرده
از روی بردارد همان بهتر که این نو آیین بساط درنوردیده بزبان روزگار سراید و مائده انفصال برا
نخوم مردم سرانجام دهد از این کارشناسی نفسی برآسود و ازان مهر گزینی جوش نشاط برزود
فرخی استعداد مرا بپاسخ آورد و درج حقیقت برگشادم که از نیخواران عوام را روزی دانش قدسی نزل
برای بیگانه وقت آماده میگردد مرا بهنگامه چه کار کالای آسمانی ارمغانی کیمیای ملک آگهی رایش
نیابد با گروها گروه عامه چه پیوند شعر علیوا از را با کبوتر چه کار + بباز ملک در خورست این شکار +
گزارده حکمت پژدهان دیده وری را نیز باور می افتد و غنیمت را سترگ تنومندی میبخشد مردم زو
از چهار گونه نگذرد نخست آن عناد گزین ظلمت آمود که داگویه را آمیخته شنوائی نگرداند و از دریچه
گوش بصفوتکده دل نبرد و اگر راه یابد پذیرای آن نگردد و اگر بپذیرد بکار کردنا میرد دوم آن
تیره سرشت بدگوهر که بیدانشی خود را دانائی انگارد و در نخوری شوارد و اعشرت تندرستی نماید سوم
آن روشنی جوی سعادت منش که از دویوبند ناتوان بینی و سبکبالی دانی وارسته بدرد جویائی تنومندی
دارد لیکن از واژونی بخت و نیل کاری اختر ادراک معانی لطیفه نتواند و به دگیان شبستان خرد بدو
کمتر روی نمایند چهارم آن فرخ دیده مرد فرخنده طالع که با آخر شناسائی فطرت بالادست و همت
عالی دارد و برزفای دریافت بپیشاپیش میرود و انای روزگار آنست که جز خموشی نگوید چه
درج گویائی جز بدین جوهری حقیقت پژوه نگشاید تا چراغ دانش افروخته گردد و فروغ آگاهی همگنان را
در گیرد پور خرد چه زان میخائی و هرزه چرامی و رائی ازین که سخن را دست باتی تازه در آورگی و زبر
عیار زبانیان سرائیدی اینهمه زبان فروغی چیست و سر استکبار برافراشتن چرا هرچند راستی گزارش
نیابد و هیچ خودستائی نه همان بهتر که پیکر غرور را سا از صفحه هستی بزدوده آید و باطن صافی باین ناسزا
گفت دامن آلوده نگردد مثنوی مشو غرق آب هنرهای خویش + نگه دار بر جایگه پای خویش

درین ورطه کشتی فرو شد هزار + که پیدا نشد تخته بر کنار + حقیقت سرایان گوهر سنج درست عیاری سخن و والا رتبگی او در آن دانند که درین بارگاه شگرف پنج چیز گران ارز فراهم آید نخست معانی از آسمان تقدس بر دل صافی پرتو انداخته نزول صعودی فرماید دوم گزیده پیوند انجستجی پردگیان صفوت سرای ضمیر را به پیرایه حروف در آورده آن روحانی نژادان را با بن عنصری پیکر طرزی بر آمیزد کز لبسان جان و تن بوالعجب معجونی آغشته گردد سوم تازه نمطی دلپذیر غم زدا گوش جان را فرو زده و جانزا بیالاند چهارم نخل بندی و مرتبه آرائی معنی را گزیده جای باز دارد و لفظ پهلو جویا چه فرو گذارد و آشنا را با ایستگاه آورد و بائش صورت و معنی شاهد سخن را پیرایه بندد پنجم لفظ پیرای عبارت را از دیر فهمی و نکوهیده تکراری دور دارد و خنک و دگران پیکر دران انجمن راه نیابد همچنانکه دست فرسوده روزگار نباشد بگرم خوئی و آشنا روئی گلگونه آراید و این هنگامه نیکوئی زمانی انتظام گیرد و سخن را والا پایگی و قیمتی دست دهد که عزم درست و یکتائی اندیشه و جستجوی سخت و یاوری تنومندی خرد یکجا فراهم آیند و نیازمندی بر دوام و عنایت والا بهمانی دوشادوش باشد و هر کدام شرائط بسیار و لوازم فراوان با خود دارد و شماره آن گرامی نامه بر نتابد گزارش آن در تنگنای فرصت نگنجد لیکن دمشتاز و دستیار ناگزران وقت که از فروغ آگهی بنظر دشمنی پژوهش عیب نماید و از راه دوستی بیچاره سگالی همت گمارد همانا صحبت چنین فروهیده مردان کیمیا دانائی و یکجا سازان آن شش گوهر گرانمایه تواند شد امروز که دل پراگنده خاطر گرد هزار جا و گزارنده بطرز فارسی کم آشنا و رهنمای حقیقت نایاب چگونه آرزوی دل بانجام رسد و کجا امید شایستگی دست آید درین هنگام معانی آفرین سخن طراز میزان دانش قسطاس حقایق فنین برادرم شیخ ابوالفیض فیضی که بجای پدری داشت ازین آشوبگاه عنصری بآرامگاه قدسی جالش فرمود و ناظورۀ سخنوری اسوگواری مراحل سراسیمه تر شد و دل سلسلۀ هوشمندی گسیخت از پیام ایزدی بیداری روی نمود و دریشانی

در از افتاد **سه** وای برین دانش اندیشه پیچ + سینه پر از علم و معلوم هیچ + هیچم و اندیشهٔ من هیچ تر
نیست ز من گرچه سخن هیچ تر + دیدهٔ آهوشناس مست آمد و سر بجیب شرمگینی فرو برد و در سر آغاز
جریدهٔ اقبال بسیج خاطر آن بود که چون داستان داستان نگاشته آید به پیرایش آن پیشوای
سخن سرایان غازهٔ حسن انجام برگیرد ناگاه مصیبت جانگزا روی نمود و مرا آن پیش آمد که کس را
روزی مشواد چنانچه از بیپایگی و کم حوصلگی صفیری بهیشانه زد و بر خامکاری خود آگاهی داد قطعه
سخن بیاها در خامی سخن منگر + که سوخته دلم از مرگ قدوة الحکما + شکسته دل تر از آن ساغر بلورینم +
که در میانه خارا کنی ز دست رها + تا سال هم نگاهی بر نگاشته همچنان محفل دانائی فرموده بود لیکن
نه چنان که دل آسمان پیوند ایشان تسلی داشت و این حیران بستان هوشمندی خرسند که زمانه چنین
نیرنگی نمود و بروز جانکاهی نشاند مرا از زندگی دشوار و دل از رنگینی اسباب افسرده تر گشت
افسون مهربانی خدیو آگهی طلسم دانائی قافله سالار صورت و معنی از ان بیمیدگی باز گرفته از سر پای بند
تعلق گرداند و با شورش ضمیر و برهمزدگی باطن نگاشتن گوهر نامه همت بر گماشت لیکن از
دشوارکاری و تلخکامی زمان زمان تازه پریشانی دل شوریده را پراگنده تر ساختی و نو نو سراسیمگی
شهرستان اندیشه بویرانی آوردی چه اگر تفرقه بر نخیزد و عزیمت را پای نلغزد و با گوناگون آشفتگی
واختلاف عزائم والا دانشی که از همه رو چیره دستی نماید ناپدید و همزبانی که در مراتب آگهی بسنت شدهی
داشته باشد نقاب گزین کاشکی در قحط سال مردمی دستیاری بودی که زمان افسردگی خاطر و شولیدگی
دل صفحه تواند نگاشت که آلودهٔ رشم زار تشبین نباشد و اگر این دو گار نامه دانشی بنوشتاسنده ناگزیر که
در نوشتهای دل پراگنده تاختن بند کند و بر ستردن نقشی و آوردن لفظی و پیدا ساختن معنی توانا باشد و اگر زمانه باینهم
زفتی کند چنین کس ناگزران که از فروغ آگهی و نیروی دلیری آهوشناس گرداند بهره در مکامن ضمیر آهنگ
وارستگی روز افزون و گوناگون مشاغل باهم آمیخته هنگامه آرای صورت و معنا ز مهر آموده چه نشین انجمن دل بدست سایه

واد بقلم باز نویسد چه مایهٔ ابتهاج داشته باشد از انجا که اندیشهٔ صافی بود و سپاس ایزدی پرافزایش و
ارادهٔ درست و همت شاهنشاهی دستگیر در ان تیرگی کشاکش نیر اقبال پر تو انداخت نیروی کرم
روی کرامت فرمود مثنوی این که مرا هست بخاطر درون + نقد معانی ز نهایت برون +
نی ز خود این ملک ابد یافتم + کز نظر منعم خود یافتم + غرهٔ آذر ماه سال چهلم الهی کدهٔ نکدهٔ خویش را
در فراز کرده برون سو در نگاشتن گرامی نامه از غیر وا پرداخته بود و درون سو به نیایش داور دل
دل ظلمت آمود را چراغی دریوزه میکرد و تارک نیاز بر عتبهٔ کبریایی الهی نهاده توفیق سرانجام
خواهش مطلبید ناگاه صبح دولت چهره افروخت و لمعهٔ نور دان کاخ بی روزن روشنی افزود
چون تامل بکار رفت و حیرت رخت بربست شگاف قلم مشرق ضیا و مطلع نور یافت نشاطی شگرف
در گرفت و عیشی شگرف روی آورد گره در هم بسته کشایش پذیرفت تشنه مهرگان سوخته قبای بهار
در پوشید و غلاو ز مقصود بدید ار آمد دل با آهنگ کار افزائی برخاست و خامه بدست و با نیرنگ
نیرنگی ز دو شور سرای بیان را کار پردازان عزت بدست افشانی سماع برانگیختند و کمتر فرصتی
گنجور گنجینهٔ سخن سرائی گردانیده مثنوی بلند نامی کرامت فرمودند و خطاب ملک الکلامی قسمت پیش طاق
گویائی گشت لختی سخنان دلاویز آگهی بدنشین روشنی نگاشته شد و شکر نعمت رسیدگی پیرایهٔ تحسین یافت
ارمغانی سخن شناسان حق پژوه و گوهرین ذخیری انتظام پذیرفت و دولتی سترگ چهره افروز
سعادت آمد مثنوی بخت دوید و در دولت گشاد + بیشتر از خواهش من هدیه داد + بلبل نطق
از گل طبعم پرید + پردهٔ غیب از سر کلکم درید + فوج بفوجم ز معانی حشر + خواندهٔ ناخوانده در آمد ز در
پیش دویدند بتان ضمیر + خامه درون خواند بجز صریر + جای آنست که ترانهٔ نشاط بر سازد و زمزمهٔ
شادمانی در گیرد لیکن آنرا که همت در نگارش فرمان فروان آویخته باشد بنگاشتن حال خود چگونه بارگی
تواند کرد و بکدام دست بدین نیرنگی نهاد طرب پیرا گردد خاصه امروز بسر نوشت آسمانی تازه شورشی

در سر افتاده و خاطر سراسیمه را بسیج دیگر پدید آمده تن مثنّی و جان صحرائی در اندیشهٔ سفر و این قدر
گسل و نارسائی برادران روزگار در زبان بندی و دل خموشی و شیفتگی باطن در گزارش اقبال
نامه روزافزون رباعی دردا که غم کوه بگاه افتاده است + معشوق دل مور چه باه افتاده است +
این واقعه طرفه براه افتاده است + درویش بعشق پادشاه افتاده است + همگی تکاپوی اندیشه
آنست که چون قرنی چند نگاشتهٔ قلم سوانح نگار آید و حق گزاری آن بخجسته اش سرور جاوید بخشد
بدستیاری کردار سعادت پرتو چنانچه آزبرستانح بنافدم فراترک نهاده در بر ستش ایزدی گرم
روی وار و از گریوهٔ اضافات و نسب بیرون شده بپایهٔ والای آگهی آرامش گزیند و
از کشاکش دبولاخ جانگزا برآمده بخلوتگاه تقدس جاودانی عشرت اندوزد قطعه رخت بردار ازین
سرای که هست + بام سوراخ و ابر طوفان بار + کلبهٔ کاندران نخواهی ماند + سال عمرت چه ده
چه صد چه هزار + پرده بردار تا فرود آرند + موج کبریا بقصد مار + لیکن در هوای این بلند آشیان پرواز
عرصهٔ شناسائی را بال همت فرساید تا به هوس گریبان خویشتن و دست چه سد از خارستان راه
خطرناک گوید یا از راهزنان بادیهٔ پر آشوب اندوه نایافت نمایندگان مراحل مراد نگارد یا درد
نشترولی همرهان خجسته بین درنگارش سرای اسباب خرد و بکنج خمول طبیعت بر فرازگاه ظهور رنگ آمیز
جهان صورت دل شکرد انفسی بر شکنه پرده گزین جانگزائی بد گوهران فرومایه سر بار تهی لختی بچرب زبانی و
برخی بخاموشی نکوهیدگی را به نیکوکاری فروخته در لباس رهنمونی رهزنی کنند بیشتری از فریب روگی
اندوزی بکار یکدیگر برند و آزردن آدمیان تا بدیگر جانوران چه رسد سرمایهٔ افتخار دانند و دل ادهای
عشوهٔ این جاف جاف و اثار بائی حسن حال را کجا شمارهٔ شعبده ناکی و فسون سازی کار شناسان
زبان اندوز که اندازه تواند بر گرفت حین ایشان پست فطرتیست که بگردگانی مهر این دست کش
و دشمن نواز پای بندست و در اقبال این موجهٔ سیمابی سراب کامروائی سندی غفلت آموز شادمانی است

دوران و بار این گندم نمای جو فروش پایمال اندوه و دست فرسوده غم نباشد از این جهت و از فرو رهیدگان
فرهنگ افروز در رموزستان شناسائی پدران لعبت باز زود زوال خوانند دوم آن بمایه دانشی که
بسته آمد این نخ توت گسیخته رشته تمیز و انصاف حیرت زده شادی و اندوه است نه از بسیاری لذت
این نحو داری بود و حوصله نشاط او سیر و نفس آرزوی او در نشیمن آرام و نه از کمی این فیست هست معدوم
ماتم او پرده های خواهش لنگ این او معمای حقیقت به پیسری آن بوقلمون معبر گذار دهند سوم آن
الکم این فرده ایه که با نیرنگ بهای پیچیده گرد آوری خواهشهای این جهانی که در رهگذر تند باد فنا افتاده و از
شاهراه راستی بر کناره نشود و دو چاره سگالی ناملائم روزگار تزویر آموخت بدامان مکر و حیله میزند و
بد شناسائی خود را بساحل ستمگاری میسازد او را بزرگان در اشارات خویش بنده نیرنگساز
گویند چهارم آن نمود بخت شوریده رای که در فراهم آوردن کامها و شیر و وزی حوادث ستاره گردن
گجگرائی است بر زبان حق سرایان تعبیه گواز و بگذر این عربده آرای بیوفا ایمان و بر صدر نشینان محفل
انصاف پیداست که حال جویای آرمیدگی و غور رسی نگاهی که خوی گزیده های او چنین بود چگونه باشد اگر در
نمایش این گفتار آگهی افزا گروه با گروه باستانی و گوناگون مانیان فی بیدکار با آن نسخه فراهم آید و قلم را اگرای
وادی این منزل های تکاپوی فرسوده گردد اکنون از داستان من لختی بر گیرد و در چاره گزینی خود پای همت
بیفشار شعر حدیث خویش اگر گویم ز آغاز دم چندانکه نتوان آمدن باز + پدر بزرگوار بگوشه آزرده
خرسندی داشت و از آشوبگاه دنیا بر کناره میزیست و با من نظر عاطفت افزون تر از
برادران کردی و بهتری دانش و کردار از سر آغاز نشو و نما بکج گرایان امن آلوده راه ندادی
و همواره بصفای باطن و نظافت ظاهر و زبان فصیح و بیان دلکش باندازه های حقیقت بنا قداری
مثنوی شعر ز ابتدا بر مادر و با باب بنازیدم چو طفل + زانکه هم با مادر رحیم بود و هم با بابی من
و چنانچه علوم یکی بی نقاب جمال معنوی داشت از مهر گزینی این شعر گزیده را نیز عنان نمط خواستی و مرا از اینجا یکی

روی وحیرت بود وبدان گفت وشنود وهیچگونه خاطر فرود ونیامدی تا آنکه رهزنی آن رهبر
منزل طلبان کمال شمسهٔ پیشطاق فطرت بوده باشد وخطرهای سترگ بادیهٔ سرورگم که مردان مرد از پا
در آرد بصفوتکدهٔ باطن جاگیر چون سال می افزود وشعور میبالید نفرت دلگزا افزایش میبافت وزمان
زمان آویزش بی آشتی گرم تر میشد واز همه وابرد آخته بدمسازی جنون باده نشاط میسر وبخیال فروشدن
دم آسایش بر میگرفت کشش درونی تا خلهٔ سالار حقیقت آشفته بی سر ودل را پای بند دانشگاه
رسمی گردانیده ودر پانزده سالگی که همگنان گران خواب غفلت واده وعرصهٔ پهنای حکمت و فراخنای
فرار داد چندین گروه بیهوده آمد وآنچه شناسائی رعونت افزود ومستی آگهی شورش افزای گشت
با چنین رهنمای تنومند دیده بانی برد ودام نفس اماره افزونی گرفت وبطرزهای گوناگون
چهره آرای هنگامهٔ خودبینی شد بمیامن سرچشمهٔ نظر والد بسیار اسرار اشراقیان و نوادر خفایای صوفیه و
بدائع شناختهای مشائین اندوخته هنگام آن بود که با چنین دانش بزرگ نخوت افزائی آن نیرنگساز
بوقلمون روی درکمین نهد بر همان آئین خویشتن نمائی وخودپرستی افزودی وبا جهانیان پیوند آمیزش
گسیخته داشتی واز نارسائی وکانچه وینی ناخواستی بسیج تجرد گزینان دل گرفتی واندیشهٔ غربت گرای شورش
تازه رهنمون گشتی سرآسیمگی جنون نبود که از فرمان خرد سرتابیده بیراههٔ شاهد آشفتگی بیرونی نداشت کرده
آزار خدایان مجازی سپرو در نشیب آباد اندوه وشادی بادل پژمان خاطر وزم بسر میبرد وتحمل آزادی
تلخی آسایش می آورد واز پست فطرتی که در من بود وکم همتی که در نهاد خود داشتم با کمال دل گرفتگی از
مدینه و فرط بیان ودوستی بلند پایگی نگارخانهٔ سیمابی آشوب درون آمدی واز نیرنگی کشاکش باطنی در شگفت
زار افتادی تا رضامندی پیر نورآگین بدان پراگنده خواهشها بس نزدیک وبازماندن شوریده از آن
سگالشهای باهم آخشیج بسیار دور ونفس فرمان پذیری آن کیمیای ملک آگهی در افزونی و
زبان نهان کششهای گوناگون را نیروی دیگر یا اعمی بخته نه که باد دست در آمیزم من

صبری نه که از عشق بپرهیزم من ٭ دستی نه که با قضا درآویزم من ٭ پای نه که از میانه بگریزم من

تا آنکه آسمان در محفل همایون شاهنشاهی داستان مرا برخواند و ستاره بخت بیداری از افق اقبال بدرخشید چاوشان دولت بهم رسیدند و فرمان طلب شکوه سطوت انداخت از نیرنگی نفس ابو البدایع نقش اعتبار پژوهی از پیشطاق ضمیر سترده شد و بسیج تجرد چیره دستی نمود نزدیک آمد که سر و پا برهنه دشت دیوانگی در نوردد و دیوار بند آمیزش در هم شکسته راه آزادی پیش گیرد و آن رحمانی طبیب چون پادشاه روزگار را قافله سالار ایزدپرستان میدانست و از سرنوشت چهره گشای تقدیر بقدری آگهی داشت بچاره گری روی آورد و بدرس آموزی تعلق درج گهر بر گشود و تسخیر طرازی وجاد و نفسی رهنمای طریقت به دبستان دولت شتافت و بسیجو آستان اورنگ نشین فرهنگ آرای ناصیه بخت بلندی جلا افزود بی آنکه دواد و خرص اندوزی دامن آلای همت شود و فراخنای آزمان قدم جستجوی فرسایید بیشتر از آنکه شرمسار انتظار آید و آبرو بر در ها ریخته گردد و میانجی سفارش این و آن منت پذیری فلان و بهمان الطاف شاهنشاهی مرا فرو گرفت و از نشیبگاه گمنامی بر فراز بلند پایگی بر آورد و کیمیای نظر خداوند صورت و معنی همت را فروغ دیگر بخشید و دل را فراغ تازه پدید آورد و از آن بیماری دشوار و واکه پدر بآن سترگ پزشکی چاره نتوانست کرد بخنی رهائی از نیروی آگهی با عالمیان قطع یکجهتی و گلستان نسبی گسترده در کمین خویش منافقانه نشست لباعین نفسانی چهره افروخت و توانائی ستردن بخی بدست افتاد و در رستخیز دشمنی بد و شداری بر خاست و اختلاف گروه با گروه مردم دل را از آن شغل شگرف باز نتوانست داشت و در نزهتگاه باطن گردی نیارست انگیخت چندی در همایون محفل کشور خدای هنگامه دانائی گرمی پذیرفت تنقیح مقاصد و تشخیص دلایل را روز بازار شد از ناشناسائی مراتب حکمت و تهیدستی علوم حقیقی سخن سرایان روزگار را که تیزرویی پیشگی و چرب زبانی دلایه بلند آگهی جا بجا اشتند کار دشوار گشت که بجا موشی تن بان جنبش ابرو و گردش چشم حیلهای ازمذعند که تعجبه گوی

وهرزه درائی با پاسخ می آراستند از نیروی تائیدات آسمانی چنان کاربند شدمی که آن طلسم بدگوهری
درهم شکستی ناگزیر دست ازان بازداشته یاوه گزاری پیش آمد معقولات را مخالف دین
شمرده برخی ساده لوحان ترک نژاد را راه زدند و از باوری آن ناشناسان بچیره دینی سر برآوردند
بدستیاری روشن ستارگی کشاده پیشانی ازان پایهٔ والا فروتر شده در سرائر منقول و تقیص سنج و نکته سرای
آمد و هم با این آن گروه در قراردادهای پریشان اندوخته های حصرهٔ ناخن زدن گرفت گفتگوی مذهب و
ملت دراز شد باز پرس اشتباهات را مکامن معتقدات پنداشته کمین نوزی نشستند و چندی برین
تلبیس عشرت بدنفسی میکردند کهن آشنایان و دیرین دوستان دامن اختلاط برچیدند و در شهرستان جهن دگر دا
آمو غربت گشت شعر از بیکسی ام میان شهری + تنها تر از انکه در بیابان + گاه ازین خلوت درکثرت
ترانه نشاط برکشیدی و نتیجه خبیر بسیج دانسته در ستایش ایزدی فرو دی گاه از کوتهی امکان و تنگی حوصله
باخود سرائیدی که این چه بوالعجبیت با جهانیان بساط شناسی ندیشی و خیر سگالی گستره ندارد و باخود حریفانه
نقش شندر می انداز و عالمیان و سکین دشمنی چرا انشته اند از تائید آسمانی و روشن ستارگی با شگرفی روزگار
دنا روائی حق پژوهی سر رشتهای آشنا و بیگانه و یافه سرائی دور و نزدیک آن و بزش بدگوهران کوتاه بین
تفرقه در جمعیت آباد ضمیر نیداختی از بازار کسادی حقیقت تازه شادی چهرهٔ نشاط افروختی فرد بصدت
نانم خندم چو مرا در شکنند + کار خامان بود از فتح و ظفر خندیدن + چون سپهر گردان چندی برین
بگذشت درهای دولت کشودند و چهرهٔ اعتبار را افروختگی دیگر پدید آمد زربندگان دنیا ستیزه
حسد را بغض دینی فروخته باندیشه تباه فرو رفتند و از تنگ چشمی و ناتوان بینی بر بیکار ایزد توانا برخاستند
خسران جاوید اندوختند نظم این دو سه بدنام کن عهد خویش + می شکنندم همه چون عهد خویش + من بصفت
چون مه گردون شوم + نشکنم ار بشکنم افزون شوم + ازانجا که عزیمت درست بود و عقیدت پایدار
حیله اندوزان تا فرجام زبان تر باده چهار سوی صورت و معنی گشتند و بر حقیقت حال آگهی پذیرفته و خوی شرمندگی

فرو شدند آنزد ذرشناسا سے نشیب فراز عالم صحبت این طائفه میخواست راه نفرت می سپرد
اکنون آن گروه غنوده خرد به دلجوئی حیران آرمیده آرزوے خدمت در سر دارند و او در
استنکاف درین تیرگی وحشت نیر سعادت بدرخشید و از دم گیرای خدیو گیهان بخ هنگاه صلح کل در آمد
نفس شوریده در صفوت جای آرامش نشیمن ساخت و برین ترانه حقیقت دامن نشاط بر گرفت اگر جهانیان
را نکوهیده میغوله دشمنی میگزینند باندازه دانش راه عبادت میسپر تو چرا فهمیده میخروشی و اگر یک دانش
آن هنجار پیش میگیرند همانا بیمار حسد اند از رنجور کار نندرست چه میجوئی از نقصان بشری و کوتهی امکان
از سراپای خاطر زمزمه خواهش سرائیدی و جوش این آرزو از درونه سر بر زدی چه بودی که دشمن نارسا
و بافتی که چه مایه آسوده ام و دل از یاد افراه چگونه واپرداخته تا تن چاپلوس زبان لابه گر بعد خواهی نفرشاد
و برون همرنگ درون ساخته از کشاکش دو روئی بازرستی کاش خیراندیشی که در حق بدخواه دارم به بدی
مرا که راه مداهنه نداند و دست طفل مشرب حقیقت بدامان من ماندی تا بنقد از دوستی رنج نبردمے
رباعی آتش به دو دست خویش در خرمن خویش + چون خود زده ام چه نالم از دشمن خویش + کس دشمن من نیست
منم دشمن خویش + ای وای من و دست من و دامن خویش + دلم در شان ستایش کنندگان و بدگویان
خویش از دوم منزل گذشته بسوم گذاره میکند امید که دیگر بار نگردد و بقلاوزی بخت بیدار
چهارم شرف اختصاص یابد و دم آسایش بر گیرد و از انباز گیری ایزد همال یکسو شود بنشتری با نخستین
گروه دوستی ورزند و با پسینیان بخلاف آن گرایند طائفه صوت را در ظهور این دو روش بشادی
و اندوه بیالایند و به ستایشگری درون انشاط آمود گردانند و به نکوهش آزردگی را پرورش دهند به خ
نایندفیگان سیماوی نیرنگی ابداع در نظر آید آن هر دو را یکسان انگاشته پذیرای دگرگونگی نشوند و بسا باشند که نفس
بوقلمون شکلی در میان آرد و چنان وا نماید که ناسزاگوئی تو که راه حق میسپری ناخوشنودی ایزدی با خود دارد تا چان
فریب خورده بکمین تباه سرایان نخیزد و از شاهراه سعادت بکنار افتد و چون آماده نویسی زنگار خویش کند پدید آید که بسا جلیل القدر

بد کار تر آویزشی ندارد وهمانا لعبت آرائی آن خودستائی خوشتین بین ست و رتبه والا آنست که مجمدت گوئی را که سرمایه رعونت انتظام میدهد با آئین دشمنان پیش آید و نکوهنده عیب نمای ابدوستی برانو بو که بدین طرز آگهی بر فراز مقصود جای گیرد و از گزند دشمن ابنای خانگی ستمگاری یابد به ستیاری فطرت و پاهی افشاری دل بکمتر زمانی ازان نفرت باز آمده با خود در آویخت و جنگ بی آشتی درمیان آورده کار از سر گرفت مثنوی دست و گریبان بخودم چون کنم + سر ز گریبان که بیرون کنم + چاک زدم پرده سامان خویش + بو که زنم دست بدامان خویش + و همواره لطمه نکوهش بخوشتین میزند و بیه یا نفرین می سراید هرگاه یکتائی شاهد وجود که باستانیان نیروی شهودش دریافته اند ترا از سعادت نسخی و بیدار بختی بچراغ دلیل روشن جلوه نه و چرا تنگدلی از کم بخشه کنج خمول سطلبی و کرامانده کجاد بت خواهش میکشائی گر فهم ازان آگهی نصیبه نداری یا نیرشناسائی فروغ گرد ارمی بخشد از نیک اختری و خردمندی دل آن حق پژوهی و فراخ حوصلگی کرامت فرموده اند که در بارگاه معامله آرائی و فصل خصومات دوست، و دشمن آشنا و بیگانه یکسان نسبتی دارند تا خشنودی عالمی و رضامندی جهانی وران غریب غبار نتواند انگیخت دوستان در آرزم جوئی کام بر نتوانند گرفت تا بدیگران چه رسد بمانکت تنهائی شتافتن جهت و از گمنامی جبین می افروز و لیکن چه گوید و چه نویسد شعر دلم دامن آتشین بلا را + چو دامن سر زلف عذرا گرفته + ز آمیزش عالم و اهل عالم + همان نفرت طبع عنقا گرفته + حقیقت کار آنست که تکاپوی آدمی سود مند نیاید تا نکاشته پیش طاق سرنوشت چه بود و گردش انجم و افلاک بچه رفته باشد نیرنگی آمیزه اجرام علوی و اجسام سفلی علاجی نتوان اندیشید تیراندازی آسمان را سپر نتوان اندوخت فرد مثنوی جوشن ست کشاد خدنگ چرخ خود را بهر زه از چه بجوشن در آدرم + اکنون با نفس نزار فتنه معرکه مصارعت آراسته دارد و هواخواهان یکدیگر پای حمایت افشرده اند زمان زمان شعبده بازی تازه بکار میرود و آفت خیز شگرف چهره عبرت می فروزد بمنید اند که انجام کار چه خواهد بود و آسایش یکدم منزل روی نماید و ازین سخت تن ازدشناس که جاوید بپیوند دست و بدشاد خواب خواب خوش برتا

و پایین بکدام افسانه قرار گیرد و خوشی گره برابرو که گوناگون سرور عالم و محنت کده او راه نیابد زجایی کشاده پیشانی
که بفراخی انبساط غمگساری جهانیان بر دوش همت برگیرد آن تیزرو هشیار خرام از گلخن بیم و بستانچه امید
و تا بنگاه بستگی و نزهت جای کشادگی فرا ترک شده پای بند شادی و غم نبود هر لحظه منشور اقامت بمنزلی
سر شده و هنوز جایی گرم نکرده از در دیگر میخوانند مصرع من بوقلمون روزگار خویشم + با چنین آویزش
درشنی بحکم ارادت ملتزم نگاشتن گرامی نامه است و محصلان بزم ارادت و عقیدت بکار دیگر نمیگزارند
چرا نباشد و چگونه شگفت نماید از پرستاری یکتائی ملک آگهی زخارف دنیا در میزان همت وزنی
ندارد و رنگ آمیزی ملک صورت را در پیشگاه دانش قدری نه گزیر بسپاس موهبت کبری کلک بر لای
گرده جوش مدحت میزند و دل به الختی بگزارش داستان حقیقت جلای تازه می بخشد نه آنکه هوشمند آب
به پرویزن می پیماید و باد به هاون میکوبد همان بهتر که سر و پیش خاطر بوالعجب برنگرفته راز درون بر ملا
نینداز و آنچه گوش زمانیان نشنود و بچشم عاقبت بینان نگنجد و اگویه ننازد فرد گر بگویم آنچه از اندیشه در جان
نفت + ی هم چو من حیران بجانی تا نداری باورم + ابوالفضل مبارک ضمیر دانش پژوه از زمزمه تنهائی و
گفتار خاموشی چرا سیر آمده حال خویش به بارگاه ظهور می آری و در خلوتگاه دل راه بیگانه میدهی چشمه بخشش از
صفوتکده باطن تراوش میکند سراب را سرانجام دادن آئین کدام هوشیار است بر همان نطع بندگی پای
همت افشرده بنایش ایزدی در ستایش پادشاهی بجا آر و رازگوئی تقدس داستانسرائی تعلق
برگزار پیام حقیقت دل را از هرزه گرائی باز آور و عزیمت را تنومندی داده نیروی کار را افزود و گوهر
فطرت را فروغ دیگر بخشید بحمدالله المنة کتابه که از هسطاق نوخرشت من نگار برخواند و ربی این منت گرداند
گره بسته فتراک دولت ابدی اعتصام ساخته سوانح نگار بدائع طراز دارا و از حسن طالع این کوکب افق معارف
اختر آسمان معانی آنچه بزبان قلم می آید بر صفحه بیان رقم پذیر روز بروز بسمع همایون رسید دست و برآفرین بر افزون و نوازش
گوناگون سکه دو سعادتمند بنده که خدمت پسند شاهنشاه افتد و نشان قبول از درگاه یابد مثنوی بجلد تین این داستان

بطرز فریبنده کردم درست + درین دم که دوران سخن خواه بود + سخن از من و همت از شاه بود + گرم همت امیدواری دهد + فلک فرصت و بخت یاری دهد + باین جنبش کلک گیتی خرام + بپایان برم این گرامی کلام

خاتمهٔ دفتر دوم اکبرنامه سپاس ایزد ای فکرت تیزرو + که وادی سخن را سرانجام نو + قلم یکدم از جنبش آرام یافت + سواد دوم دفتر تمام یافت + ازانجا که فطرت یاور و ارادت درست و بخت بیدار و سعادت مساعد بود و به نیروی جذبهٔ همت و همشوارلی برخی سوانح قرن ثانی دولت جاوید طراز نگاشته آمد و بدستیاری دشمنان ابداع همت قدری سبکدوش گشت مثنوی چو شد خیمهٔ زین بنا مهره بست + مرا خیمهٔ عالم آمد بدست + وگر خیمه اگر بود در روزگار + چنان گویم از طبع آموزگار + که خوانندگان را برآرد ز خواب + بر قص آورد ماهیان را در آب + بس خوی های پیشانی فطرت بدامن امید ریخت تا نیم قطره از دریای آگهی تراوش نمود و چه بخارهای دل سر جوش زد تا سخن بدین منطق سزا دار گوهر گوش آمد بود که پذیرش لها بلند نامی بخشد و مرا آمیز با نجا جاوید گرداند بیت سخن از جانش برون ده دم پرواز + خدایش جای در جا بهنا نهد باز + وقت آنست که جبین نیاز از سجود نیایش برندارد و ناصیهٔ سپاس گزاری را از زمین ضراعت برنگیرد و بهان نگارش همایون نامه را سجده گاه خود ساخته گوتن بر فسانه طرازی نفس خود کامه ننهد و سوز بان کیمیای سعادت بحیله اندوزی آن کاهن از دست فرو نهلد و چرا برداد که کارفرمای ابداع دریوزه این و دله هزار مشغله پذیرفته زمان زمان غنیمت ادل و فطرت را نیرو و همت را توان می بالاند و من کج مج زبان هندی نژاد هیچدان را برخوانده بر فراز حقیقت پژوهی و دیدگاه نکته پیرائی جای میدهد نفس نفس سموات معانی را در گشوده بر صدر جای شناسائی مینشاند و از حضیض خیالات تقلیدی بیرون کشیده بر اوجگاه اطلاق می برد و چگونه توانند برداشت گزیر نگسار تقدیر پاسبانی پیرامن دل فرا گرفته و طلسم بلاگردان بو قلمون خودستائی بر میثاق بینش آویخته عنفوان آگهی در کنف عاطفت دانای رموز انفسی و آفاقی پدر بزرگوار در آمد و از نکوهیده آمیزش دلفریب استان این رنگین بساط بر کناره شد و هنگام شباب نارسیده بر غوامض علوم

چهره دستی یافت و صبحگاه جوانی در نورستان نظر گیهان خدیو بپایهٔ اعتبار دو الاسر بلندی گرفت

مثنوی شاهنشه بارگاه عالم + اورنگ نشین صلب آدم + برهان ظفر ابوالمظفر + یکتائی مانه شاه اکبر +

یارب ز جمال این جهاندار + آشوب گزند را نگهدار + هر گاه در خردسالی که آشوبگاه بیخردی است

و ریعان برنائی که با نغز دریافطرتان پارسا گوهر و افروزش دانش که هوش ربای کمترین شورش

او و افزایش منزلت و افزونی ثروت که آزمودن کاران ژرف نگاه را به بدمستی برو به تومندی دل دهم

آسایش برگرفت و خشک رواندیشه را آبیاری خرد شاداب گرداند دل کج گرای نشد و شهرنشان کدیری کیا

نبشری دست بازی نیارست و روز بروز شگرف نمائی و سترگ صفائی چهرهٔ خاطر افروخت و سعادتهای

صوری و معنوی نشاط جاوید آورد مثنوی نبودی گرم زور بازوی بیرهٔ جوانی برآوردی از من نفیر +

ولی دولت من که بخت از تخت + مراد او بیوند پاکان درست + آمرزگه پای خرد آهنش لنگ شکر خندگی

روزگار بی قدر طنطنهٔ پیرانه سری در کاخ استخوانی بقند و بس هنگان آخشیج بیغوله گزین چگونه آن نشست

غبار آلود پراگندگی خواهد شد و چسان عزائم فطرت گرد آمود افسردگی گشته دل از من بر گیرند آن روز که نه

کسادو بازاری و کالبچه قدر شناسی آهنگ تعلق از مکامن ضمیر رمیخاست و نشیب آباد بیراهی فرد نشد که نو

کراز غوغای پایه دانی جوش بحر و نیرو چرا بیاویه آوارگی خواهد شتافت خاصه درین هنگامه که زمان بما نقش

مراتب اینجهانی در سترده شدن و آهنگ سفر و اپسین و گلگشت سرابستان علوی در افزایش نفس

خود آرای عربده جوی راکه ده خدای این بوالعجب عنصرست چه یارا که کدام خیرد که بدست بجز دو دشمنی برخیزد

تا بفیروزیش چه رسد رباعی نقد یکه مراست قیمتش هست بسی + آنجا نرسد هیچ گدائی نفسی + گر سر دو جهان

خصم من آیند بحکم + هرگز نرسد بنقد من دست کسی + تو رمبارک تراکه از بخت خداداد و اسعاد تحنا حقیقت

و چمن آرا معنی شناسی گزین منزلی مکرمت شده چرا بیهوده میخ دوشی و گزاف میرانی نه مردان نه آن البتن که چه ان

گر مبارک فطرت منازل خطرناک این پوسارشیر ربای آسمان شکوه را طی کرده اند یاد و بهٔ فوز ان منزل شناس و

بادیه گردان این راه بیم افزا از فریب بوقلمون نیرنگ ساز خویشتن شناس دم آسایش بر نزده اند تو چگونه برین
وترم روزگاری و تهیدستی آرمیده خاطر گام فراخ میزنی پیشقدمان یادل و لب یزدان پرستی همانا استعداد
سترگ رسانده رزنامهای خویش چنان انموده اند که اگر آدمی زاد هزاران سال با عزیمت افزونی همت
در مبارزت این دو اژدها دشمن دوست نمای خانگی نشاط فیروزی اندوخته باشد دیگر روز باید که از عربده نفس که
فتنه اندوزی حیله پرداز عقل ربای دور اندیشه دراز بود و آن گویایی خموش نکومیسر آید رباعی دارم نفسی که
هر نفس مرا گردد رام گفتم که ریاضت و همش گردد + هر چند بجهد لاغرش گردانم + از یک سخن فضول فربه گردد
و نیز در نصیحتهای باستانی طلسم ساز پرکردن جا به بیابانی سبو شناسانده اند توانند و رهم شکست بی پیوستن بی
جدائی و پدر گزیندانی که در آشوبخانه شورش این نیرنگی فروس رحی بی برشتی گیرا چه تفرقه انداز و چه
آسیب ساز آتش حوادث بلند کاغذین جامه دل بادگیر کارگاه مینا را با دو چهار موجه سنگ انداز عشوه غمازان
سینه گلیم در کار عندلیب آیینه جلبی اعکس زنگیان در بر لیکن چه کنم و چه پیش آورم که دل از گفتم کاغذ سیاه کردن
بس گرفته و از پارناچهای مشکین حال افسردگی روحی اده از تار و پود لباس عنصری از رگ بی کاخ استخوانی
خاطر جهان فرسوده حیران انجمن آفرینش بشری گرائیده تا بخواهش افزونی مال و فراوانی اعتبار چه رسد رباعی
این سوز که خاست باکه بتوانم گفت + وین واقعه راست باکه بتوانم گفت + این غم که مراست باکه بتوانم گفت +
وین غم که مراست باکه بتوانم گفت + واز دین تقلیدی که باکیش برهمن و گبر و ترسا و سایر سرگردانان بادیه خیالات
انبازی دارد در بنگاه ضمیر غبار آلود و از ناموس سرد و گرم که هر کسی تخیل نادرست با خود انگارد بس می ست دم
شعر و بپاکشان علامه دوستی بسر نشان + سیری چنین میانه بازار م آرزو دست + شنیده اند که چه ترانه سازد چه
فساد برگیرد خاطر مقدس پیر و پادشاه من چه میخواهد و سرنوشت ایزدی کجه رفته مثنوی دلم میجست در الستم
گز ایام + زبانی دید خواهم کام ناکام + کنونم میجهد چشم گهربار + چه خواهم دید بسم الله دگر بار + جانی گشت که از صفای
باطن جوش بی آرامی سر زند و سراسیمگی سراپای دل فرو گیرد فراخنای محیط عقل تنگنای یک چشم میم و در یاد ز خطرات

غرفه خشک بنشسته و در خیال درو حق جوئی با دیده شناسائی پرده نشین حقیقت شناسان آگاه دل طلبیان نهانی

بر دوش هر گروهی باندازهٔ غنودگی بپایهٔ جماد و نبات و حیوان در مانده و فرا گرفته همگنان مقصد حقیقی

انگاشته نیم گامی بتماشاگاه گوناگون روشها بر ندارند تا بتابشگاه جویائی و دیولاخ جانگداز شناسائی کجا گذار شود

ازین آشوبگاه نادانی نزدیکست که صحرا گزینان ملک تجرد ستوه آیند تا بکار شناسان شهربند چه رسد رباعی

در بند گره گشای می باید بود + گمره شده رهنمای می باید بود + یک لحظه هزار سال میباید زیست +

یکجای هزار جای میباید بود + ناسور جانگزا دارو گیا ببال عنقا و برشک و حانی در جابلقا و جابلسا این

بیناماندل بکدام نیروی خاطر شرح دردی درمان نا پدید چه مایهٔ توانائی سوگ روزگار خود دارد در ایام

فروختن نادانی خریدن و ابائی که تحصیل علوم نام نهند با حق شناسی دست و گریبان بود و امید راسخ داشت

که بزودی در مقصود گشوده گردد و بصفوتکدهٔ حقیقت راه یابد هر چند قدم بیشتر نهاد و بوی خواهش کمتر بمشام

رسید و چون بر علوم عقلی و نقلی چیره دستی یافت و نامهای گروها گروه پیشینیان بنظر انصاف در آمد شگرف

نا امیدی بر درد دل افشرد و ناکامی سخت غمهای گوناگون آورد خاصه در هنگام واگویه فروختند و ختهای

آگهی که تدریس نامند دانش و بینش مردم را درین مرحله قدری استواری و پا برجائی بدست می افتاد

تیرگیهای شبهه و شکوک وی در سستی می نهد مرا بیشتر حیرت و فرو ماندگی روی آورد و بوالعجب اندوهی

سراپای خاطر فرو گرفت در شناخت مراد خراشیده دل گشت و از گوناگون قرار داد شگفت زرافاد

رباعی دل راند ز آدم نه ز حوا است نسب + جانرا نه زمین نه آسمانست طلب + نی زهره که باو بگذرانم

بر لب + نی صبر که تن زنم زهی کار عجب + هر چند کهن اوراق گذشتگان در نوشت و با دانشوران روزگار

راز گوئی و چاره سگالی در میان نهاد و شورش باطن بر افزود و دریش درونی افزایش گرفت در یوزه گری از

ریاضت کیشان خدا اندیش سودمند آمد نه اندرز گوئی دانش پیشهای حکمت پژوه کاری بر ساخت

در هر بارگاهی خلق پرستی را نیایش ایزدی نام نهاده هنگامهٔ خود بینی گرم دارند و خویشتن آرائی را

حق پژوهی پنداشته به بستر آسایش غنوده اند پشت آیینه را روی انگاشته قبای اندرون در پوشیده

و سراب را چشمهٔ زندگانی پنداشته امید جاوید زندگی در سر شعر ترسم نرسی بکعبه ای اعرابی +

کین ره که تو میروی بترکستانست + اگرچه در پس کوههای شهرستان خمول چندی از طیر دا پرداخته

به پیکار نفس های همت افسرده اند لیکن از انبوهی رنجهای پی در پی بگشایش طلسم چیلا اندوه

درمانده و گروهی برادرگان جستن راز تقدیس همانا نیروی پژوهش ندارند و راه چاره بیچ پیچی سپرند

در غنجگاه شاهد قدسی جمالش نمایند و تماشگاه بستگی و نزهت جای کشودگی خرسندی اندوزند از این

گروه بی تصنع نیز کار فرو بسته بر نگشوده در چیره دل را اندادائی بدست نیامد راز خدیو خسروا نرا گدای

کوچه گرد چه داند و نقش غم را طبیب شادی چه شناسد رباعی تا جان دارم همچو فلک میپویم + و ز نام

در د وصال او سخن میگویم + آن چیز که کس نیافت آن میطلبم + وان چیز که گم نکرده ام میجویم + گو را نباد

را از دیدگاه شناسائی چه خبر دا گذرد گوش فطری را از بیرنگی آوازچه آگهی و چون حقیقت طرازی حکیم

برزویه نصر اسعد مستوفی در اوائل کلیله و دمنه آورده نشانی از پراگندگی خود و دریافت و هد ر مایهٔ اروا

غم برگرفت آنچه آن جگر سوخته خون دل یا لامسر آید شعر یک حرف آشنا بغلط هم کسی نگفت + چند انکه

خواب خوش بهر افسانه سوختیم + چگونه بر زبان آرد یا در دل راه دهد لیکن کار آگاه درد رسیده نیکو شناسد

که یاوری دانان گونه است که ماتم زده را از آمیزش شیون گزیده و دهد آن معنی غم افزائی واندوه

افزونی ست نه بیمار پرستی و نه تیمار داری دران هنگام که از خلوتکده پدر بزرگوار سر برون نکرده بود خاطر

هوس پیمایی را در سر میگذشت که این ناسور دشوار علاج از آنست که حکمت پژوهان ژرف نگاه به

پزشکی تو رو دل نیاورده اند و شگرف نشان سحر پرداز را نظر چاره گزینی نیفتاده چون از رستاکده خود

بشهرستان دانائی پیوست و بسیج آستان گیهان خدیو پیشانی بخت روشنی پذیرفت دادوی عطوفت او همرنگ بجهد ازا

زبان فصیح کرامت فرمود و دل نکته سنج دو ز باب عطا کرد با همه کش بهم رد ش مراتب ری کرومی دوداز فروغ انصاف

بزم همایون و گرم بازاری متاع سخن بر همه دانش اندوزان روزگار چیره دستی برآمد لیکن جویندگان
گشایش معنوی چه طرف بر بندند و تفسیده درونان جگر تفته را نسیم باد زن چه مایه آسودگی رساند رباعی
چندانکه بدرد عشق میپویم من + در درد دم و درد عشق میجویم من + کو سوخته که جان ادمیسوزد + تا بو که
بداند که چه میگویم من + در هر شهری و صحرائی و در هر خانقاهی و بتکده گروها گروه مردم تخیل درست
خرسندی گزیده بدیگران زبان بیغاره کشوده دارند نه دلیل از مغالطه باز شناسند و نه تحقیق از تقلید
جدا گردانند و خود را او ریا و زحقیقت دانسته و گفت و گو را جستجو یکبارگی مسدود دارند ازین شگرف
نگاه برکج گرائی خویش زبان طنز کشودمی و خویشتن را بهزار گونه ملامت کردمی و زمانی بر هرزه سگالی
مردم جوش نفرت زدمی و تیر دوز طعن گوناگون ساختمی همواره با چنین آشفته حالی در شکنجه دلتنگی
گشایش کار سطلبید و از سایه خود بینائی داشت رباعی انجا شکرم مگس فرو میگیرد + صد دافعه
پیش و پس فرو میگیرد + بنگر که چه صحرا طلبد آن کو را + در هر دو جهان نفس فرو میگیرد + و بر ساحل امید نشسته
راه انتظار می سپرد و عرصه نظرگاه فراختر میگردانید ناگاه روشن شد که تندباد بیدانشی نه تنها
خانه برانداز شناسندگان کتاب تهیدستان حقیقت سرائیست هر گروهی به واژون روی پای
تکاپو کشاده در انباشتن مسلک سعادت کوشش دارند و بدزدگوئی و فریبدهی و ناتوان بینی و بی حقیقتی
شادمانی نمایند و هر طائفه بخلابی تا گلو فرو رفته عشرت آزادی میگزینند و حساب زندگانی خود را از
پیشگاه خاطر سترده دارند کشاورزان را بیشتری اندیشه آنست که سرانجام سرکشی چگونه صورت بندد تا از
خراج گزاری که وجه پاسبانی چهار گوهر بی بهاست دست باز کشند از آن بیخبر که سرمایه زندگی گوناگون
جانوران را آماده میگردانند و در کاوش چشمه سار زندگی تکاپو میرود و بازرگانان نیز یابان عالمی را برای سود خود
می اندیشند از ان غافل که به نیروی جهان گردی فیض ایزدی به شمول میآید و یاوری برادران روزگار چهره دشا
می افروزد و سپاهی مال خسیس را بهای جان عزیز می انگارد و نمی دانند که عزیمت جان نثاری نبرد افزای کار کب

دسپند سوزی آرامش جان نست آقا در افزایش خدمت فردوستان و باز داشتن حقوق سرگرم
خودبینی و نخوت آرائی اعتبار داده را بچشم حقارت نگریسته رزنا کامی جنید نوکر با بکاری گرفتن
و افزودن ماهوار بی سر بادیه بی آزرمی و تنگدستی پیش فراموش کرده بجوا اشهای گوناگون درکشاکش
دوستان و آشنایان از شنودن حق گزاری تلخ رود و دیدن نقوش سهوی و خطائی از گرانباری
افضال روزگاران سبکدوش گردیده بدشمنی برآیند و ترازوی شناسائی از دست داده بهرزه گوئی
و یافه درائی گام فراخ بردارند پیران و جوانان جمعی خردسالی نگذاشته برنگ آمیزی خوش آمد نشاط گام
را آئین بندند و از اندرزهای طبیعت گزا در تنگنای اندوه کالیو گردند تجرد گزینان مرتاض بنکوهش
دنیا که در معنی ناسزاگوئی موالید سه گانه باشد دست نوازش بر سر دوش همت کشند و فشا سند که
گوشه نشینی سگبانی ست گزند نفس دانائی در نمره را از آزردن جاندار باز دارند و دستاران و همزبانان را
همگی آن تخیل که بدبهای زمانه نواخته را به نیکوئی توجیه نمایند و محاسن روزگار رنجیده را لباس ناشایستگی
در پوشانند دهر که و مه بقدر سوده خاکها و کهن رتبها تبرک جوید و بدان سد که جا از فروغ درون آراستگان
اعتبار گیرد جوهر عقل را درین آشوبگاه غبار آلوده آشفتگی سترگ در گرفت و آوازه شگرف جنونی تازه پریشانی
آورد فرد گر من نه عجائبی که در جان وارم + دیوانه همیشه هم ز دیوانگیست + نه نیروی سازش و نه روی گریز
و نه دل نجودن و نه پای کناره شدن بیدست و پا بادیه پیمائی سرواشت و ورگرد خویش سرگردان گاه افسانه خود را
بزرگی خواب بشمرد و زمانی رقم دیوانگی از ناصیه شوریده حال میخواند نظم من آن مرغ محبوس در گلم + که چون غصه نیشی
زند بر دلم + برآرم سری از تنگنای قفس + صفیری کنم باز و زدم نفس + نزدیک که درین سنگلاخ حیرت و خارزار
پژوهی سخت هستی موهوم در بازد و با هزاران بار گله بدان نخستگاه تقدس شتابد بشهر یار والا نگاه بکارشناسی و دیده وری
خویش را برگرفت و به زمان سخن و شوار و واهمت برگماشت از شگرف بنگالی آن مسیحا نفس مهتابی فروزش بینش را فروغ
و یگر بدید آمد چشم و گوش را تخاص برافروخت و رایزدی تابشی تازه آورد پیام حقیقت سامعه افروز گشت که چرا در بوستان دم افتاده

بود که بسبب تکلف روحانی درین حیرت عجیب که اثری بران مترتب نشد بسیرم و شکایتهای زمانه را خود برم زحمت گاه قدس کنایت از عالم بقا

ودرهنگامه نکوئی ناسزا اسیرائی چنانچه نکوهش جماد و نبات و جانور درسرابای دل راه ندارد چرا بدین
تهمت آلود اختیار آویخته زبان بیغاره دراز داری دیده به تیزنگی مشعبد ستعد اد گشوده صفوتکده باطن را
بملامت برسیالای ازجستن وزافزون نمان تازه سروری برگرفته دامن فطرت را بچون چرا آشوبگین مسازد
رباعی ای دوست اگر تو دستدار خویشی + تاکی زهوا بر سر کار خویشی + هرچند که بیشتر نمی آشوبی +
این بس که برقرار خویشی + درجنبش نیک بسیجان ظاهر نگاه خیرغالب طراز هستی گیرد و بعلم زرا
حقیقت شناسان دورین شر بجوانگه محال بر هرزه لائی دل کوران رسم دیافه گزاری خیم منش
عادت شیفته مشو وخرد و گیر بدیرای راز آسمانی شده از غم وشادی روزگار کناره گزین
زبان و دل بخموشی در سپار رموز ایزدی برملا انداختن بیخردی و دیوانگی حال همگنان باز
نمودن غمازی وشاطگی بیکار برخاستن سخت دلی وجلادی به نفرین گرائیدن هرزه گوئی
ویافه درائی خواستن از دلدار بهیال آویختن وبیاد دادن از غیر طلبیدن کار نشناختن و آبرو ریختن
راه صبر سپردن سلاح شوری وبرد آرائی شکر پیشگی برابری وجود تائی خاموشش بودن
جاسوسی وناموس دوستی شاورستن سکسری و بد مستی اطرود خوردن گرانجانی وشکوه فروشی
بیش گفتن بیش طلبی بازپس شدن گم کردگی برابر شناختن بی ادبی بکجا می بودن وا ماندگی سرمایه
راه تهیدستی و آخرین منزل نابود شناسی رباعی تاکی باشی بی سر و بن هیچ مباش + خاموشی
جوی در سخن هیچ مباش + تاکی گوئی که من چه خواهم کردن + تو هیچ نه هیچ مکن هیچ مباش
دیده آگهی از فراخنای سرگردانی بگوشه جمعیت آرامش بخشد واز تباه اندیشی باز آمده بناگزیر وقت
وسزاوار حال خرسندی گرفت نه عامه وش از بیم آزار و ترس آسیب بطرز خاصان
بزم تقدس و بیش سواران میدان کار آگهی که از دید کبریای ایزدی دست از نابایست بازدارند امید
که چون خاصان خلاص نقوش تهی بزداید و نموئی بود در خیزد و همچنانکه دستگیری فطرت تازه وقت خبالی

دعلمی فرا ترک شده بذوق عقلی آرامش دارد و بقالا ورزی سعادت و مهار تجز ان ذوق شهودی و
کشفی و وصولی نشاط جاوید اندوزد و دانش کار آزما پیشکار و منش دیده ارجمند کند آری پذیرای
آگهی بیشتری را شادی دا ستاند و بذوق خیالی ست همگی سر عالم در خورش و پوشش و بوی خوش و
روی نیک و آواز مناسب پیوند زن و تسلط بر اوان فرونی فرزندان و فراخی منزل و رنگ آمیزی و منش
و پیراستن نبات و آراستن مراکب و عشرت نخچیر و فراوانی پرستار و کشایش ملک انگاشته شیم گامی
از آن بیرون نیایند و الا نگهان هشیار خرام نیکو دانند که در معنی رنج گزینی و جانکاهی ست از خیالهای
آشفته بدانچه بهائم خرسندی گزینند با وجود صیرفی خرد بینا سرها اندوزند نظم اگر لذت ترک لذت بدانی +
دگر شهوت نفس لذت نخوانی + سفرهای علوی کند مرغ جانت + گر از چنبر آز بازش رهانی + و طایفه از این
گروه خطرناک دو دشت جای رستخیز که جز ضمیت الا بر و دل آسودگی بار نیارد قدم بیشتر نهاده اند و
بجا نگزائی این منزل شناسا شده و بر رون شدن تکاپو نموده اند لیکن از خود کامی و خویشتن آرائی در سرب از اه
علوم رسمی و غولستان مصطلحات عرفی فرو مانده و از کج گرائی و بستی سلم را مقصد انگاشته جشن آرایند
و چهره عشرت بر افروزند و ناکسان تیره دل آن رهبر منزل طلبان کمال را به تباه اندیشی راهزن
گردانند نظم علم که از وی دو جهان روشنست + طرفه که هم رهبر و هم رهزنست + شمع که شد شاهد
مجلس فروز + هم زده و هم میکنیش خانه سوز + برخی از نایدیافتگان بادیه جویائی از پرستاری خوی و پذیرائی
قرار داد مردم بیشتر منزل گزیده اند و بنور افروزی براهین عقلی و دریافت مجردات قدسی عشرت
سترگ در بر گرفته و این هنگامی ست که در نزهت گاه آگهی نیر خرد فروغ بخشد و چراغ شناسائی ازان
روشنائی یابد نگارنده شگرف نامه در موج خیز این آتشین یا شناوری ارد و به نیرنگی تلاطم چشم باز کشوده از
نشان ساحل گسسته امید ست شعرهان نشوی ای دل بیدست و پای + غرقه این قطره طوفان نمای +
گروهی از تیزروان عرصه تقدس و صحرائی تجرد بر آنند که هرگاه فروغ خاص اندر دنی ساحت نورانی عقل پرتو

انداز و لذت شهودی شگفت آورد افزون از سرورهای پیشین و چون چندی درین نزهت گاه
آرامش گزیند و گزند یافتهٔ رهزنان درونی و برونی نشود بدستگیری روشنان ابداع ذوق کشفی
بزم سور آراید و پرتو خرد در تابش نور آلهی محو گردد و آن یقین دران تجلی اندراج پذیرد و هرگاه درین
دولتسرای فردوسی نسیم روزگار سپاس گزاری آباد دارد و هر آئینه بذوق وصولی کامیاب دید گردد
آن وجه زمانیست که چهار دیوار عنصری بویرانی گراید و پیوند مکیبات از هم درگسلد چهرهٔ انبساط بخار هستی خراشیده
شود و نیز مرتبی زبانی از افق آگهی سر برزند مثنوی صاعقهٔ عشق چو ریزد بفرق + نبض ز قصد نیش بجوید برق
بارقهٔ عشق چو گردد بلند + کوه سراسیمه جهد چون سپند + زهی نشگرفکاری حال و نیرنگسازی قلم های
فرزانگی که بشریت پرواز آسمان بی سوی میکند و در ساختگی چهار سوی معامله بسیج نزهت گاه
تقدس مینماید و در عیارگیری زمینیان صیرفی نقد آسمانیان میگیرد و در سپردن مراحل بندگی اسرار
الوهیت می طرازد و در لافت سخن گلزار تعلق ترانهٔ آزادی میسراید نظم دیده ما بتماشای حقیقت باز
عقل کل سپرداز کوکبهٔ حیرت ما + سر فرو برده بجیب جهان منگرم + عشق از تار نظر بافت مگر کسوت
کج گرائی نفس بوقلمون چاره گزیده وی دل را بدان کار آورد و از سر نوآمادگی این شغل سترگ نمود امید که
رشتهٔ سوانح نگاری گسیخته نگردد و زمان زمان هنگامهٔ سپاس گزاری فروغ دیگر پدید آید و بسیاری گرامی
نامهٔ حقیقت گزار که دستگاه آن شرق دل ست در آید و گنجینه و آن سعادت برآموده ارمغانی آیندگان
طلب آباد شود و شناسندگان گوهر جوی را چهرهٔ نشاط افروزد ابیات الانام درین سطح رنگین نظام
سخن را ز معنی بلندست نام + نظام سخن از کلام تو باد + طراز معانی بنام تو باد + در خاتمهٔ دفتر
سوم اکبرنامه بعد الحمد سرانجام یافت گنجنامهٔ شاهنشاهی کارنامهٔ آگاهی فهرست دفتر دانائی مجمل
جهان آرائی لوح تعلیم دبستان آداب نسخهٔ دار و گیر ارباب الباب دستور العمل بارگاه خلافت منشور الادب
دیوان عدل و رافت گوناگون رنج برکشید و فراوان کوشش بکار رفت تا نوشدارو مزاج عالم و تریاق سموم عشرت و غم

سر آغاز شد تیره شبها بامداد آمد و دراز روزها بشام گرائید که این کان اکلیل سعادت ابدی و دریای
درنگ سلطنت سرمدی بر ملا افتاد و چندین آویزش گوهر فطرت را با طبیعت روداد و چه آفت و خیز
میان من و دل حیرت آورد تا نقد جستجوی سنجی سرای حاصل تکاپوی سراب یا نمای شمرده آمد تا پیشها بدرگاه
ایزدی ده شد و دریوزه ها از پیشگاه حضرت نور نمود تا این تعویذ بازوی خردمندان افسون جادوی
دانش پسندان بخون دل نگاشته در پیکر حرفی جانی ریخته آمد شعر چه مایه رنج کشدم ز عشق تا این کار +
با آب دیده و خون جگر گرفت قرار + هیهات هیهات راتبه خوار فیض ایزدی که با فروغ حقیقت کهن
پیوندست چرا از رنج کشی و محنت پژوهی زبان آلای گردد و چگونه از جان سکنی و جگر پالائی
بر لوح بیان نگارد نشگرفکاری اقبال شاهنشاهی و نیرنگ سازی دولت جاوید طرازست که چنین
سخن برزبان رفت و بدین نمط نامه الاسرار انجام یافت آن قبله توحید یک اندیشا نزاد نشگرفکاری
درستی همتی و شایستگی راست کرداری گنج و گنجینه دانش و بینش گردانیدند و بحریم خلوتسرای قرب راه
دادند آن گوهر کیایی بینائی در نیایش داد ارجهان و سپاس گزاری نعمت روزافزون دانش نامه از بهر خرد
بسوی آگهی طلبان و مشوری از صفوت گاه تقدس پیرای سعادت پژوهان آورد و نوازش والا گروه این
سعادت گرای عقیدت سرشت را نیز دیسواد خوانی و دریافتگی بخشید و از عموم مهر گزینی رخصت فرمود
تا لختی از آن باندازه شناسائی بر فراز گویائی برآرد و بجوان سالاری فیض ایزدی چهره برافروزد و در بزم
خویش و بیگانه بهره از آن برد ارند و گروها گروه مردم دل را بفروغ حقیقت نور آموز گردانند شکر ایزد را که بدین
گزین کردار آباد اندیشه عالم صورت القیام یافت و جهان معنی منتظم شد رباعی این شمع که بزم هفت خرگاه فروخت
از پرتو دولت شهنشاه افروخت + هم نابینا از و عصا کرد بدست + هم بینا را چراغ در راه افروخت +
همت را گلبن اقبال شگفت و طرب را روز جشن آمد چشم گره زبا فته باز شد و خسب گوار گذشت لب احقائق کوی
والهی سوانح تعقید مُعلاقی برغم حق پوشان تر فندگر از نگارش یافته برهنمائی گم منان شتر دلی و روز کوران گجراای

چراغستان آگهی افروخته گشت از بخت بلند که اخلاص خالص نام اوست تازه بارگاه خرد افروخته شد
علت غائی که سپاس گزاری باشد بر فراز انجام بر آمد مثنوی بسر سبزی شاه روشن ضمیر + به نیروی فرهنگ
فرمان پذیر + یکی سرو پیراستم در چمن + که بابا و او می خورد انجمن + با وجود آمد و شد چندین قافله سالار
خردمندی فراهم آمدن فرهنگ نامهای بستان دانش پسندی امروز عیار گوهر خرد برسنگیرند و گران سنجی
ترازوی یگر و سلطان عقل را بر سریر فرمانفرمائی می آرایند و جهانبانی را آئینی تازه درین هنگام عرصه ستایش
فراخ باید کرد و ترانه شادکامی و زمزمه کامیابی را بلند آوازه باید گردانید + چون فردوسی پست فطرت
در سلک صحبت خواهش و رشد و پرده آزرم را در گفت و گوی داد و ستد برگرفته و سخن فروش بود بها نیندیشید
بدل آن از سنگ پاره چند اندیشیده چون بی آزرمان بازار در کشاکش افزایش زبان زده گشت بهار را
بی بها و وزن را بی وزن ساخت این بار مده ساز فنون احسان شاهنشاهی بپاس جلائل آلای او را
درین اقبال نامه سپاس گزارد و شیرینی قدرت جان آفرین جهان آرا منوشید مثنوی من این نامه را گر بزر
گفتمی + بعمر چی کجا گوهری سفتمی + بما نا که عشقم درین کار داشت + چو من کم زبان عشق بسیار داشت
ادبی سال زحمت کشید بر امی نفرین ابد و من هفت سال محنت برزم تحیت آفرین جاوید او در لباس نظم
از قالب معین وارد رنگینه گری کرد و من فی صحرای بی سر و بن نثر جوهر آبدار در سلک تحریر در آوردم نظم
قلم را بخون دل آغشته ام + که نثری کم از نظم ننوشته ام + از ان نثر را پایه برتر نهند + که ناسفته گوهر گرانتر
دهند + خدا بنده را از بر شمارد چه نسبت و سیاهگر را اگر چه نثری چه مناسبت او را غرض وده بر چشم ظاهربین
فروهشت که در ان کارستان هنرمندی توقع صله از بزرگان همان کرا اگر دیده معامله بین را آفتی نرسیدی چنین بیراهه
نرفتی و سخن بغرض نگزاردی و گوهر والا فطرتی دستمایه گرفتی مثنوی چون غرض آمد هنر پوشیده شد + صد حجاب از
دل بسوی دیده شد + عیب خود یک ذره چشم کور او + می نبیند گرچه هست او عیب جو + صد حکایت
بشنود مدهوش حرص + در نیابد نکته در گوش حرص + قطع نظر از انکه در چار سوی شناسائی بزر دیم

شناسائی بزر و سیم روزگار سخن و لپذیر نتوان بدست آورد جواہر گران بہا پاسنگ زر نتواند شد او دران سخن طرازی و نکتہ پیرائی در خلوت نام کوشیدہ گرامی فرزند دیر لقای خوشخوی جوانمرد گذاشت تا دولتمندان بخت بیدار را فروغ خرد بخشد و دانش گزینان حقیقت منش را یاوری کرامت کند سادہ لوحان سعادت پژوہ را ببود زیان روزگار آشنا سازد و گوناگون مردم غضناک حسد بیخ را اخلاص و ارو چشاند بیدلان را مردانگی آورد و دروبہ منشان را گردہ شیر و آغال نہنگ بد تنگ میدانان کوچک دل را گشادہ روی و بزرگ بسیج گرداند و صاحبان ہمت را نیرو ببالاند و برفراز والا پائی سربلندی بخشد ہر چند در ظاہر خدمتی برای بزرگان جہان بتقدیم رساند در معنی ثمرہ اہم دانائی خود را بچہار سوی شناسائی برد اگر زیر بار ہوا و ہوس نبودی خرد خردہ دان ابتا بلاج خواہش سجا نداوی او را از شکر آئین رگ عطای ایزدی کجا فرصت بودی تا از جہانیان چشم تحسین و احسان داشتی بل اگر رشحہ انصاف در سر بودی قدری کاردانی داشتی ہر آئینہ غیر این تحفہ معنوی ہدیہ صوری اندوختہ بدرگاہ والا بردی کہ ذکر گرامی سرمایہ ظہور پایہ گوہر او شد و یادگاری برسم ارمغانی با بندگان آگاہی جوی گذاشت و للہ الحمد کہ بہ نیروی توفیق ایزدی و یاوری بخت خداداد گوہر آمای این نگارین نامہ در محمدت پذیری و ستایش شنوی کہ بسیاری مردم در زندان تخیل فرو شدند دل را اگر دگانی نداده است و فطرت را پایمال خواہش نکردہ نہ در خیال وسعت آباد طبیعت او چہ جای جہان جہان فطرت در متاع دنیوی آرزوئی گرفتہ شد کہ فطرت عالی ندارد و ہمت بزرگ در سرشت ہیگانہ داند کہ بوی خرافت بمشام او نرسیدہ و اجنبی شناسد کہ صیرفی کاردانست پرند چینی را بانخ موی تا ب چہ پیوند آبدار مصری با آہن پارہ بی جوہر چہ نسبت گوہر بی ہمتای حقیقت را بخزف ریزہ دنیاوی چون فروشد دولت جاوید زر و سیم لعبتان سیمابی زود زوال چرا بازد بہ خاصہ درین ہنگام کہ از نیرنگی زمانہ و شکر خندگی روزگار جواہر گران بہا سنگریزہ سر رشتہ اقبال باشد و باطن حقیقت آمود از لوامع آگہی روشنی پذیرفتہ بر فراز شادمانی آرامش گزین بود

اگر از کالای دست فرسود چهار بازار صوت تهیدست بودی و زمانه از بدخوئی بیغ آرای دنیا ابر
پرستاری اینکس نفرستادی آن آرزو پیرامن خاطر نگشتی و چنین بی معاملگی بر خود نه پسندیدی بلکه نظر نخستین
حمد ایزدی ست که بوسیله نگارش ستوده کردار شاهنشاهی تبقدیم رسد و ملاحظه ثانوی طبیعت از نقصان
بشری آنست که بزرگان آینده و دانش پذیران حال ازین دریای بیکران جواهر آبدار بر داشته
خانه کردار خود را آبادان گردانند اگر همت بلند داشتی از غرفه علیای توحید بپایان شرک نیامدی
لیکن چه توان کرد همان سخن ست که پیشوای آگاه دلان بآستان مولوی معنوی میگوید مثنوی
چونکه جفت احولانیم ای شمن + لازم آمد مشرکانه دم زدن + اگر اندیشه این ناشناسائی صبح وجود سرا
گردنیم روزچیا هر کس نفهمد و انجم اینقدر دریابد و خاطر نشین همگنان گردد که تکاپوی سعادت فشان
خرد آموز از دو چیز نگذرد و نقد جستجوی دلا آگاهان بخت بیدار بران نفرزاید نخستین فراهم آوردن
رضامندی ایزدی و در نزهتگاه فشار قدسی گزین منزلی اساس نهادن و این سرمایه زندگانی جاوید
و پیرایه نشاط پاینده است توطن گزینان آن بوم هرگز بهانخانه نیستی نگرایند و تندرستان آن روی
رنجوری نه بینند و تنومندان آن ناتوانی نشناسند و برومندی آن به پژمردگی و توانگری
آن بدرویشی نرود و ناتوان بینی راه نیابد و آن جز نیت صافی و فراهم آوردن چهار خوی گرامی و
پرهیز بدین از هشت خصلت نکوهیده که فرهنگ نامها ازان پرست بدست نیاید و دوم نیکنامی سپنجی سرای
که بزندگانی دراز و عمر دوام از و تعبیر رود و اگرچه این نیز ازان دستمایه پیش سرانجام یابد و به نیز دری آن
خوی ستوده بدست آید لیکن مشتری بزبان و لاسا دست کشاده باز گردد و پیرایه باطن و اندیشه در
هرگز نبود خوشا بختمندی که بسعادت سرمدی و دومین را با اولین دوشادوش گرداند و ظاهر بسان باطن آبادان
سازد و شناسندگان حقیقت پژوه بدانچه انجمن نشاط بر سازند و لختی دل بخرسندی نهاده عشرت اندوزند
که نیک بسیچ خوب کردار یکی انجست و جوی سخت و یا وری اقبال از آشوب خود بینی و خطر ریا برکنار دارند دل در فرمان

پذیری سلطان خرد و رضامندی ایزد بسته از نکوهش خلق و آفرین مردم یکسو زنند و باز رگانان
ساده لوح سودی که از عمر گرانمایه بردارند و فائده که از درواد و خویش بیلفند دگر پایدار و اسم جمیل باشد
فرمانروایان چهارچمن صورت و معنی و دریا دلان انجمن تجرد و تعلق که از فراخی حوصله و کشایش عرصه
آگهی بر غوامض این دو آخشیج بوالعجب فرارسند به نیروی ایزدی تائید یارد و عالم بر دوش فطرت نهند
و بتوانائی فراآگهی سبکبار بوده چالش نمایند و کار و بار این دو ضد را که رادمردان والاهمت کی انجام
بسزا الکتر توانند کرد برهنمونی بخت خداداد چنین گزیده سامان انتظام باید که عقل ال و دل در شگفت ماند و آسمان
نیرنگ کار بحیرت او فتد و سرمایهٔ سود زیان صوری و معنوی بدست آید و در یکزمان این دو آئین مختلف بزم
سور آراسته گردد چنانچه از ناصیهٔ گرامی احوال برافروزندهٔ چهرهٔ دولت برافرازندهٔ رایت اقبال
زمان مسعود ما که امروز آسمان بکام او میگردانند و ستاره را به بلندی او سیر میفرمایند شعر فروغ بخش شبستان
هند اکبرشاه + چراغ بارگه دولت تمرخانی + دل از خیال او بالد و زبان بذکر او تازه و تابش ظهور
دارد و پرتو پیدائی میدهد ایزد تعالی آن یکتای ملک را بقائی بخشد و بر جهانیان سعادت جاوید فرستد
آن فرمانروای صورت و معنی بفروغ عقل خداداد و شبچراغ همت گران سنگ چنین دو ملک بیکران آباد
دارد و جهان بهشیاری و آگاه دلی خرامش فرماید که دیده در آن عالی نگاه هر نشاید دیگری پی نتوانند برد
هر کدام آن گوهر جهان افروز شناسائی راخاص خود انگارد از آن باز که سررشتهٔ سخن سرائی بدست آورده
کارپردازی در میان بست و شاهزاده نامه نویسی و انی دارد بدین شایستگی چهار جانی این دو ابناز فراوان جنگ
کرد در یک ذات قدسی فراهم آمده نشان نه هند مجمع بحرین دین و دنیا منبع چشمه سار صورت و معنی محمل آرای سفر در
وطن شمع خلوت در انجمن گره گشای کار فروبستگان خیم بند ناسوخته دلان که کثرت تعلقات صوری گرد
فتوری در تابخانهٔ دل آن وحدت گزین نتواند انگیخت و فرط ایزدپرستی و یکتا دلی باد تفرقه در هنگامهٔ ظاهر نوازانجمن
بند ظاهر دارد و هم اطلاق باطن قطعه از توجه جنبش سینه پاک منان + نور خدای مینی فرخدای ثانی + هم تخت

راست وارث هم تاج راست والی + هم دهر راست مالک هم ملک راست بانی + ناگزیر همت
آنست که سخن سنجان گوهر آمای نگاشتن مناقب والای چنین یگانهٔ بارگاه هستی گوش و گردن ایام را بیارایند
و کنار و دامن روزگار را از زیب و زینت بخشند تا به آیندگان قوافل وجود ارمغانی سرانجام یابد و جویندگان و رد و دست
را شناسائی بدست افتد اگرچه آسمان بتگاپوی خویش به عشوهٔ دست و زبان ازان باز گوید و دست بدست
گرداند لیکن از نیرنگی زمانه حوادث بدان راه یابد و بسا باشد که رشتها گسیخته گردد لیکن چون ازان کار
نامهای حیرت افزا دفترها بر سازند و بر صفائح روزگار نویسند هر آینه دست انقلاب کمتر بدان رسد و سالها
در از نشان پایداری گیرد و بنا نیکه بر پایهٔ نیکوکاری نهاده آید فراز ایوانش بکنگرهٔ هفتم بام پیوندد و بنیادی
که بر قاعدهٔ سعادت اتفاق افتد بگردش دورها ویرانی بدان راه نیابد شعر جزای حسن عمل بین که روزگار هنوز
خراب می نکند بارگاه کسری را + پیداست که از اورنگ نشینان والا شکوه باستانی جز نامهای کار آگاه آن
آن و ریادگاری نمانده و بجز داستانهای گوهرین سخن سرایان نیک سگال نشانی نیست و از سالخوردگی
گزند هستی بنیاد از بلند پایگی آل بویه جز نتائج خامهٔ صابی و مهلبی خبری نمیدهد و از مکارم ملوک غزنه بغیر
از نوادر رودکی و عنصری و عسجدی نمیخواند مثنوی بسا کاخا که محمود ش بنا کرد + که از رفعت سرش را تا سما کرد
نه بینی زان همه یک خشت برجای + بنای عنصری ماندست بر پای + و هر گاه این طلسم هوشمند فی افسون
خرد پژوهی یابد و این رقم خیال جاده هلال برشناسد اینقدر داند که مراد اندیشه آنست که ازین دو پایهٔ والای آگهی
دور و نزدیک را آگاه گرداند و اساس دولت جاوید را از زین بنیادی نهد بطفیل آن نگارنده را ازین خزاین ایزدی
راتبه مقرر گردد و بهرهٔ فراوان از خوان افضال بردارد مثنوی باین نامور نامهٔ دیرباز + بماندم بر و نام او را دراز
بنامش از آن کردم این نامه را + که زرین کند نقش او خامه را + واگر از نیرنگی خود بینی بدین نگاه نیفتد این نسخ
برو پوشیده ماند این مایهٔ شناسائی خود بدست افتد و اینقدر سرمایهٔ بینائی سرانجام یابد که دست آویز خاطر نامه دار از جمع
خیر سگال سعادت پژوهی عموم مردم و دولت افزائی جمهور عالم ست نخستین ازین کارنامه آگاهی شناسائی نیک

گرداند که بسیاری را قدم جستجو در ساحت آن فرسوده شد و کاری بر نساختند و پس آن نتایج
نیکوکاری و بدکرداری را که این اقبالنامه مالامال از دست دریابد از یکی آیین رفت و روب خانه
بشناسد و از دیگری چهار طاق زندگی بر سازد و از بهروزی و شادی که پیش آید چون از گذشتگان نشانی
نه بیند بخود رعنائی را راه ندهد و اگر غمی گرد خاطر برآید چون باز نظائر آن در اسلاف اثری پدید نباشد
خود را دست فرسوده آن نگرداند و پیوسته در نیرنگسازیهای روزگار بر نطع آگهی نشسته به نیایش و
نیازمندی دادار بیهمال گراید و از عاجزی و درماندگی تومندان گذشته شناسای نیروی دست قدرت
بر کمال شود من گنگ بانشه ریده دل سودائی خاطر کجا و سامان سخن گزاری و نکته پیرائی کجا هستی غمنان
خمول گزین اباحرف گزاران باد سرایان کثرت آرای چه نسبت و شکنندگان نرخ کالای خویش را با ر
آیندگان کاسد متاع چه مناسبت شعر منم که روی قلم در شکست کار خود است + وگرنه گبر و مسلمان رواج
مطلبند + شگرفکاری روزگار را چه نویسد و نیرنگسازی سپهر را چگونه پردازد و در عنفوان آگهی از بادهستی در
تنگنای غم بسر بردی و جاهای شریف و زمانهای خجسته گسیختن پیوند عنصری یونه گردی گاه علاقه
خاطر مرا کشان کشان به بستان دانش پژوهی بردی و در آن شورش دل که مردم را آوارگی بر مرادی در جمعیت
آمد راه دانش رسمی گشوده بدی و بسیاری مراتب شناسائی در پیشگاه دل پیدائی گرفت و رعونتی شگرف چهره
پندار افروختی بفلاگوزی سعادت از نگاشتهای پیشینیان دلنشین آمد که آدمی از سه حال بیرون نباشد
نخستین را ابد گوهری به جا تعبیر نمایند و آن در پوستین مردم افتادن و آهوی اینان را طلا انداختن ست و دوم
سعادت سبجی و نیک اندیشی که خداوندان آن را نیم مرد خوانند از گشاده روئی آگهی فراخ دامنی دریافت
حالیهانرا به نیکوئی یاد کنند سوم والا همتی و بلند پایگی که از آن هم دمی تمام اشارت رود و صاحب آن از سر یک
آهنگی مردم را یاد نکند تا به نیکی و بدی چه رسد غیری بشهرستان خاطر او راه نیابد و همواره در میدانگاه ضمیر
خویش منش سواری کند و عیبهای خود رسید و بچاره گزینی نشیند پس از آن نیکوییهای حقیقی صفوتکده

زارد و قوله منش سوار سکنایه سواری طبیعت خود کند یعنی بر نفس خود غالب باشد چنانچه سوار بر اسب ۱۲ اقدسا

باطن را بیارایند شاید که بدست آویزان بر فراز اطلاق منزل گیرد و کامیاب دولت جاوید گردد
چون از نزد آگهی این نقش حریف ربای دلفریب برخواند قدری ازان غنودن نخاست و روی
بر وهش آورد و دست از همه باز داشته بکمین خویش دشمنانه نشست و بنگاشتن نامه از عیوب خویش آغاز گشت
چون قدری این راه هوناک سپرده آمد پرده های تو بر تو بر پیشگاه بینش آویختند و چنان شد که یک گام بر داشتن
نمی یارست و غیر از ناخوشی چند که در عنفوان حال بر شمرده خویشتن را باکد امن می اندیشید از انجا که بر نیرنگی
این بوقلمون قدری آگهی بود ره زده دیو نفس نیامد ناگزیر وا پس رفت و در ان نخستین منزل نابود فرود آمد
عیب نویسی بنی نوع خویش را آئینه رونمائی آهوهای خود گردانید و بسیاری خوهای نکوهیده را آگاه شد
و دران کشاکش روحانی و نفسانی و آشوب درونی و برونی از گوشه انزوا برآمده بدرگاه همایون سید دستان
بخت مندی برافق مراد تابش داد از دور توجه گیهان خدیو کشایشها روی آورد و بر مدارج صورت و معنی
چیره دستی یافت گنجوری گنجینه حقیقت کرامت شد این مقالید مقال گردانید چنانچه در خاتمه دفتر اول
و دوم مجملی نگاشته شد و دل خالی کرده آمد و چند نامه بتحریر رفت و در کالبد گفت جانی بردمید و بسیار
زبان در سامان غذا که روائی آن در نظر حقیقت پژوه سلطان خرد پسندیده باشد دل سرگردانی داشت
از انچه در کهن نامها بنظر درآمده بود پیرایه فزونی پریشانی شد صبحگاهی بر درگاه حضرت نور در بوزه ضیا
میکرد و پیدائی این طلسم و شدا کشای مطلب ید از انجا که بخت یاور و دل بیدار بود فروغ نیر اقبال پرتو انداخت
و آن معمای بدیع گشاده گشت و پیدا آمد که روزی در گرد معدلت سلطانی و خدمت گزینی بندگان سایه گزار
است چنانچه بندی از بن سوادی آخرین دفتر گزارش یافت و شگفت تر آنکه هر چند آهنگ تجرد که با گوهرم سرشته
اندر زمان نماند جنبش دیگر میزد و اندیشه افزایش بزرگی صورت نیز در بالش بود و دبستان انجام شایستگی غذا و تامل
تنومندی کیمیای سعادت بکار رفته باز گرد از گوناگون اسباب و ست باز کشید و در کار سپاهگری جدا فزود و چون تعلقیان این آلود
گی بسیج تقدیر را موافق خاطر شناخت و دست از زر و جد افشانده بر در انتظار نشست از انجا که این پیشه را سرمایه زندگی

ودیرایهٔ تحصیل کمال حقیقی دریافت همگی آهنگ آن داشت که فروغ تدبیر را بالمعان شمشیر پیوند داده کارنامهٔ
چند پردازد و روشنی تازه بظهور آورد که کارشناسان آزموده شگفت مانند و خوانندگان باستانی نامه بحیرت
در شوند تا سپاس گزاری این فخر گزین نموده باشد و لوازم کار پیش گرفته بجای آمده نفس نفس این آرزو
افزایش می‌یافت و از نارسائی وقت بر زبان نمی‌آورد از خانقاه و مدرسه ببارگاه سلطنت آمده بود ظاهر پرستان
راحیرتی که بخاطر نمی‌رسید اندیشهٔ ضمیر بود و چنان از ناصیهٔ احوال برمیخواندند که اگر این در گشوده را از دل بیرون فرستند
فسون گیرند و زبان طنز برگشایند از آنجا که باطن نورآگین کشورخدای مرآت حقائق و جام جهان نماست
بی عرض حال و گفت و گوی سفارش من کنج گزین بی‌پا و را در برکشیدن و بزرگ ساختن توجه فرموده بلندپایگی
اعتبار اختصاص بخشید و مرتبهٔ والای سپاهگری کرامت فرمود روزی چند در هنگامهٔ دانشوران پرشکن فرا
همگنان آمد و از دیر باز امرای از من مجمعهای حسد آرایند از بدایع آنکه من در گروه آهنگرخانه در جستجوی شمشیر و
روزگار بدست کاری دار قلم می‌دهم بر دوشیده در صیقل گری سنان و زمانه در تیزی نوک خامه تا آنکه فرمان
مقدس بنگاشتن گرامی احوال شرف نفاذ یافت بحیرانی گوناگون فرو شد از آنجا که دستمایهٔ این کار نشست
و دل می ابد بنگونه بسخن سرائی میل نبود نزدیک شد که عجز خود را وانموده باز ایستد و خویشتن را از این کار سترگ برکناره
گیرد و از این رو که غیب دانی گیتی خداوند دل نشین بود در برابر نوازش خدمتی گزیده تا بیست کرد یارای آن نشد
که از آن فرموده سر تابد بختی برین اندیشه افتاد که شهریار دیده ور جد کاری و فراوان کوشش من و سخنوری اشرف
برادران در نظر دارد تا آنچه به تکاپوی شگرف خواهم آورد آن سخن سنج گوهر آمای انتظام شایسته بخشد و
این شغل سترگ روی و انجام آورد و زبانی به پشت گرمی دل و دم گیرا گشایش معنوی چشم گشادی و با خود
سرائیدی که فرمایش شاهنشاهی افسون سخن سرائی و طلسم دانش افروز نیست از نیت درست و همت
عالی این اگدش اندوه و شادی بدین خلعت روی و رو و خیزی اعتماد بران بود که به توفیق بخشی ایزد
و جمع احوال همت گماره و هیولائی بران پیکر قدسی سرانجام بخشد و حبت سرای بارگاه خلافت آنش آرای

دولت همایون سرِ دفتر سخن گزاران روزگار پیشوای نظم گستران شیر پرداز شیخ ابوالفیض فیضی که برادر مهین ست
و پایهٔ برتری دارد نظر عاطفت خواهد فرمود و به پیرایهٔ آن سخن پناه دست باقی تازه حسن صنع رت خواهد گرفت هنوز
از دفتر نخستین نیمه بر ورقی رنیا مده بود که زمانه چنان نیرنگی نمود که آن آزاده خاطر دانش آموز سفر واپسین پیش
گرفت و سراپای این اشرف اندوهی روی آورد و چون بطلسم الطاف شاهنشاهی از آهنگ آوارگی بشهر
خدمت سید نوازشهای گوناگون هم بند ناسود درّی فرمودند و بهمان شغل بزرگ اهتمام بلیغ رفت بود
پذیرفت که کشور خدای را درین فرمایش چه احتیاج است و نظر والای او کجا افتاده بر همان تخیل روی دل آورده
نیایش ایزدی بجا آورد تمهید ستی و جان غم آمود و افزونی تعلق یکطرف که جهان کار روائی صورت
بیچاره گری آن نتواند در آمد و عالم عالم مراد یابی ملک هر دو والی آن ناسور نتواند کرد مد و جزر دریای دل
که در آن هیچ آدمی او کار نتواند کرد و خلوتکدهٔ تجرد و هنگامهٔ تعلق هیچ طور نتوان باز داشت تفاوتهای [illegible]
این دو حال شگرف چگونه نویسد ابنای این دو وضع بدیع بکدام نیرو بر گوید نخستین دریا باری فواره جوشی و تراوش
بارانی و دریزش نمی از صفوتکدهٔ ضمیر پدید آرد و هزار داستان بر طراز دو چندین آسمان بدایع برفرازد و نشین
خود را بر فراز حقیقت جای نه دهد و صد [illegible] همایون دانش اختصاص بخشد و از دو صدمین فشان سنگ خار
وانا رفتی د آئین کلوخی و ریزش خاک تیره از آسمان ضمیر آگهی آشکار شد و چهرهٔ عبرت افروز والکنی [illegible]
ولاف سرائی و هرزه درائی زبان کمان با آئین نو برپیشگاه ظهور خرامد و حضیض گرائی و آرزوی [illegible]
سفلگان از خصائص آن دو این سه جائی و سرگردانی زهی بی یاوری تنهائی زمان زمان جوش دیگر
بر می بود با آنکه سر رشتهٔ زمانه بر دست کس نیست [illegible] سر انجام دهر و همواره سلسلهٔ دوستی از هم گسلا
است گوئی و دانسته شناسی من بدر روزگار آمد و دوستان بر می و آشنایان قدیمی از من اختلاط بر چیدند و بار تعلق
دوش کشیدم و ارگو شناختن و طریق خطرناک سپردن تن تنها بکجا بهمیر اید رسید و کی بمنزلگاه شتابد بر باغی [illegible] قدس [illegible]
کند دوستی خدائی که درین [illegible] سال دمی است آمده و بر همه مصیبتها چیره دستی نمود و شگفت تر آنکه با چندین دست افراز

وحشت زدگی و آویزش درونی و برونی دست ازان نگاشتن باز میداشت و فتوری در عزیمت
راه می یافت و نفس نفس همت را نیروی دیگر پدید می آمد و این جنگ شگرف افزایش مینمود و کشاکش
ظاهر و باطن می افزود تا آنکه نور حقیقت تابش فرمود و گره بسته کشایش یافت و غرائب آثار نفس قدسی
گیهان خدیو بتازگی خاطر نشین آمد و دل و دیده را نوری بدیع فرو گرفت و نگاشته خرد پژوهان
باستانی لختی حقیقت خویش را آشکار کرد و برین جز ابوالفضل هیچی گرای بخشنود گزارده دانش پژوهان
پیشین آنست که قافله سالار ملک تقدس را چیره دستی بر خواص و عوام باشد و نزهتگاه باطن و ظاهر از پرتو عاطفت
آن یکتای جهان آگهی آبادی پذیرد و کارکیائی صورت را که برای نظم پراگند گیهای جهان از هزاران خلائق
برمیکشند اگرچه همگی آدمیان در سطوت فرمان او باشند لیکن بر ظاهر ایشان حکم آورد و درون را راه نیابد و دیگر
یکتایان ملک آگهی جز بر بواطن صافی دست تسلط بر نتابند چنانچه اطوار عموم اولیا و سائر اصفیا از ان آگهی بخشند
و دانش پژوهان همی دکان آرایان روزگار جز در دل عامه کاری نتوانند ساخت و تاثیر انفاس شان جز بران
خرابه پدید نیاید از انجا که اورنگ نشین زمان را فرمانروای ملک معنی نیز گردانیده اند نفس قدسی من کج مج
زبان بی یار و هیچ مدان چنین نیرنگ سازی بظهور آورد و از حضیض گاه بیدانشی بر فراز جای حقیقت رسانید
مثنوی بفرخ فالی و فیروزمندی ٭ سخن را دادم از دولت بلندی ٭ طراز آفرینش بستم قلم را ٭ زدم
بر نام شاهنشه درم را ٭ نخستین یاوری تائید آسمانی در فراهم آوردن احوال این دولت جاوید طراز اهتمام رفت
و کوششی برون از رسم و عادت بکار برد با آنکه بیشتر احوال زمان خویش نگارش یافت و در بسیاری سوانح
خود در میان معامله بود و از غوامض و خفایای سلطنت تا بسیار امور چه سد آگهی بر کمال داشت از انجا که
وسواس سخن گریبان خاطر گرفته بود بحافظه خود اعتماد نمیکرد از بزرگان دولت و نوئینان والا شکوه و دیگر
قدکاین هوشمند پرستشهای مختلف نمود و بر تقریرهای متنوع اکتفا نکرده بنگاشتن آن استدعا نمود و در هر
سانحه زیاده از نسبت مرد فرو هیده احتیاط گزین نوشتها بر گرفت از اختلافهای سترگ که از سنجیدگان سوانح

بنوشتن آن التماس نموده و در توضیح تقریر و روایت زیاده از نسبت کس دانا محتاط نوشتها گرفتم ۱۲

بگوش رسیده شگفت زار افتاد و دشواریهای سخت روی آورد روزگار کهنگی پذیرفته کارپردازان وقایع
و سوانح حاضر و صاحب معامله برمسند آموزگاری و من چشم بینش کشاده نظارگی چندین اختلاف روی
آورد بیامن اقبال روزافزون بچاره گری آن پای همت افشرده در سرانجام آن بریوزه دل
نشست کار بسته کشایش یافت و سرگردانی روی در آرامش آورد بامعان نظر و تامل گزین انجمن
بیشتری بیک طرز اتفاق داشتند برگرفته نشاط افزود و جائیکه گزارندگان سخن اختلاف داشتند کار را
بر پایهٔ هوشمندی راست گوئی و حزم اندیشی گذاشت و دل بدین آئین تحقیق برآسود و سانحه که از هر دو طرف
گزیده مردم بودند یا مخالف آگهی خویش بگوش رسید آنرا بموقف عرض جهانبان رسانیده خاطر را فارغ گردانید
از برکات دولت روزافزون همت افزائی شاهنشاه دانش اندوز و بلند پایگی اخلاص [illegible]
دماوری بخت بیدار کامیاب خواهش آمد و بر فراز مقصود برشد و چون ازین کریوهٔ دشوار عبور [illegible]
گذشت کتابی سترگ انتظام یافت لیکن چون درین منزل مهولناک در ترتیب سوانح چندین بار [illegible]
و سال و مه با جز انجام شائسته نداشت باز از نو آهنگ سخن پیرا ز در آورد و نوشتن را از سر گرفت و رنج
بسیار برکشید خاصه در تواریخ الهی مساعی جمیله بظهور آمد از انجا که روشنائی ابداع در تائید بود و نداین کار نیز
گرائید و نسخهٔ علیحده چهرهٔ ظهور برافروخت و چون از کشایش غیبی پیام طرح نو بگوش هوش در آمد آن دلیل بینش
را برکشیده دلا خلعت تازه یافت همت در پوشانید و به نیروی دادار سخن آفرین شگرف کار دشوار
روی در انجام آورد و گوناگون نشاط چهرهٔ خجسته‌دلی را فروغ افزود و چون آن شه نجار گیتی جای بودن
آگاه دل نیست خاصه که دمسازان سعادت اندوز و لقاب بخشا و از نابیاسان کارشناس هنگامه‌ها دل
از رنگینی این بساط فرو برگرفته هر روز آخرین ایام شمردی و خبر بدانچه در سفر واپسین بکار آید نیز دولت [illegible]
تمامه حالی بسرعت ادرفتی کارهای [illegible] انتظام یافتی و چون سرنوشت آسمانی مهلتی در زندگی نیافت
با چهارم کار از گمر رفت و دمی در اهتمام نهاد اگرچه عنفوان [illegible] درین هنگام آن بود که نقش تکرارهای کهنه ستردهٔ [illegible]

وروابط سخن شادابی گیرد لیکن تا سرانجامی آن امور دیگر بنظر درآمد و پیرایهٔ اصلاح یافت و چون سقم
وغم زده و بی یاور بود درین مرتبه اندوه فراوان درگرفت که با چندین دواد و باچه مایهٔ احتیاط
چندین لغزش رفت و چنین خطاها نمودار شد حال چگونه خواهد بود و کار کجا خواهد انجامید با پنجم دیده دل
آغاز نهاد و از عنوان نامه نگاهها تازه بکار رفت اگرچه همگی مساعی مشکور برای هموار ساختن
آن مقاصد و انتظام دادن آن مطالب بود لیکن از آنجا که سخن سرایان دیده در نظم را نمکدان نثر
شمارند در آوردن ابیات مناسب بدین بیاض سخن هم آهنگ باشد نیز مقصود بود و کوشش فراوان رفت
دستردن و در آوردن بسیار شد قطع نظر از آن گرده‌ها گروه فیاد در حقیقت آنست که آدمیزاد در دیدهٔ عیب
خود و فرزند خویش چشم پوشیده دارد هر چند کوشش نماید عیبهای او بنرخ هنر بر گیرد من که شمنی خود و
جهانیان خو کرده‌ام در دیده انجمنی سرمه نتوانستم ساخت و بل بینائی را علاج نیارستم اندیشید لیکن از این تکرار
بنگاه آوازه طرز تازه جهان را فرو گرفت بوجی لخوان مانع پیروی گردهی بخیات هنگامه نشاط برساختند
و نظم و نثر را در آن لباس پوشی در آوردن گرفتند اندیشه آن داشت که مرتبه ششم نیز خاطر وسوسه آمود را
لختی خالی گرداند و آئین دوربینی و مشکل پسندی بکار برد لیکن افزونی طلب کشور خدای فرصت آئین او
و ناگزیر همان نگاشته پنجمین را به پیشگاه نظر آورد و پیرایهٔ سعادت جاوید اندوخت مثنوی گوهر از پن بش کان
که زاد + نادره چندین زبان که زاد + در ته هر حرف جهانی نهان + عرصهٔ هر نقطه جهان و جهان + هر
در این پور هزار دست + گر نشناسی تو غرابت کراست + امید که بهیامن قبول سعادت و شایستگی آن کارکیه
وبس نهاد ضمیر سپاس گزار بود نیز بدلکش آئینی سرانجام یابد و خاطر وسوسه آمود لختی از آن شور رستن یابد زمانه با غوغای همتی
درست و همتی سنگرف در عرض هفت سال از آدم تا گوهر مقدس شاهنشاهی مجلی رقم زدهٔ کلک تحقیق شد و از آغاز بدیدار
شدن حضرت شاهنشاهی بر فراز هستی تا امروز که سال الهی چهل و دو رسیده و قمری هزار و شش احوال پنجاه و پنج سال
آن نونهال اقبال حسن انجام گرفت و لختی خاطر از آن بار سترگ سبکدوش گشت مثنوی چو نیت نیک باشد پادشاه را

گهر خیز د بجای گل گیارا + فراخیها و تنگیهای اطراف + ز رای بادشاه جوز ندلاف + امید که

نگارش احوال صد و بست ساله کشور خدای که چهار قرن باشد چهار دفتر انجام یابد و یادگاری برای

آگهی طلبان انصاف گوهر انتظام گیرد و آئینهای مقدس شاهنشاهی را آخرین دفتر اندیشید و بدین قرع

دفتر انجام اکبرنامه در خیال آورد بیاوری کارساز تحقیق سه دفتر بانجام رسید و بسیار رازهای آگهی گفته شد و

گنجهای حقیقت سخته آمد اشعار سختم ز درون حکمت آگاه + از بهر خزانه خانه شاه + تا بو که هرا بدانش و

داد + گه گه بضمیر شه دهد یاد + امید که این متاع اخلاص + گردد بقبول بندگی خاص + ایزد بدر تو جا

دهادش + مقبولی خود عطا دهادش + بادش بمقام ارجمندی + از سکه نام تو بلندی + از نام تو او خجسته دو

باد + وین بنده خجسته نام ازو باد + اگر زمانه نیرنگساز مهلتی بخشد و روزگار بوقلمون فرصتی دهد آن دو دفتر انیز بدلکش

رنگینی بپایان رسد و نامه اعمال را سعادت آمو گرداند و اگر نه دیگران را توفیق همنا گردد و بخت یاور آید که سال

بسال احوال این دولت ابد قرین بهمتی عالی و کوششی فراوان و فهمی درست و نیتی والا و خاطری آزاد نگاشته

خانه دین و دنیا آباد گردانند و سرابستان صورت و معنی را شاداب سازند و این فرح ه بادیه حیرانی را بپا

آورند و در ان سعادت نامه خود منت بر من نهند که سررشته این دولت جاوید طراز را بر دی کار آورد و آئین

سخن سرائی بدست داد و اگر پیش خاطر نیاید و خواهند که بنوآئینی یا زبان روزگار از سر آغاز سرمایه

سوانح دولت ابدی راهیا ساخته باشند فرد آسایش کائنات بادا یارب + در سایه چتر دولت اکبر شاه +

راقم شگرف نامه اخبار را در سر افتاده که انموذجی از حال آبای قدسی و لختی از نیرنگی اطوار خود نوشته رساله

جداگانه سرانجام دهد و مایه عبرت دیده وران و ریاب گرداند لیکن شغل گوناگون خلاصه نوشتن این

کتاب آگهی مرا از همه باز داشت درین اثنا پیام آرای غیبی چنان گزارش نمود که یکجا روزگار تاب این

ندارد که فهرست جرائد شگرف اطوار بر فراز تحریر شتابد سزاوار وقت آنست که لختی از ان درین اقبال نامه

برگوید و و در چند جابندی گزارده گزیده بندی نگارد بدین نوید قدسی برخی از ان بر نوشت و دلی خالی کرد

از آنجا که نسب سرا شدن از تهیدستی باستخوان نیاکان بازرگانی نمودن و کالای نادانی بهازار آورد
و از شوربده مغزی به هنر دیگران نازش کردن و آهوی خویش نادیدن نمیخواست که ازان نقطه سر
بر طراز ده و افسانه گزاری کند درین بادیه دیو لاخ پا بند سلسله بجائی نرسد و آبیاری انتساب صوری
در نزهتگاه معنوی بکار نیاید مثنوی چو نادانان نه در بند پدر باش + پدر بگذار و فرزند هنر باش +
چو دود از روشنی بنود نشانمند + چه حاصل زانکه آتش راست فرزند + در محاورات روزگار نسب را
به تخمه و نژاد و ذات و امثال آن تعبیر نمایند و آنرا بعالی و سافل پی بند گردانند هشیار آگاه دل
داند که این بدان باز گردد که از آبای نیائی او کی بفردانی ثروت ظاهر یا بشناسائی حقیقت چهره دستی
یافته و بنام یا لقب یا حرفه یا مسکن شهرت گرفته و گرنه عامه که مردم زاد را از فرزندان آدم جعفی (عالی و سافل)
شمرند گفت و گوی داستان گزاران دل نهاده احتمال دیگر را راه ندهند پر ظاهر که درین معامله از
دوری راه از پا افتاد زند و بران گوهر گرامی اعتبار نگیرند پس هیچ اسعادت گزین بیدار دل بدین افسانه
بخواب رود و بران تکیه زده از حقیقت بر دهی دست باز گیرد پسر نوح را از ایزدشناسی بدر چه سود
و ابراهیم خلیل را از بت پرستی اصل کدام زیان شعر بنده عشق شدی ترک نسب کن جامی + که درین
راه فلان ابن فلان چیزی نیست + لیکن بسر نوشت آسمانی در رسمیان صورت پرست افتاده باطل
بر آمیخته که نسب را برحسب گزینند ناگزیر لختی ازان برگویده مانده برای آن گروه گستر دو شماره آبای کرام
داستان سرا زیست چگونه گرامی انفاس را نبایست وقت بفر وشد برخی در لباس ولایت و گرد هی در
علوم رسمی و طائفه ورزی امارت و جمعی در معامله گزاری و طبقه در تجرد و تنهائی بسر برده انداز در کار
زمین یمن وطنگاه این والا نژادان بیدار دل بود شیخ موسی نخستین جد را در بادی حال نمیدگی از خلق
داد و ترک خانمان نموده غربت گزید و بهر هی علم و عمل معموره جهان را بپای عبرت در نوشت در ماته تاسعه (سیاحت کرد)
قصبه ریل که نزهتگاهی ست از سیوستان بسر نوشت آسمانی عزلت گزید و از پیوند دوستی خدا اکیشان

حقیقت پژوه که خدا شد اگرچه از صحرا بمدینه آمد لیکن از تجرد به تعلق نشتافت بر همان نطع آگهی بوده آگهی
گرامی راد آویزش خویش بکار بروی و زندگی بی هدل را به پیراستن نفس بوقلمون مصروف گردانیدی
فرزندان و نبائر سعادت آمود پیرو آئین او بوده خرسندی اشتند و دانش عیانی و بیانی می اندوختند در عنفوان
ماند عاشر شیخ خضر را آرزوی دیدن برخی اولیای هند در گرفتن به رهائی زرد دیدن الوس خود سفر در آورد
با چندی از خویشان در هندوستان بصوب آمد بشهر ناگور میر سید یحیی بخاری آنجا که جانشین مخدوم جهانیان بودند
و از ولایت معنوی بهره وافر داشتند شیخ عبد الرزاق قادری بغدادی از اولاد گرامی سوکه اولیای بزرگ
سید عبد القادر جیلی و شیخ یوسف سندی که سیر صوت دعنی فرموده بودند بسا کمالات حقیقی فراهم آورده بود
گذرگاه ارشاد و رهنمائی خلق بسر بردی جهانیان از راد آورد و ذخیره ها برگرفتی از گرمخوئی و دلجوئی این
بزرگان کار آگاه از خاک آهنگیر نشگاه روزگار خورده آن گرامی غربت توطن گزید در سال نهصد و پانزدهم
هجری شیخ مبارک از نشستگاه علم بعین آمد و طیلسان هستی بر دوش گرفت هنر دی مم گیر او چهار سالگی آگهی
روز افزون چهره سعادت افروخت و در نه سالگی سرمایه سترگ پیدا کرد و در چهارده سالگی علوم متداوله اندوخت
و در هر علمی متنی یاد گرفت اگرچه عنایات ایزدی قافله سالار آن بیدار بخت بود و بکوی بسیاری از بزرگان
دریوزه فرمودی لیکن در ملازمت شیخ عطن بیشتر بسر بردی و تشنگی باطن از آموزش او افزودی شیخ ترک نژاد
شصت صد و بیست سال عمر یافت و در زمان سلطان سکندر لودی از شهر وطنگاه ساخت و در خدمت شیخ سالار
ناگوری پایه والای خداشناسی دست آورد و شیخ در تورات ایران دانش کتاب فرموده بود القصه شیخ خضر بقصد
سند باز گردید همگی اندیشه آن بود که برخی نزدیکان را از آن بلاد خت اینجا آورد و روزگار او در سفر سپری شد
و در جده و ناگور قحطی سترگ افتاد و نفاق افتاد و با عام نفرت انگیخت و غیر از مادر و والده همه روزگار سپری شدند پدر بزرگوار
همواره عزیمت جهان گردی از خاطر نورآگین بر زدی و دیدن بزرگان را سخن شنیده دریوزه فیض ایزدی نمودن خواستی لیکن
آن گرامی نوی خاندان عفت خصمت نمیداد و سرکشی در خاطر سعادت منش نبود درین کشاکش باطن بملازمت شیخ فیاضی بخاری

قدس سره پیوستند و شورش دل افزایش گرفت آن پیر نورانی را آغاز آگهی نظر یگانه بندهٔ ایزدی افتاد و روشنی دل و سعادت جاوید روزی شد و در پیوند ارادت آن گزیدهٔ روشنی منش با آن شیخ یافت که درین نزدیکی ها بر فراز هدایت می برآیند و برهنمائی جویندگان آگهی نامزد میگشت عبید الله نام دارد و گرامی لقب او خواجه احرار خواهد بود انتظار آن هنگام نماید و آئین او برگزیند خواجه در آن هنگام آبله پای جستجو بود و در جستجوی جان پروری حقیقت داد و داد آشتند چون وقت کار رسید بدان پایهٔ والا سر فرازی یافت و دین خدا پژوهی از و برگرفت گمنامی را خلوت او فرمودند و بی تعینی پیشهٔ او مقرر شد و در سخنان خواجه هر جا که پیر دیگر تعبیر میرود این یگانهٔ روزگار را میخوانند قریب چهل سال در دریای خدا بسر برده در دشت و کوه عشرت تنهائی اندوخت صد و بیست سال عمر گرامی رسیده بود و آثار گرمی دروی همچنان افزایش داشت شبی پدر بزرگوار و ران مقر ولادت بجندی از خداپرستان سعادت پذیر داستان حقیقت میگفت و بسا نکات دل افروز بر فراز ظهور می آمد ناگاه آواز آبی بگوش رسید و بازرفت آنرا آهی از سینهٔ بلند اندیشه رفت نشان نیافتند روز دیگر بجستجوی سخت جستجوی بسیار روشن شد که درخانهٔ کلالی آن بزرگ معنوی خلوت گزیده است از نور ارادت او زمانی دل برآسوده خاطر هرزه گرای باز آمد پیوسته چهار ماه سعادت اندوز و منظر اکسیر افزا فروغ عیاری میگرفتند در آن نزدیکی سفر ملک تقدس پیدا آمد و دل را بگوناگون حقائق برآمود و رهنمائی جویندگان حقیقت اشارت رفت و بخود شد لی و فلک البابی رخت هستی بر بستند و در آن نزدیکی نقاوهٔ دودمان عصمت که تربیت پدر بزرگوار فرمودی ازین خاکدان فنائی رو در پوشید و حادثه ملال بد فرجت انداخت پدر بزرگوار آئین تحمّل و تصبّر در پای شور گام همت برداشت همگی بسیج آن بود که از آن راه چهار دیوار معمورهٔ عالم پیموده آید و از گروها گروه مردم بخشش فیضی بر گرفته شود در احمد آباد و گجرات بوالانخار بر در پیوستند و دانشهای تازه آگهی اندوختند و در هر فن بزرگ سند عالی بدست آمد و در آئین مالک و شافعی و ابوحنیفه و حنبل گوناگون یافت اصولاً و فروعاً بهم آورند و بتکاپوی سخت پایهٔ اجتهاد درست و اگرچه با قضای بنیاگان بزرگ بر روش ابوحنیفه انتساب داشتند لیکن همواره کردار را باحوط آرایش دادی بدانچه نفس را دشوار آید برگرفتی و از

انداخت است حادثه ناگزیر هستی اندوخت ۱۱ بخار جمع بخریر بالکسر و سکون حای حطی عالم دوانا و استاد قوله اصولاً و فروعاً ای اصول علم کتاب و سنت و اجماع و قیاس و از

سعادت منشی و روشن ستارگی از علم ظاهر بحقایق معنوی گذاره شد و نزهتگاه صورت رهنمای ملک حقیقت گشت
با کتب تصوف و اشراق برخواندند و فراوان کتاب نظر و تامله دیده شد خاصه حقایق شیخ ابن عربی و شیخ ابن فارض
و شیخ صدرالدین قونوی و بسیاری از اصحاب عیانی و بیانی نظر عاطفت انداختند و نصرتهای بی اندازه و داد
ورد شهاب العجب و شنی افزود از جلائل نعم آلهی آنکه بملازمت خطیب ابوالفضل گازرونی شرف اختصاص یافتند
او از قدردانی و آدم شناسی بفرزندی برگرفت و بآموزگاری گوناگون دانش همت برگماشت و مراتب تجرید و بسیاری
غوامض شفا و اشارات و دقائق تذکره و مجسطی را آنکار فرمودند و سر ابستان حکمت اطراوتی دیگر پدید آمد و زبانی
بنیش را روان پایه دیگران و شهید مرد خرد پژوه سعی فرمانروایان گجرات از شیراز بدین دیار آمد و بستان شناسائی
را فروغی تازه آورد و از گروها گروه دانشوران روزگار دریوزه آگاهی کرده بود لیکن در علوم حقیقی عقلی شاگرد مولانا
جلال الدین دوانی ست جناب مولوی نخست نزد والد خود اوائل مقدمات را اندوخت و پس از آن در شیراز از
درس مولانا محی الدین اشکبار و خواجه حسن شاه بقال بدانش آموزی نشست و این دو بزرگ از سرآمد تلامذه سید شریف جرجانی اند
و لختی در دبستان مولانا امام الدین گلباری که بر طوالع حاشیه مفید رد آورده رفت نمود و چراغ دریافت افروخت و از
بحث رهنمونی او کتابهای غریب داد و کتب حکمت پایه بمغز رسید مطالب آن را بشیوا زبانی آرایش داد چنانچه تصانیف
او بران دلالت کند و مدتی برگزیده و هم دران آینه فیض بر بزرگوار شیخ عمر تتوی که از اکابر اولیای زمانه بود
عادت ملازمت داد آن گوهر شب افروز دستگاه عیار بندی تمام یافته آیین رنگ منشی و سترگ دانائی را بطرز
گزیده تلقین فرمود و بسیاری باستانی سلاسل را اشطار طیفوریه چشتیه سهروردیه یافته فیض برآمدند و هم دران شهر
مبارک بهم نشینی شیخ یوسف که از هشیاران سرمست ربودگان آگاه دل بود رسیدند و سرمایه دیگر آگاهی اندوختند و هموا
مستهلک های شهود بودی و هرگز ادبی از آداب عبودیت از دست نرفتی از برکات گرامی صحبت آن در آن روزی
شدند که نقوش علمی از ساحت ضمیر سترده آید و دست از رسمیات باز داشته محو جمال مطلق گردند آن خوانا موصوف
دل شناسا شده از اغز همت باز داشت و بزبان گهر آمود گزارش نمود که سفر دریا را دربسته اند بصوب دار الخلافه

آگره گام طلب باید زد و اگر آنجا کام بر نگشاید قدم بصواب ایران و توران بر داشت و هر جا اشارت رود و فرمان در رسد رحل اقامت انداخت و علم رسمی طیلسان احوال خود گردانید بدین اشارت همایون غره اردی بهشت سال چهار صد و شصت و پنج جلالی مطابق چهار شنبه ششم محرم نهصد و پنجاه بمقر سعادت دار الخلافه آگره حرسها الله عما یکره نزول صعودی فرمودند دران معموره دولت بشیخ علاء الدین مجذوب که بر صفائح قلوب خفایای قبور آگاهی داشت اتفاق صحبت افتاد ایشان ازان مستی بهشیاری آمده فرمودند که فرمان ایزدی چنانست که درین شهر اقبال توقف افتند و ترک دوش نماید و گزین نوید بار رسانیدند و خاطر سفر گرا را آرامش بخشیدند بر ساحل دریای جون در جوار میر رفیع الدین صفوی الحسینی فرود آمدند و با یکی از دودمان قریش که با علم و عمل آراستگی داشت نسبت تاهل و وداد و بدان مرزبان مجلهٔ آشنائی بدوستی کشید و آن دانای حقیقت آمو مقدم این نو باوه شناسائی را مغتنم شمرده بگرمخونی و گشاده پیشانی پیش آمد چون اسباب ثروت فراوان داشت چنان خواهش فرمود که بدان لباس در آیند از رهنمونی ستاره و یاوری توفیق نه پذیرفتند و آستانه توکل خدایگان همت بی نیاز برگزیده بمراقبه درونی و مباحثهٔ برونی پای سعادت افشردند میر از سادات بزرگ حسینی اند لختی حال نیاکان او در مصنفات شیخ سخاوی مذکور است اگرچه وطنگاه ایشان قرا ایگ شیراز است از دیرباز سیر حجاز نمایند و همواره بجهد درین جا بسر برند و هنگامهٔ افاضت و استفاضت گرم دارند اگرچه معقول و منقول را در پیش نیاکان قدسی نهاد اندوختند لیکن تلمذ مولانا جلال دوانی جلای دیگر یافت و در جزیرهٔ عرب انواع علوم نقلی از شیخ سخاوی مصری که از تلمیذ شیخ ابن حجر عسقلانی بر گرفت و چون در نهصد و پنجاه و چهار رخت بمنزلگاه قدسی کشید والد بزرگوار ملتزم زاویه خود شد همواره نشست و شستوی باطن پاکیزه داشتن گو بظاهر همت نگماشت و بکار ساز حقیقی روی نیاز آورد و بدرس گوناگون علم اشتغال فرمود و گفتگوی باستانی را رده پوش حال خود گردانید و خواهش را زمان از دهاوش بر آید ز اهل ارادت گروهی احتیاط گزین سعادت آمود اگر سلوکی برسم اخلاص آوردی لختی ازان

پذیرفتی و قدر در بایست گرفتی و دیگر مردم را معذرت گفتی و دست همت بدان نیالودی بلکه فرصتی
نشستگاه او پناه دانشوران و جای بازگشت بزرگ و کوچک آمدار خسته انجمنها برساختند و از دوستی خلوتها
آراستند نه از نخستین اندوه راه یافتی و نه از پسین شادی شیرخان و سلیم خان و دیگر بزرگان در مقام آن شدند که از وجوه
سلطانی چیزی برگیرند و تیولی درخور قرار یابد از انجا که همت بلند بود و نظر عالی سر باز زد و پیرایهٔ افزایش
منزلت گشت چون رهنمائی مردم در نهاد سرشته بودند و از درگاه ایزدی فرمان است برازی داشت
و اشاره اولیای زمان یاور و مهربانی هواداران روز افزون همواره آیندگان مجلس و جویندگان آگهی
به گوئی فرمودی و بر خوی تباه مردم سرزنش کردی ظاهر پرستان خویشتن دست رنج زده گشتی و اندیشهای
آزار نمودی چون بسیج هنگامه آرائی در سویدای ضمیر بود و عزیمت معرکه گیری و دکانداری پیرامون خاطر
نگشتی نه در حقگرائی و نکوهش بدکاران تخفیف رفتی و نه بیچاره سگالی رمیدگان پرخاشجوی توجه
برگماشتی و با آنمعنی ایزد بیهمال دوستان حقیقت منش و فرزندان سعادت گزین کرامت فرمود اگرچه
همواره در گفتگوی علمی گرامی اوقات گزارش یافتی لیکن در زمان افغانان انشهای حقیقی کمتر به بیان آمدی و
چون رایات جهانبانی جنت آشیانی بتازگی هندوستان را فروغ دیگر بخشید چندی تورانی و ایرانی
بدبستان آن شناسائی رموز انفسی و آفاقی پیوستند و انجمن دانائی را رونقی دیگر پدید آمد و تشنگان خشک
سال تمیز را میرابها لبریز شده و ره سپاران اندیشه گرای نزهتگاه آرامش جا گرفتند هنوز هنگامهٔ گرمی
نپذیرفته بود که چشم زخمی رسید و هیمو دست چیرگی برگشاد و نیکان روزگار بگوشهٔ خمول شدند و سفر ناکامی
پیش گرفتند پدر بزرگوار را از نیروی دل در همان ادب عزلت ثبات پائی فرمود از تائید ایزدی هیمو کار دیده بکاهان
فرستاده معذرات خواست و از سفارش آن حق سگال بسیاری از شناسای غم نزهتگاه شادی در آمدند
و در نخستین سال جلوس شاهنشاهی بر اورنگ خلافت چنانچه سپند بر دولت افروزند دفع عین الکمال انگاره
قحط سالی سترگ پدید آمد و گرد تفرقه بلندی گرفت آن معموره خراب شد و غیر از خانه چند اثری نماند

و وبای عام سرباری آن شورشی بی اندازه بر جهانیان آسیب رسانید در اکثر هندوستان این تنگ‌دستی
و جانگزائی بود و آن پیر روشن‌ضمیر در رهایش و یه قدسی پای همت افشرده گرد فتوری بران صفوتکده نشست
راقم شگرفنامه دران هنگام در سال پنجم بود و نیر آگهی چنان پرتو بخشش می‌یافت که شرح آن به کالبد
گفت نگنجد و اگر در آید به تنگنای شنوائی زمانیان در نشود و این سانحه نیک بخاطر دارد و آگهی دیده دران دیگر
معاضدان سختی روزگار خاندانها برافگندند و گروها گروه مردم فرو شدند دران کاشانه مقدس از ذکور و
اناث خرد و بزرگ مانده باشند اخوان روزگار را فراخی حال و نشاط درون شان حیرت افزود و کیمیاگری
و سحرطرازی گمان بردی گاه یک سیر غله روزی بهر سیدی و آن را بدیگهای سفالین جوشانیدی و آب تفسیده بدین مردم
قسمت یافتی و شگفت‌تر آنکه غم روزی دران منزل نبود و بجز اندیشه پرستش ایزدی چیزی بخاطر راه
نمیگرفت و بجز محاسبه نفسانی و مطالعه اسفار حقیقت شغل دیگر نبود تا آنکه رحمت ایزدی بر همگنان تافت
و زخای سترگ چهره شادمانی برافروخت و بهجه رایت شاهنشاهی تو انداخت و جهان را معدلت روز افزون
روشنائی خاص بخشید بارگاه خرد در بالش آمد و کالای آگهی را بهای بزرگ نهادند فنون حکمت و انواع دانش در میان
شد و بیانهای تازه و دراستی یدهای بلند و دریافتهای گزیده پیدائی گرفت و گوناگون مردم از خزینه عقل اندو
بیکران دانشمند و خلوتکده آن نورانی سرشت مجمع دانشیان هفت کشور آمد و سخن بلند گرانشد حسد ها
افسرده برافروخت و ناتوان بیمی بدگوهران افزایش یافت و او برآئین خویش سرگرم بوده راه رسم
نسپردی و بر در خواست نشسته راه در بایست نشتافتی و مردم کم گذار کوته‌بین حجاب شده راه افترا
سپردند بیشتری بگروه مهدویه پیوند دادی و از گفتار پریشان داستانها پرداختی و ساده لوحان روزگار را
برآغالیدی و بخیال تباه بدل آزاری تکاپو نمودی همگی دست آویز تباه سگالی ایشان سانحه شیخ علائی است
گروهی در هند باشند میر سید محمد جونپوری را مهدی موعود شمرند و دران مبالغه نمایند با علم و عمل و تهذیب اخلاق
چندین نصوص را فراموش کرده درین مذهب غور نمایند در زمان سلیمخان شیخ علائی نام جوانی بآراستگی

ظاهر و باطن مهین ورطه افتاد و دران سفر سعادت نخستین بمناسبت از زوا اختیار تجرد و بدین پیر بزرگوار
آمد فتنه اندوزان بهانه جو را زبان بهرزه سرائی واشد و سرمایهٔ گفتگو پدید آمد علمای زمان که نادان
دانش فروش و زهر گیهای نوش نما اند بکین او برخاستند و بر گسیختن پیوند عنصری او هنگامها آراستند و مجلسها
درست کردند پدر بزرگوار بدیشان موافقت ننمود عقل و نقل را معاضد اینان نیافت در پیشگاه زبان و دستان
معرکه آراستند و باندیشهٔ تباه خویش راه کوششها سپردند و مسندآرای حکومت و انش فشان روزگار را فراهم
آورده در جستجوی حکم شرعی تکاپو نمودند پدر بزرگوار را نیز در انجمن طلب داشتند چون سخن از ایشان پرسید
بر خلاف خرف سرایان جاه طلب پاسخ دادند از آن روز کمر کین بسته بدین آئین متهم گردانیدند و در چنین
معامله که وجود مهدی از خبر احاد است بمحض عناد چندان کوشش نمودند که از کار او سپری شد و بهر خی
بدگوهران آئین شیعه را مکنون ضمیر پنداشته راه نکوهش سپردند و ندانستند که شناسائی دیگرست و پذیرائی
دیگر خاصه درین هنگام که یکی از سادات عراق را که یگانهٔ زمانه بود و علم را بعمل مقرون داشتی و گفت را با کردار
یکتائی بخشیدی در امر العراق تهمت گر آلوده گردانیدند و از توجه شاهنشاهی دست بدامن اقبال نمی‌رسید روزی در محفل همایون گزارش
نمودند که پیش نمازی میر سید اینست که هرگاه گواهی دو مرد باشد اقتدا بچگونه سزاوار بود و روا چند از حنفی
نامهای پاسبانی باستشهاد آوردند که اشراف عراق را شهادت نتوان شنود و کار بر میر دشوار شد چون ابطال
اخوت داشت حقیقت را باز نمود پدر بزرگوار باستحسان محمش افزا فرموده تسلی او دادند دیگر گفت و گوی بدسگالان
دلیرتر گردانیدند و پاسخ آن نقل چنان بزبان گهر آمود گذشت که معنی آن روایت نفهمیده اند آنچه در کتب حنفی
ازین باب نقل آورده اند عراق عجم مراد است نه عراق عرب چنانچه جلی بدین معنی تصریح رفته و نیز تمیز نکرده اند در میان
اشرف اشراف و اشراف چه مراتب دانش فرمایان پیرایگی چهار گونه ساخته اند نخستین اشرف اشراف یعنی حکما و علما و
سادات انقیا دوم اشراف و آن اعیان رفعت از امرا و کتاب در زمان امثال آن باشد سوم اوساط و آن اهل حرفه و
اهل بازار منحصر اند چهارم اراذل که پایهٔ اینان فروتر است پلیچیان و بیسرو گردان و هر یک را با افراد جدا انگاشته اند

تا هنگام نیکوئی چسان سلوک رود و کیفر بدکرداری هر کدام چگونه بود والحق اگر سر بر کنند یکسان
مالش نمایند پای از شاهراه معدلت یکسو کرده باشند میر ازین آگاهی ببالید و گوناگون نشاط اندوخت
و از پاکدامنی خود و ناشناسائی حال بدگوهران نگاشتهٔ شیخ بنظر همایون در آورد و این خیره رویان زده
سر اندر گو حیرانی افتادند و چون معلوم شد که از کجا بر گرفته افروزینهٔ حسد ساختند و مثل این پاره پیدا چند با
بر ملا افتاد و سرمایهٔ شورش ناشناسندگان گشت سبحان الله با آنکه گروها گروه مردم اتفاق دارند
درین که هیچ کیشی زآنچه یافت که یک امر خلاف واقع ندارد و نیز این چنین که همه بطلان انجود با معنی اگر کمی
از شناسائی در مسئله بخلاف آئین خویشتن تحسین نماید لب بر آن زنند و بکین آن برخیزند و پس از درازی سخن از ان
نکوهش باز به تشنیع منسوب گردانیدند لیکن از حمایت آلهی بدگو را پیوسته گرد شرمساری بر رو نشستی و تشویر
زده پایمال غم گشتی و از بدگوهری و نابینائی عبرت نگرفتی و بر جهان بدسگالی حیله اندوختی تا آنکه نیرنگی
زمانه و بوالعجبی روزگار نقشی شگرف در میان آورد و تفرقهٔ سترگ چهرهٔ عبرت افروخت سال چهاردهم
آلهی مطابق نهصد و هفتاد و هفت هلالی پدر بزرگوار از گوشهٔ انزوا بر آمد و سخنهای غریب [illegible]
از آن نویسندهٔ عبرتنامه بر گوید اگرچه همواره زنبورخانهٔ حسد شورش داشت و مار سوراخ دشمنی در جوش
و شب‌چراغ دوستی بی‌فروغ و نیکان روزگار دل در بدی بسته و در بیگانگی باز کرده بودند چنانچه ایمائی گزارش
یافت لیکن درین هنگام که پایهٔ دانش بلندی گرفت و بزرگان روزگار در [illegible] پا افشردند و هنگامهٔ مردم گرمی
پذیرفت پدر بزرگوار بر آئین پیش خوهای نکوهیده بر شمردی و دوستان و نیکخواهان را از آن باز داشتی علمای
زمانه و مشایخ روزگار که ذات خجسته را مرآت عیوب خود دانستی به تباه‌سگالی و چاره‌اندوزی نشستند
و خود را بچاره هیچ اندیشهای تباه یافتند و با خود در میان آوردند که اگر انموذجی دلنشین شهریار عدالت پژوه
گردد کهن اعتبارهای ما را چه آبرو خواهد ماند و انجام کار بکدام حال نکوهیده قرار یابد با تمثال غم و
اندوه شده بکین‌توزی نشستند و به بهتان‌سرائی گام فراخ بر داشتند و بدستان‌گذاری و حیله‌اندوزی و بسیاری

مکاری بسیار مقربان درگاه همایون را بخشان باگریه گمراه ساختند ۱۲ منه

نزدیکان عتبهٔ همایون را بگفتارهای گریه آلود از راه بردند و بغض بدگوهری را به تعصب دهی فروخته
بشورش در آوردند اگرچه از دیرباز طرز ناستوده همین بود لیکن در هر زمانی بیاوری حق گزاران سعادت
آمود بازار جوش بدگوهران پراگنده شدی و درین هنگام آن گروه راستی پیشه درست پیوند و در ترشید
و سرآمد حرف سرایان بزم همایون کمین آرائی نشست و تباه سرشتان بی آزرم و دیونژادان ناپارسا
گوهر جا بویافتند پدر بزرگوار بمنزل دوستی آلهی تشریف برده بودند و من سعادت همراهی داشتم آن
رعونت فروش غرور افزا نیز اندران انجمن حاضر شد و حرف سرائی پیش گرفت مرا مستی دانش و شباب
در سر بود از مدرسهٔ بمعامله جا گامی برنداشته در بی صرفه گوئیهای او مرا زبان کشودند و سخن برابجائی
رسانیدم که او بخجالت رفت و نظارگیان بحیرت فرو شدند از آن روز بانتقام بیدانشی همت گماشت و آن
گروه گسسته امید را نیز برگردانید و پدر بزرگوار از کید ایشان فارغ دل و من در مستی آلهی بسجر نخستین آن
بیدینان فی بنا پرست آیین سالوسان هوشیار بحق گزاری و دین آرائی نشسته انجمنها ساختند و بردرون
آزمندان نخست خوان گروه بسیاری به بیغوله جای نفیتی فرستادند هرگاه خدیو عالم از خیر سگالی و نیک بسیجی
معامله کیش و دانش و داد را بگروهی نیکو ظاهر گذاشته باشد و خود وطیلسان بی توجهی برد و دوش
گرفته حق گویان راستی منش را بازار کاسد باشد و دیوکیشان دانش نا راست رو و بزرگان دولت
بان منشی حیله گر باور باشند و تعصب را روز بازار جای آنست که خاندانها برافتند و ناموسها تمام تباه گردد
درچنین ناهنگام که بدگوهران تباه کار بنیکی نام برداشته باشند غزنوی که بدو شیرگی فروشند و غرزن برآید و
دنیاداران بی آزرم در چیره دستی و تنگ چشمان الکوریگر و دستداران هواخواه دوست و راست گزاران
کنج گزین و هنگامه گشش سبک و نیان گرم و زبان بایکدیگر انجمن رازگوئی ساختند و پیمان دل آزاری تازه
گردانیدند کی از دو روباه دو دله ازارت پیش چال افسون و نیرنگ را که از روباه بازی دانشگاه پدر بزرگوار نیکوئی
خریده بود و آن گروه ناراست بگروی و یکتائی دغت پیدا کردند و افسون خدا آزاری فسانهٔ بیهوشی برخوانده نیم شبی

فرستادند آن شعبده کار نیرنگ ساز دران تاریک شب بدلی لرزان و چشمی گریان دلی شکسته و روی دژم
بخلوت کدهٔ مهین بر ادر شتافت و از طلسمات تذکاری آن ساده لوح رابی آرام ساخت و آن نشناس کم فن
را از جا برد خلاصهٔ سخن آنکه بزرگان ما نه از دیرگاه دشمنی دارند و کم عیاران ناسپاس بی آزرمی امروز قابو
یافته هجوم نموده اند بسیاری از ارباب عمائم را شهود و برخی را مدعی قرار داده و برای تشخیص مفتریات تهمتهای
ناشائسته انگیخته همه دانسته اند که این مردم را درین بارگاه مقدس چگونه محل اعتبار است و برای گرم بازاری خود
چه سر فراز مردم را از میان بر داشتند و چه ستمگاری های زبردست نموده محرمی در خلوت ایشان داشتم درین
نیم شب مرا آگهی داد و من بیتابانه شتابان رسانیدم مبادا روز شود و کار از علاج گذرد اکنون رای انست که همین
زمان شیخ را بی آنکه کسی آگاهی یابد بگوشه برید و روزی چند بر کناره باشید تا دستان فراهم آیند و حقیقت حال
بالغرض بهمایون سمع آن نیکذات را و اهمه فرو گرفت و اصد بیتابی بخلوتگاه شیخ رفت و ماجرا گزارش نموده فرمود
هرچند دشمنان چیره دستی دارند ایزد بهمال آگاه و بادشاه عادل سر و دانایان هفت کشور حاضر اگر مشتی
گروه بیدین و دیانت را بر مستی حسد بی آرام داشته باشد درستی پیمان بر جای خود است و پرسش آن ذره البته انجم
و نیز اگر سرنوشت ایزدی بر آزار ما رفته است اگر همه بر آیند آسیبی نتوانند رسانید و تباه کاری نیارند باخت
و هیچگونه گزندی بما نرسد و اگر خواهش جهان آفرین برین است ما نیز بگشاده پیشانی و تازه روئی نقد زندگی
را بسپاریم و دست از خاک ستنجی باز میداریم چون عقل ربوده بودند و غم افزود حقیقت طرازی را
افسانه سرائی و شورانگیزی را سوگواری دانسته دست حرب بر گشاد که کار معامله دیگر است و داستان تصوف
دیگر اگر نمی پذیرید من خویشتن را همین زمان قصد میکنیم دیگر شما دانید من خون باری و زگار ناکامی از نیم از پیوند پدر و عاطفت
ابوت پذیرائی خواهش شدند بفرموده آن پیر نورانی من نیز بیدار شدم ناگریز دران تاریک شب این سه تن
پیاده بر آمدند نه راهبری معین و نه رفتار را پائی استوار پدر بزرگوار در تماشای نیرنگی تقدیر بوده خموشی داشت میان
من و برادر که در کار ملک و شغل معامله دران هنگام از خود نادانتر می بگمان نداشتیم گفت و گو شد در پناه جا سخن رفت

هرکرا او پیدا میساخت من ناخن میزدم و هرکرا میشمردم او دست بر می‌فشاند قطعه دشمنان دست کین
برآورده‌اند + دوستی مهربان نمی‌یابم + بکجهان آدمی همی بینم + مردمی در میان نمیبابم + هم بدشمن در افتن گریزم
از آنک + یاری از دوستان نمی‌یابم + ناگزیر بهزاران تکاپوی بیگانه یکی از مردم که حقیقت منشی الیقین برادرم بود
من ناشتای صبح وجود زیانکاری عنصری بازار ترکیب را گمانی هم نه در رسیده شد او را از دیدن این گا
آسوده روزگار دل از جا می‌رفت و از برآمدن پشیمان شد و بر روی ماند ناگزیر جائی برای بودن اختیار کرد چون
دران شوریده مکان رفته شد پریشان تر از خاطر او بود شگرف حالی پیش آمد و طرفه اندوهی سراپای گرفت همین ادر
درمن آویخت که با وجود فزون شناسائی غلط رفت تو بدان کم اختلاطی درست اندیشیدی اکنون چاره کار چیست
و راه اندیشه کدام و دم آسایش کجا توان برگرفت چنان پاسخ دادم که هنوز هیچ نرفته است برگشته بزادبو
خود رفت و مرا تاب سخن گردانید امید که طیلسان نمایان برداشته آید و کار فروبسته کشوده گردد دیدم آفرین
نمود و بدین سخن گروید و برادرم بر همان آئین سر باز زد و نگفت از این سرگذشت ترا خبری نیست و از نگراندن
و بار روت منشی این گرد آلهی نداری از پی او می گذر سخن در راه بگو با آنکه در بادیه آزمون نپیموده بود و
سود و زیان خود از من در برگرفته با لقای آلهی یکی را بخاطر آورده گزارش نمود که چنان بر پیشگاه باطن پرتو
می افتد که اگر کار دشوار نشود و همه نا باوری تواند نمود لیکن هنگام سخت گیری بس دشوار که همپائی نماید چون زمان
تنگی داشت و خاطر پریشان بصواب او گام برداشته آمد به آبله پائی در گلزارهای تلخ خرامش میشد و از شگرف کاری
روزگار عبرت می اندوخت و عروه وثقای توکل از دست نهفته راه بیدلی پیش گرفته عالم را جویای حق
انگاشته گامی به دشواری برداشته میشد و نفسی بسخت جانی میزد و غریب دل نگرانی و نزدیکی روز رستاخیز
بگوهر ای بروی صبح صادق بر در او رسیده شد از این آگهی گرم خوئی پیش گرفت و شایسته خلوتکده معین
گردانید و غمهای گوناگون لختی بر کناره شد و درین آرام کده پس از دو روز آگهی آمد که تفسیده دلان
بدرد آزرم برداشته مکنون خاطر خبث آگین خود را بر ملا انداختند و بآئین پخته کاران دو ماه باز صباح ... گشت

بموقف عرض همایون رسانیدند و خاطر اقدس مشوش ساختند از بارگاه خلافت فرمان شد که مهمات ملکی و
مالی بی استصواب ایشان صورت نمیابد این خود کار مذهب و ملت است انجام آن خاص بایشان باز
میگردد در محکمه عدالت باز طلبند و بدانچه شریعت غرا فرماید و اکابر روزگار قرار دهند بعمل آورند چاوشان
شاهنشاهی را براغالیده بطلب فرستادند چون بحقیقت کار آگهی داشتند در پیدا ساختن کوششها
نمودند و بدکاران شرارت اندیش را همراه ساختند چون بخانه نیافتند گفتار بیفروغ راستی را درست
اندیشیده خانه را گرد گرفتند و شیخ ابوالخیر برادر را در آن منزل یافته بعتبهٔ اقبال بردند و بصد آب و تاب
داستان پنهان شدن را باز نمودند و آز احجت سخنان با آزرم اندیشیدند از بدایع تاییدات آسمانی
آن ازدحام بدگویان و طرز هرزه سرائی شهریار دیده ور شناسائی پذیرفت و پاسخ داد که این همه
سخت گیری در کار درویشی گوشه نشینی و دانش منشی ریاضت کیش چراست و چندین آویزش بیهوده
برای چه میکنند شیخ همواره بسیر میرود و اکنون هم تنها فرا رفته باشد آن خرد را برای چه آورده اید
و منزل را چرا قورق کرده در ساعت آن خرد سال را رها کردند و از گرد خانه برخاستند نسیم عافیتی بران
منزل آمده از آنجا که قدری ناکامی در راه بود و اهمه چیره دستی داشت و خبرهای مختلف نقیض آن میرسید
باور نداشته در اختفا کوشیدند بدگوهران فرومایه خجل شده درین خیال افتادند که امروز که پنهان شده اند
چارهٔ این کار باید ساخت و سیه درونان تیره رای را باید گماشت تا هر جا که نشان یابند از هم گذرانند
مبادا ازین حال آگهی یافته خود را بعتبهٔ همایون رسانند و هنگامهٔ داد بفروغ دانش خویش بیارایند شیخ
شاهنشاهی را پنهان کرده سخنان وحشت افزای هشت انگیز از زبان مقدس در میان انداختند و آشنایان
ساده لوح و دوستان روزگار را بیم افزودند دست آویزهای رنگین می بافتند مردم در اندیشه دراز افتادند
دوستان یاوری مخیل باز میداشتند هفته چون سپری شد صاحب خانه نیز از دست رفته راه بی آزرمی گرفت
و ملازمان او آئین آشنائی برگردانیدند عقل از دست واهمه آمد و خاطر سراسیمه را یقین شد که آن حکایت

نخستین اصلی ندارد و پادشاه در پژوهش و عالم در تکاپو و جستجوست همانا صاحب خانه گرفته می سپارد
اندوهی بو العجب سراپای خاطر گرفت و اندیشهٔ سترگ در دل راه یافت گفتم از ماجرای در بار خود انتقاد
دانم که حکایت راستی دارد و گرنه برادر برادر رها نمیکردند و مردم از گرد خانه برنمیخاستند انیمه سختی که بجا نمی
رسید ظاهر آنجا باشد هر گاه در زمان امینی هرزه سرائی بگوش میرسید و گزیده مردم فریب ده یکمین
برمیخاستند امروز اگر فی المثل خدیو خانه در بیم زار افتد چه دور باشد و اگر در مقام گرفت و گیر میشد تغیری
در سلوک ظاهر نمیرفت و توقفی درین کار نمی بود همانا افسانه سازی بدسگالان بدگوهر او را کالیوه ساخته
است و مردم را برین داشته تا از دید خوی نکوهیده منزل او زا هلیم و او را ازان بار خاطر آوردیم تخی بحال
آمده بچاره بسیجی روآوردیم دشوارتر از شب اول سیاه روزی پدید آمد و درم روزگاری رهنمو برای
شناسائی نخستین و داستان حال من تحسین نمودند و مراستشار موتمن اندیشیدند و از خردسالگی خشم نموده
عهد بستند که دیگر خلاف رای نشود چون شام در آمد با دلی هزار بخش و مغزی شوریده و سینهٔ خم اندر
و خاطری گران بار غم ازان غمکدهٔ وحشت افزا پا بیرون نهادیم نه یاوری در خاطر و نه پائی استوار
و نه پناه جائی پیدا و نه زمانه آرمیده ناگاه دران دیولاخ ظلمت آمو برقی بدرخشید و نشاطی چهره
افروخت یکی از تلامذه را منزل پدیدار شد و لختی دم آسایش گرفته آمد هرچند خانهٔ او تنگتر از دل و در
دل او سیاه تر از شب نخستین لیکن قدری برآسودیم و از سرگردانی بی سروبن باز آمدیم و در انجام کار
در زاویهٔ خمول فکر درود او شد و رایها بسگالش گام فراخ برداشت چون آسایش جا پدید نیامد و
اطمینان و بناور و پاسخ آراست حال بهترین دوستان و دیرین ترین شاگردان و محکم ترین پیدان همین پرده
بر تو ظهور انداخت اکنون صلاح دید وقت آنست که ازین شهر پر نفاق که وبال خانه و دانش گزندگاه
کمال است رخت بیرون کشیم و ازین آشنایان و رو دوستان ناپای برجا که پایهٔ وفاداری ایشان
بر باد بهارست و رخت پایداری بر سیل تند زود بر کناره شویم باشد که کنج خلوتی پدید آید و بیگانهٔ سعادت آمود

بزنهار خود گیرد و در انجا بحال خدیو روزگار شناسائی بدست افتد و اندازهٔ لطف و قهر گرفته آید اگر
گنجای داشته باشد با برخی از نیک اندیشان انصاف طراز حرفی در میان آورده شود و استشمامی
از مزاج زمانه نموده آید اگر وقت یاوری نماید و زمانه بختیاری دهد باز رجوع بخیر شود و گره فراخ نامی
عالم را تنگ نساخته اند هر مرغ را سر شاخی و کنج آشیانی هست و برات اقامت دائمی بدین مصر نکال
نیامده در حوالی شهر فلان امیر رخصت انقطاع یافته فرود آمده لختی نور راستی از روزنامچهٔ احوال او
خوانده میشود و بوی محبتی از و بمشام عقل دوراندیش میرسد اکنون دست از همه باز داشته بدو پناه بریم
باشد که لختی دران جای بی نشان آسایشی یافته شود اگرچه آشنائی دنیاداران اعتباری و ثباتی نباشد
اینقدر هست که او را آمیزشی دیگر بدان مردم نبوده برادر گرامی تغیر لباس نموده قدم در راه نهاده بدان
صوب سرعت نمود و او ازین آگهی شادمانی اندوخت و بگشاده پیشانی مقدم را مغتنم شمرد و از آنجا که روز
بازار بیم بود ترکی چند را همراه آورد که در راه گزندی نرسد و پابند فرومندگان بدگوهر نگردیم در شب
نامیدی آن تیزدست آگاه دل رسید و نوید آسودگی رسانید و پیام آرامش آورد همانزمان لباس
گردانده قدم در راه نهاده آمد و بطریق مختلف با تاق او رسیده شد بشاشی سترگ و خدمتی گزین بجا آورد
و آرامشی بزرگ فرده سعادت داده روزی بدان سر منزل آرمیدگی بود و از عربده ناکی روزگار در پناه
یکبارگی پریشانی سخت تر از انچه روی داده بود از آسمان تقدیر فرو بارید همانا آن مرد را اندر بار طلب
دانشمند و ازان باده که دو مین مرد بیهوش شد در کار این ساده لوح نیز کردند و مدهوش تر از نخستین گشته
ورق آشنائی یکبارگی در نوردید شبی از آنجا برآمده بدوستی پیوسته شدا و مقدم گرامی ابس مغتنم شمرد و از آنجا
در همسایگی بدگوهری شورش فتنی جا داشت سراسیمگی سترگ روآورد و حیرتی بی اندازه کالیو ساخت
و ان دم بخواب در شدند بمقصد گاه نامعین گام حسرت برداشته آمد هرچند اندیشه بکار رفت و تامل بجا آمد
آرامگاهی بدید نیامد ناچار با دلی پرآشوب و خاطری غم آمود بدان سرمنزل رفته شد شگفت تر آنکه مردم آنجا و بیم

آگهی از رفتن نداشتند زمانی این گسسته رشتهٔ توکل آسایش گرفتند و ازان پراگندگی برکناره شدند
رای بر در آن که برآمدن ازینجا بحکم واهمه بود نه بفرمان خرد هر چند گزارش رفت که بوقلمونی احوال او
رهنمونی ست روشن اختلاف اوضاع پرستاران دلیلیت پیدا سودمند نیامد هر چند علامات گرانی
افزایش داشت چارهٔ دیگر بدست نمی آمد چون آن سبکسر کوتاه عقل دراز سودا دید که این قباحت نافهمان
متنبه نمیشوند و خیمهٔ او را خالی نمیسازند روز روشن بی آنکه صلاح گوشزد و حرف آشنائی بر زبان آید
پیچ نمود و زر بندگان خیمه باز کرده روانه شدند تا سه کس در ان صحرا که نزدیک و نخاس آراسته بود نشسته ایم د
شگرف حالتی پدید آمد نه جای بودن نه رای رفتن و نه پردهٔ درمیان از هر طرف آشنایان و در وی دشمنان
صد رنگ نادیدگان سخت پیشانی و عهد گزاران ناپایدار در تکاپو و ما در دشت بی پناه بر خاک بیچارگی
نشسته با روزگاری فرم و درومی کاری پراگنده بدر از نامی نه ده در شدیم بهر حال برخاستن و بجائی گام
برداشتن ناگزیر نمود دران هنگامه بدسگالان راه سپردیم حراست الهی پرده بر چشم مردم فرو هشت
بیاوری پاسبانی ایزدی ازان بنگاه برآمده و خشت خانه همراهی و دمسازی همگنان بر سلگاه نهاده از
نکوهش بیگانگان و خیر باد آشنایان ستگاره باغچه اتفاق افتاد و پناهی نمود نیروی رفته باز آمد و دل را قوت
سترگ رو داد و ناگاه پدید گشت که چندی از پژوهندگان نافرجام گذازه دار از تکاپو بستوه آمده زمانی آسایش
گزیده اند با ولی شرحه شرحه و ظاهری پراگنده بیرون شدیم بهر جا که رفته میشد بلای ناگهانی بیاهی میکرد و گرم گرد
چاره گرای با دیدهٔ خطرناک میگشتیم تا آنکه در ان واد و بیابانی در دار و کورانه باغبانی نشناخت و حال دگرگون گشت
نزدیک بود که قالب تهی گردد و نقد زندگی سپرده آید آن سعادت سرشت بگوناگون مهربانی دل را بازه داد
و از راه نکوئی بخانهٔ خود برده تعجز ارگی برشست اگرچه برادر گرامی ازان نکوهیده حال بیرون نشد و زمان
زمان برنگ و دگرگون شدی لیکن مرا برخلاف آن مسرت افزدی و آثار درستی از ناصیهٔ احوال آن گرامی
برخواندی پدر بزرگوار خود با ایزد بیهمال بود بر نطع آگهی خرامش فرمودی نیرنگی تقدیر را تماشا کردی لختی از شب

گذشته بود که خداوندا و پیوسته بدل وحی آمد و زبان پیغاره دراز کرد که با وجود مثل من
دوستی ارادت گزین درین شورشگاه کجا بسر برده میشد و دامن از من چرا بر گرفته بود یا آنچه بخاطر
نمیرسد آن برگزیده مرد بود پاسخ گزاردم که درین طوفان دشمن کامی از همه آشنایان یکرنگ هواخواهان
یکدل دوری جسته آمد که مبادا ازین رهگذر آزاری بدیشان برسد لختی بشگفتگی در آمد و گفت اگر
گوشه مرا آغوش میگشاید اندیشه بکار میرود و نهانخانهای امن انشان داد و آثار دوستی از گفتار او پدید آمد
خواهش او را پذیرفته بخجول جای گزیده فرود آمدیم چنانچه دل میخواست صفوتگاهی بدست افتاد
ازان سر منزل نامهای حقیقت طراز بسعادت نشان انصاف گزین دو آشنایان راستی اندوز ارسال
یافت و هر یک شناسای حال شده بچاره گری در آمد و اغرق را اطمینان داد و دلجوئی و کرمکی
دران آرامش جا بسر برده میشد و آن برادر گرامی از آگره بفیضجوی شتافت تا دران آرزوی بزرگ پیوسته
چاره گرایان دلسوز را گرم تر گرداند صبحی آمیغ تمام مهرورز اندیش با هزاران درد و غم آمد و پیام روزگار
سخت رو آورد و همانا یکی از بزرگان دولت و آن سقالوی بارگاه خلافت از آگهی استان طرازی
حاسدان بدگوهر بشورش در شده بی آنکه آئین نیازمندی پیش گیرد و آداب بندگی بسپرد بخدیو عالم
بدرشتی پیش آمد و تندی نمود که بگردوره سپهر آخر میشود و روز رستخیز نزدیک که درین دولت بدکاران
شوریده مغز فراغتها دارند و مردم نیک سرگردانی این چه آئین است که بجا می آید و چه ناسپاسی کمی رو میدهد
آن بردبار آزرم دوست بر نیکوئی او بخشوده گزارش فرمود گرامیگوئی و ازین چه کس میخواهی خواب
دیده یا بمغز هوشمندی شولیدگی راه یافته چون نام بر حضرت برگج گرائی و بر آشفتند و بزبان آوردند
که همگی اکابر وقت بدیشکری شیخ و جانگزائی او همت بسته اند و فتواها درست کرده و زمانی مرا آسایش نمیدهند
و با آنکه میدانم که شیخ در فلان جا بست و نشان این خلوت دادند ویده و دانسته تغافل میرود و هر یکی را
از پاسخی فرو میشانم و تو نادانسته میخروشی و با اندازه بیرون می نهی صباح کس رو و شیخ را حاضر گردانم

وهنگامهٔ علما فراهم آید برادر گرامی همان زمان این شورش شنیده شباشب بایلغار خود را رسانید و
بی آگهی مردم باز بآیین پیش بلباس دیگر برآمده راهی شدیم و آشفتگی دشوارتر از همه ایام ناکامی شورش
در باطن افزود اگرچه بتلخی روشن شد که مردم تا کجا همراه اند و با شهریار داد گرچها گزارش نموده اند در غیب دان
را چگونه بر جال آگهی ست لیکن پریشانی سخت تر شورش درون آورد بی آگهی یافتن آن
مردم دران بیگاه سرآوارگی گرفته آمد نورستان آفتاب و تاریکیان بدگهر و هجوم مسالک شهر و هنگامه
پژوهندگان نافرجام و بار و ناپدید و بار انداز نایافت قلم چوبین را چه یارا که قدری ازان جال گزارد
هرگاه زبان فصیح را الکنی روی دهد این شگافته زبان را کدام نیرو تا گزیر با سرآسیمگی گوناگون بجز ابسود
آورده شد و تلخی از شورش شهر دیده دشمنان برآسودیم ازانجا که نوازش گیهان خدیو تازگی معلوم
شده بود دلها چنان گرفت که ابی چند سامان نموده آید ازان خجسته بدان مقر اقبال شتافته شود و بر خرگاه پناه
که راستبازی برین جیانت فتد آید باشد که این غوغا فرونشیند و یاد ثنا دست بخشایش برکشاید ناگزیر
بآیین بیگانگان سامان راه نموده شبی تیره تر از درون حسکالان و دراز تر از افسانهای بیهوده سرایان راه در آمدیم
با خامکاریهای قلاوز و جهر دیهای او در نورگاه سحر آن جای سیده شد آن ناشناسا اگرچه از جا الغرید اما چند
داستان هم برخواند که گفت در بنا دیده و از راه مهربانی برزبان آورد که اکنون وقت گذشته است و خاطر اقدس
قدری آزرده اگر بیشتر ازین آمدن میشد گزندی نمیرسید و بآسانی کار دشوار ساخته میشد و درین نزدیکی دیهی ست
دارم روزی چند دران خلوتگاه باید بسر برد تا خاطر مقدس شاهنشاهی بنوازش گراید و درگردونی نشانده
آنصوب گردانید بگوناگون اندوه هم آغوش ست ادچون بانجا شدیم همانا کشاورزیکه بامید او فرستاده بود
غیبت داشت دران خرابه معمور بیجا فرو شدیم وار و غه را بخواندن نامه احتیاج افتاد و آثار نامی در خوا
ما یافته طلب داشته ازانجا که تنگی وقت بود براه انکار شتافته شد و در کمتر زمانی پدید آمد که این فرخ سوب
بیرنگی از سنگین دلان شوریده مغز ستاد ازساده لوحی بدینجا فرستاده بصبحه تیابی و اندوه کی خود را انداخت

مرحله بیرون انداختیم و راهبری ناشناسا گرفته بدهی از دار الخلافه آگره که بوی آشنا از انجا می آمد
ره نوردیدیم آن روز قریب سی کروه براهه شتافته بدان غمکده پیوستیم آن نیکوخصال مردمیها
بظهور آورد لیکن پیدا شد که در انجا نیرنگی از باطل ستیزان کشت و کار دارد و در چند گاه بد نیکوب
گذاره نماید دست از ان باز داشته نیم شبی با دلی نژند ره نوردشهر گشتیم و سحری بدار الخلافه آگره در آمده آرزو
بدست آورده شد و لختی در ان خاکدان نامرادی خوابگاه فراموشی و دیوسار ناهلی و تنگبار کم بینی دم آسایش گرفته آمد
لیکن زمانی نگذشته بود که از ان خیره رویان خدا آزار و کام گزاران بی آزرم برزبان رفت همانا که درهمسایه
چنین ناراستی آشفته رای شوریده کاری پریشان مغز میباشد ساحت ضمیر را غمی تازه گرفت و سرگردانی
شگرف روآورد از انجا که قدم از تنگنای سراپرده آهنگ شبگیر گوش زبانگ درای و چشم از نشان بیخوابی فرسوده شده بود
بوالعجب دردی دل را فرا گرفت و اگر انبار غمی به پیشگاه دل آمد نا گزیر در فکرهای دیگر اندیشه بر آمد و خدیو خانه
نیز ره پیدائی جا کام همت بر داشت و روز بدین کشاکش و زردی بسر بردیم و هر زمان با وی این انقباض دانشه و کاری
سپری میشد تا آنکه سعادت منشی بخاطر مقدس آن گرامی نورانی گذشت و بگوش صاحبخانه و جستجوی سختها و پیدا گشت
و هزاران خیره عافیت آورد و در ساعت بدان خلوتگاه رفته شد و از شگفتگی دل و کشادگی پیشانی خدیو خانه
گوناگون مسرتها و داد و نسیم کامیابی بر گلبن آمال وزید و آبی دیگر بر روی کار آمد اگرچه از ارباب یقین نبود ازان
سعادت بهره فراوان داشت و گمنامی بنیکنامی بهتر نیست و در کم مایگی توانگری مینمود و در تنگدستی کشادگی و با
بیبرگی برنائی از ناصیه حال او میتابید خلوتی دلگزین بهم بست افتاد و باز از هر نامه نویسی بنیاد شد و چاره گرائی
پیش آمد و دو ماه درین آسایش جا اقامت شد و در مقصود کشایش یافت خیر سگالان حق پسیج به یاوری خاستند
و کاروانان بخت بیدار بهمدگاری نشستند نخستین بسخنان مهر افزای و شی دگفتار دلاویز آشنائی فتنه سازان
حیله اندوز و کم عیاران ناسنجیده کار را چاره فرمودند و پس از ان داستان نیکوئی شیخ را به پیشگاه خلافت
رسانیدند و بطرز دلکشا و آئین جا طفت افزا عرضه داشتند و رنگ نشین اقبال آرا بمقتضای دوربینی

پس از ان خوبی شیخ مبارک بپادشاه رسانیدند ۱۲

و قدرشناسی پاسخهای مهرآمود گزارش نمود و از راه مردمی و بزرگی طلب داشت چون مرا سر تعلق فرو نیامد همراهی نگزیدیم و آن پیر نورانی با همین بخت اد روی نیاز بدرگاه همایون آورد و بگونا گون نوازش ها و شاهانه پایه والا یافت و یکبارگی زنبورخانه ناسپاسان خموش شد و عالم برهم خورده آرام گرفت و هنگامه درس و خلوتگاه تقدس را آذین بستند و زمانه آئین نیکوان پیش آورد رباعی ای شب نکنی آن همه بر خاش که دوش راز دل من چنان مکن فاش که دوش دیدی چه دراز بود دوشینه شبم هان ای شب وصل آنچنان باش که دوش و هم درین نزدیکی پیر بزرگوار بطواف حضرت دهلی توجه فرمود و مرا با برخی مستفیدان محفل قدسی همراه گرفت از آن سال که بدار الخلافه رحل اقامت انداخت و آن پیر نورانی چندان بتماشای عالم علوی مشغول بود که نوبت نگاه کردن بدائع عالم سفلی نمیرسید یکبارگی این خواهش گریبان دل را گرفت و دامن همت بر کشاد مرا که بجز نسبت طفیلی نبوت بوندهای معنوی بود هنگامه نوازش اختصاص داده بار کشای راز گشتند اجمال این تفصیل آنست که در لوامع سحری که دل آسمان پیوسته بود در نطع نیایش گرمی نیازمندی میرفت در میان خواب و بیداری جمع احبه قطب الدین و شیخ نظام الدین نمودار گشتند و بسیاری بزرگان انجمن شده و بزم مصالحت آراستند اکنون بعذر خواهی بر سر تربت ایشان سعادت شتو درین زمین تختی با آئین ایشان در لخته آید بدر بزرگوار بطرز نیاکان سعادت فرجام حفظ ظاهر مقرر منود با استماع اغانی و نیرنگی بر نشیم نمیر ز لخت و جد سماع هکی در میان جمع فیه شیوع داردمی پسندید نخنه امثال آن طرز را طعنه زدی و همواره بر زبان گوهر آمود گذشتی که بر تقدیر برابری غنی و فقیر و سالی گوش و خاک طلا که شیوه ظریف است اینکار ست سکبسری تلون بخود دارد و لغزشگاه آگاه دلان بخردی دیر نخت فرمودی کناره گرفتی دوستان از آن باز داشتی همانا درین شبان غنودگان شبستان آگهی که بدین کردار سفر وا پسین نموده انداز درستی نیت و راستی کردار چنین دبستی فرمودند و آن پیر نورانی در بدستر از بودند دران سفر سعادت بر بسیاری از خفتگان آن گل زمین عیوب افتاد و نور ها در دلها به فیضها رسید اگر سرگذشت تفصیل نویسد جهانیان افسانه پندارند و به بدگمانی او سر الهی آلایش آید

تا آنکه مرا از زاویهٔ تجرد به بارگاه تعلق بردند و در دولت کشودند و پایهٔ اعتبار والا یافت حال هوشمندان
حرص و رهزدگان حسد کالیوه شد مرا دل بدرد آمد و بر پراگندگی اینان خاطر بخشود و با ایزد بهمال پیمان
درست در بست و با خود قرار داد که زبان کاری این نابینایان که چراغ بی نور و نشان بی نشان اند از رستهٔ
خاطر درست کار برخیزد در برابر آن جز نیکوئی بدل راه نیابد بیاوری توفیق ایزدی برین اندیشه چهره و
یافت مرا نشاط دیگر پدید آمد و همت را نیروی تازه مردم از تباه کاری عشرت گزیدند و دم آسایش
برگرفتند و بر بزرگوار باندرزگوئی برنشست و با آزرم سپهری و کم گرائی و ناحق گوئی و نارسائی مردم گزارش نمود
و در سزای بدکاران اهتمام فرمود و لختی در افشای آن راز سربسته کشیده عنان بود و از پاسخ آن و شیمت
شرمندگی داشت آخر الامر ناگزیر سرگذشت خویش بموقف عرض رسانید و جوش درود او را بیچاره گرشد
و صد گره خاطر کشود و ناسور کهن فراهم آمد القصه بطور آنا چون رایات همایون در دار السلطنه لاهور بجهت
مصالح ملکی توقف فرمود خاطر از جدائی آن پیر حقیقت سراسیمگی داشت در سال سی و دو الهی مطابق نهصد
و نود و پنج هلالی التماس مقدم گرامی نمود و آن شناسای انفس و آفاق آرزو پذیرفته بیست و سوم فروردین
ماه الهی سال سی و دوم موافق شنبه ششم رجب سال مذکور سایهٔ عاطفت برین کثرت آرا هی وحدت گزین
انداخت و بگوناگون نوازش سربلندی بخشید همواره در گوشهٔ از زواخرسندی افزودی و دستار چه باز داشته
بآواره نویسی روزگار خود و پیرایهٔ نفس الطالب الله رو زگار گذراندی اگرچه بعلوم ظاهر کمتر پرداختی لیکن همواره
در ذات و صفات ایزدی سخن فرمودی و عبرت پیرایه برگرفتی و بر کنارهٔ آزادی نشستی و دامن رستگاری
گرفتی تا آنکه مزاج قدسی لختی از اعتدال اشیجی دگرگونی پذیرفت هر چند ازین قسم رنجوری بسیار شدی این بار از سفر
واپسین آگهی پذیرفتند و این شوریده را طلبداشته سخنان هوش افزا بر زبان رفت و لوازم وداع بظهور آمد
چنانچه همواره در پرده سخن میرفت و ولی درین گمان بوده راز گردانیده بودند پس خون دل فرو خورده خویشتن را
بصد مبانی قدری نگاه داشت و بنفس گیرائی آن پیشوای ملک تقدس لختی آرمید و پس از هفت روز بکمال آگهی

ای پریشانی آشنا تیج کردم و حرم آوردم ۱۲ ای آمدن شان ۀ لاهور ۱۲

و درین حضور بیست و چهارم مرداد ماه الهی هفتم ذیقعده هزار و یک ریاض قدسی خرامید نیر سپهر شناسائی
در حجاب شد و دیدهٔ عقل ایزدشناس تاریک گشت پشت دانش و توانائی گرفت دانائی را روزگار سپری
آمد مشتری ردا از سر نهاد عطارد قلم در شکست شعر رفت آنکه فیلسوف جهان بود و برجهان +
دریای آسمان معانی گشوده بود + بی او قیم و مرده لند اقربای او + کو آدم قبیلهٔ عیسی ده بود + چنانچه دهر
خود بختی گذارده آمد و چون برخی احوال گرامی نیاکان خود را نگاشت لختی از خود میگوید و دل
خالی میکند و سخن را آبی میدهد در تاریخ ابجدی میکشاید نفس قدسی مرا با بدن عنصری در سال چهار صد و هفتاد
و دوم جلالی مطابق نهصد و پنجاه و هفت هلالی پیوند و در شب بست و هفتم دی ماه سال چهار صد و هفتاد
و سه جلالی موافق شب یکشنبه ششم محرم نهصد و پنجاه و هشت هلالی از مشیمهٔ قدسی بنزهتگاه دنیا خرامش
شد در یکسال و کسری شیوا زبانی کرامت فرمودند و در پنج سالگی آگاهیهای غیر متعارف روآورد و دیگر
سواد گشودند و در پانزده سالگی خزاین دانش پدر بزرگوار را گنجور آمد و جواهر معانی را پاسبان و امین شد و پا
بر سر گنج نشست و شگفت تر آنکه از گردش سپهر بوقلمون همه خاطر از علوم مکتسبی و رسوم زمانی دل مرده
خواهش رمیده و طبع در گریز بود و بیشتری اوقات کمتری فهمید پدر بخط خویش افسون آگهی میدمید در هر
مختصری تالیف فرموده بیاد داد و دل مرا اگرچه هوش افزون و ذهنی از دبستان علم جهری دلنشین نیامدی گاه مطلقا
در نیافتی زمانی اشتباه بهانه پیش راه گرفتی و در بیان دیری گرفتی آزار گوید حجاب الکنی آوردی با تنومندی سخن گزاری
نداشت در ان انجمن گریه افتادی و نکوهش خود دمه شدی تا این تنها مرا بیالی از نظاره کوفی علاقهٔ خاطری پدید آمد
و دل از آن کم بینی و کوتهی شناخت باز ماند روزی چند بر این گذشته بود که همزبانی و همنشینی او جویای مدرسه
گرداند و خاطر سرتاب رسیده را بانجا فرود آوردند از نیرنگی تقدیر کیمیا رنگی مرا ربودند و دیگری آوردند
رباعی در دیر شدم مختصر کی آوردند یعنی ز شراب ساغری آوردند + کیفیت او مرا از خود بیخود کرد + بردند مرا دیگری
آوردند حقایق حکمی و دقایق دبستانی پرتو ظهور انداخت و کتابی که به نظر نه در آمده بود روشن تر از خوانده

نمایش داد اگرچه موهبتی خاص بود که از عرش تقدس نزول صعودی فرمود لیکن انفاس گرامی پدر بزرگوار
و بباد دادن نقاوه های بهر علم و ناگسسته شدن این سلسله یاوری سترگ نمود دگرین اسباب گشایش گشت
و ده سال دیگر بر دالگوی خویش دانا فاده مردم شب از روز نشناخت و گرسنگی از سیری جدا نیارست کرد
و خلوت را از صحبت متمیز نتوانست گردانید و یارای جدا کردن غم از شادی نداشت غیر از نسبت شهودی و
رابطهٔ علمی چیزی نمی فهمید آشنایان طبیعت از اینکه دو روز و سه روز سپری میشد و غذا او را در نمی آمد و نفس
دانش اندوز به دمیل نمی شد بحیرت در می افتادند و اعتقاد می افزودند چنان پاسخ داد که استبعاد از آن
و عادت برخاسته بیمار را طبیعت او بمعارضه مرض چگونه از خوردن دست باز میدارد و دیدپی مجلس را شگفت
نمی آید اگر توجه معنوی بفراموشی ببرد چرا عجب نماید اکثر متداولات از بسیار گفتن و شنودن از بر گشت
و مطالب لا از کهن اوراق بتازه صفحه دل آورد بیشتر از آنکه گشایش یابد از حضیض بیدانشی بر اوج
شناسائی بر خواند و سخنان بر پیشینیان بیافت و مردم خردسالی را دریافته سر باز نیز زدند خاطر
بشوریدگی دل ناآزمون بر جوشدی یکبارگی در سبادی حال حاشیه خواجه ابوالقاسم بر مطول آورد آنچه
بر بلاد دیر شگفت و برخی دوستان مسوده کردی و انجا یافته شد و حیرانی افزای نظارگیان آمد دست از آن
انکار باز داشتند و بنظر دیگر دیدن گرفتند و روزن نایافت بر آوردند و در شناسائی گشادند و در نخستین هنگام
تدریس حاشیهٔ اصفهانی بنظر در آمد که از نصف بیشتر دیوک خورده بود و مردم از استفاده ناامید ورق
کرم زده دوره ساختم و کاغذ سفید پیوند دادم و در نورستان شجره یابی نزدیک تا بلی جبداو و منتهی هر کدام دریافته باز از آن
آن مسوده مربوط نگاشته بر بیاض بردم در ین اثنا آن کتاب دست پدید آمد چون مقابله شده و جا جا تغیر المترادف و
سه چهار جا ایراد با استقرار شده بود همگنان بشگفت از افتادند هرچند آن نسبت فوادی افزودی فروغ دیگر باطن را
افروختی و دست بسالگی نوید اطلاق سید دل را از او لغزیدند گرفت سرایگی نخستین بر آورد و آشتگی فنون تو باوه
جوانی خویش افزاده دامن داعیه فراخ و آیینه جهان نمای دانش و بینش در دست و طنطنهٔ جنون تازه بگوش رسیدن گرفت

بود ست از همه بازداشتن آویزش نمود در آن هنگام شاهنشاه فرهنگ آرای اورنگ نشین یاد
نمود و از گوشه خمول بر گرفت چنانچه لختی در خواتم و برخی بتقاریب آورده نیا فشگری نموده اینجا نقد را
عیار گرفتند و گران سنجی را بازار پدید آمد و زمانیان بنظر دیگر نگریستند و چه گفت و گو ها رود و چه نفرتها چهره
امروز که او اخر سال چهل و دوم الهی ست بازدل بپیوند بگسلاند و شورش نغز در باطن با افشرده فروغ مرغ دل
نغمه داؤدی داند + آزاد کنندش که نه مرغ قفس ست این + نمیدانم که کار بکجا خواهد انجامید و در کدام بازار
سفر واپسین خواهد شد لیکن از آغاز هستی تا حال تواتر آلای الهی مرا در کنف حمایت خود گرفته است گرانبار
امید است که آفرین نفس در رضامندی مصروف گردد و سبکدوش خود را به آرامگاه جاوید رساند و از نجا
که شماره نعم ایزدی یک گونه سپاس گزاریست لختی از آن مینویسد و دل را نیرو می بخشد نخست لختی که
در خور یافت نژاد بزرگ بود که تردامنی انگیس پاکی نیاکان چاره گیر شود و گزین تخم اوی علاج شورش
درونی آید چنانچه در در ابدار و آتش را آب و گرم نژاد به سترو عاشق را ابدیار دوم سعادت روزگار
امینی زمان هرگاه بزرگان باستانی بمعدلت بیگانگان تفاخر نمایند من اگر به نیروی پادشاه صورت و
معنی نازش کنم چرا شگفت نماید سوم طالع مسعود که مرا در چنین خجسته روزگار از مشیمه تقدیر بر آورد و ظلال
قدسی سلطنت بر من افتاد چهارم شریف الطرفین از پدر لختی گزارش نمود و از آن کدبانوی دامان عفت چه نویسم
مکارم جمال را فراهم داشت و همواره وقت گرامی بستودگی اعمال آرایش دادی آزرم را با نیروی دل یکجا
کرده بود و کردار را بگفتار پیوند همی دادی پنجم سلامتی اعضا و اعتدال قوی قوی تناسب آن ششم استعداد و ملازمت
این دو گرامی ذات قدسی حصاری بود از آفتهای درونی و بیرونی و پناهی از حوادث انفسی و آفاقی هفتم بسیاری
و نوشداروی تندرستی هشتم منزل شائسته نهم تنعمی از روزی و خرسندی بحال و هم شوق روز افزون رضا جوئی
والدین یازدهم عاطفت پدر که بیش از حوصله روزگار عنایتهای گوناگون نواختی و به ابو الاباء
والاختصاص ادعی دوازدهم نیازمندی بدرگاه ایزدی سیزدهم ریوزه زاویه نشینان حق گزین و پژوهش دانش وجست

چهارم و هم توفیق بر دوام پانزدهم فراهم آمدن کتب در اقسام علوم که بی منت خواهش از دامان کیش آمد و دل از بسیاری واسوخت شانزدهم پیوسته تحریض نمودن پدر بشناسائی دم ابرخیالات پریشان نگذاشتن هفدهم همنشینان سعادت فراهیزدهم عشق صوری که شورش خانمانها و زمین لرزه بنیانها باشد مرا از راهبر منزلگاه کمال آمد از نیرنگی بوالعجب لحظه لحظه شگفتگی نو برانداز دو زمان زمان فروشود نوزدهم ملازمت گیهان خدیو که ولادتی دیگر بود و سعادتی تازه بستم برآمدن از عزوبت میان ملازمت گیتی خداوندیت و کم رسیدن بصلح کل ببرکات التفات قدسی لختی از گفت بخموشی آمد و برخی بنیکان هر طائفه آشتی نمود و آخر بدان را عذر پذیرفته طرح مصالحت انداخت الله تعالی از لوامع آگهی نقش ببیرنگی ورساز و بیست و دوم ارادت خداآگاه بیست و سوم برگرفتن اعتبار بخشودن اورنگ نشین فرهنگ آرای بی سفارش مردم و تکاپوی من بیست و چهارم برادران دانش آموز سعادت گزین رضاجوی نیکوکار از چنین برادر خود چه گوید که با آن کمالات صوری و معنوی بی رضای من شوریده قدمی برنمیداشت و خود را وقف دلجوئی من کرد و سیرزگی را با مردبودی و نیک اندیشی را دست مزد دور تصانیف خود چنان برمی سرآید که مرا توانائی سپاس نیست چنانکه در قصیدهٔ فخریه میفرماید قصیده جائیکه از بلندی و پستی سخن رود + از آسمان بلندتر از خاک کمترم + با اینچنین پدر که نوشتم مکارمش + در فضل مفتخر زگرامی برادرم + برهان علم و فضل ابوالفضل کز دمش + وارد زمانه مغز معانی معطرم + صد ساله ره میان من و اوست در کمال + در عمر گر از و دو سه سالی فزونترم + در چشم باغبان شعور قدر او بلند + گر از درخت گل گذرد شاخ عرعرم + ولادت او در سال چهارصد و شصت و نه جلالی مطابق نهصد و پنجاه و چهار هجری بیست محرم او را که ام زبان فیض بسید لختی درین نامه نگاشته و درد دلی بیرون داده و آتشکده آتشکده با آب بیان فرو نشانده و سیلاب را بند شکسته و ناشکیبائی را با مردشده تصانیفش که ترازوی گویائی و بینائی است دم غزار مرغان دستان زن مدحت سرائی کنند و خبر کمال او گویند دیا و شمائل او

نمایند دیگر شیخ ابوالبرکات ولادت او در شب هشتم مهر ماه جلالی سال چهارصد و هفتاد و پنج موافق
شب هفدهم شوال نهصد و شصت قمری اگرچه بپایهٔ والای آگهی نیندوخته لیکن بهرهٔ فراوان دارد و
در معامله دانی و شمشیر آرائی و کارشناسی از پیش قدمان شمارند و در نیکذاتی و درویش پرستی و خیر سگالی
امتیاز تمام دارد و دیگر شیخ ابوالخیر ولادت او در آبان دهم اسفندارمذ سال چهارم الهی معاضد شنبه
بیست و دوم جمادی الاولی سال نهصد و شصت هفتم هلالی مکارم اخلاق و شرائف اوصاف خوی
ستودهٔ اوست مزاج زمانه را نیک شناسد و زبان را بسان سائر اعضا بفرمان خرد دارد دیگر شیخ ابوالمکارم
ولادت او در شب اورمزد روز غره اردی بهشت سال چهاردهم مطابق شب دوشنبه بیست و سوم شوال
نهصد و هفتاد و شش اگرچه در آغاز بشورش درشد لیکن از نفس گیرای پدر بزرگوار او را براه درستی و هنجار آورد و
بسیاری از معقول و منقول پیش آن دانای رموز انفسی و آفاقی گذرانید و لختی پیش تذکرهٔ حکمای پیشین
میر فتح الله شیرازی تلمذ نموده بدل راه دارد امید که بساحل مقصود کامیاب گردد و دیگر شیخ ابوتراب
ولادت او روز اردیبهشت نوزدهم بهمن ماه سال بیست و پنجم الهی موافق جمعه بیست و سوم ذی الحجه نهصد و
هشتاد و هشت قمری اگرچه والدهٔ او دیگر است لیکن سعادت در بار دارد و بکسب کمالات مشغول دیگر
شیخ ابوحامد ولادت او روز خرداد ششم دی ماه سی و هفت الهی موافق دوشنبه سوم ربیع الآخر هزار و دوم
دیگر شیخ ابوراشد ولادت او در اسفندارمذ پنجم بهمن ماه الهی سال سی و هشت مطابق دوشنبه غره جمادی الاولی
سال مذکور این دو نوباوهٔ خاندان سعادت اگرچه از کنیزکان اند لیکن آثار اصالت از جبین ایشان پیدا است و آن گوهر
از مقدم ایشان خبر داده نام مقرر گردانیده بود و بیشتر از ظهور آنها رخت هستی بربست امید که از
انفاس گرامی او دولت همنشین نیک روزی گردد تا نکوئیها گوناگون فراهم آید اگرچه برادر نخستین رخت هستی
بربست و عالم را در غم انداخت امید که دیگر نونهالان بجهت مند را در نشاط و کامرانی و سعادت و جاودانی در آغوش
گرداناد و بخیرات صوری و معنوی و دینی و دنیوی سربلندی بخشاد و دست نخجم پیوند که خدائی بخاندان آرزم شد

وبرودمان دانش خاندان بینش اعتبار پذیرفت وکاشانهٔ ظاهری را رونقی و نفس لجلرای را جهان

پدید آمد و هندی ایرانی و کشمیری نشاط خاطر گشتند بیست و ششم گرامی فرزند سعادت افزای روزی

گشت ولادت او در شب رش سیزدهم دی ماه سال شانزدهم الهی موافق شب دوشنبه دوازدهم

شعبان نهصد و هفتاد و نهم پدر بزرگوار او را بعبد الرحمن موسوم گردانید اگرچه هندوستانی نژاد است

اما مشرب یونانی دارد و دانش می اندوزد و از سود و زیان روزگار فراوان آگهی اندوخته و آثار نیکبختی از

ناصیهٔ او پیداست خدیو والاقدر او را بکوکهای خود منتسب گرداند بیست و هفتم دیدار تیره شب آبان

سی ام مرداد ماه الهی سال سی و ششم الهی مطابق جمعه سوم ذیقعده نهصد و نود و نه هلالی در ساعت سعادت افزا

فرزندی نیک اختر پدید آمد و عنایت ایزدی رو آورد و گیتی خداوند آن نونهال سرابستان سعادت را بشوتن

نام نهاد امید که بجلائل کمالات دینی و دنیوی فائز گردد و بسعادت جاوید نشاط اندوزد بیست و هشتم

دوستی مطالعهٔ کتب اخلاق بیست و نهم آگهی یافتن از نفس ناطقه سالهای دراز بمقدمات بیانی و عیانی

طلبگار بود و صاحبدلان این دو روش آمیزش بسیار شد و دلائل ذوقی و شهودی و اکتسابی و نظری بنظر

در آمد راه شبهه بستگی نیافت و خاطر آرام نگرفت بمیامن عقیدت گره این کشود و دلنشین آمد که نفس ناطقه

لطیفه ایست ربانی سوای بدن او را است تعلقی خاص با این پیکر عنصری سی ام آنکه از پارسا گوهری

شکوه بزرگان صحبت مرا از گفتار حق باز داشت و دانش و بینش اندوزی را راهزن نیامد و هم گزند مالی

و جانی و ناموسی تفرقه درین عزیمت نینداخت رفتار آب کردار جویباری گرد سی و یکم بی میانجی باعتبارات

دنیا سی و دوم توفیق نگاشتن این گرامی نامه اگرچه عنفوان این کتاب الهی محمدت ایزدیست که بزبان نیرنگی

اقبال وزافزون میسر آمد و سپاس نعمت رسیدگی بزبان قلم میگزارد لیکن هر گونه آگهی را چشمه ساریست

و گروهاگروه دانش را معدن جدپیشگان کارگزار را رهنمونی و هزل سرایان خنده فروش را از نصیبه

خردان را سرمایهٔ نشاط و جوانان را اسباب رعونت و پیران تجارت روزگاران کهیا یابند و بخشندگان

زر و سیم آئین مردمی از آن شناسند گوهر بینائی را در آنگاه حزم گیای آزادی را از مین پژوده جیب سعادت را از زرین بهره کارگاه هنر ژرف دریای گوهر آفرینش ناموس آرایان سعادت نها در دش از و آموزند و دینداران حق پژوه بدیدبانی نامهٔ اعمال عشرت اند و زبازرگانان هر متاع آئین سود برگیرند و جان نثاران عرصهٔ کند آوری لوحهٔ همت آموزی از و برخوانند تن گداز آن دانش آرا آئین نیکوکاری از و بردارند اخلاص ازان بخت آور از و ذخائر بی منتهی فراهم آورند و آرامش گزینان نزهتگاه حقیقت بیاوری آن کامیاب خواهش گردند مثنوی یکی نامه ساختم پرشگفت + که هر دانشی زو توان برگرفت + چنان گفتم این نامهٔ نغز را + که روشن کند خواندنش مغز را + ازین نغمتهای گوناگون مژده آن میرسد و دل بسامعه افروز میشود که خاتمهٔ کار بر نیکوئی شود و ابدی سعادت یاوری نماید اگرچه پور مبارک امروز مورد اضداد و عبرت نامه جهانیانست و هنگامهای مهر و کین از و در شورش ایزدپرستان حقیقت پژوه ابوالوحده گویند و بیگانه بندهٔ داور بیهال شمارند و کند آوران عرصهٔ دلاوری ابوالهمة نام نهند و از یکتائیان هستی دشمن اندیشند و خرد همواره بابوالفطرة می سراید و از گزیده مردم این دودمان عالی شناسد و در دفاتر عوام که آشوبخانهٔ بی تمیزی ست برخی بپرستاری نیا نسبت دهند و از فرو رفتگان این گرداب پندارند و طائفه از منهمکان کفر و الحاد انگارند و از نکوهش و زنش انجمنها برسازند فرد صد داستان بوالعجب آمد بروی کار + حیران شوند گر دو سه حرفی رقم کنم + الحمد که ازین مراتب از تماشای شگرفکاری روزگار بیرون نمی شود و به نکوهندگان گله ندارد و مدحت سرایان از خیرسگالی بیرون نمیرود و زبان و دل بنفرین و آفرین نمی آلاید مثنوی شناسنده گر نیست شوریده مغز + بنهره شناسد ز دینار نغز + هنر تابد از مردم گوهری + چو نور از مه و تابش از مشتری

تمام شد هر سه دفتر گرامی مکاتبات علامی

# تقریظ و تواریخ سابقہ

## تقریظ مشتمل بر مضامین رنگین طبعزاد شاعر عدیم النظیر صاحب طبع وقاد منشی کالکا پرشاد موجد

مطلب حمد از خامہ ہر دبیر ناتمام و سپاس تامی نامہ را بآن اتمام آز دریا قطرۂ گنجانم بسبب مصداق ما لا یدرک کلہ
لا یترک کلہ و زان کل جزو یکہ فخار منت وصف علامۂ روزگار مست کہ آز کل شی الیعو والیہ حمد را
تضمن دارد و از علماء امتی کالانبیاء بنی اسرائیل نعت را التزام آرد اعنی این زبان کہ فضای کشور ہند
از علوم اسلامیہ پاک رفتہ شد سیما افشا روانشاد پارسی زبان منفق اللفظ خیر بادی گفتہ شد گوکبی چند
کہ در پایان شب قدر ظلمت زدائی را وسائل اندیکی از آن حضرت مولانا محمد ہادی علی مشتری فضائل اند علام
علوم عربیہ فہام فنون فارسیہ متصرف صرف کامل ناحیہ نحو راعامل منطق برہان کلام ملیان حیث بزبان
تفسیر و بیان شمس بازغہ حکمت دار اشراق جو و تصوف بوحدت طاق مسائل فقہ روان تیشۂ اصول دان
مساعی ریاضی جمیلہ عروس ہیئت تشکیلہ حساب انگشت قلم ہندسہ نقطہ از رقم صحت طب از اعراض جسمانی
تہذیب اخلاق از اعراض نفسانی معنی و بیان بدیع میدان مناظرہ سریع خفیف عروض بسبب وزن و ثقیل قافیہ از
سیر وتن تاسیس دخیل خامہ دزبان در سخن سحر زبان تاریخ را تخرجہ ازعد دعیان نام دلیل شرع مبین تخلص آفتاب چشم
یقین در مدرسۂ سبق طلبہ علوم را اول روز فراغ تجربۂ مطالعہ شعلۂ ادراک آخر شب چراغ عالم با عمل عامل بی بدل
سینۂ سحر صفا قلب قمر جلا نفس ز کی مستقل ذہن ذکی منقل ذرۂ خانۂ فروتنی قدر ہا سقف افراختہ بہر بلہ پسا کو خی
تحمل گران پا سنگ ساختہ سواد از مطالعۂ اسفار روشن تعبیر از مکاشفۂ انوار روشن شب زندہ دار عابدی
نفس مردہ دار زاہدی دوات صوفی بہ جنبش قلم نقشبند بہ عقیق موظف زبان را ہرم سبحہ گو ہر ندان کہف
مصلی نظر بجماعت مژگان ہر وقت امام صف صبح صادق قسیم بصدق مقابش خوردہ شیرہا در خون از
اکل حلالش خوردہ بیت المعمور باطن پر از ملہمات غیبی قدسیان در طواف کعبۂ دل پر از فضائل اربعہ

مصلا ها باطراف تلخی کام غیر از صبر صبر به زبانی نفشا و تنگی دل جز بشکر شکر بر کس نگشاد و شمع شفر در وطن پروانهٔ خلوت در انجمن آمد بلبلی در آشیان بر تیز پری گلی بشاخ از برگ بری در ین آوان فرخ بسرخت اوقات گرامی نمود و از سر نو تحشیهٔ مکاتبات علامی نمود آری هر که حاشیهٔ قدیمه را نوی بخشد تجدد بحاشیهٔ قدیمه سزاوار اوست و آنکه از جامی سبق برد تصرف بشرح ملای مکتبی چه دشوار اوست ارواح تشنهٔ قالب طبع از مفرحات جان افزای تشریحش تقویت یافته و موالید سه گانهٔ عالم معنی از فیضان آبای علوم انظارش تربیت یافته و نفیسهٔ معنی که در بطن قائل بزمین غائب بود از کاوش افکار بشهود آورده اند و نفس مطلبی که در سینهٔ مخاطب مکتوم عدم شده از تناسخ حواشی بوجود آورده اند نظم

| | |
|---|---|
| مصنف بود گر شیخ ابوالفضل | محشی شد دگر شیخ ابوالفضل |
| بهر فقره که از معنی لاحل | بهم پیچیده چون زلف مسلسل |
| نمود از موشکافی آن یگانه | زبان خامه را دندان شانه |
| گشاید تا گره از زلف پر تاب | سیاهی داشته آن شانه در آب |
| کشیده شانه و نگسسته یک مو | که آید بر زبان خامهٔ او |
| پی تدبین آن گیسوی مشکین | کلام چرب گشته عطر نسرین |
| صریر کلک شد موج نسیمی | که تا مغز خرد برده شمیمی |
| آب و تاب آن استاد دست | گهرها سفته و در هر تار موبست |
| خدایا عمر آن دقاق سازی | مثل حرف زلف خوبان دراز |
| بکام دوستان در لکهنو باد | ز یکتایان عالم لک نه او باد |

حوصله آزمای طبع برز و جناب منشی نولکشور در طبع این کتاب اهتمام بلیغ فرمود و از اندازه بیشتر بذل مبلغ فرمود خدایا هر نگش هم رنگ نگین سلیمان باد و هر قالب طبع مانند تخت جم روان باد

## له قطعة فی التاریخ

| | | |
|---|---|---|
| جناب منشی نول کشور رئیس اعظم امیر اکبر<br>برای سال مبارک آن بگفت ابو الفضل چرخ موجد | ۱ | بطبع آورد منشآت شه دیبان وزیر اکبر<br>بطبع تازه بود همایون صحیفه های دبیر اکبر<br>۱۲۸۰ھ |
| | ۲<br>ایضاً | |
| منشی عاقل وطبّاع چو این انشا را<br>حسن آن دیدئی سال دل موجد گفت | | طبع فرمود بآن طرز که آید مطبوع<br>زاده طبع ابو الفضل نماید مطبوع<br>۱۲۸۰ھ |
| | ۳<br>ایضاً | |
| زمصنوعے که گردد عین صانع<br>چو گشته رنگ بست طبع موجد | | نشانے داد نام این ابو الفضل<br>شده تاریخ آن رنگین ابو الفضل<br>۱۲۸۰ھ |
| | ۴<br>رباعی | |
| در طبع آمد رسائل علّامے<br>افزایش نفع آن چنین شد موجد | | با حاشیهٔ جدیدهٔ علامه<br>کامد همه سال در حساب خامه |
| ز نور برعایت جدیده ۱۲۵ | ۵<br>قطعه | ۱۲۸۰ھ |
| سه گانه دفتر نثر ابو الفضل<br>شده مطبوع آن سنگ فرنگے<br>مناسب نقل کرده کلک موجد | | نجوم فضل را آبید تثلیث<br>که ایمان زبیدش تقلید تثلیث<br>مسیحے سال آن تجوید تثلیث<br>۱۸۶۳ء |

## قطعهٔ تاریخ از استاد کامل نسخ و نستعلیق شاعر بلند فکر منشی اشرف علی اشرف

این نسخهٔ مطبوع بطبع آمده اشرف / بر حسن سواد رقمش محو دلم شد
چون سر گنجینهٔ معنیست طلسمی / نیرنگ ابوالفضل پی سال رقم شد
۱۲۸۰ھ

ولہ

نثر علامی جو زیب طبع گشت / مشتری با نقد دل شد یکجهان
خامهٔ اشرف دو تاریخش نوشت / دفتر منشور نثر نکته دان
۱۲۸۰ھ

## طبع زاد خوشنویس والا رتبه نسخ و نستعلیق سخنگوی نازک خیال منشی امیر الله تسلیم

مجسم لطف حق باشد ذات منشی فلک رتبت / که در پرویزن فرسات از شمس آمد اظهر
گواه [illegible] علمی من بس است این نسخهٔ دلکش / که در معنی [illegible] رخ دلبر
زنگار [illegible] شیرین رقم هر صفحهٔ حرفش / [illegible] شکر
لطافتها طبع عروس علم و دانش را / ادا شد [illegible] زیور
شده محل شرح [illegible] سخندانی / که تفسیر [illegible] معنی بود [illegible]
بوقت طبع ای تسلیم هاتف گفت تاریخش / سر [illegible] علامی شد [illegible] گوهر
۱۸۶۳ع

## طبع زاد خوشنویس نامی شکر ریز نظم شیرین منشی گوبند پرشاد فضا

بنام [illegible] / که شد خاتم [illegible] نگین
[illegible] / [illegible]
فلک [illegible] قدر ز فیضش مدام / نهد بر سر آستانش جبین
کتاب ابوالفضل چون ختم شد / فضا سال طبعش بگفتا این
فصاحت اثر نثر خوب و متین / ز هجری و هم عیسوی مصرعی
۱۲۸۰ ۱۸۶۴

## طبع زاد شاعر رنگین طبع منشی علی محمد خان متخلص به ولی

طبع شد اکنون ز [illegible] منشی عالی جناب / نثر علامی که از نسخه [illegible] افضل
از پی تاریخ هجری بلبل طبعم ولی / زد نوائی از حروف معجم [illegible] افضل
۱۲۸۰

## طبع زاد یکتای روزگار در اصلاح نقش سنگ منشی میر حشمت علی حشمت

ز منشی چو طبع این کتاب انفع / منشی نول کشور فهام و ذکی
تاریخ مسیحش نوشته حشمت / مطبوع سه دفتر ابوالفضل زکی
۱۸۶۳ع

## قطعهٔ تاریخ طبع سابق از شاعر بی‌نظیر عالی فکر منشی کالکا پرشاد صاحب موجد

| | |
|---|---|
| چو نام این کتاب و واضعش نیز | کسی پرسد نشانش ده ابوالفضل |
| شنده تفضیل از نامش مبرهن | بود که هر کتاب و مه ابوالفضل |
| محل بین ست گر چشم سخنگو | بگو بر طاق ابرو نه ابوالفضل |
| فلک این حرف گرده نقش بر سنگ | ز هر مطبوع باشد به ابوالفضل |

ع

[illegible]

زبر هم بینات از بهر تاریخ
به تحسین گفت موجد زه ابوالفضل

ص

[illegible]

خاتمهٔ ابوالفضل

جدول زبر و بینات مادهٔ تاریخ طبع زه ابوالفضل

| نام حروف | زبر | بینات | اعداد مجموعه |
|---|---|---|---|
| [illegible] | ر | — | ۲ |
| [illegible] | ه | — | ۶ |
| الف | — | لف | ۱۱۱ |
| ا | ب | — | ۲ |
| واو | و | او | ۱۳ |
| الف | — | لف | ۱۱۱ |
| لام | ل | ام | ۷۱ |
| [illegible] | ف | — | ۷۱ |
| ضاد | ض | اد | ۸۰۵ |
| لام | ل | ام | ۷۱ |
| | کل اعداد ۱۰۳۰ | ۱۲۰ | |

هو الهادی

نثر و نظم اشک کز شهد و شکر شیرین ترست ۔ گرده اش موجد رقم بعد از کلام این و آن
تا برین خوان نعم آید اگر مهمان کسی ۔ باشد این شیرینی از بعد طعامش نوشجان

# خاتمهٔ طبع سابق نثر شحنه سیه ابر زبان خامهٔ نیسان رشک

# از اوج فکر حضرت مولانا محمد هادی علی اشک مرحوم

خدایا توفیقی که اگر خامهٔ خشک[۱] سر دستی برفع نقاب خریده سپاس سزاوار جلوه آرائی بارگاه کبریا
نذار د ثمین را (ای بده ۱۲) می بجمد بر آرد که در زمرهٔ سعادت (قدرت ۱۲) شاید ره ها جسن آغاز شایسته انجام طرفی از ستوده
کرواری بند د و نیل (برای ۱۲) برین فوز عظیم مثل آن در اندیشه وهم نارو افرض کن[۲] نگنجد که احسن الکلام ابلغ الفتظام
بی ترکیب حرف و صوت بعبوت تالیفی پیرایهٔ زبان گردیده در پردهٔ الحمد لله رب العالمین توانگفن
ساحت ظهور و سامعه افروز ادهان و صد ورگرد و نظم وصف توحد و بان بنا شد ؛ یا رای لب و زبان
نباشد ؛ لیکن بتصور عبادت ؛ این فاضله با دنیاک عادت ؛ و یا رب تائیدی که اگر طوطی نطق از
دفتر خط و خال و جریدهٔ حسن و جمال سلمای لغت (منقبت پسندیده ۱۲) و ستانی بحروف[۳] قالبی هم نمیتواند زد (ای سخن ۱۲) تبرکاً نوائی از
تحیت بر کشد که در رنگ سبز بختان سر خرو حسن و خار آشیانی بر شاخسار سبز کار نمی و بال کشائی در مو

(در ود ۱۲)

---

۱ خشک سر کنایه از دیوار و هرزه گو و خرمهٔ نارسیده و زن نو ترکمین و سپاس صفاتست بابعبود فی بینن از چیزی کنایه از قالمه بر دو ختن ۱۲

۲ ای فرض کنندهٔ محال و این دهم صفت است و مراد از احسن الکلام کلام خدا که حقیقت غیر مرکب است از حروف و صوت و در مصاحف و بیان

۳ فاسع ای از اوقات الفضل صورت نا یلنی ای ار بسی صورت اصوات باشد از حروف و اصوات یا یلنی

۴ حروف قالبی ۱۲ ای حروفی که بر پیمانه ... کنند و بر آنها ... عبارت ... حروف منقش ... از اصل ... آنهاست ۱۲ ... نیز ... بروی

این شکرستان امید وقتی میسر باشد که از طوطی پس آینه امر جلیل القدر ترانهٔ صلواة و سلام یاد گرفته
بهمصفیری خوشنوایان شکرمقال و شیرین ادایان فرخنده فال راست آهنگی بر آورده پردهٔ گوشهای
مشتاق را پردهٔ عشاق ساز د فظم بجز ختم رسل که بتواند + جز خدا بمجلس بنیداند + رحمت کردگار بر جانش
باد و بر آل و جمله یارانش + اما بعد درین عرض نمان که گره کشا دبر روی شاهدهٔ ماه سیمای سخن نقشهٔ
سحاب نارواییٔ بر گرد آفتاب تتق بسته بر بنا گوش اگرچه تشریفی باشد رخت کهنه خود بدان آتش نکند و
این نسیج زرتار رو کش جامهٔ خورشید را ودرین از نسج عنکبوت فراگیرند خریداری شیرین باف باز جامه
تلخ کرباسی که جز پردهٔ بیگانگی نتواند بود غبن فاحش دانسته جبین برابرو اندازند بسکه طوفان بی تمیزی
بالا گرفته و کشتی تباهی اهل کمال را روی ساحل دیدن دشوار افتاده شعر تری آبداری زمین سنگلاخ
پیمانیدن چرآب بسنگ سودن نیکارند و چون کورسوادیها چاه ظلمانی فرو هشته و رسیدن نحرف
روشن بیانان محال گردیده برای نثر نثره نثاری قلم برکاغذ راندن چگونه ماهتاب بگز پیمودن پندارند
شب تا سحر سر بر بالش آرام روز خواب نارست روشنائی از کوچهٔ تاریک خامه که میجوید
و صبح تا شام زبانها بیا قد درازو گوشها به هرزه باز دندان بقارسی که مے گذارد نگاه پو در بوادے
علم و فضل که بعذرهای لنگ پای آن ندارند و گرم روان سراپا سوزش و تفیده لبان نیم و زش
را قدم تا بزانو فرسودن و نفس در گلو سوختن لازم چه گفته آید در سواد روشن کردن مبتداولات
که معانیش اندک خفائی دارد و بر دگیان باغنج و دلالش از روی حیا شوخ چشمی را کار نه بسته
بی محابا چهره بر نامحرمان نیکشایند پیشانی همت بداغ قصور نشانند میازند شعر فروغ
دیده بینش سخن نشست آفسوس ؛ زمرگ قدرشناسان خود بروز سیاه + درین زمانه
کسان یا بلند بالائی ؛ نموده اند ازین شاخ دستها کوتاه + نموده را انشاآت علامے
ابوالفضل کافیست که از بهرهاے ثلثه اش چون دو اخیر سماسه دیگر ذهن رسائی و فهم درستی

میخواهد وعموماً ببعض مقامات چنان هم ست که تو در انجا نمی پرد وطایرا و هام تا کنگرهٔ ادراکش
نمی رسد بر درس وتدریس نخستین قناعت دارند و هر کرا بامید صدرنشینی بزم انشا خوش افتاد
از دوم تا بشرحش رسید و شهسواری که اسپ در میدان جهانیده آن وادی طی کرد گویا قصب السبق
از میان برو و جان آدم که خود را از حصهٔ سوم گذراند بکوہکنیہا جوی شیر آورد بل نردبان علو فطرت
بر بیستون آسمان رفت و بدین کار نمایان دست بر سر و دوش کشیدن و سبلت تاب دادن آغاز
نهاد از ینجاست که خواب در دیده یکسو مرد مهاسپند دار برآتش تمنای خال عارض تا بناک سوخت
و جمال دلاویز مشتری ازان نواهد معنوی تماشاگاه نظارگیان نشد اکثر مشتاقان نقشش بیرون در
از نگارستان و بوی پیراهن از یوسف بسند کرده و آزمندان بسایهٔ دراز قامت موزون و رنگ
نقاب از رخسار گلگون فریفته رای رزّین نظر دو رببین ژرف نگاه خرد دستگاه منشی نول کشور
چون هر ورقش را از صنیع نساخان و ظاهر آرایان باطله پیش نیافت قصیر الباع ناشناس هادی
در دبستان سخن ابجد روان نا کرده مثل اشک از چشم جهان افتاده را بقدردانی برداشته اقتضا کرد
که این نامهٔ گرامی از کلکش بلبلغهٔ تصحیح و امضای توضیح رسیده از طراز طبع جدید یادگار صفحهٔ روزگار
ماند هر چند سرانجام همچو امور و کشایش عقده ها از ناخن افکار آسمان پیوند نیز هوشان که پشته را در هوا رگ
زنند وابستهٔ اطمینان کلی ست تا بنا آشنایان کند بصر سر در موج خیز گوناگون تشویش که گلیم خود از دریا
برون آوردن نتوانند چه رسد تا ناکه از دست و پا زنی تراییده و از باد پیمایی حباب آسا
سروا ژون در کار آب کنند فاما الطف ایزدی را نا خدای زورق شکسته خود دانسته دست بدعا
که از ورطهٔ ناشناسائی محفوظ دارد و بجنبش ریاح موافق برکنارهٔ مراد رساند شعر درین دریای
بی پایان درین طوفان شور افزا + دل افگندیم بسم الله مجریها و مرسها + و امتثال خواستار
راخضر راه اعذار نموده آنی چشم غول را شمع و چراغ دیده و سپیده دم از دم گرگ بار

نشناخته مشت تباریکی نزنم بر لب شعر بکوهستان و هامون بر گذشتم + بلند و پست را بکسر نوشتم

دیره متعدد و نسخهای معتبر و عتیق منتسب به تنقید مشاهیر اہل تحقیق که سرمایه برخود بالید کیہای

بالکان بود و بیقرین انگاشته از صندوق بر آوردن گوارا نداشتند بعد چلّے چلّے

اندوخت و دیده بر ہر یکے دوخت جوہر تیغ دم چاشنی کردن آشکار و عیار زر ہنگام نقد

نمودار شد نگویم عقود منتظم از در رخالی بود ہان خزف ریزها ہمسلک لآلی بود و قطع نظر از

اکتفا عطی برخی درین چمن زار از لاله بدرغ واز گل بخار و کثرت خس و برگ ریخته رفتنی دشاخہای

بے اندام پیراستنی سبزه بیگانه بر روشہاے حواشی حکم زعفران زار پیدا کرد که تماشائیش

لب از خنده فراہم نیاید گردیدن بتمثال چندان شگفت بیار د حیرت اینست که اصل

را پس پشت انداخته دل بر عکس بندند ناگزران بفحواے خذ ما صفا چیده آنہا با آچیده

خود که از آثار رمزه در تفتیش حسب میسور وخشن و آرزینه نظر تا مقدور ورزونست

با اجتماع و انفراد ہر یکے صرف کارش نمود و قلم حل و تنقیح بر نقطه نقطه اش رانده منّه بر

خشخاش نہاد و بدانست خویش در تہذیب دفاتر سه گانه لفظاً و معنیً کوشیده و مقاصد عبارت

معرکة الآرا که سر رشتهٔ مش از سر آن برنگرفته اند وا نموده بر قیاسش گفت نامه نگار گو آمده نباشد

آزا برده دیگری آورد و اختیار دیده وران انصاف مند باقرار ندیدش اگر ناپدید ندانند عزیز الوجود

خود خواہد بود استبعاد را نشاید استغفر الله استغفر الله ہر گاه سہو و نسیان دست و گریبان

انسانست بپیمایه را که در ہزار خطایش یک صواب ہم غنیمت توان شمرد چگ وچانه انحرف

کجا رسید نیش از بخت و اتفاق ست و نارسائی از لوازم فکر کوتاه چہا که در مزلات الاقدام

پایش از پیش نرفته باشد و در خار زار ہا ریش نگردیده لاجرم اعتراف نادانی را شفیع خود آورده

عیب پوشی و دستگیری از مکارم بالادستان که در گذر از عثرات و زلات کہتران

مضافات بجمله با ابعدای پسند دیده وران کتاب درست شده مذکور را باقرار شان بدینمعنی که ندیدای نظیرش را اگر مردم نابود بدانند عزیز الوجود خواهش

جزو لاینفک این بنیک محضران ست در غیبت وه انگشت بدهان گرفته آرزو دارد مثنوی

| | |
|---|---|
| ذهن قاصر بغور آن پرداخت | قدر امکان خویش منحل ساخت |
| ایمنی از خطاش اصلا نیست | ادعای صواب حاشا نیست |
| که نیم در شمار اهل هنر | بوده ام ذره بل ازان کمتر |
| لغزشم پا اگر عجب نبود | ور در آیم بسر عجب نبود |
| چون بیابند اهل بینائی | خللی از رهِ شناسائی |
| بو که برحال من ببخشایند | مورد طعنها نفرمایند |

غرض بعد اینهمه در یکهزار و دوصد و هفتاد و نه از هجرت بمرصع رقمی خطاط سیمکار زرین نگار نقود و زیوف را نقاد منشی کالکا پرشاد موجد جاده طرازی مضمون آفرین سخن پردازی ناظم نازک نکته سنج ماهر که گلکش سیه چردهای کاغذین جامه را بفریاد بینوائی رسیده لباس زرتار پوشاند و این ماشطهٔ غالیه سای زلف عنبرین مویان لفظ و معنی را شانه ست کرد در خط و خال سبزان املا نقطه ستردنی بغلط ننهد طبعش آغاز گردید علاوه آن نقش اول که از کاغذ پس تصحیح بر سنگ رود و همیدون ثانی که اختیار درستی و صحت را منطبع شود از نظر دقیقه یاب کیاست اایاب عمدهٔ اولی الابصار زبدهٔ ادبای هوشیار مجمع فضائل منبع فواضل مولوی محمد مظهر علی که هزار مرتبه از من هیچمدان نابلد کوچه علم و ادب افضل هستند گذشته قابل اعتبار و بدو نعم الوفاق محل مزید اعتماد شد درین وقت دل و زبان باسرار و اعلان تاریخ آن برسم یادگار از مبدء فیاض درخواست نازم ببسیار بخشی جواد خود را که بمقتضای جود عمیم هیچ مسئلتے رد نه کرده بر یکے راجد اجد از عطاے بیدریغ نواخت

قطعهٔ تاریخ طبع سابق

| | |
|---|---|
| منت خالق لوح و قلم | شکر صد شکر حق بی نیاز |
| کز رقمهای دبیر متین | شیخ ابو الفضل حقیقت طراز |
| منطبع گشت درین روزگار | یافته نوع دگر برگ و ساز |
| بسکه در مدرسه ها بوده است | نامی از نام همان سرفراز |
| بهر تاریخ ازان گفت اشک | طبع گردید ابو الفضل باز |

## قطعه دیگر تاریخ طبع سابق

| | |
|---|---|
| ز فیض شائق منشی نول کشور امروز | که هست از در مقصود دامن قلمش پر |
| چه نشأت ابو الفضل طبع فرموده است | صحیح و منجل و آراسته ز سر تا پایش |
| بکار رفت دران سعی کوشش بسیار | دمی ز راه رویها نماند پای تلاشش |
| گهی پی حل و توضیح مشورت بکتاب | بروز و شب همه با فکر بود و گه کنکاشش |
| ز بهر خلق شد ایثار گوهر منثور | بر آمد جوهریان تا بصورت یغماشش |
| دری برشته تاریخ کلک هادی سفت | سواد طبع شده اینک ابر گوهر پاشش |

چون کار بسال دیگر کشید و گذشت الف و مائتین در ثمانین هجری بحول الله اختتام یافت حرف گذشته را تقویم پارینه انگاشته از جا شسته خواری وله و شوق نمایان دا نموده هر دو دست بتگدی پیش او دراز کرد از انجاکه همواره خزانه فیض مالامال است دگنجور از نقص منت متعال دامان حرص پر کرد و دگر باره دو گوهر درو آئتین نهاد قطعه

| | |
|---|---|
| بلاغت گستر جوهر شناس البته میداند | که انشای ابو الفضل است نادر نامه نامی |
| ز گردشهای اقلام ست صدها ورطه حیرت | درین دریای بی لنگر فراوان لجه طامی |
| بحمد الله درین هنگام منجل گشت اغضالش | چو گردید از برای فکر تائید خدا حامی |

| | |
|---|---|
| بطبع نو در آمد بهر تاریخش رقم کردم | که حل گردید و شد مطبوع جان انشای علامی ۱۲۸۰ھ |

قطعه دیگر تاریخ طبع سابق

| | |
|---|---|
| مبارک ای هنرمندان که امروز | مهیا شد ز بهر اهل نظر شد |
| مکاتیب ابوالفضل مبارک | بطبع بار دیگر نامور شد |
| زهی مجموعهٔ فرهنگ و دانش | که در عالم ز مقبولی سمر شد |
| اگر از وی تعلق یافت رنگی | تجرد نیز بر آب دگر شد |
| عبارانش بصورت رهنمونیست | اشاراتش بمعنی راهبر شد |
| نه صرف انشا که از وی میتوانند | ز اخلاق حسن هم با خبر شد |
| رقم کردم پئے تاریخ طبعش | حقایق نامهٔ نقش حجر شد ۱۲۸۰ھ |

امید که بر بساط بساتین روح افزایش از مشرق تا مغرب دوش صبای سبک سیر گرانبار و از شمال تا جنوب بهمت نسیم زمزمه پرداز گرد و صیت رشحه تواتل النفس و آفاق بر ابابک دلها آوازه قبول برای محافل اشتیاق نغمه سعدی خوان شود

| | |
|---|---|
| بر اهل البصار منظور باد | الٰهی از آن چشم بد دور باد |

قطعهٔ تاریخ طبع سابق از زبدهٔ ارباب سخن مولوی محمد احسن از اقربای حضرت مصدر المدح

| | |
|---|---|
| مبارک طبع انشای ابوالفضل آنکه در عالم | نسازد شاهد معنیش با هر کس ز خود کامے |
| پس تصحیح کامل کرد حل لفظ و معانے را | جناب مولوی هادی علی استاد فهامے |
| برای سال طبعش زد رقم کلک من ای احسن | بود مطبوع دلها طبع مکتوبات علامے ۱۲۸۰ھ |

خاتمة الطبع - بحمد الله که هر سه دفتر ابوالفضل محشی مع خواتم و تقاریظ سابقه بطور یادگار بار ششم در مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکهنؤ بعالی همتی جناب منشی پراگ نراین صاحب دام اقباله مالک مطبع موصوف بماه مارچ سنه ۱۹۱۱ء از حلیه طبع زیب و زینت یافت

جدول رموز اسماء کتب که در تحشیه این کتاب نقل انداخته

| | |
|---|---|
| [illegible] | [illegible] |
| ق | قاموس |
| ص | صراح |
| ب | برهان قاطع |
| ک | کشف اللغات |
| مو | مؤید الفضلا |
| مدار | مدار الافاضل |
| م | منتخب اللغات |
| بهار | بهار عجم |
| ش | شرح مطبوع |
| قد | مولوی قدرت احمد |
| ع | مولوی عزت علی |

خاتمه انشای ابوالفضل